محمد غلام باری

بعون مستقبل فرمانی مبین و توفیق فضل الٰہی نامی مسلمین نسخہ

روضۃ الاصفیا

ترجمہ اردو

قصص الانبیا

بہ مطبع منشی نولکشور طبع رونق آگین مقبول اہل دین ہوا

اطلاع۔ اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہی جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہی جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم کر سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہی اس کتاب کے ذیل میں جو تین صفحہ جو سادے ہین اُنمین بعض کتب تصوف فارسی وغیرہ درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہی اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدر دانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
کتب تصوف فارسی		معروف متداول۔	عصہ/ ۳/
انیس الارواح۔ از حضرت شیخ		ہدایۃ المومنین۔ رسالہ در بیان	
معین الدین چشتی۔	ار/ ۳ پا	بیعت صالحین از ملا معین الدین۔	ار/
کلمۃ الحق۔ از شاہ عبد الرحمن مع شرح		مطالب رشیدی۔ از حضرت شاہ	
نور مطلق از ملا نور اللہ در بیان وحدت		تراب علی قلندر قدس سرہ۔	۱۰ ار/
وجود مع دلائل و دفع شکوک۔	۸ ر/	مصباح الہدایۃ۔ ترجمۂ عوارف	
مکتوبات جوابی۔ شیخ شرف الدین یحیی		از حضرت شاہ محمود کاشانی۔	ار/ ۶ پا
منیری قدس سرہ۔	۲ ر/ ۶ پا	فوائد سعدیہ از قاضی ارتضی علی خان	
مکتوبات۔ حضرت شرف الدین یحیی		تصوف مین۔	۱۲ ار/
منیری قدس سرہ۔	۱۰ ار/	پندنامۂ عطار۔ از حضرت شیخ فرید الدین	ار/
مکتوبات امام ربانی۔ حضرت		منطق الطیر۔ از شیخ فرید الدین عطار	
مجدد الف ثانی۔	عہ/	قدس سرہ۔	۳ ر/ ۶ پا
مطلع الانوار۔ نظم از طوطی ہند امیر خسرو		فوائد الفواد مصنفہ حضرت محمد نظام الدین	
دہلوی تحشیہ مولانا ابو الحسن فرید آبادی	۱۲ ر/	اولیا مطبوعہ ۱۸۹۴ء۔	۸ ر/
حدیقۂ حکیم سنائی۔ معروف بہ الٰہی نامہ		می باید شنید۔ در رموز تصوف قابل دید	
تحشیہ جدید کاغذ سفید گندہ۔	عہ پا	از شاہ رفعت علی۔	۲ پائی
ایضاً۔ کاغذ خاکی۔	عصہ/ ۸/	بے سرنامہ۔ مصنفہ فرید الدین عطار	
کیمیائے سعادت۔ از امام غزالی رح		کاغذ سفید مطبوعہ ۱۸۹۱ء۔	۳ پائی

بعون مقبل فرمانی بتوفیق فضل الٰہی نسخہ مسلمین

روضۃ الاصفیا

ترجمہ اردو

قصص الانبیا

بمطبع منشی نولکشور طبع رونق آگین مقبول اہل دین ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شکر ہی اُس خدا کو کہ جسنے انبیا کو دنیا مین لوگون کی ہدایت کے واسطے ارسال کیا اور ثنا ہی اُس مولا کو جسنے پیغمبرون کی تلقین سے اپنے بندون کو ایمان کی دولت سے مالا مال کیا پیغمبرون کے وسیلے سے عجائب قدرت الٰہی اور غرائب رحمت نامتناہی ہم سرگشتگان بادیۂ جہالت پر ظاہر ہوئے اور اُنکے معجزون کی شمع کفر کی ظلمت کو زائل کرنے کے لیے منور ہوئی اور درود نا محدود اُس نبی محمود کو کہ نام پاک جسکا محمد ہی اور دین اُسکا آخر زمان تک تائید الٰہی سے مؤید ہی اُسکے طفیل سے کلام الٰہی نازل ہوا جس سے حال سب پیغمبرون کا نمود ہوا اور اگلی امتون کی بیفرمانیان سُنکر عبرت اُٹھانے سے ہمارا بہبود ہوا اور اُسکی آل و اصحاب پر کہ جنھون نے حضرت کے فیض سے حال انبیا علیہم السلام کا واضح کیا اور دین کی راہ کو روشن اور لائح کیا پیغمبرون کے احوال سننے سے تقویت دین کی ہی اور اگلی امتون کے حادثے دریافت کرنے سے زیادتی یقین کی اگرچہ علماء متقدمین نے تواریخ عربی اور فارسی مین ابتداے خلق سے تا بقیامت کچھ باقی نہین رکھا لیکن اس زمانہ کے لوگونکی ہمتین دین کے کام مین سست ہین اور دنیا کے امور مین چست و چالاک عربی اور فارسی کی تحصیل مین مدت کا طول ہوتا ہی اسواسطے انکا دل تحصیل سے ملول ہوتا ہی اسواسطے اس ہیچمدان قاصر محمد طاہر نے بسبب ترغیب بعضے رئیسون اہل ایمان اور محبان رسول آخر زمان ساکنان شہر ممبی کے معتبر کتابون سے خلاصہ کرکے احوال انبیا علیہم السلام و خلفاء راشدین و ائمہ اربعہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا زبان اُردو مین لکھا اور نام اسکا روضۃ الاصفیا فی ذکر الانبیا رکھا خدا انکو اس نیت خیر کا اجر عظیم بخشے اور اس عاصی کو بھی ثواب جسیم عنایت کرے اگر کسیکو اس کتاب کی روایتون مین اشتباہ

پڑھے تو روضۃ الصفا اور درج الدرر اور تفسیر مدارک اور روضۃ الاحباب مین آپکے اپنا شبہہ رفع کر لے اور جو
مسلمان اس احوال کے دیکھنے سے مستفید ہو تو ترغیب دینے والوں کے حق مین اور اس عاجز کے بھی خاتمہ بالخیر کی
دعا کرے خدا اسکا بھی خاتمہ بالخیر کرے ذکر نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور پیدایش کائنات کا
روایت کرتے ہین محمد بن سمٰعیل بن ابراہیم بن آذر بخاری رحمۃ اللہ علیہم حضرت امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام
زین العابدین بن حضرت امام حسین رضی اللہ عنہم سے فرمایا امیر المومنین علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ نے کہ ایک روز مین
جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت سراسر سعادت مین بیٹھا تھا کہ جابر بن عبداللہ انصاری نے حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر تصدق ہون فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے
پہلے کون چیز پیدا کی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سب موجودات سے پہلے حق خالق مطلق نے میرا نور پیدا
کیا ہزار برس تک وہ نور میرا قدرت الٰہی سے عظمت الٰہی کے مشاہدے اور تسبیح و سجدے مین مصروف رہا ابن عباس
سے روایت ہے کہ وہ نور محمدی بارہ ہزار برس تک عالم تجرد مین مشغول بعبادت معبود رہا پھر حق تعالیٰ نے اُس نور سے
ایک گوہر پیدا کیا اور اپنی نظر جلال سے اُسپر دیکھا وہ جوہر نظر ہیبت الٰہی سے پانی ہو کر ہزار برس تک بہتا رہا پھر اُسے
دس حصے کیا پہلے حصے سے عرش بنایا اُسکے چار ہزار رکن کیے ایک رکن سے دوسرے رکن تک چار ہزار برس کی راہ
بعدہ چار فرشتے پیدا کیے ایک بصورت آدمی دوسرا بہیئت شیر تیسرا بہیکل کرگس چوتھا بشکل گاو پانون انکے تحت الثریٰ
اور مونڈھے اُنکے عرش سے لگے ہوے ہین اُنکو حکم ہوا کہ عرش کو اٹھالو انھون نے ہرچند زور کیا مگر نہ اُٹھا سکے پھر
ارشاد ہوا کہ ہمنے تمکو ہفت آسمان و زمین کا زور دیا اٹھالو پھر انھون نے قوت کرکے چاہا اُٹھا دین پھر بھی نہ اُٹھ سکا بعد
اسکے جناب باری سے ارشاد ہوا کہ یہ تسبیح پڑھ کر اُٹھالو سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ
وَالْهَیْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكَمَالِ وَالْجَمَالِ وَالْكِبْرِیَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَنَامُ
وَلَا یَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ جب فرشتون نے یہ تسبیح پڑھی قدرت الٰہی
سے عرش اُٹھا لیا دوسرے حصے سے قلم بنایا طول اُسکا پانصد سالہ راہ اور عرض چہل سالہ راہ تیسرے حصے سے لوح
محفوظ بنایا بلندی اُسکی صد سالہ راہ اور عرض سہ صد سالہ راہ اور اطراف اُسکے ہین یاقوت جڑا ہوا پھر قلم کو حکم ہوا کہ لکھ
عرض کیا کیا لکھون فرمایا لکھ علم میرا میری مخلوقات مین عرض کیا ابتدا کس کام سے کرون فرمان ہوا بِسْمِ اللّٰهِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قلم نے ہزار سال مین بسم اللہ لکھا بعدہ بفرمان رب الجلیل یہ لکھا اِنِّیْ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا
وَمُحَمَّدٌ رَسُوْلِیْ مَنِ اسْتَسْلَمَ لِقَضَائِیْ وَصَبَرَ عَلٰی بَلَائِیْ وَشَكَرَ عَلٰی نَعْمَائِیْ وَرَضَا بِحُكْمِیْ كَتَبْتُهٗ

صِدِّيقًا وَبَعَثْتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ الصِّدِّيقِيْنَ وَمَنْ لَمْ يَسْتَسْلِمْ لِقَضَائِيْ وَلَمْ يَصْبِرْ عَلٰى بَلَائِيْ وَلَمْ يَشْكُرْ عَلٰى نَعْمَائِيْ وَلَمْ يَرْضَ بِحُكْمِيْ فَلْيَتَّخِذْ رَبًّا سِوَائِيْ یعنی تحقیق میں معبود نہیں کوئی لائق عبادت کے مگر میں اور محمد میرا رسول ہے جو تابع ہوا میری قضا کا اور صبر کیا میری بلا پر اور شکر کیا میری نعمتوں پر اور راضی ہوا میرے حکم پر لکھونگا میں اُسے صدیق اور اُٹھاؤنگا اُسے قیامت کے دن صدیقوں کے ساتھ اور جو تابع نہوا میری قضا کا اور صبر نکیا میری بلا پر اور شکر نکیا میری نعمتوں پر اور راضی نرہا میرے حکم پر پس چاہیے کہ اختیار کرے معبود سوا میرے پھر لکھا قلم نے عدد قطرات مطار و اوراق اشجار اور ریگ بیابان اور جو جو ہونیوالا ہے قیامت تک لکھتے ہیں کہ جب قلم نے نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سُنا تو عرض کیا کہ خداوندا تو بیمثل ہے ویسے مانند پس یہ نام بزرگ تیرے نام کے ساتھ کسکا ہے جناب باری سے ندا آئی کہ یہ نام میرے حبیب کا ہے کہ وہ مقصود آفرینش کا ہے اگر میں اُسے پیدا نکرتا تو قدرت اپنی ہویدا نکرتا جب یہ حکم حق ہوا ہیبت الٰہی سے سینہ قلم کا شق ہوا مروی ہے کہ لوح جنبش میں آئی کہ میرے مانند کوئی نہیں ہے کیونکہ مجپر علم خدائی کا ہے لکھا گیا ہے جناب باری سے یہ آواز آئی يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتٰبِ یعنی مٹاتا ہے اللہ اور رکھتا ہے جس بات کو چاہتا ہے اور اُسی پاس ہے اصل کتاب چوتھے حصے سے آفتاب پانچویں سے ماہتاب چھٹے سے بہشت ساتویں سے روز آٹھویں سے فرشتے نویں سے کرسی دسویں سے نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیدا کیا اور اُس لوح مبارک کو وہیں طرف عرش کے تسبیح و تقدیس میں مشغول رکھا روایت ہے کہ نیچے کرسی کے ایکدانہ یاقوت پیدا ہوا بلندی اور عرض اُسکا پانچسو برس کی راہ اُس دانہ پر اللہ جلشانہ نے نظر کی ہیبت سے وہ خود بخود پگھل گیا پانی ہوا بعد اُسکے صبا و بور جنوب شمال کو پیدا کرکے حکم فرمایا کہ تم ہر چہاروں گوشے سے اُس پانی کی موج کا کف نکالو تو قدرت الٰہی سے آگ پیدا ہو کر اُس پانی پر گری اُس سے دھوان نکلکر کرسی اور پانی کے بیچ میں ہوا پر معلق ہو رہا اُس دھوئیں کو حق تعالیٰ نے سات پارہ کیا ایک پارہ سے پانی کا آسمان اور دوسرے سے تانبے کا آسمان تیسرے سے لوہے کا آسمان چوتھے سے چاندی کا پانچویں سے سونے کا چھٹے سے مروارید کا ساتویں سے یاقوت کا آسمان ہوا ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک فاصلہ پانسو سال کی راہ پھر اللہ تعالیٰ نے ساتھ قدرت کاملہ اپنی کے اُس پانی کے کف سے پشتہ خاک سرخ پیدا کیا اسی جگہ جہاں اب خانہ کعبہ ہے حضرت جبرئیل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل علیہم السلام کو حکم ہوا کہ چار گوشے اُس پشتہ خاک کے پھیلا دو اُسکے پھیلانے سے یہ زمین ہوئی روایت ہے کہ ایکروز عبداللہ بن سلام نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی کہ یا رسول اللہ زمین کو کس چیز سے قرار ہے فرمایا کہ وہ قاف سے اور کوہ قاف بنا ہے زمرد سے اور آسمان کی یہ سبزی اُسی کی ہے تو ہے

بلندی کوہ قاف کی پانسو برس کی راہ ہے اور کوہ قاف کے اُس پار سات زمینیں مشک کی اور سات کافور کی اور سات
چاندی کی ہیں اور ستر ہزار علم ہیں اور نیچے ہر علم کے ستر ہزار فرشتے ہیں راوی نے پھر عرض کی یا رسول اللہ بعد
اُسکے کیا ہے فرمایا کہ ایک اژدہا ہے طول اُسکا دو ہزار سالہ راہ ہے اور یہ سب عالم اُسکے حلقہ میں ہے اور فرمایا کہ ساتوین
زمین پر فرشتے اور چھٹی زمین پر شیطان اور اُسکی اولاد اور پانچوین زمین پر دیو اور چوتھی پر سانپ اور تیسری پر
جانوران گزندہ اور دوسری پر پریان اور پہلی زمین پر سب آدمی ہیں اور نیچے ساتوین زمین کے ایک گاے ہے
اُسکے چار ہزار سینگ ہیں ایک سینگ سے دوسری تک پانصد سالہ راہ کی مسافت ہے اور یہ سات طبق زمین
اُسکے سینگون کے درمیان ہے اور وہ گاے کھڑی ہے ایک مچھلی کے مہرہ پشت پر اور وہ مچھلی پانی پر ہے عمق اُس
پانی کا چہل سالہ راہ اور وہ پانی ہوا پر معلق ہے اور ہوا تاریکی پر اور تاریکی دوزخ پر اور دوزخ ایک سنگ آسمانی پر
اور وہ سنگ ایک فرشتے کے سر پر ہے اور وہ فرشتہ ہوا پر استادہ ہے اور ہوا قدرت قادر سے اودھر ہے اور قدرت
اُسکی بے پایان ہے عبداللہ بن عباس سے مروی ہے کہ تحت الثری نام ہے گل تر کا وہ ساتوین زمین کے نیچے ہے
اور نیچے ثرے کے دوزخ ہے اُسمین ایک سردار ہے نام اُسکا مالک اور اُنیس فرشتے مالک کے زیر حکم ہیں قولہ تعالیٰ
عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ دہنی طرف ہر فرشتے کے ستر ہزار ہاتھ اور بائین طرف بھی ستر ہزار ہاتھ ہیں اور ہر ہاتھ پر ستر ہزار
ہتھیلی اور ہر ہتھیلی پر ستر ہزار انگلیان اور ہر انگلی پر ایک ایک اژدہا ہے اور ہر اژدہے کے سر پر ایک سانپ ہے کہ
درازی اُسکی ستر ہزار سالہ راہ ہے اور ہر سانپ کے سر پر ایک بچھو ہے اگر دوزخیون کو ایک نیش مارے تو ستر برس تک
درد سے لوٹتے رہیں اور بائین ہاتھ کی انگلیون پر ایک ایک ستون آتش کا ہے اگر ایک ستون حشر کے میدان میں ڈالا جاوے
اور سب جن و انس ملکر اُسے ہلانا چاہیں تو ہل نہ سکے اُن فرشتون کو حکم ہوا کہ تم دوزخ کے اندر جاؤ اُنھون نے
عرض کی کہ خداوندا ایسی آتش سوزان میں کسطرح جاوین جبرئیل نے بحکم رب الجلیل ایک خاتم بہشت سے لاکر اُنکی
پیشانیون پر اُس سے داغ دیے اُس خاتم پر لکھا تھا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ تا دوزخ کی آنچ اُنپر اثر نکرے
تب وہ اُنیس فرشتے دوزخ میں گئے قیامت تک وہین رہین گے جو مومن پیشانی اور دل پہ داغ محمدی رکھیگا
تو ہرگز آتش دوزخ کا الم و صدمہ اُسے نہ پہونچیگا اور دوزخ کے سات دروازے ہیں ہر دروازے کے لیے اُنہین سے
ایک گروہ تقسیم کیا گیا ہے طبقہ اول جحیم دوسرا جہنم تیسرا سقر چوتھا سعیر پانچوان لظے چھٹا ہاویہ ساتوان حطمہ مروی ہے
کہ ایکدن جبرئیل نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں وحی گذرانی تھی کہ یکایک زلزلہ کے
صدمہ سے زمین و پہاڑ ہل گئے اور اُسکے ساتھ ہی ایک آواز ہولناک آئی کہ رنگ چہرہ مبارک کا متغیر ہوا حضرت صلعم نے

جبرئیل سے پوچھا کہ یہ کیسی آواز تھی جبرئیل نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آدم علیہ السلام کے آگے سات ہزار برس سے ایک پتھر ہزار من کا دوزخ مین ڈالا گیا تھا آج تک وہ نیچے چلا جاتا تھا ابھی وہ قعر حطمہ مین پہونچا یہ اُسکی آواز تھی حضرت صلعم نے پوچھا وہ کسکی جگہہ ہی عرض کیا کہ منافقون کی قولہ تعالی اِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ اور چھٹے درجہ مین مشرکین رہین گے اور پانچوین درجہ مین بت پرست اور چوتھے درجہ مین سیفروش اور تیسرے درجہ مین ترسا اور دوسرے درجہ مین جہود اور پہلے درجہ مین تمھاری امت کے گنہگار رہینگے اور دوزخ کے ایک دروازے سے دوسرے دروازے تک ستر برس کی راہ ہی اور ایک سرپوش سنگین کہ جسکا عرض پانصد سالہ راہ ہی دوزخ کے منھہ پر رکھا ہے اور دوزخ کے نیچے ایک پتھر ہے اسکے نیچے ایک فرشتہ مچھر کی پیٹھہ پر کھڑا ہے اُسکے نیچے ایک مچھلی ایسی بڑی ہی کہ دُم اُسکی ساق عرش سے لگی ہی اور ایک گاے فردوس اعلی کی کہ ستر ہزار اُسکے سینگ ہین اور زمین مین گڑے ہین اُس مچھلی کی پیٹھہ پر کھڑی ہی اگر وہ لغزش کرے تو تمام عالم تہ و بالا ہو جاوے روایت ہی عبد اللہ بن عباس سے کہ ہر آسمان پر بیشمار فرشتے ہین وے سب بحکم خداے تعالی تسبیح و تقدیس و تہلیل و تحمید و تمجید و تکبیر مین مشغول ہین اگر ایک پل یاد الٰہی سے غافل ہون تو تجلی انوار الٰہی سے جل بھن کر خاک ہو جاوین یہ فرشتے بعضے گاے کی شکل ہین بعضے سانپ کی بعضے گدھ کی اور بعضون کا آدھا بدن برف کا اور آدھا آتش کا بعضے قیام مین بعضے رکوع مین بعضے سجود مین اور بعضے قعود مین ہین باوجود اس عبادت کے قیامت کے دن عذر خواہی کرینگے سُبْحَانَكَ مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ پھر خالق نے یہ سات دن پیدا کیے یکشنبہ کے دن حاملان عرش کو پیدا کیا دوشنبہ کو سات طبق آسمان سہ شنبہ کو سات طبق زمین چہار شنبہ کو تاریکی پنجشنبہ کو منافع زمین جمعہ کو آفتاب و ماہتاب و تارون کو اور سب آسمانون کو جنبش دیا اور روز شنبہ کو تمام جہان کی خلقت سے فراغت کی ایک روایت ہی کہ اللہ تعالی نے ریگ کو پیدا کرکے ہوا کو حکم کیا تو ایک حصہ اُسکا زمین ہوا اور ایک حصہ کو زیر زمین لیگئی بعدہ آتش بیدود پیدا کرکے اُس سے قوم بنی جان کو مخلوق کیا جنون سے جہان بھر گیا اللہ تعالی نے ایک پیغمبر یوسف نام بھیجا جنون نے اُس پیغمبر کی نصیحت نمانی بلکہ اُسے مار ڈالا اور زمین پر ظلم کرنے لگے تب حق تعالی نے عزرائیل کو اور فرشتون کو ساتھ بھیجا اُنھون نے سب کو مار کر جہان کو اُنکی آلایش سے پاک کیا واللہ اعلم بحقیقۃ الحال

ذکر حضرت آدم علیہ السلام کی پیدایش کا

راویان معتبر سے روایت ہی کہ جب ارادہ الٰہی واسطے خلافت حضرت آدم علیہ السلام کے بموجب آیہ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً اور ظہور ریاست بنی آدم کے متعلق ہوا تب حضرت عزرائیل کو حکم ہوا کہ ایک مُٹھی خاک ہر ایک قسم کی

سرخ اور سفید اور سیاہ زمین سے لاوین عزرائیل ایک مٹھی خاک زنگارنگ تمام روی زمین سے جمع کرکے لائے اور بموجب حکم الٰہی کے درمیان مکا اور طائف کے رکھی اللہ تعالیٰ نے باران رحمت اُس مٹی پر برسایا اور اپنی قدرت کاملہ سے پتلا حضرت آدم علیہ السلام کا اُس مٹی کے خمیر سے بنایا اور چالیس برس تک وہ قالب بیجان وہان پڑا رہا جب عنایت الٰہی نے چاہا کہ ستارہ اقبال حضرت آدم علیہ السلام کا روشن اور رتبہ شرافت بنی آدم کا تمام مخلوق پر بیین ہوا روح پاک کو حکم صادر ہوا کہ کالبد مین آدم کے در آئے روح لطیف نے خاک کثیف مین جانیکا انکار کیا خطاب رب الارباب کا روح کو پہونچا اُدْخُلْ اَیُّهَا الرُّوْحُ فِیْ هٰذَا الْجَسَدِ یعنی اے جان داخل ہو اس بدن مین جب روح قالب مین آدم کے سر مبارک کی طرف سے داخل ہوئی جس جگہ روح پہونچی تھی بدن خاکی جو مانند ٹھیکری کے تھا گوشت اور پوست سے بدلتا جاتا تھا جب روح سینہ مبارک تک پہونچی تو حضرت آدم نے ارادہ اُٹھنے کا کیا وہین زمین پر گر پڑے اسواسطے حق تعالیٰ نے قرآن شریف مین فرمایا ہو کَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا یعنی ہے انسان جلد باز اور اسی حالت مین حضرت آدم نے چھینکا اور الہام الٰہی سے کہا الحمد للہ اُس کریم اور رحیم نے اپنی رحمت سے فرمایا کہ یرحمک اللہ سب سے اول جلوہ رحمت الٰہی کا شامل حال حضرت آدم کے ہوا اور بمضمون سَبَقَتْ رَحْمَتِیْ عَلٰی غَضَبِیْ کا اُنکے طفیل سے نصیب بنی آدم کے ہوا بعد اُسکے ایک فرشتہ بموجب حکم الٰہی کے ایک جوڑا مرصع بہشت سے لایا اور حضرت آدم کو ساتھ تشریف خلعت الٰہی کے مشرف کیا اور تخت عزت اور عظمت پر بٹھایا نقل ہو کہ فرشتے ابتدائے پیدایش آدم علیہ السلام کے آپس مین کہتے تھے کہ جسکے تئین خدای تعالیٰ خاک سے پیدا کرکے مسند خلافت پر بٹھاویگا تو وہ ہمسے خدا کے نزدیک زیادہ عزیز نہووےگا اور ہم جو بارگاہ علام الغیوب مین دن رات رہتے ہین علم ہمارا اُس سے زیادہ ہوویگا حق تعالیٰ نے بموجب حکم آیہ عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ تمام چیزون کے نام حضرت آدم کو الہام کرکے حکم کیا کہ فرشتون سے ان چیزون کا نام پوچھو جب حضرت آدم علیہ السلام نے فرشتون سے پوچھا اَنْۢبِـُٔوْنِیْ بِاَسْمَآءِ هٰۤؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ یعنی خبر دو میرے تئین اُن چیزون کے نام سے اگر تم سچے ہو تب فرشتے جواب سے عاجز ہوئے اور اپنے قصور کے معترف ہوکر بولے سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَاۤ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ یعنی پاک ہی تو اور نہین علم ہمارے تئین مگر جو تونے سکھایا ہمکو اور تو عالم اور دانا ہی تب اللہ تعالیٰ نے آدم کو کمال ظاہر اور باطن سے آراستہ کرکے واسطے زیادتی تعظیم اور تکریم کے ملائک عظام کو جو آدم علیہ السلام کے تخت کے گرداگرد صف باندھے مؤدب کھڑے تھے اُسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِیْسَ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ یعنی سجدہ کرو آدم کے تئین بمجرد حکم الٰہی کے

سب فرشتون نے بلا عذر اور تکرار حضرت آدم کو سجدہ کیا مگر ابلیس ملعون نے انکار کیا اور بولا کہ مین آدم سے بہتر ہون اسواسطے کہ میرے تئین آگ سے اور آدم کو مٹی سے پیدا کیا ہے اس نافرمانی سے شیطان ملعون ابدی ہوکر راندہ گیا اور فرشتون سے نکالا گیا حضرت آدم بہشت مین رہنے لگے طبیعت اُنکی مشتاق ایک جلیس ہمدم اور انیس محرم کی ہوئی تب حضرت آدم پر خواب نے غلبہ کیا وقت خواب مین اللہ تعالی نے اپنی قدرت کاملہ سے آدم علیہ السلام کے پہلوے چپ سے حضرت حوا کو پیدا کیا جب حضرت آدم علیہ السلام بیدار ہوے تو دیکھا کہ ایک عورت پاکیزہ اُنکے پاس بیٹھی ہے اُنکی طبیعت ہمایون اور صورت میمون کو دیکھ کر نہایت خوش ہوے اور پوچھا کہ تو کون ہے حضرت حوا نے فرمایا کہ مین تیرے بدن کا جز ہون کہ حق سبحانہ تعالی نے تیری پسلی سے مجکو پیدا کیا ہے نقل ہو کہ حسن اور جمال حضرت حوا کا اسقدر تھا کہ تمام عالم کی خوبی سو حصہ تھی اس مین سے نوے حصے حسن حضرت حوا کو اور دس حصے باقی عالم کو عنایت فرمایا تب آدم سجدہ شکر کا بجا لائے جناب آلہی نے انکا عقد نکاح روبرو حاملان عرش اور مکان سموات کے باندھا اور اُن دونون کو حکم ہوا کہ ای آدم وحوا تم دونون اس بہشت مین رہو اور سب میوے اس بہشت کے کھاؤ مگر اس درخت کے نزدیک مت جاؤ یعنے گیہون کے درخت مین سے کچھ مت کھاؤ جب ابلیس لعین نے آدم کو سجدہ نکیا اور راندہ گیا اور فرشتون سے نکالا گیا اس سبب سے آتش کینہ اور حسد اُسکے باطن مین شعلے مارتی تھی اور ہمیشہ اس تدبیر مین رہتا تھا کہ کسی صورت سے بہشت مین پہنچے اور آدم کو وہان سے نکالے پہلے تو طاؤس سے دوستی کی کہ میری دوستی کے حق تیرے اوپر ثابت ہین اول آگے ہم اور تم ایک مکان مین رہتے تھے یہ التماس تجسے ہے کہ مجکو اپنے بازو پر بٹھا کر بہشت مین پہونچاوے کہ مین اپنے دشمن سے بدلا لون طاؤس نے اس بات سے انکار کیا اور کہا کہ تو یہ بات سانپ سے کہہ تب شیطان سانپ کے پاس گیا اور اپنے فریب کے منتر سے اسکو فریفتہ کیا سانپ اُسکو مُنہ مین رکھکر بہشت مین لیگیا اور نگہبانان بہشت کو مطلق خبر نہوئی پھر ابلیس حضرت آدم اور حوا کے پاس گیا اور رونا شروع کیا حضرت آدم اور حوا نے پوچھا کہ کیون روتا ہی اور اُنھون نے شیطان کو نہین پہچانا تب شیطان نے کہا مین تمکو نصیحت کرتا ہون مجکو تمھارے حال پر رونا آتا ہے کہ تم اس بہشت سے نکالے جاؤگے اور یہ بہشت کی نعمتین تمسے سب لیجاوینگی اور لذت حیات سے درد موت کا چکھوگے اُن دونون کو اس بات کے سننے سے بہت غم ہوا ابلیس نے کہا اگر تم میرا کہا مانو تو مین تمکو ایک درخت بتادون اگر تھوڑا میوہ اُسکا تم کھاؤ تو ہمیشہ زندہ رہوگے اور صورت موت کی ہرگز نہ دیکھوگے حضرت آدم نے پوچھا وہ درخت کونسا ہی شیطان نے کہا وہی درخت ہی کہ جسکے کھانے سے حق سبحانہ تعالی نے منع کیا تھا حضرت آدم

سنے اس بات کو قبول نکیا کہ ہرگز مجھ سے نافرمانی خدا کی نہ ہوگی جب شیطان نے قسم کھائی کہ میں تمہارا خیرخواہ ہوں
وَقَاسَمَهُمَا إِنِّي لَكُمَا لَمِنَ النَّاصِحِينَ بعد اسکے حضرت آدم علیہ السلام وہان سے اُٹھکر چلے گئے اور شیطان نے
حضرت حوّا کی خدمت میں جاکر سطرح اُنکے دل میں وسواس ڈالا اور سانپ نے شیطان کے کہنے پر گواہی دی
حضرت حوّا نے حضرت آدم علیہ السلام سے فرمایا کہ سانپ تو خادم بہشت کا ہے اور وہ بھی موافق اس شخص کے
بیٹے شیطان کے گواہی دیتا ہے اب تو مین پہلے اس درخت کا پھل کھاتی ہون اگر کچھ خلل ہو تو میرے واسطے
خدا سے معافی مانگیو اور نہین تو تم بھی کھاؤ کہ ہم دونون تمام عمر نعمتین بہشت کی چین سے کھایا کرینگے

ذکر آدم علیہ السلام کے بہشت سے نکلنے کا

نقل ہے کہ جناب الٰہی سے توازل مین ٹھہرایا تھا کہ آدم کی اولاد مسلمان تو بہشت مین اور کافر دوزخ مین
جاوینگی اور اگر سب اولاد بہشت مین پیدا ہوتی تو دوزخ کیسے بھری جاتی اسواسطے گیہون کا درخت سبب
اُنکے بہشت سے نکلنے کا ہوا تاکہ دوست اور دشمن مین فرق ہوجاوے اور بنی آدم کی قسمت مین جو مصیبتین
لکھی ہین سو پہنچین علمار مفسرین نے لکھا ہے کہ جب حضرت حوّا نے تھوڑے پھل کھائے گیہون کے اور
اُنکی تاکید سے حضرت آدم نے بھی کچھ کھائے ابھی تاثیر اُن گیہون کی حضرت آدم کے معدہ مین خوب نہین
ہوئی تھی کہ لباس بہشتی اُنکے بدن مبارک سے گرپڑا اور بدن برہنہ ہوگیا ناچاری واسطے ستر عورت کے انجیر
کے پتون سے اپنا ستر عورت ڈھانکا حکم الٰہی ہوا کہ اے آدم تیرے برہنہ ہونیکا سبب کیا ہے عرض کی کہ خداوندا
سبب اسکا یہ ہے کہ تیری وصیت پر عمل نکیا اور اس درخت ممنوع سے برخلاف حکم کے کھایا پھر آدم نے کمال
بیقراری سے عرض کیا کہ الٰہی سانپ اور طاؤس کہ بہشت کے امین تھے اُنکے بہکانے سے اور قسم کھانے سے
یہ قصور ہوا روایت ہے کہ صورت سانپ کی ایسی پاکیزہ اور مطبوع تھی کہ کوئی جانور بہشت مین ایسا نہ تھا
حق تعالی نے اس گناہ کے سبب سے اُسکی صورت کو مسخ کیا اور خاک اُسکی خوراک ٹھہرائی اور پیٹ اور سینے
کے بل زمین کو رگڑتا اور چھاتی کو چھیلتا رہے اور عذاب حضرت حوّا کا اور اُنکی بیٹیونکے جننے کا درد اور حیض
کی آلودگی اور خاوندون کے حکم مین رہنا اور اُنکی تابعداری کرنا مقرر کیا اور تادیب حضرت آدم کی جدائی حضرت
حوّا کسے اور مشہور ہونا گناہ کا اور رنج اور دکھ اور محنت اور مشقت واسطے معاش اور گذران کے مقرر پایا اور
صورت طاؤس کی بھی بدل گئی چنانچہ پانون تو اُسکے بدصورتی مین ضرب المثل ہین اس واسطے حکم الٰہی ہوا
قُلْنَا اهْبِطُوا مِنْهَا جَمِيعًا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ یعنی اُترو بہشت سے طرف زمین کے اور آپس مین تم سب دشمن

ایک دوسریکے ہوئے پس آدم اور حوا اور شیطان اور سانپ اور طاؤس روضۂ جنت سے منزل دنیائے دنی مین نہایت
خواری اور ذلت سے پہونچے روایت معتبر مین لکھا ہو کہ آدمؑ سراندیپ مین اور حواؑ جدے مین اور شیطان سیستان
مین اور سانپ صفہان مین اور طاؤس کابل مین پڑے اور روز قیامت تک عداوت ابلیس مین اور بنی آدم مین
پڑی رہی کہتے ہین کہ حضرت آدم نے چالیس دن طعام اور پانی نہ کھایا اور درد جدائی مین حضرت حواؑ کے مبتلا رہے
اور تین سو برس تک گریہ وزاری اور توبہ و استغفار مین مشغول رہے جب حضرت ارحم الراحمین نے اپنی کمال عنایت سے
حضرت آدم کے دل مین یہ چند کلمے الہام کیے رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ عَمِلْتُ سُوْءً وَظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ
بعد پڑھنے ان کلمات کے جبرئیل امین آئے اور خوشخبری عفو گناہ کی لائے حضرت آدم نہایت خوش اور خرم ہوئے
محنت اور مصیبت [illegible]
جو سیاہی [illegible] اور راحت کے مبدل ہوئی اور بموجب حکم الٰہی کے تین روزے ایام بیض کے
یعنے تیرھوین چودھوین پندرھوین کے رکھے تو بدن انکا جو بسبب مصیبت گناہ کے اور رنج اور دکھ کے سیاہ
ہو رہا تھا ان روزون کی برکت سے صاف اور منور ہوا **فائدہ** غرض اس دعا کے لکھنے اور ان تین روزون کے
بیان سے یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کا اس دعا کی برکت سے گناہ معاف کیا اور ان روزون کے
اثر سے انکے بدن مبارک کو روشن کیا تو ایسا ہی جو اولاد آدم اس دعا کو اپنا ورد کرے اور ان روزون کی
ہر مہینے مین عادت رکھے تو اُسکے گناہ بھی معاف ہونگے اور اُسکا دل جو گناہون کی مصیبت سے سیاہ ہو رہا
ہے صاف اور روشن ہو جائیگا بعد اسکے حضرت آدم کو حکم ہوا کہ خانہ کعبہ بنا کرین حضرت آدم نے جبرئیلؑ کی تعلیم سے
اور مدد سے ملائکہ کے کعبے کی بنیاد رکھی اور حجر اسود کو کہ اپنے ساتھ بہشت سے لائے تھے اور اُسمین عہدنامہ اور قول و
قرار روز الست کا خدا نے رکھا تھا کعبے مین ایک طرف کو جا یا بعد تمام کرنے کعبے کے مناسک حج اور طواف
جبرئیل نے تعلیم کیا تب مراسم طواف سے فراغت پا کر جبرئیلؑ کے کہنے سے کوہ عرفات پر چڑھے اور حضرت
حوا رضی بھی جدے سے حضرت آدم کی طلب مین پھرتی پھرتی عرفات پر آئین لیکن بسبب طپش اور گرمی آفتاب
کے اور ہونے متغیر رنگ کے ایک نے دوسرے کو نہ پہچانا حضرت جبرئیلؑ کے بتلانے سے معرفت ہوئی بعد
اسکے حضرت خلاق سے اجازت لیکر سراندیپ کو آئین تب جبرئیل نے کچھ گیہون اور روئی اور لکڑی
پہونچائی اور کھیتی کرنا سکھایا اور دو بیل بھیجے اور حضرت آدم علیہ السلام بہشت کی نعمتون سے جو بغیر محنت
اور مشقت کے میسر ہوتی تھین محروم ہو کر بڑی جانفشانی اور تردد سے روٹی پیدا کرنے لگے

قصہ ہابیل اور قابیل کا

جب حضرت آدم اور حوا ملے اور آپس مین ملکر رہنے لگے حضرت حوا ہر بار جو حاملہ ہوتین تو ایک بیٹا اور ایک بیٹی ساتھ پیدا ہوتا اور قابیل اور اُنکی بہن اقلیمیا پیدا ہوئی پھر ہابیل اور اُنکی بہن یہودا موجود ہوئی اور حضرت آدم کی شریعت مین بموجب حکم خدا کے یون مقرر تھا کہ ایک پیٹ کی بیٹی اور دوسرے پیٹ کا بیٹا آپس مین بیاہے جاتے تھے سو واسطے آدم نے فرمایا کہ مین یہ نکاح بموجب حکم خدا کے کرتا ہون اور فرمانبرداری خدا کی بندونپر لازم ہے قابیل نے حکم باپ کا قبول نکیا جب حضرت آدم نے فرمایا کہ تم دونون قربانی کرو جسکی قربانی مقبول ہو اقلیمیا اُسکے نکاح مین آوے اور اُس زمانہ مین قربانی کا دستور یہ تھا کہ جو دو شخص آپس مین جھگڑتے تھے تو وہ دونون اپنی اپنی قربانی پہاڑ پر رکھتے تھے اور ایک آتش سفید بیدود آسمان سے آتی تھی اور حق جسکی جانب ہوتا تھا اُسکی قربانی کو نابود کرتی تھی جب دونون بھائی راضی ہوئے اور ہابیل نے ایک مینڈھا موٹا تازہ اپنے گلے مین سے جدا کیا اور ایک ٹوکرا گیہون کا لیجا کر رکھ آیا جب یہ دونون پہاڑ پر قربانی کو رکھکر آئے تو خدا کی قدرت سے ایک آگ آسمان کی طرف سے آئی اور قابیل کی قربانی پر کچھ اثر نکیا ہابیل کی قربانی کی طرف جا کر اُس سے کچھ نشان اور اثر باقی نرکھا اس سبب سے کینہ زیادہ اور بغض قابیل کے دل مین پیدا ہوا اور ہابیل کو ڈرایا کہ مین تیرے تئین قتل کرونگا ہابیل نے کہا کہ خدا تعالی پرہیزگارون کی قربانی قبول کرتا ہے اگر تو میری طرف ہاتھ چلاویگا تو مین تجھپر ہاتھ نہ ڈالونگا قابیل سنگدل نے وقت فرصت پاکر ہابیل مظلوم کے سر پر شیطان کی تعلیم سے ایسا پتھر مارا کہ ہابیل جان بحق تسلیم ہوکر شہید اکبر ہوا اور قابیل کی گردن پر یہ گناہ کبیرہ اور اُس بدعت کا وبال روز قیامت تک باقی رہا پھر قابیل چند روز لاش ہابیل کی اُٹھا کر ادھر اُدھر لیے پھرتا تھا اور نہین جانتا تھا کہ کیا تدبیر کرون کہ لوگون کی نظر سے اسے چھپاؤن پھر حق تعالے نے دو کوّے بھیجے کہ آپس مین لڑنے لگے کہ ایک کوّے نے دوسرے کوّے کو مار کر اپنے پنجون سے زمین کھود کر اُس کوّے کو گاڑ دیا جب قابیل نے کہا کہ افسوس مین کوّے سے بھی عاجز ہون کہ اپنے بھائی کا عیب نہین ڈھانک سکتا جب اُسنے زمین کھود کر بھائی کی لاش کو گاڑ دیا بعد اسکے جناب الٰہی سے حکم قصاص کا صادر ہوا کہ قابیل کو بعوض خون ہابیل کے قتل کرو قابیل اس خوف سے بھاگ کر ملک یمن مین گیا اور آتش پرستی اختیار کی

فصل

حضرت آدم ہمیشہ کعبہ کو واسطے حج کے جایا کرتے تھے ایکبار کوہ عرفات پر سوئے اور اللہ تعالی نے اُنکی پشت سے تمام اولاد کو جو روز قیامت تک پیدا ہوگی نیک بختون کو تو سیدھی طرف اور بدبختون کو

اُلٹی طرف کیا اور اُن سب کو حکم الٰہی ہوا اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ آیا نہین ہون مین پروردگار تمھارا قَالُوا بَلٰی کہا سب نے
ہان تو ہمارا رب ہے حق تعالیٰ نے اُنکے اقرار پر گواہی فرشتون کی لکھوا کر حجر اسود مین امانت رکھی اسواسطے
حضرت مرتضیٰ علی سے روایت ہو کہ جو کوئی حج کریگا تو حجر اسود اُسکی گواہی دیگا **فائدہ** جب حضرت آدم نے
کثرت اولاد کی دیکھی تو حضور رب العالمین مین عرض کی کہ خداوندا یہ مخلوقات بے نہایت دنیا مین کیونکر
سما دیگی حضرت ذوالجلال نے فرمایا کہ اگرچہ دنیا مین یہ سب نہین سمائیگی لیکن مین اپنی قدرت کاملہ سے
بعضون کو زمین پر رکھونگا اور کسی کے تئین بعد مرنیکے نیچے زمین کے اور بعضون کو باپون کی پشت مین اور
کسی کو ماؤن کے پیٹ مین جگہ دونگا **فائدہ دوسرا** حدیث مین آیا ہو کہ بروقت عرض کرنیکے ذریات
کے نظر حضرت آدم کی جانب یمین مین ایک جوان پر پڑی کہ نہایت حسین تھا اور روتا تھا حضرت آدم نے جبرئیل
امین سے پوچھا کہ یہ کون ہو کہا یہ داود پیغمبر مرسل اور مقبول بارگاہ
ساٹھ برس کی ہو پھر حضرت آدم نے روبقبلہ ہو کر دعا کی کہ خداوندا میری عمر تو نے ایک ہزار برس کی مقرر کی
چالیس برس میری عمر مین سے اسکو عطا کر خدا نے یہ دعا قبول کی جب دنیا مین حضرت آدم کی نوسو اور
ساٹھ برس کی عمر ہوئی اور عزرائیل واسطے قبض روح مبارک کے آئے حضرت آدم نے فرمایا کہ ابھی تو چالیس
برس میری عمر کے باقی ہین حضرت عزرائیل نے کہا یہ چالیس برس تو تم نے روز میثاق مین حضرت داؤد
کو بخشے ہین حضرت آدم کو یاد نہ رہا تھا اسواسطے منکر ہوئے اگرچہ حق تعالیٰ نے آدم کی عمر پوری کی لیکن
بعد اُسکے حکم آدم نبی کو ہوا کہ آیندہ کو لینے دینے اور بخشش اور معاملات مین چاہیے کہ قبالہ ساتھ گواہی گواہان
کے لکھا کرین تا کہ کسی کے تئین مجال انکار کی نہ رہے جب حضرت آدم پر غلبہ بیماری کا ہوا تب اُنکو رغبت
اور خواہش بہشت کے میوؤن کی ہوئی اور اولاد کو واسطے لانے میوہ بہشتی کے ارشاد کیا وہ جب باہر
نکلے تو دیکھا کہ جبرئیل اور کئی فرشتے مع کفن اور خوشبو بہشت کی لیے آئے ہین اُنسے خواہش حضرت آدم
کی بیان کی جبرئیل نے فرمایا کہ ہم اسواسطے آئے ہین کہ اُنکو اُنکے مطلب کے تئین پہونچائین بعد اُسکے حضرت
حوا کو اور لڑکیون کو فرمایا کہ تم یہان سے جاؤ اور میرے تئین خدا کے فرشتون پر چھوڑ و چنانچہ بعد اُنکے اُٹھنے
کے ملک الموت واسطے قبض روح کے مشغول ہوئے حضرت تسبیح و تہلیل مین مصروف تھے کہ ملک الموت
نے اپنے کام سے فراغت پائی اور کفن سے فراغت کر کے حضرت شیث علیہ السلام نے بموجب تعلیم جبرئیل کے

نماز جنازہ کی پڑھی اور حضرت آدم کو دفن کیا اسواسطے نماز جنازہ کی روز قیامت تلک اولاد آدم کیواسطے مقرر ہوئی

ذکر حضرت شیث علیہ السلام کا

جب حضرت آدم ہابیل کی مصیبت مین بیقرار رہتے تھے اللہ تعالی نے جبرئیل امین کو انکی تسلی خاطر غمگین کے واسطے بھیجا کہ حق تعالی تیرے تئین ایک فرزند رشید عنایت کریگا کہ اسکی نسل سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سردار بنی آدم کا پیدا ہوگا چنانچہ ہابیل کے مرنے سے پانچ برس کے بعد حضرت شیث پیدا ہوے اور وہ حسن صورت مین اور خوبی اور سیرت مین مشابہ حضرت آدم کے تھے اور تمام اولاد سے حضرت آدم کے نزدیک محبوب تھے چنانچہ حضرت آدم نے قبل وفات کے انکو اپنا ولیعہد بنایا اور بطریق وصیت کے فرمایا کہ جب حادثہ طوفان حضرت نوح کے زمانے مین واقع ہو اگر تو اُس زمانے کو پاوے تو میری ہڈیون کو کشتی مین رکھوائیو جو غرق سے محفوظ رہین یا اپنی اولاد کو وصیت کریو کہ اس طرح سے عمل مین لاوے اور حضرت شیث اکثر اوقات حضرت آدم کی زبان سے احوال بہشت کی لذت کا سنتے تھے اور آسمانی صحیفون کا مضمون بھی دریافت کرتے تھے اسی واسطے روبرو حضرت آدم کے تجرد خلق سے اور انس حق سے کیا تھا اور لوگون سے تنہا ہوکر دنیا کی لذتین چھوڑکر اکثر اوقات وظائف اور طاعت مین مشغول رہتے تھے اور نفس کی ریاضت اور تہذیب اخلاق ہمیشہ انکو مد نظر رہتا تھا اور حضرت شیث کے زمانے مین بنی آدم دو قسم کے تھے بعضے متابعت حضرت شیث کی کرتے تھے اور بعضے قابیل کی اولاد کی تابعداری مین مشغول تھے اور حضرت شیث کی نصیحت سے بعضے تو راہ راست پر آئے اور بعضے بدستور نافرمانی کی راہ پر قائم رہے جب نوسو دوبارہ برس انکی عمر کے گذرے تو روح بدن مبارک سے پرواز کرکے عرش معلی کو پہونچی اور حضرت شیث کی بعضی نصیحتون مین یہ ہے کہ دوستی حقیقی وہ ہے کہ یہ خصلتین انمین ہون اول تو خدا کو پہچاننا دوسرے نیک اور بد کو جاننا تیسرے بادشاہ وقت کا حکم بجالانا چوتھے مان باپ کا حق پہچاننا اور انکی خدمت کرنا پانچوین صلہ رحم یعنے اپنی اپنایت کے لوگون سے نیکی اور محبت کرنا چھٹے غصے کو حد سے زیادہ نہ بڑھانا ساتوین محتاجون اور مسکینون کو صدقہ دینا اور ترحم کرنا آٹھوین گناہون سے پرہیز اور مصیبتون مین صبر کرنا نوین شکر نعمت الٰہی کا کرنا

ذکر حضرت ادریس علیہ السلام کا

نام مبارک انکا زبان عبری مین اخنوخ ہے جب اولاد قابیل کی عزازیل کے بہکانے سے گمراہ ہوئی اور کفر اور شرک مین پڑی یہان تک کہ رسم نکاح کی موقوف کرکے حرامکاری اور طرح طرح کی نابکاری کرنے لگی

حق تعالی نے حضرت ادریس کو نبوت کی شرافت عنایت کرکے اُنپر بھیجا بہت لوگ اُنکی ہدایت اور دلالت سے انکار
اور عناد چھوڑکر راہ راست پر مستقیم ہوئے اور شفاعت ازلی سے نجات پاکر سعادتمند ہوئے اور جو لوگ کہ بسبب
قساوت قلبی کے کفر اور شرک سے خوگیر ہوگئے تھے اُنکے دلونپر حضرت ادریس کی نصیحت کارگر نہوئی لوگون کو
توحید اور عدالت اور عبادت کی راہ پر دعوت کرتے تھے اور جسقدر نماز اور روزے اُنکی شریعت مین مقرر
تھے اور زکوۃ مال اور غسل جنابت سے امر فرماتے تھے اور حضرت ادریس آپ اپنی عبادت کرتے تھے کہ ہر روز بارہ
ہزار تسبیح کہتے اور فرشتے اُنکی صحبت مین آتے جاتے تھے اور اعمال صالحہ اور افعال حسنہ اُنکے تمام مخلوقات کی
عبادت کے برابر آسمان پر لیجاتے تھے حضرت عزرائیل یہ حال دریافت کرکے جناب الٰہی کی اجازت سے زمین پر
آئے اور بصورت انسان اُنکی صحبت مین چند روز رہے حضرت ادریس نے دیکھا کہ یہ شخص نہ کھاتا ہی نہ پیتا ہی
شاید یہ فرشتہ ہی جب حضرت ادریس کو معلوم ہوا کہ یہ ملک الموت ہی تب حضرت ادریس نے فرمایا کہ چاہتا ہون
کہ شربت موت کا مجکو چکھاؤ حضرت عزرائیل نے خالق ارواح سے اجازت لیکر اُنکی روح کو قبض کیا اور پھر اُنکی
جان پاک کو اُنکے قالب مین ڈالا پھر حضرت ادریس نے فرمایا کہ مجکو بہشت اور دوزخ دیکھنے کا شوق بدرجہ
کمال ہی حضرت عزرائیل نے خدا کے امر سے اُنکو اپنے پرونپر بٹھاکر اول دوزخ کی سیر کروائی اور بعد اُسکے
تماشاے نعیم بہشت کی نوبت آئی حضرت ادریس جب سیر حور و قصور اور تماشاے دلبران اور غلمان کے سے
فارغ ہوئے حضرت عزرائیل نے کہا اب میرے ساتھ بہشت سے باہر چلیے اور اِس مکان سے نکلیے حضرت ادریس تو
قانون الٰہی سے بخوبی واقف تھے ایک درخت کے تنہ کو پکڑکر کھڑے ہورہے اور فرمایا کہ جبتک کہ پیدا کرنیوالا بہشت
و دوزخ کا اس مکان سے مجکو نہ نکالیگا تو مین ہرگز باہر نہ جاؤنگا حق تعالی نے ایک فرشتے کو اُن دونون کے
قضیے کے فیصلے کے واسطے بھیجا اول حضرت عزرائیل نے تمام احوال ظاہر کیا پھر حضرت ادریس نے جواب دیا کہ مین
بمقتضاے كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ کے موت کے زہر کا شربت تلخ چکھا اور بموجب مضمون وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا
وَارِدُهَا کے دوزخ مین بھی وارد ہوا اور بموجب حکم ارحم الراحمین کے جو بہشتیون کے حق مین فرمایا وَمَا هُمْ بِخَارِجِيْنَ
مِنْهَا فقط حضرت عزرائیل کے کہنے سے بغیر حکم خدا کے ہرگز باہر نہ نکلونگا اُسی وقت ندای غیبی پہونچی بِاِذْنِيْ اُدْخُلْ
وَبِاَمْرِيْ [illegible] یعنی میرے حکم سے داخل ہوا اور میرے حکم سے یہ کام کیا ہی حق یہ ہے [illegible] کعب الاحبار نے
روایت کی ہی کہ مراد اِس آیت سے وَرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا سے پہونچنا حضرت ادریس کا ہی اس مکان عالیشان مین بعد اُسکے
ادریس بہشت سے باہر آئے اور چوتھے آسمان مین فرشتون کے ساتھ عبادت مین مشغول ہوئے اور وہان موجود ہین

جب تلک ارادہ خدا ہو حضرت ادریس بہت خوبصورت تھے اور گندمی رنگ اور قد مبارک مناسب تھا اور اکثر اوقات خاموش رہتے تھے اور چلنے کے وقت نظر مبارک قدموں پر پڑتی اور آنحضرت نے فرمایا ہے کہ سر نیکیوں کا تین چیزیں ہیں غصے کے وقت میں بردباری کرنا اور تنگی میں بخشش کرنا اور قابو پانے پر معاف کرنا اور فرمایا ہے کہ عقلمند وہ آدمی ہے کہ تین قسم کے آدمیوں سے ہلکا پن نکرے ایک تو بادشاہوں سے اور دوسرے عالموں سے اور تیسرے دوستوں سے بواسطے کہ گستاخی بادشاہوں کی تلخی عیش شیرین کی ہے اور حقارت عالموں کی نقصان دین ہے اور ہلکا پن دوستوں کا بیمروتی اور موجب تفرین ہے اور فرمایا ہے آدمی کو چاہیے کہ مصیبت میں تحمل و قرار کرے اور درجہ بلندی میں تواضع شعار کرے

ذکر حضرت نوح علیہ السلام کا

جب حضرت ادریس علیہ السلام نے آسمان پر قیام کیا عالم دنیا کو شیطان نے فسق و فساد سے بے انتظام کیا اور روز بروز تمرد اور عصیان کا ظہور ہوا اور بہت گناہوں سے عالم بے نور ہوا جناب الٰہی نے حضرت نوح کو واسطے انتظام احوال عالم کے اور اصلاح اعمال بنی آدم کے مبعوث کیا اور نو سو پچاس برس کی عمر پائی اور اسی برس کے بعد وحی آسمانی کی خبر آئی تمام عمر ادای دعوت میں مصروف تھے اور کفار اور فجار میں ساتھ امر معروف اور نہی منکر کے معروف تھے ہر چند کہ جناب الٰہی میں انکے ہدایت کی دعا کرتے تھے پر وہ سنگدل نہایت کفر اور انکار سے فریب اور دغا کرتے تھے باوجود اس محنت اور شفقت اور وعظ اور نصیحت کے تمام عمر میں سوا اسی آدمیوں کے کوئی اسلام نلایا اور حضرت نوح کا ارشاد انکے کام نہ آیا مفسرین نے آیت شریف وَمَا آمَنَ مَعَهُ إِلَّا قَلِيلٌ کی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت سے فرمایا ہے اور اسقدر اکثر اہل تواریخ کی معتبر کتابوں میں آیا ہے اور ہمارے پیغمبر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ کسی پیغمبر نے اپنی قوم سے اتنی اذیت نہیں اٹھائی ہے جتنی حضرت نوح نے اپنی امت کے ہاتھوں سے مصیبت پائی ہے وہ کافر ہمیشہ ڈراتے تھے کہ ان باتوں سے باز آؤ اور ہمارے بتوں کی بدی سے ہاتھ اٹھاؤ بارہا مجلس وعظ میں انکے مارنے سے بیہوش ہو جاتے تھے اور اُسکے صاحبزادے خبر پاکر وہاں سے اٹھا کر لے آتے تھے کفار وقت مرنیکے اپنے بیٹوں کو وصیت کرتے تھے اور اپنے کفر کے عقیدے پہ مستحکم کر کے مرتے تھے کہ بیٹو ہرگز اپنے باپ اور دادا کے دین سے انحراف نکرنا اور نوح کے کلمات پر اعتراف نکرنا جب تنگ ہو سکے حضرت نوح کو دکھ اور ایذا دیجیو اور اپنا ٹھکانا جہنم میں کیجیو جب ایسی مصیبت میں سات قرن حضرت نوح پہ گذرے اور حضرت نوح دل تنگ اور نا امید ہوے تو حضرت رب العالمین سے وحی نازل ہوئی اور حضرت نوح کے دل غمگین کو تسکین حاصل ہوئی کہ اے نوح تو دل تنگ مت ہو اور آئیندہ ان

سنگدلون کے سنگ مت ہو جو ایمان لائے سو لائے باقی ایمان نہین لاوینگے یہ تو شقی ازلی ہین سب کے سب جہنم کو
جاوینگے حضرت نوح نے عرض کی کہ خدایا انکی نسل سے بھی کوئی ایمان لاویگا یا نہین حکم ہوا یہ تو ایمان نلاوینگے
انکا دل ہی سنگ اور آہن پھر بھی حضرت نوح نے بسبب کمال شفقت کے اور واسطے قطع کرنے الزام اور حجت کے
فرمایا کہ اے لوگو اگر ایمان نلاوگے تو یہ سمجھو کہ عذاب الٰہی آیا قوم نے کہا کہ ہم تو محبت ود اور سواع اور یغوث اور
یعوق کی جو ہمارے بت ہین ہرگز نہ چھوڑینگے اور تمہارے برعکس حکم کے اپنے سرون کو پتھرون کی پرستش مین پھوڑینگے
اور تو جو ہمسے بہت نزاع اور جدال کرتا ہے اور ہمارے بتون کی تکذیب مین ونزاع قیل وقال کرتا ہے اگر سچا ہے تو
ہمکو عذاب دکھلا اور اپنی تہدید اور تخویف بے اصل کی تاب دکھلا جب حضرت نوح مایوس ہوئے اور کفار اپنے
کفر مین منحوس حضرت نوح نے کمال عجز اور انکساری اور تضرع سے جناب ایزدی مین پکارا کُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ
لَهُمْ جَعَلُوا أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَأَصَرُّوا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا یعنے جب مین انکو
دعوت اسلام کرتا ہون تو یہ انگلیان کانون مین ڈالتے ہین اور کپڑے سر سے باندھتے ہین اور میری بات نہین
سنتے ہین اور اپنے کفر پر ثابت رہتے ہین اب تو یہ بندہ ناچار ہے اور تو خداوند قہار ہے الٰہی غارت کر ان سب کفار کو
اور مت چھوڑ انکے ملک اور دیار کو بارے تیر دعا کا نشانے پر واصل ہوا اور خطاب الٰہی واسطے انتقام کے نازل
ہوا کہ ہم اس قوم کو طوفان سے ہلاک کرکے پانی کی راہ سے آتش دوزخ مین ڈالینگے اور تجکو اور تیری امت
مومنین کو کشتی مین رکھکر آفت طوفان سے سلامت نکالینگے جب حضرت نوح کی دعا سے اس قوم پر قحط پڑا
اور توالد اور تناسل انکا موقوف ہوا بعد اسکے بموجب حکم الٰہی کے جبرئیل امین نے درخت ساج کے بونے کا حکم کیا
اور بیس برس کے عرصہ مین اس درخت کو محکم کیا اور جبرئیل کے کہنے سے اسکو چیر کر کشتی کا بنانا شروع کیا اور
جناب الٰہی مین لیل ونہار خضوع اور خشوع کیا کفار گاہ گاہ بطریق ہزل نوح کو ستاتے تھے اور بیچ وقت کشتی
بنانے کے بیہودہ گستاخی کی باتین سناتے تھے کہ ای نوح اب تم بعد مرتبے نبوت کے نجار ہوے اور پیغمبری کے کام سے
بیزار ہوے کشتی تو بناتے ہو پر پانی کہان اور اس بیابان خشک مین تراوت کی نشانی کہان حضرت نوح نے فرمایا کہ تم
اپنے جزاے اعمال سے غافل اور عاقبت کی مصیبت سے جاہل ہو تم دنیا مین غریق اور عقبی مین حریق ہوگے
جب حضرت نوح نے کشتی بنانے سے فراغت پائی اور تختون کے جوڑ پر ہر ایک طبقے مین روغن قیر لگایا اور بموجب
فرمان الٰہی کے شمشاد کے تختون کا تابوت حضرت آدم کے جسم مبارک کے واسطے بنایا اور اس سبب سے حافظ حقیقی
نے انکے جسم کو آفت طوفان سے بچایا پھر حضرت جبرئیل نے ہر جنس کے جانور جوڑہ جوڑہ زمین مین تھے حضرت نوح

کے پاس جمع کیے اور قسم قسم کے وحوش اور طیور اور چرندے اور پرندے مجتمع کیے حضرت نوحؑ نے ہر ایک جانور کا ایک ایک
جوڑا لیکر کشتی مین چڑھایا اور ہر ایک رفیق حضرت نوح کا کشتی پر چڑھ آیا جب یہ سب لوگ کشتی مین داخل ہوے اور
تمام سامان و اسباب اُنکے داخل ہوے تب غضب الٰہی کا شیوع ہوا اور تنور سے فوارہ پانی کا نکلنا شروع ہو حضرت
نوحؑ کی منکوحہ اور اُنکا بیٹا کنعان کشتی پر نہ آئے اور اُس جناب کا فرمان نہ بجا لائے کنعان بولا کہ مین پناہ لونگا
پہاڑ کی حضرت نوح بولے کہ فائدہ تجھے نہ دیگی پناہ پہاڑ کی نہ جھاڑ کی اتنی عرصہ مین ایک موج نے اُسکو ڈبایا اور حضرت
نوح کو اُسکے غرق ہونے پر رحم آیا عرض کی کہ یہ بیٹا میری اہل سے ہے اور تو اپنے وعدے کو وفا کریگا اہل سے
حکم ہوا کہ اہل وہ ہو کہ جسکے نیک اعمال ہون وہ نا اہل ہے جسکے بد افعال ہون اگر مسلمان تو پیغمبرزادگی بغیر عمل نیک کے
بیکار ہے او عمل نیک کا بغیر نسب عمدہ کے بھی فائدہ بخشا رہی پھر تو چالیس دن تک باران طوفان کا آسمان سے گرا
اور پانی چشمون زمین سے نکلا تمام کافر اور اُنکی عمارت اور سب باغات غرق ہوئے تمام عالم اور روے زمین دریا ہوا
اور پانی سب درختون اور پہاڑون سے چالیس گز بالا ہوا اہل کشتی شدت باد اور کثرت امواج سے بدحواس ہوئے
اور خوف غرق اور اندھیری رات کے سبب زندگی سے بے آس ہوئے حکم الٰہی ہوا کہ بسم اللہ مجریہا و مرسٰہا
جو کوئی ورد زبان کریگا حق تعالیٰ اُسکی سب مشکلات آسان کریگا اللہ تعالیٰ نے اپنے اسم کی برکت سے اُنکو ڈوبنے سے بچایا
اور طوفان کے موقوف کرنیکا حکم فرمایا کہ اے زمین تو بھی پانی کو تھام اور اے آسمان اب نہین پانی کا کام جب کشتی
سے نکلنے کا وقت نزدیک آیا حضرت نوحؑ نے کوے کو فرمایا کہ جلد پانی کا احوال معلوم کر کے اعلام کرے ایسا نہ ہو کہ تو
وہان ہی مقام کرے کوا جا کر اپنے مُردار کے کھانے مین مشغول ہوا اور حضرت نوحؑ کے فرمانے کو بھول رہا اسی واسطے
حضرت نوحؑ کی دعا سے بد سے ہمیشہ ذلیل اور خوار رہا اور بیفرمانی کی شامت سے مردار خوار ہوا بعد اُسکے کبوتر موجب
حکم اُڑا اور زیتون کے پتے چونچ مین لیکر پھر آیا تب حضرت نوحؑ نے جانا کہ درختون کے سر پانی سے ظاہر ہو گئے اور اُس
مژدے سے دل کے غم اور درد باہر ہوے پھر تو کبوتر مدام موجب حکم کے جاتا تھا اور پانی کے کمی کی خبر پہنچاتا تھا ایکروز
کبوتر کے پانون مین کیچڑ لگی پائی جب تو یقین ہوا کہ خزان غم کی گئی اور بہار خوشی کی آئی کبوتر کے حق مین دعا کی
کہ تجکو خدا مخلوق کے دل مین محبوب رکھے اور ہر شخص کے نزدیک مطبوع او مرغوب مفسرون نے لکھا ہے کہ
حق تعالیٰ نے حکم کیا کہ مین پہاڑون پر کشتی کو قرار دونگا اور سب اہل کشتی کو پہاڑون پر اُتارونگا سب پہاڑون نے اپنی
بلندی پر نازان ہو کر سر بلند کیا مگر کوہ جودی نے نہایت شکستگی اور فروتنی سے اپنے تئین مستمند کیا حق تعالیٰ نے اُسکی شکستگی اور
عاجزی پر اکرام او کشتی نوح کا اسی کوہ جودی پر مقام کیا اُس پہاڑ کے نیچے ایک گانون آباد کیا طوفان کے غم سے چھوٹ کر

دلکشاد کیا نام اُس گانون کا سوق الثمانین کیا اور اُسکے پایہ کو بہت مستحکم اور متین کیا جب اُن اسّی آدمیون نے اُسکے بنا کو تمام کیا وبائے عام نے ایکبارگی سب کو تمام کیا سوائے حضرت نوحؑ اور تین فرزند اور اُنکے قبیلون کے سب فوت ہوئے حام اور سام اور یافث باقی رہے حقتعالی نے وحی بھیجی کہ مین نے تیری قوم کو بسبب کفر اور عصیان کے ہلاک کیا بعد اُسکے اُنکو جو باقی ہین بسبب طوفان کے عذاب نکرونگا اور ایسے قہر عام سے اُنکو عقاب نکرونگا حضرت نوحؑ کی نسل مین اللہ نے ایسی برکت رکھی کہ چالیس برس کے عرصہ مین ہزارون شہر آباد ہوئے اور بعید و نہایت گانون برپا ہوئے حضرت نوحؑ نے ملک شام اور جزائر فارس کے اور خراسان اور عراق سام کو عنایت کیا اور ملک مغرب اور حبش اور ہند اور سندھ حام کو مرحمت کیا اور چین اور ترکستان اور سقلاب یافث کو بخشا ایکدن جبرئیل و عزرائیل نے حضرت نوحؑ سے پوچھا باوجود اس عمر دراز کے تمنے اس جہان فانی کو کیسا پایا کہا مانند خانہ دو در کے کہ ایک لحظہ توقف کر کے ایک در سے پیٹھا اور دوسرے در سے نکل آیا جب حضرت نوحؑ سقیم ہوئے اور جان بحق تسلیم ہوئے فرزندان عالی مقدار نے اُنکے قالب بزرگوار کو بیت المقدس مین دفن کیا اور درد فراق اور جدائی سے اپنے دلون کو محزون کیا اور لقب حضرت نوحؑ کا آدم ثانی اور شیخ الانبیا اور نجی اللہ تھا اور وہ پیغمبر برحق سوائے دعوت قوم کے ہمیشہ مصروف عبادت اللہ تھا اور دن اور رات مین سو رکعت نماز ادا کرتے تھے اور حضور الٰہی مین مدام عجز اور نیاز کرتے تھے **فائدہ** روایت ہے کہ اہل کشتی بہت بدبو سے اور نجاست سے ایذا اُٹھاتے تھے اور اُسکے دفعیہ کا کوئی علاج نہین پاتے تھے حضرت نوحؑ نے جناب الٰہی مین سوال کیا اور اُس مصیبت کے دفع کرنے مین قیل و قال کیا حکم ہوا کہ تم اپنا دست مبارک ہاتھی کی پیٹھ پر دھرو اور ہماری قدرت کا تماشا دیکھو حضرت نوحؑ کے ہاتھ پھیرتے ہی ایک خنزیر وجود مین آیا اور جہاز کی سب نجاست کو اُسنے کھایا لیکن چوہونکی کثرت سے بہت حیران تھے اور اُنکی ایذا سے نہایت پریشان جونہی حضرت نوحؑ نے حکم رب سے شیر کی پیشانی پر ہاتھ ڈالا قدرت کاملہ سے بلی نے نکلکر چوہون کا کیا نوالا جب نوحؑ نے دنیائے فانی سے رحلت کی تین سو برس تک بقا رہی اُنکی ملت اور شریعت کے بسبب مدت دراز کے اکثر لوگ گمراہ ہوئے اور اپنے عقائد جہالت سے تباہ ہوئے اللہ تعالی نے حضرت ہود علیہ السلام کو پیغمبر کیا اور اُس زمانے کی خلق کا اُنکو رہبر کیا

ذکر حضرت ہود علیہ السلام کا

حق تعالی نے حضرت ہود علیہ السلام کو قوم عاد پر بھیجا وہ قوم دراز قد اور چوڑے جسم اور قوت ناک تھی سب سے لنبا اُنمین سو گز اور ٹھنگنا ساٹھ گز کا بت پرستی اُن سب کا کار تھا اور خدا پرستی سے ہر ایک بیزار تھا سنگ تراشی کرکے پہاڑون مین مکان بناتے تھے اور اپنی سنگدلی سے بتون پر ایمان لاتے تھے مگر ایک فرقہ ایمان لایا تھا اور

کافرون کے خوف سے ایمان اپنا چھپا یا تھا جب حضرت ہودؑ کے نصائح حد سے زیادہ ہوئے تب سب کفار واسطے
ایذا دینے کے آمادہ ہوئے مسلمانون نے حضرت ہودؑ سے اس بات کی اطلاع کی حضرت ہودؑ نے جناب الٰہی مین
کفارون کو بددعا کی برسات موقوف ہوئی اور باغ و زراعت سوکھ گئی سات برس تک قحط کی بلا مین گرفتار رہے
مارے بھوک پیاس کے اپنی زندگانی سے بیزار ہوئے حضرت ہودؑ نے بہت شفقت سے فرمایا کہ ایمان لاؤ اور اپنے تئین
دنیا کی آفت اور قیامت کی آتش سے بچاؤ یہ سب آفتین بسبب کفر کے تم سب پر نازل ہین اور یہ مصیبتین بت پرستی سے
وجہل مین کافر اپنی شامت سے اُن باتون کو جھوٹ جانکر اپنے کفر پر ثابت رہتے تھے اور بے ادبی سے ہمیشہ یہ بات کہتے
تھے کہ ہم تیرے کہنے سے بتون کو نہ چھوڑینگے اور اپنے دین باطل سے منھ نہ موڑینگے اُس زمانہ مین یہ دستور تھا کہ جسپر
بڑی مشکل آتی تھی اور مہم سخت منھ دکھلاتی تھی تو حرم مین مکہ کے جا کر التجا کرتے تھے اور جناب الٰہی مین عاجزی سے دعا
کرتے تھے اور دعا اُنکی قبول ہوتی تھی اُن دنون مین قوم عمالقہ کی مکہ مین رہتی تھی اور اپنے تئین شریف اور رئیس مکہ
کا کہتی تھی جب قوم عاد اُن بلاؤن مین گرفتار ہوئی تو ستر آدمی رئیسون مین سے وہان جانیکو تیار ہوے سب قوم
نے اُنکو یہ وصیت کی اور مکہ مین جا کر دعای استسقا باران مانگنے کی نصیحت کی جب یہ سب منزلین قطع کرکے مکہ مین
پہونچے اور معاویہ بن بکر کے گھر مین اُترے وہ اُن سب کے طعام اور شراب کی ضیافتین کرنے اور مجلس عیش و
عشرت مین راگ گائیون کا سنوانے لگا یہ تو مصیبت بھوک اور پیاس کی بھول گئے ان کی دعا اور کیسی استسقا وہ
تو سننے لگے ونرات راگ اور غنا بیت بھوکا ملحد جبکہ دیکھے خوان کو ہر کب وہ لاوے دھیان مین رمضان کو
جب دکھلون نے قوم عاد کے معاویہ کے گھر مین قرار کیا اور اُسکو رات دن کی ضیافتون سے بیزار کیا اُسنے دل مین
کہا کہ لوگ تو شراب و کباب مین مشغول ہوے اور ہم سب لوگ اُنکی ضیافتون سے ملول ہوئے کچھ اشارہ کنایہ
کرتا ہون تو مجکو بخیل کہین گے اور اپنی قوم مین جا کر لئیم اور ذلیل آخر اُسنے ایک غزل بنائی اور اُن گائنون کو
سکھائی مضمون اُسکا یہ تھا کہ تم اپنی قوم کی مصیبت سے غافل ہو رہے اور برسات کی دعا مانگنے سے کاہل ہو جب
اُن گائنون نے یہ غزل اُنکو سنائی اُنکو اپنی قوم کی مصیبت یاد آئی پھر تو ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے اور غفلت پر
لعنت کرنے لگے پھر تو رات دن دعا مانگنے کا استعمال کیا اور اپنی قربانیون کے ذبح کرنیکا اشتغال کیا مرثد بن سعد
اُنمین پوشیدہ مسلمان تھا اور حضرت ہودؑ پر اُسکا کامل ایمان تھا اُس قوم سے بولا کہ جب تلک حضرت ہودؑ پر
ایمان نہ لاؤگے تو اپنا مدعا کبھی نہ پاؤگے اُن لوگون نے اُسکو مسلمان سمجھ کر اُس سے جدائی کی اور خدا کی درگاہ مین
دُہائی کی اِس عرصہ مین تین ٹکڑے بادل کے سپید اور سیاہ اور سرخ پیدا ہوے اور اُس بادل مین سے یہ آواز آئی

کہ ان میں سے ایک ٹکڑا اختیار کرو اور بعد اسکے خدا کے حکم کا انتظار کرو قوم ابر سفید اور سرخ سے روگردان ہوئی اور ابر سیاہ سے امیدوار باران ہوئی ہاتف نے آواز دی کہ اختیار کی تمنے کالی راکھ باقی نہ چھوڑیگی قوم عاد کی خاک نہ باقی رہیگی والد نہ ولد ہلاک ہوجاوینگے سب کا سب اور بلد جناب الٰہی سے اُس ابر سیاہ کو ملک عاد پر روانہ کیا اور کافرون کو بلاے آسمانی کا نشانہ جب عادیون نے دیکھا کہ بدلی سیاہ آئی تو اُنھون نے خوش ہوکر دہوم مچائی کہ اِس باران سے ہماری امید کا باغ پُرآب ہوگا اور درخت تمنا کا شاداب ہوگا لیکن یہ گمان اُنکا سچا تھا اُس ابر مین عذاب الٰہی برپا تھا یہ کافر حضرت ہودؑ سے تمسخر کیا کرتے تھے کہ اگر تو سچا ہے تو ہمکو عذاب دکھا اسواسطے اللہ تعالی نے عذاب الیم آندھی کا اُس ابر سے نمود کیا اور ایک آفت عظیم کو اُنکے ملک پر موجود کیا جب حضرت ہودؑ نے دیکھا کہ اس قوم کی خدا نے خرابی کی اُنکے شامت اعمال سے عذاب کی شتابی کی تو بموجب حکم الٰہی کے چار ہزار اہل ایمان کو اپنے ساتھ لے اور باہر نکلکر مومنون کو اسطرح ارشاد کیا کہ یہ خط جو مدور میرے اپنے انگشت سے بنایا ہے اور تمکو بموجب حکم الٰہی کے اُسمین بٹھایا ہے جو کوئی اس خط کے اندر رہیگا تو اس قہر کی پون سے نڈر رہیگا قوم عاد اُس بلا کو دیکھکر جمع ہوئی اور اپنے اہل و عیال کو لیکر حلقہ باندھکر مجتمع ہوئی اول تو اُس باد صرصر نے انکے لوگون اور عورتون اور چارپایون کو زمین سے اُڑا کر آوارہ کیا اور نہایت زور و شور سے زمین پر ٹپک ٹپک کر پارہ پارہ کیا عادی اس حادثۂ عجیب کو دیکھکر اپنے گھرون مین پوشیدہ ہوئے اور اپنے مال اور اولاد کے مرنے سے آبدیدہ ہوئے بعضے تو حویلیون کے گرنے سے دیوارون کے تلے دبکر گرفتار ہوئے اور بعضے باہر بھاگکر زانو تک زمین مین پانون گاڑ کر برپا ہوئے سات دن اور رات مین اس غضب کی پون نے سبکو منعدم کیا اور اُنکے مکانون کو زمین سے برابر کرکے کالعدم کیا اور حضرت ہودؑ کے ہمراہیون پر جب پون واصل ہوجاتی تھی تو وہ باد تند دائرہ مین آنکر نسیم معتدل ہوتی تھی جب قوم عاد غضب الٰہی مین گرفتار ہوگئی اور مکان اور باغات اُنکے خراب اور مسمار ہوگئے حضرت ہودؑ اپنے ہمراہیون کو امانت اور سلامت لیکر باہر آئے اور ایک جانب کو اپنے رہنے کے مکان بنائے جب سن حضرت ہودؑ کا چار سو چونسٹھ سال کا ہوا تب دار الفنا سے دار البقا کی طرف اُنکا انتقال ہوا

احوال شداد کا

اکثر علماے تاریخ نے شداد کا ذکر بعد حضرت ہودؑ کے بیان کیا ہے بسبب اسکے کہ وہ بھی قوم عاد سے تھا اسواسطے مین بموجب پیروی اہل تاریخ کے اس حال عجیب و قصہ غریب کو لکھتا ہون کہ اہل ایمان کو اس احوال کے سننے سے عبرت ہو اور خدا کی قدرتون کا تماشا دیکھنے نصیحت شدید اور شداد دو بھائی قوم عاد مین صاحب جاہ تھے اور ہفت اقلیم کے بادشاہ ملک شام مین اُنکا مقام تھا شب و روز حکومت راقی سے اُنکا کام تھا شدید اور اُسکے لوگ اگرچہ حالت شرک مین جیتے تھے لیکن اُسکے عدل سے شیر اور بکری

ایک جگہ پانی پیتے تھے ایک نقل اُسکے انصاف کی بیان کرتا ہون اور اُسکے عدل کی تاثیر عیان کرتا ہون کہ دو
شخص اُسکے محکمۂ عدالت مین آئے اُن دونون نے احوال عجیب سُنائے ایک شخص بولا کہ مین نے اِس سے ایک قطعۂ زمین
کا لیا ہی اور قیمت دیکر اپنا قبضہ کیا ہی مین نے اُس زمین مین خزانہ پایا ہی سو اسکو دیتا ہون یہ کہتا ہی کہ مین نے زمین کو
بیچا ہی اب مین ہرگز نہین لیتا ہون دوسرا بولا کہ مین نے تو زمین خریدی ہی نہ خزانہ اب یہ اسکے لینے مین کرتا ہی حیلہ
اور بہانہ جب حاکم نے پوچھا کہ تمھارے دونون کے کچھ اولاد ہی یا عمر تمھاری لاولدی سے برباد ہی بولے کہ ایک کی بیٹی
اور ایک کا بیٹا ہی حکم کیا کہ اُن دونون کا آپس مین نکاح باندھکر یہ مال اُنکو تسلیم کرو اور بموجب حصہ کے ہر ایک کو
تقسیم کرو ایسے انصاف سے اُنکا تصفیہ انجام کیا اور اپنے تئین دنیا مین نیکنام کیا ہر چند کہ حضرت ہود نے اُسکو دعوت
ایمان کی کی پر وہ ایمان نہ لایا اور مشرک مرا بعد اُسکے شداد کو خدا نے مسند حکومت پر بٹھایا اور حضرت ہود نے واسطے
ایمان لانیکے فرمایا وہ بولا اگر مین تمھارا دین قبول کرونگا تو کیا فائدہ وصول کرونگا حضرت ہود نے فرمایا کہ حق تعالے
تجکو اُسکے عوض مین بہشت جاودانی عنایت کریگا اور ہمیشہ اپنا فضل اور مہربانی مرحمت کریگا شداد بولا کہ
مین ایسی جہان مین بہشت بناؤنگا اور دن رات وہان عیش مناؤنگا پھر شداد نے بہشت بنانیکا عزم کیا اور اسکے
کام پر جزم کیا اور اپنے ملک کے عاملون کے پاس قاصد بھیجے اُنھون نے بموجب حکم کے سونا چاندی جواہرات
بھیجے اور حکم کیا کہ جتنے مشک اور عنبر اور مروارید ہاتھ آوین سو سب بہم پہونچا کر ایکبارگی ساتھ آوین بعد حاصل
کرنے اسباب کے ایک جگہ دلکشا اور ایک منزل جان فزا کی تلاش کی اور ایسے مکان بینوشان کے کھوج مین بہت
جان خراش کی آخر بڑی تلاش اور کوشش سے ایک مکان کہ ہوا اُسکی مثل روضۂ رضوان تھی ٹھہرایا اور تمام
جواہرات اور آلات وہان جمع کرایا بڑے بڑے اُستاد چابکدست دور دور سے بلائے اور اُس عمارت محکم اساس کی
بنیاد لوائی طول اُسکی دیوارون کا مفلسی کی امید سے لمبا اور عرض اُسکا کریمون کی ہمت سے چوڑا بلندی اُسکی
فلک دوار سے واصل اور صفائی اُسکی مہر زرنگار سے مقابل ابتدائے عالم سے ایسا مکان کہین نہوا بنیاد دلیل
اُسکی صدق کلام اللہ مین ہی لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ دیوار اُسکی سونیکی اور چاندیکی اینٹون سے بلندکی اور
سقف اُسکی سونیکے پترون سے مرصع کرکے ارجمند کی ستون اُسکے بلور مرصع سے مضبوط کیے اور ہر ایک جگہ اپنے
اپنے قرینے سے مربوط کیے اُسکی نہرون مین سنگریزون کی جگہہ موتی انمول بچھوائے اور اُسکے درختون کو طلائے احمر
سے مجوف بناکر مشک اور عنبر سے بھروائے جسوقت ہوائے خوش اُن درختون پر چلتی تھی تو اُس طرف کے رہنے
والون کے دماغ معطر کرتی تھی اُسکی زمین پر بعوض خاک کے مشک اور عنبر بچھوایا اور بارہ ہزار کنگورے اُسکے

تو بڑا جادوگر ہو یہ معجزہ تو نبوت کا نہین بلکہ جادو کا اثر ہی وہ بدبخت اُن شیطانون کے قول پر گمراہ ہوئے آخر اُسی
بے ایمانی سے خراب اور تباہ ہوئے حضرت صالح نے سب قوم کو وصیت کی اور بڑی تاکید سے نصیحت کی کہ اِس
ناقہ کی زندگانی سے تمھاری زندگانی ہی اور اُسکی پریشانی سے تمھاری پریشانی پھر تو یہ بات ٹھہری کہ ایک روز کا پانی
اونٹنی پیوے اور ایکدن کا سب حیوان اور اِسی مضمون کا حکم خداے تعالیٰ کا صادر ہوا اور فرمان لَھَا شِرْبٌ وَّلَکُمْ شِرْبُ یَوْمٍ
مَّعْلُوْمٍ اس بات پر سب تو خوش ہوئے مگر کئی شخص مغموم ہوئے جب اونٹنی اپنی نوبت مین پانی پینے کو کنوئین پر جاتی تو
تمام پانی کنوئین کا ایک دم مین پی جاتی پر وہ اونٹنی جسقدر پانی نوش جان کرتی تھی تمام قوم کے باسن اپنے دودھ سے
بھرتی تھی اور اونٹنی کی شکل مہیب اور قامت طویل تھی صورت شکل اُسکی حضرت صالح کے معجزے کی دلیل تھی امام کسائی
نے لکھا ہی کہ درازی اُسکے جسم کی سو گز کی تھی اور بلندی اُسکے پاؤن کی ڈیڑھ سو گز کی تھی جب وہ اونٹنی چرنے کو جنگل
مین جاتی تو مواشی مارے ڈر کے گاؤن مین بھاگ آتی اور جب وہ گاؤن مین رونق افروز ہوتی تو سب مواشی جنگل مین
بھاگ کر غم اندوز ہوتی اِسی سبب سے جو لوگ بہت جانورون کے مالک تھے نہایت تنگ ہوئے اور اونٹنی کے قتل کے
واسطے ہم آہنگ ہوئے حق تعالیٰ نے حضرت صالح پر وحی بھیجی کہ اپنی قوم سے کہو کہ اِس اونٹنی کے قتل سے باز آئین اور خلاف
حکم خدا کے اسکو ستائین نہین تو اُسکے عدم سے تمھارا بھی عدم ہوگا پھر بعد اِس نافرمانی کے تمپر نہ خدا کا فضل
ہوگا نہ کرم ہوگا اُس قوم مین ایک بڑھیا تھی کہ مال بے نہایت اور بکریان اور اونٹ بیشمار رکھتی تھی اور سوا
اسکے بیٹیان پریزاد اور گلعذار رکھتی تھی اور ایک عورت کافرہ بھی نہایت مالدار اور خاوند اُسکا مسلمان اور
پرہیزگار اُن دونون عورتون نے باتفاق وہان کے رئیسون کے اونٹنی کا مارنا ٹھہرایا اور قیدار بن سالف
اور مصدع بن مہرج کو بلایا اس بڑھیا نے اپنی بیٹی کے نکاح کر دینے کا قیدار سے اقرار کیا اور بالفعل کچھ نقد اور
دیکر اُسکے دل کو قرار دیا وہ دونون ملعون سات آدمی ساتھ لیکر بر سر راہ بیٹھے اور اونٹنی کے انتظار مین چشم
براہ جس وقت وہ اونٹنی نکلی پہلے مصدع نے اسکو تیر کے زخم سے مجروح کیا پھر قیدار ملعون نے اُسکے پاؤن کو
زخمی کیا اُن ساتون نے اُس مظلومہ کو جان سے مار ڈالا اور اِس ظلم صریح سے اپنی بربادی کا رستہ نکالا اور بچہ
اُس ناقہ کا پہاڑ پر بھاگا اور مارے خوف کے پہاڑ کی چوٹی سے جا لگا حضرت صالح جب اِس فعل شنیع سے خبردار
ہوئے قوم کی اِس حرکت سے نہایت بیزار ہوئے فرمایا کہ اگر اسکے بچہ کو کسی طرح پکڑ کر اپنے درمیان لاؤگے تو شاید
غضب الٰہی سے اپنے تئین بچاؤگے ہر چند قوم نے بہت محنت کی پر وہ بچہ غائب ہوا اور ہر ایک صغیر و کبیر عذاب
الٰہی سے معاتب ہوا حضرت صالح نے فرمایا کہ بعد تین روز کے تم سب تمام ہو جاؤگے جیسے حق تعالیٰ نے فرمایا

تمتعوا فی دارکم ثلثۃ ایام ۔ اور علامت عذاب کی یہ ہو کہ پہلے دن تمہارے منھ زرد اور دوسرے دن سرخ اور تیسرے دن سیاہ ہونگے اور چوتھے دن عذاب خدا مین گرفتار ہو کر سب تباہ ہونگے کافرون نے یہ بات سُنکر حضرت صالح کے مارنیکا ارادہ کیا اور پوشیدہ جگہ مین چھپکر اپنے تئین مستعد اور آمادہ کیا ملائک کی فوج نے انکو سنگسار کیا اسطرح کی بے ادبیون سے خدا نے ایسے عذاب مین گرفتار کیا سب قوم نے حضرت صالح پر اپنے یارون کی تہمت لگائی سب برادری کے لوگون نے حضرت کے قتل پر کمر بندی کرائی بھائی بند حضرت صالح کے مسلح ہو کر مقابل ہوے اور اُن کافرون سے اِس بات کے سائل ہوے کہ اگر موجب وعدے حضرت صالح کے تم تین روز مین فنا ہو جاوگے تو اُس بے ادبی سے خدا کے حضور مین زیادہ ایذا پاوگے اور قرنا حضرت صالح کا خلاف ہو ویگا جب ہمارا اتفاقا اس معاملہ مین انصاف ہو ویگا قوم نے اس بات کو قبول کیا اور اپنے گھر گئے فجر کو تمام قوم کا چہرہ زعفرانی ہوا اپنی خوف سے اپنی اپنی موت کا ڈر ایک لاحق ہوا سب کے سب جمع ہو کر بولے آخر ہم تو مرینگے لیکن حضرت صالح کو بھی مار کر اپنے آگے کرینگے حضرت صالح یہ خبر سُنکر عقیل بن نوفل کے گھر پناہ لیگئے وہ زرد رو پشیمان ہو کر اپنا رو سیاہ لے گئے دوسرے دن فجر کو سب کے منہ مانند خون کے لال ہوے تب نہایت بیقراری اور زار و زاری سے بیحال ہوے اور شنبہ کے دن رخسار اُنکے مانند زنگیون کے سیاہ ہوے سب مرد و زن بیحال دیکھکر مشغول نالہ و آہ ہوے حضرت صالح اُسی رات مسلمانون کو ہمراہ لیکر فلسطین مین آئے اور یہ کافر بے یقین اُس پیغمبر برحق سے جدا رہے یکشنبہ کی صبح کو قوم ثمود نے کفن اور حنوط تیار رکھ کر دل زندگانی سے اُٹھایا اور پہر دن چڑھے ایک آواز ہیبت ناک عالم بالا سے اُنکے کانون مین آئی سبکے دل ٹکڑے ٹکڑے اور جگر پارہ پارہ ہو گئے فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جَاثِمِيْنَ غضب الٰہی سے نہ ضعیف باقی رہا نہ متین حضرت صالح بعد اسکے بمقتضائے حب الوطن اُس مکان مین پھر آئے بیزبانی قوم کی اور تخریب ملک کی یاد کر کے بہت آنسو بہائے بعد مدت اُس زمین سے مکہ کیطرف انتقال کیا اور اُسی جگہ دار فانی سے طرف دار جاودانی کے ارتحال کیا خدا ہی کی ذات پاک ہو فنا اور زوال سے اور بے نیاز ہے تغیر اور انتقال سے **ابیات** یہ دنیا ہی تحقیق دار فنا ۔ تو ہر گز کبھی

اِس مین دل مت لگا + نہ آیا کوئی جو کہ باقی رہا ۔ نہ ساغر رہا اور نہ ساقی رہا +

ذکر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا

اُس جناب کے باپ کا نام آزر تھا اور اُس زمانے مین بادشاہ نمرود نام بڑا کافر تھا جب نمرود مسند حکومت پر جائے قرار ہوا اور اسکے اقبال کا باغ خلل سے بیخار ہمیشہ اپنی رعیت پر انصاف اور عدل کرتا تھا رات اور دن

سخاوت اور شفقت کا عمل کرتا تھا بعد مدت کے شیطان نے اُسکو گمراہ کیا اور خیالات فاسدہ سے اُسکے دماغ کو تباہ کیا اور مرتبہ سلطنت سے گذر کر دعوی خدائی کا کیا اور اُسپر جازم ہو کر ارادہ خود نمائی کا کیا اپنی صورت کے بت ہر ایک عبادت خانہ مین بھجوائے اور مخلوق کو اُنکی طرف سجدے کروائے ایک روز نجومیون نے ستارون پر نظر کر کے نمرود سے یہ عرض کی امسال اس شہر مین ایک لڑکا موجود ہوگا کہ تیرا ملک اور دین اُسکے سبب سے نابود ہوگا نمرود نے بیقرار ہو کر فرمایا کہ جو لڑکا اس سال مین پیدا ہو سو قتل کیا جاوے جب حضرت ابراہیم کی والدہ پر وضع حمل کی نشانیان ظاہر ہوئین تو وہ بی بی شہرت کے ڈر سے گھر سے باہر ہوئین جب جنگل مین ایک سوکھی نہر مین پہونچین تب وہ قرۃ العین پیدا ہوا تو والدہ کا دل اُنکا دیدار پر انوار دیکھکر شیدا ہوا اور نہر کے اطراف مین ایک غار تھا کہ لوگون کی آمد و رفت سے برکنار تھا وہان اُس شاہ بے نظیر کو ایک کپڑے مین لپیٹ کر دھرا وہان سے باچشم گریان اور دل بریان پھر کر مُنھ طرف گھر کے کیا بعد اُسکے جب فرزند جگر پیوند کے دیکھنے کو اُس غار پر آئین اُنکو زندہ دیکھکر کثرت اشتیاق سے اُس بی بی کی آنکھین بھر آئین دیکھتی کیا ہین کہ وہ حضرت ایک انگوٹھے سے دودھ اور ایک سے شہد پیتے ہین اور حافظ حقیقی کی حمایت سے خوش و خرم اکیلے جیتے ہین ایسی حالت عجیب کو دیکھکر حیرت کی اُنگلی دانتون مین دبائی اور دودھ پلا چھاتی سے لگا بنا چاری روتی گھر کو چلی آئین اُسی طرح جب فرصت پاتین تو اُنکو دودھ پلا کر چلی آتین اور جب کبھی مان کے پہونچنے مین دیر ہو جاتی تھی تو اپنے انگوٹھے کے دودھ اور شہد سے اُنکی طبیعت سیر ہو جاتی تھی مان کا دودھ پلانا تو فقط بہانہ رزاق بے منت کی رحمت سے مدام اُنکا پینا اور کھانا تھا حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت ابراہیم ایک دن مین اتنا بڑھتے تھے جیسے اور لڑکے ایک ہفتے مین اور ایک ہفتے مین اتنی نشو و نما پاتے تھے کہ اور بچے ایک مہینے مین اور ایک مہینے مین اتنی ترقی کرتے تھے کہ اور اطفال سال مین جب ایام دودھ پینے کے آخر ہوے اور حضرت ابراہیم پر نشان رشد اور دانائی کے ظاہر ہوے ایک روز اُنکی والدہ نے رات کو آنکر نظارہ جمال کیا تب حضرت ابراہیم نے اپنی مان سے یہ سوال کیا کہ اِس خانہ تاریک کے سوا کوئی جہان دوسرا ہی اور اِس جلسے وحشت افزا کے بغیر مکان دوسرا ہی بی بی نے فرمایا کہ دشمنون کے خوف سے تجکو یہان چھپایا ہی اور تیری نگہبانی کو اس غار وحشت آثار مین تیرا گھر بنایا ہی والا سوا اِسکے زمین بہت وسیع ہی اور آسمان بڑا ارفع ہی حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ اب تو مجکو غار مین آرام نہین آتا اور اپنے لائق رہنے کے یہ مقام نہین پاتا حضرت ابراہیم جب غار سے باہر نکلے اور آسمان پر زہرہ ستارے کو دیکھا تو فرمایا کہ یہی رب میرا ہی جب وہ غروب ہوا تو فرمایا لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ یعنی زائل ہونے والے رب پر نہ محبت کردن نہ یقین پھر نظر انور سے ماہتاب جہانتاب کو دیکھا

دیکھا اور اُسکا نہایت نور اور آب و تاب دیکھا تو فرمایا کہ یہ رب ہے میرا اور یہی سے کام اب ہے میرا جب ماہ بھی اپنے مقام
کو مائل ہوا تو اُسکی خدائی سے بھی اُنکا اعتقاد زائل ہوا جب صبح نے نقاب اپنے چہرے سے اُٹھایا تب آفتاب نے تمام
عالم پر اپنا نور چمکایا تب بولے کہ یہ خدا میرا اکبر ہے اور اسکی خدائی اسکے نور سے اظہر ہے جب آفتاب نے بھی اپنا سر غروب کی نقاب
سے چھپایا اُس سے بھی حضرت نے اپنا منہ پیچ و تاب سے پھرایا اور بولے اِنِّی وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِی فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ سوا اُس خدا کے جو بے مثال اور بے زوال ہے نہیں کرتا ہوں کسی پر یقین پھر حضرت ابراہیم کو
اُنکی والدہ گھر میں لائیں اور سب کیفیت اور باتیں غار کی اُنکے باپ کو سنائیں اور آزر اُنکے جمال مبارک کو دیکھکر بہت شاد ہوا
کرتے تھے اور دشمنوں سے بچا کر مہربانی کرتے تھے جب حضرت ابراہیم نے بتوں کی مذمت شروع کی اور اُنکے پوجنے والوں پر لعنت
شروع کی نمرود نے یہ احوال مفصل سنکر حضرت ابراہیم کو بلایا حضرت ابراہیم بیخوف گئے اور اُنکے دل میں کچھ نمرود سے خوف نہ آیا
اور برخلاف اہل روزگار کے نہ نمرود کو سجدہ کیا نہ سر جھکایا نمرود نے نہایت غصے سے حضرت ابراہیم کو فرمایا کہ تو مجکو سجدہ
کس واسطے نہیں کرتا بولے کہ سوا اپنے پروردگار کے دوسرے کو سجدہ نہیں کرتا نمرود مردود نے کہا کہ تیرا پروردگار کیسا
اور کیا کرتا ہے بولے کہ سبکا خالق ہے اور مارتا ہے اور جلاتا ہے نمرود بولا کہ میں بھی مارنے اور جلانے کا مختار ہوں اسواسطے
ان سب خلق کا پروردگار ہوں اور دو قیدیوں واجب القتل کو قیدخانے سے بلوایا ایک کو مار ڈالا اور دوسرے کو قید سے
چھڑایا اور بولا کہ ہمنے بھی ایک کو جلایا اور ایک کو مارا ہم ہیں پروردگار اور یہی ہے کام ہمارا حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ میرا
پروردگار آفتاب کو مشرق سے نکالتا ہے اگر تو سچا ہے تو مغرب کی طرف سے نکال جب میں دیکھوں تیری خدائی کا احوال
نمرود اور اُسکے مصاحب جواب سے ساکت اور حیران ہوئے اکثر خلق اس معاملہ کو دیکھکر مسلمان ہوئی ایکروز حضرت
ابراہیم نے آزر سے پوچھا کہ ای باپ یہ کیا صورتیں ہیں کہ جنکی تم بندگی کرتے ہو اور شب و روز اُنکے آگے سجدے کرتے ہو آزر
نے کہا کہ یہ ہمارے خدا ہیں حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ کیا بندگی کرتے ہو اُنکی کہ نہ جنکے کان ہیں نہ بصر اور نہ تمکو نفع پہونچا سکیں
تب آزر نے لاجواب ہو کر کہا کہ اگر تو ہمارے خداؤں سے بیزار ہوگا تو البتہ سزا پاویگا اور سنگسار ہوگا بعد اُسکے حضرت ابراہیم
نے اپنے دل میں عزم کیا اور بتوں کی عاجزی ظاہر کرنیکا جزم کیا کہ لوگوں پر ظاہر ہو کہ ان بتوں کو کچھ نیک اور بد کی خبر نہیں اور
اُنکے پوجنے میں کسیکو کچھ نفع اور ضرر نہیں قوم نمرود کی عادت تھی کہ جب عید کا دن آتا تھا تو ہر ایک اپنے تئیں لباس عمدہ
پہنکر آراستہ بناتا تھا اور عمدہ عمدہ کھانے پکا کر بتوں کے روبرو رکھ کر عیدگاہ کو جاتے تھے اور اُدھر سے پھر کر اُن کھانوں کو
سال آیندہ تک رزق فراغت کا سبب جانتے تھے جب عید کا دن آیا تب سب نے حضرت ابراہیم کو ساتھ چلنے کا پیغام
سنایا حضرت ابراہیم نے ستاروں کی طرف دیکھ کر کہا کہ میں بیمار ہوں اسواسطے تمہاری ہمراہی کرنے سے ناچار ہوں

اور بآہستگی فرمایا تَاللّٰہِ لَاَکِیْدَنَّ اَصْنَامَکُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِیْنَ یعنے واللہ تمہارے بتوں سے فریب کرونگا اور اُنکو
ذلت دیکر تمکو ناشکیب کرونگا جب سب لوگ بتخانہ خالی کرکے عیدگاہ پہونچے حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی ناگاہ پہونچے
اور بتون سے بطریق خوش طبعی کے فرمایا کہ ایسا عمدہ کھانا تمنے کسواسطے نکھایا وہان تو سراسر عالم تصویر تھا کون بولتا
اور کون تقریر کرتا پھر تو خلیل الرحمن نے تبر لیکر سبکے سر کو توڑا کسیکے ہاتھ کاٹے اور کسیکا کان مروڑا مگر بڑے بت کو بچا کر تبر
اُسکے گلے مین ڈالا اور بتخانہ کا دروازہ بند کرکے جلد اپنے تئین وہان سے نکالا لوگ جب عیدگاہ سے مراجعت کرکے بتخانہ مین
داخل ہوے اور چھوٹے بڑے اُس مکان مین بدستور قدیم واصل ہوے دیکھتے کیا ہین کہ نہ کسیکا ہاتھ ہی نہ کسیکا کان غرض
ذلت سے اوندھے پڑے مثل مردہ بیجان اور بولے کہ کس ظالم نے یہ تماشا ہمکو دکھلایا اور ہمارے معبودونکا سر توڑکر ہمارے
دلون کو جلایا حضرت تو ہمیشہ بتون پر اور بت پرستون پر طعن کیا کرتے تھے اور اُنکے شرک اور بے ایمانی پر لعن کیا کرتے تھے
سبکا عزم حضرت ابراہیم پر بالجزم ہوا اور ہر ایک کا دل حرارت خشم سے اُنکے قتل پر گرم ہوا سب قوم نے متفق ہوکر نمرود سے
جاکر فریاد کی کہ حرمت بتخانہ کی ابراہیم نے برباد کی نمرود نے حضرت کے بلانے کو محصل بھیجوایا اور بڑے طیش اور غصہ سے
حضور مین بلوایا نمرود اور قوم نے کہا کہ یہ فعل ہمارے معبودون سے کسنے کیا ہی ابراہیم نے فرمایا کہ بڑے بت نے کیا کہ
تم اُسکو جانتے تھے واجب التعظیم تم بڑے بت سے پوچھو وہ تم سے نہین چھپاویگا وہ تمہارا بڑا معبود ہے اتنا بھی
نہ بتاویگا القصہ مشرک اس بات کو سنکر لاجواب ہوے اور سب اس شرمندگی اور خجالت سے بیتاب ہوے اور ابراہیم سے
کہا کہ تم جانتے ہو کہ یہ بت ہرگز نہین بولتے اور کسی نیک و بد مین منہ نہین کھولتے حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ ایسے
معبودون کی عبادت کا کیا حاصل ہی جو ان بے زبان کو پوجے وہ بڑا جاہل ہی اس معاملہ کو دیکھکر بہت لوگ مسلمان
ہوے اور بہت لوگ یہ بات سنکر مستعد بایمان ہوے نمرود نے اس معاملہ کو دیکھکر حضرت کو قید کا حکم کیا اور اُس
پیغمبر مظلوم پر اُس کافر نے بڑا ظلم کیا سب کفار نابکار نے کہا کہ ابراہیم کو آگ مین جلاؤ اور غصہ کی آگ کا شعلہ
ہمارے دل سے بجھاؤ پھر تو اس کوہ مین ایکسو ساٹھ گز کا مکان بنایا اور ملک ملک کی لکڑیون کو جمع کرکے
وہان جلایا آگ کا ایک ایک شعلہ اس درجہ پر بلند ہوا کہ رستہ پرندون کے اوڑنیکا اُسکے سامنے سے بند ہوا کوئی
بنی آدم اُسکے نزدیک نہین جاسکتا تھا اور حضرت ابراہیم کے ڈالنے کی تاب نہین لاسکتا تھا پھر تو سب کافر حیران
ہوے اور اُنکے آگ مین ڈالنے کی تدبیر مین سرگردان ہوے شیطان نے تعلیم کیا کہ تم ایک منجنیق بناؤ اور
پہاڑ پر دو تین تھام گڑواؤ مانند جھولے کے جھولا کر آگ مین ڈالو اور اپنے دل کی حسرت اسطرح سے نکالو جب
حضرت ابراہیم کو طوق و زنجیر کرکے منجنیق پر بٹھایا تو آسمان اور زمین کے فرشتون نے رو رو کر شور مچایا کہ

خداوندا تیرے خلیل سے کافر یہ معاملہ کرتے ہین ہم تو اس ظلم کے دیکھنے سے مارے رنج کے مرتے ہین ہمکو حکم ہو تو ابھی انکو
کچھ سزا دین اور تیرے دوست کو ان دشمنون سے بچاوین حکم ہوا کہ اگر تمسے ابراہیم مانگے مددگاری بہت بہتر ہے
انکی جاکر کرو یاری دو فرشتے جو باد و باران پر موکل تھے حضرت کے پاس آئے اور بولے کہ اگر حکم ہو تو ہوا
ہوا اور بارش ایک پل مین اسکو بجھا دے حضرت نے ہرگز نہ کیا قبول وہ فرشتے انکی حالت دیکھکر ہوے بہت ملول
جب وہ سلطان المتوکلین منجنیق سے باہر ہوے جبرئیل امین فی الفور ہوا کی فضا مین آحاضر ہوے اور کہا کہ
کچھ حاجت ہو تو بولو کہ اس آگ سے ان کافرون کو جلاؤن اور تمکو ان شعلون سے بچاؤن حضرت ابراہیم نے
فرمایا کہ تمسے تو کچھ احتیاج اور جو خدا سے ہین رضی ہی تو کچھ علاج نہین جبرئیل نے عرض کی کہ خدا ہی سے سوال کرو
اور اس مصیبت کے واسطے عرض حال کرو حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ وہ تو خوب عالم ہی میرے حال سے پھر کیا حاجت
ہی اسطرح کے سوال سے جب جناب بے نیاز نے دیکھا کہ یہ تو راہ توکل ہی مین ہی مستقیم تو فرمایا یَا نَارُ کُوْنِیْ
بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰٓی اِبْرَاهِیْمَ حضرت ابن عباسؓ سے نقل ہی کہ اگر کلام الٰہی مین لفظ سلام نہوتا تو مارے ٹھنڈ کے
حضرت ابراہیم کو آرام نہوتا ملائک نے بازو حضرت کا پکڑ کر نہایت آرام سے زمین پر بٹھایا اسی وقت رضوان بہشت
نے خلعت فاخرہ لاکر پہنایا اور بیٹھ بیٹھ گر آس پاس انکے جابجا گل اور ریحان اور سبزے اور شگوفے سے بنایا عجیب
بوستان اور ایک چشمہ شیرین وہان جاری ہوا حضرت کے حال پر کمال فضل باری ہوا اور حضرت جبرائیل کو حکم ہوا کہ
صبح اور شام طعام لذیذ پہونچایا کرے جو کمال خوشی اور بیغمی سے میرا عزیز کھایا کرے جب سات روز اس ماجرے
گذرے اور نمرود یون نے جانا کہ آگ بجھی ایک اونچے محل پر نمرود چڑھکر ہمیشہ دیکھا کرتا تھا اور حضرت ابراہیم کے
زندہ رہنے کے خوف سے اپنے دل مین ڈرا کرتا تھا کہ اگر وہ اپنے خدا کی مدد سے سلامت آویگا تو مجھپر اور میرے
ملک پر بڑی آفت لاویگا جب کبھی یہ بھید اپنے دل کا مصاحبون کے روبرو منہ پر لاتا تھا تو ہر ایک اسکی تسلی کے
واسطے یہ بات سناتا تھا اگر سنگ خارا بھی اس آگ مین ڈالین تو گھل جاوے انسان کی تو کیا بنیاد ہی کہ راکھ ہوکر
نہ جل جاوے ایک روز نمرود نے اپنے محل سے خوب غور کر کے دیکھا کہ ابراہیم کے گرداگرد تو سب گل و ریحان ہی
اور بجاے آتش سوزان کے تمام گلستان ہی اور چشمہ آب شیرین وہان جاری ہی ہر دم ہر گھڑی وہان عیش و عشرت
کی طیاری ہی نمرود اس حال بعید از خیال کو دیکھکر نہایت حیران ہوا اور نہایت اضطراب اور بیقراری سے گردان
ہوا اور بولا کہ ای ابراہیم تونے ایسی آتش جانگداز سے کیونکر مخلصی پائی اور بہشت ناز و نعمت کی کیسے بنائی حضرت
ابراہیم نے فرمایا کہ یہ اس قادر بیچون کی قدرت کا ادنی ظہور ہی اسکے فضل و عنایت کے سامنے ایسا کام کیا دور ہی

نمرود بولا کہ جسکی قدرت کا یہ ادنی آثار ہے وہ فی الحقیقت بڑا پروردگار ہے پھر تو حضرت ابراہیم بموجب طلب نمرود کے اُسکے
اُسکے پہاڑون سے نکلکر تشریف لائے اور از سر نو وعظ اور نصائح کے قول نمرود مطرود کو سنائے نمرود نے چند روز کی مہلت
مانگی اور اس معاملے کے سوچنے کو فرصت مانگی ہارون نام اسکا وزیر تھا اُس سے مشورت کی اور ایمان لانے کے ارادے
مین مصلحت کی اُس ملعون نے کہا کہ اتنی مدت تک خدائی کی اب بندگی اختیار کرتا ہے اور تمام عالم مین اپنے واسطے
شرمندگی اختیار کرتا ہے جب حضرت ابراہیم نے بعد مدت مہلت کے پھر تقاضاے ایمان کیا نمرود بے بود نے نہایت
تملق اور تواضع سے بیان کیا کہ قبول کرنا ایمان کا بہت دشوار ہے مگر قربانی عظیم واسطے پروردگار تیرے کے تیار کرتا ہون
حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ قربانی بغیر ایمان کے مقبول نہین اور ایسی قبولیت کا خدا کی درگاہ مین معمول
نہین نمرود نے چار ہزار گاے اور بہت بکریان اور اونٹون کو ایک میدان وسیع مین قربانی کیا لیکن ہارون کی
شیطنت سے اپنا ٹھکانا دوزخ مین جاودانی کیا **احوال نمرود کے ہلاک ہونے کا** جب ابراہیم نے
نمرود کو فرمایا کہ تو بُرے کامون سے ہاتھ کوتاہ کر اور پشیمان ہو کر خدا کی درگاہ مین نالہ و آہ کر خداے تعالی نے
تیرے تئین چار سو برس سے بادشاہی دی اور اسطرح کے معجزون نے دین حق پر گواہی دی اب تک تو اپنے کفر سے
باز نہین آتا ہے اور اپنی نادانی سے دعوی خدائی کا کیے جاتا ہے اور اُسکا لشکر اور سپاہ اندازے سے قیاس
کے بے نہایت ہے اور تیرے غارت کرنے کو ایک ادنی لشکر اُسکا کفایت ہے نمرود نے کہا مین گمان نہین کرتا کہ روے
زمین پر سواے میرے دوسرا بادشاہ ہووے اور میری بارگاہ کے سوا دوسری بارگاہ ہووے اگر آسمان کے بادشاہ
کی فوج ہے تو کہو کہ مجھ پر بھیجے اور میری لڑائی اور حشمت کا تماشا دیکھے حضرت جبرئیل بعد دعاے حضرت ابراہیم کے
نازل ہوے کہ نمرود سے کہو کہ ہماری فوج آتی ہے تو تیار رہو اور اپنی فوج کو جمع کرکے ایک میدان مین مستعد پیکار
ہو نمرود نے تین روز کی مہلت مین لاکھون فوج بلائی اور ایک میدان وسیع مین سبکی سب جمع کروائی چوتھے
روز حضرت ابراہیم تن تنہا نمرود کی فوج کے مقابل ہوے وہ لوگ اُنکو اکیلا دیکھکر اس طرح سائل ہوے کہ اے
ابراہیم کہان ہے وہ فوج آسمانی فرمایا کہ کوئی دم مین تمپر پہونچتی ہے بلاے ناگہانی ہے گفتگو مین تھے کہ ناگاہ پشون
کی فوج سے نمرود کی روشنی آفتاب کی چھپ گئی اور عقل جاتی رہی نمرود کی یکایک بادل سیاہ آسمان پر چھا گیا نمرود
کے لشکر کی آنکھون مین مارے ہیبت کے اندھیرا آ گیا نمرود نے کہا کہ نقارے بجاوین اور فوج آسمانی کو نقارون
اپنی وشتری سے ڈراوین جب مچھرون کی آواز نمرود کے لشکر کے کان مین آئی ہوش سب کے جاتے رہے
تمام فوج گھبرائی اور اُنکے گونجنے کا شور تمام عالم مین بھر گیا چھوٹا بڑا ہیبت الہی سے ڈر گیا ایک ایک آدمی پر لاکھون

چھید لپٹ گئے سر سے پانوں تک مانند کالی بلا کے چمٹ گئے گوشت کی بوٹی اور لہو کی بوند اُنکے بدن پر نہ چھوڑی ہزاروں
آدمی اور حیوان مرے نہ گھوڑا رہا نہ گھوڑی نمرود بھاگ کر اپنے محلون مین بیٹھا اور عورتون مین چھپ کر جا بیٹھا
اُسی عرصہ مین ایک لنگڑا مچھر آیا نمرود نے اپنی عورتون کو دکھایا فی الفور اُس مچھر نے دوڑ کر ناک کی راہ سے
دماغ مین قرار پایا اور اپنی سونڈ کو اُسکے بھیجے مین جا کر وار پار کیا اُسی گھڑی نمرود کا اُڑ گیا سونا اور آرام اور
شب و روز سر پیٹنے سے اُسکو رہا کام جبتک اُسکے سر کو کوٹتے تھے تو کچھ درد کم ہوتا تھا اور بغیر کوٹنے کے بیقرار
و مبدم ہوتا تھا جو کوئی اُسکی مجلس مین آتا تھا تو بعوض زمین بوس کے اُس سر بے مغز پر دھول لگاتا تھا اس طرح
نمرود غضب الٰہی مین گرفتار ہوا بعد چالیس دن کے اُسی درد سے مردار ہوا بعد اُسکے حضرت ابراہیم نے بموجب
وحی الٰہی کے ملک شام کی طرف ہجرت کی اور اُس ملک کے رہنے سے بسبب اُنکی نافرمانی کے نفرت کی جب مصر مین
سارہؓ کو اپنے ہمراہ لیا حاکم مصر کو لوگون نے حضرت سارہؓ کے حسن و جمال سے آگاہ کیا کہ عالم خوبی مین مانند
اسکے انسان نہین اور روی زمین سے فلک تک ایسا ماہ تابان نہین بادشاہ مصر نے حضرت سے پوچھا کہ اس
عورت سے تیرا رشتہ کیا ہے اور مین اُسکو لیا چاہتا ہون اسکا رشتہ کیا ہے حضرت ابراہیم نے جانا کہ اگر کہون
کہ یہ ہے میرا قبیلہ تو وہ کافر البتہ میرے مار ڈالنے کا کریگا حیلہ حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ یہ میری بہن ہے یعنے
دین کی اسطرح بچے آفت سے اُس بیدین کی جب اُس مردود نے حضرت سارہؓ کو اپنے سامنے بلایا اُنکا حسن و
جمال دیکھتے ہی اپنا ہوش و حواس گنوایا بے اختیار ہو کر اُس بی بی معصومہ پر ہاتھ دراز کیا اور مغلوب العقل ہو کر
بے ادبی کا دروازہ باز کیا حضرت سارہ کی دعا سے اُسکے دونون ہاتھ شل ہوے اور قواے بدنی اُسکے مارے ڈر کے
بیکل ہوے بادشاہ بولا کہ اے عورت تو نے مجھپر کیا جادو کیا بی بی نے فرمایا کہ تیری نیت بد سے خدا نے تجکو
بے قابو کیا وہ ملعون بولا کہ مین تیری دعا سے تندرست ہو جاؤنگا تو ہرگز تیری طرف نیت بد سے ہاتھ نہ ڈالونگا حضرت
سارہ نے خدا کی جناب مین منت کی وہین جناب الٰہی نے اُس مردود کو صحت دی پھر اُنکا حسن و جمال دیکھکر بے اختیار
ہوا اور ارادہ اول سے نہ پھرا نہ دست بردار ہوا خدا نے اُسکے ہاتھ کو پھر اپاہج بنایا وہ کافر بڑی منت سے گڑگڑایا
اسیطرح تین بار اُس کافر کی بدنیتی سے دونون ہاتھون کی کلائی شل ہوتی اور اس معصومہ کی دعا سے مشکل حل ہوتی
پھر تو دل کے اخلاص سے اُس کام سے دست بردار ہوا اور اُن بی بی کے تئین ایک کنیزک ہاجرہ نام نذر کی اور توبہ کار ہوا
جب حضرت سارہؓ نے آنکر حضرت ابراہیم سے چاہا کہ عرض حال کرون اور اس معاملہ کی کیفیت گذشتہ کا قیل و قال کرون حضرت
ابراہیم بولے کہ اسوقت قادر بیکمال نے میری نظرون کے سامنے سے تمام حجاب اُٹھائے اور جو معاملے تجپر گذرے وہ سب مجکو

دکھلائے اللہ تعالے اپنے دوستون پر مہربان ہے اور ہر حال مین ہمارے ناموس کا نگہبان ہو وہان سے حضرت ابراہیم
علیہ السلام نے ارادہ ملک شام کا کیا اور دمشق کے علاقہ مین دیار فلسطین مین آرام کیا

ذکر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے پیدا ہونے کا

جب حضرت وہاب نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بخشے دواب اور بکریان اور انعام اور سامان زراعت اور اسباب
راحت کا کیا اتمام حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خاطر مبارک مین یہ خیال گذرا کہ خدا نے مہربانی بے نہایت کی اور نعمت
دنیا اور آخرت کی عنایت کی اگر ایک فرزند بھی اُسکے کرم سے عنایت ہو تو وارث منصب نبوت اور رسالت ہووے بی بی
سارہ نے دیکھا کہ طبیعت حضرت ابراہیم کی اولاد کیطرف مائل ہے اور زبان مبارک اولاد کی طلب مین مدام سائل ہے سوائے
حضرت سارہ نے حضرت ہاجرہ کی صحبت کی ابراہیم کو اجازت دی اور باُمید اولاد کے اس بات کی رخصت دی تب
ہاجرہ نے ابراہیم کی شرافت صحبت پائی اور ہمبستری سے اُس جناب کے عزت پائی صدف وجود اُس معصومہ کا گوہر پاک
سے مالامال ہوا اور اس شرافت کے حاصل ہونے سے درجہ اُس بی بی کا کامل ہوا بعد نو مہینے کے لڑکا پیدا ہوا کہ
باپ کا اُسپر نہایت شیدا ہوا اور فرمایا اَلحَمدُ لِلّٰہِ الَّذِی وَھَبَ لِی عَلَی الکِبَرِ اِسمٰعِیلَ حضرت ابراہیم بجالائے
شکر اور ثنا رب جلیل بڑھاپے کی اولاد تو بہت ہی پیاری اور محبت اُسکی سب اولاد سے ہوتی ہے نیاری اگر اوقات
طبیعت حضرت کی اُنکے بوس وکنار مین مشغول ہوئی رشک سے خاطر سارہ کی نہایت ملول ہوئی اور بولین کہ ان
دونو کو ڈال آؤ ایک بیابان لق ودق مین سوا اسکے دوسری تجویز نہین اُنکے حق مین حکم الٰہی ہوا کہ سارہ کی خاطر
کر اسکے ابراہیم و بیابان مین چھوڑ اور رستہ کسیکا خوف اور بیم تب دل پر تاب اور چشم پر آب سے اُنکو لے چلے
حضرت اسمٰعیل اور مکہ کی طرف راہ بر ہو کر ہمراہ ہوئے جبرئیل بعد طے کرنے منزلون کے اُترے ایک میدان مین کہ ان
دنون مین چاہ زمزم ہے اُس مکان مین جبرئیل نے کہا کہ امر یون ہے کہ ان مان بیٹون کو اس مکان مین چھوڑ
اور انکو تن تنہا چھوڑ کر گھر کی طرف باگین موڑ بی بی نے نہایت صبر وشکیب سے گود مین لیا اُس بچہ گلعذار کو اور
بے اختیار روتی تھین دیکھ کر اُس دشت پر خار کو وہ مکان گرم اور خشک تھا حرارت سے اور وہ جنگل تمام
خالی تھا عمارت سے ہوا اُسکی کرۂ ناری کی ہوا سے تھی گرم تر اور زمین وہان کی حرارت مین تھی مانند کبریت احمر
بی بی ہاجرہ نے آبدیدہ ہو کر فرمایا کہ تمکو ہمارے حال پر کچھ رحم نہ آیا کہ بچہ ہے اور مین ضعف سے زار ونزار اور
یہ دشت پر خار ہمکو اس بیابان مین کسکے سپرد کرتے ہو اور کچھ نہین کہتے ہو کہ تم جیتے ہو یا مرتے ہو حضرت ابراہیم
نے رو رو کر یہ فرمایا اور اُس بی بی کو یہ کہہ سنایا کہ حافظ عالم تمہاری حفاظت کا متکفل ہے اور اُسکی نگہبان

حقیقی سے تمھاری مراد حاصل ہو بی بی اجرہ بولی کہ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَتَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ اور حضرت ابراہیم نے نہایت حسرت
سے شام کی راہ لی اور حضرت نے اُنکو کچھ دیا خرما اور ایک مشک دی پانی کی اور اعلاے مکہ تک پہونچکر نظر ان دونوں پر
ڈالی اور اُنکی تنہائی پر دل جلا کر یہ دعا مُنھ سے نکالی رَبَّنَا اِنِّیْ اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ
بَیْتِکَ الْمُحَرَّمِ اپنی عنایت اور حفاظت سے ہمیشہ رکھیو اُنکو معزز و مکرم جب چند روز مین اُنکا پانی اور طعام تمام ہوا
اور ہاجرہ کا دل اُس بچے کی تشنگی دیکھ کر بے آرام ہوا بی بی نے جانا کہ بغیر جان دینے کے کوئی تدبیر نہین اور بندے کو
تقدیر الٰہی سے گریز نہین وہان سے دوڑ کر کوہ صفا پر آئین اور پانی کی تلاش مین چارون طرف نظرین دوڑائین
ایک لحظہ وہان توقف فرمایا اور کوئی فریادرس وہان نظر نہ آیا اور وہان سے دوڑ کر وادی سے گذر کر کوہ مروہ
پر آئین اور العطش العطش کہکر جناب باری مین چلائین وہان بھی ایک لحظہ توقف کیا اور پانی کا نشان نپایا
اُسی وقت دل مین اُس پیاسے بچے کا دھیان آیا سات بار بدستور سعی اور کوشش مین آتی جاتی تھین ہر بار
اُس شاہزادہ عالم کو دیکھ کر چھاتی سے لگاتی تھین ایسا نہو کہ کوئی درندہ اُسکو کھاوے اور پیر سے لب تشنہ
اور جگر سوختہ کو جلاوے اور اسماعیل اکیلے اُس میدان مین گرمی اور پیاس سے جلتے تھے اور لڑکون
کے دستور سے اپنی ایڑیان زمین سے ملتے تھے ارحم الراحمین نے اُنکے قدمون کے تلے سے ایک چشمہ پانی کا
نکالا اور اُس چشمۂ آب حیات کو اُس پانی سے پالا جب حضرت بی بی نے آنکر چشمہ پانی کا دیکھا اور لخت جگر اپنے
اپنے جانی کا دیکھا اور بولین کہ شکر تیری نعمتون پر اے بار الٰہا اور اُسوقت مشک بھرنا اُس پانی سے چاہا
ہاتف غیبی پکارا کہ یہ آب رحمت الٰہی ہی کم ہونے سے مت ڈر یہ فیض نامتناہی ہی تجکو اور تیرے قرۃ العین کو
اُس چشمہ سے محفوظ کیا اور اُسکو روز قیامت تک چشم بد سے محفوظ کیا یہ فرزند خلیل اللہ کا اور اسکا باپ ابراہیم خلیل اللہ
بیت اللہ کو بنا دیگا اور تمام عالم حج اور طواف سے فیض پا دیگا بی بی ہاجرہ اس مژدے کو سنکر خوش اور خرم
ہوئین اور اپنے قرۃ العین کو لیکر عیش و عشرت سے ہمدم ہوئین

بیان قبیلۂ جرہم کے آنے کا اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی پرورش پانے کا

قبیلۂ جرہم ولایت یمن مین رہا کرتے تھے اور مکہ کی راہ سے تجارت شام کو جایا کرتے تھے اتفاقاً جرہم کے قافلے نے
مکہ کے میدان مین مقام کیا اور رات کی رات اُس منزل مین آرام کیا اُس قوم نے دیکھا کہ خلاف معمول پرندے
پرواز کرتے ہین گویا پانی کی خوشی سے اُڑتے اور آواز کرتے ہین ایک اعرابی نے آکر دیکھا کہ ایک چشمہ مثل
آب حیات مصفا ہی اور ایک بی بی پاکدامن اور صاحبزادہ گل پیرہن بیٹھا ہے وہ اعرابی اُس صحرا مین

انکو دیکھکر ہوا حیران اور پوچھا کہ تم از قسم جن ہو یا نوع انسان بی بی نے فرمایا کہ فضل الٰہی سے یہ فرزند مجکو عنایت
ہوا اور اُسکے طفیل سے یہ چشمہ خوشگوار مرحمت ہوا اُس اعرابی نے قوم کو جا کر یہ مژدہ سنایا اور رئیس اُس قوم کا
بی بی صاحبہ کی خدمت مین آیا اور عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو ہماری قوم آکر یہان آباد ہو اور آپ کی بھی وحشت
تنہائی کم اور دل شاد ہو بی بی نے فرمایا کہ اگر تولیت میری اس چشمہ پر تمکو قبول ہو تو جاؤ اور اپنے عیال اور
اطفال کو لیکر آؤ وہ قوم چند روز مین مع عیال و اطفال اور مواشی حاضر ہوئی اور حضرت بی بی کے طفیل سے
رہی اور آسودہ خاطر ہوئی اس مقام کریم مین عمارات عالیشان بنائی اور رعایت حضرت اسماعیل کی اپنے
ذمے پر واجب ٹھہرائی پھر تو اُنکے رہنے سے جمعیت تمام حاصل ہوئی اُسی قبیلہ مین حضرت اسماعیل کی نشو و نما
کامل ہوئی جبرئیل نے حضرت خلیل کو یہ مژدہ پہونچایا اور اُنکے انتظام احوال کا قصہ کہہ سنایا حضرت ابراہیم
سال مین ایکبار براق پر سوار ہو کر آتے تھے اور اپنے عیال کی خبر لیکر ہمیشہ پھر جاتے تھے حضرت اسماعیل کا
سن مبارک جب ہوا پندرہ سال کا بی بی ہاجرہ نے دار فانی سے عالم جاودانی کو کیا انتقال اُنکے جسم مطہر کو
حجر اسود کے پاس مدفون کیا اور درد ہجرت نے حضرت اسماعیل کی خاطر کو محزون کیا جب حضرت اسمٰعیل وہان
رہنے سے برخاستہ خاطر ہوے سب رئیس اُس قوم کے حضرت کی خدمت مین آ حاضر ہوے اور بڑی منت اور
سماجت سے انکو ٹھہرایا اور اشراف قوم مین ایک لڑکی سے اُنکا نکاح بندھوایا طبیعت اسماعیل کی شکار پر راغب
رہتی تھی اور مدام کوہ و صحرا مین صید طیور اور وحوش کی طالب اتفاقاً ایکروز حضرت ابراہیم مکہ مین تشریف
لائے بی بی ہاجرہ کے وفات کی خبر سنکر آنسو بھر لائے دروازے پر جا کے انکی منکوحہ سے بی بی کا اسماعیل سوال کیا
اور حضرت اسماعیل کے حاضر ہونیکا سوال وہ بی بی حضرت ابراہیم سے واقف تھی کچھ حضرت ابراہیم کی تعظیم اور
توقیر کی اور ضیافت اور مہمانداری کی تدبیر نکی حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ اسمٰعیل شکار سے آوے تو میرا سلام کہیو اور
اُنکو میری طرف سے یہ پیغام کہیو کہ تیرے دروازے کی دہلیز خوب نہین اور ہماری طبیعت کو ایسی دہلیز مرغوب
نہین حضرت ابراہیم یہ فرما کر روبسمت شام ہوے اور حضرت اسماعیل شام کو داخل مقام ہوے اُس بی بی بے نصیب
نے بیان کیا سب احوال اور ظاہر کیا جو کچھ کہ ہوا تھا قیل و قال حضرت اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا کہ گھر کی تو
دہلیز ہے مگر نہایت بے ادب اور بے تمیز ہے اور میرا پدر پر اشفاق ہے دہلیز بدسے کنایت یہ ہے کہ تمکو طلاق ہے بعد
اُسکے بموجب ایماے پدر بزرگوار کے ایک بی بی جمیلہ نکاح کی اور اُس صالحہ کی صحبت سے خاطر مبارک کو
فلاح دی دوسری بار مکے مین تشریف لائے حضرت ابراہیم اُس بی بی عاقلہ نے حضرت کی نہایت کی تعظیم

اور بولی کہ یہ لونڈی آپکی خدمت مین حاضر ہی اور خاوند میرا واسطے شکار کے باہر ہی روٹی جو تیار تھی سو حضور مین حاضر کی اپنے مقدور سے زیادہ اُس جناب کی خاطر کی حضرت نے براق ہی پر سوار ہو کر تناول کیا اور اُس بی بی کی خدمت دیکھ کر اُسکی خوبی پر تقاضا دل کیا پھر بی بی نے عرض کی کہ اگر مرضی ہو تو سر مبارک کے دھوون بال اور راس خدمت سے اپنے دل کو کر دون فارغ البال حضرت ابراہیم نے ایک قدم رکاب مین رکھا اور دوسرا پتھر پر قائم کیا بی بی صاحبہ نے ایک طرف دھو کر بال اون کو ملائم کیا دوسری طرف کا بھی اسی طرح سے سر دھو دیا اور زنبیل اونگر دکو سر مبارک سے گویا اثر قدم شریف کا اُس پتھر پر نمود ہوا اور یہ معجزہ روز قیامت تک عالم مین موجود ہوا چلتے وقت فرمایا کہ اسماعیل سے کہیو کہ آستانہ تیرے گھر کا بہت مناسب ہی اور ہماری طبیعت اُسکی خوبی پر راغب ہی جب اسماعیل شکارگاہ سے آنکر گھر مین داخل ہوے اور حضرت بی بی کے ساتھ ہم محفل ہوے اُنھون نے حضرت اسماعیل کو اِن احوال سے خبردار کیا اور تمام ماجرا اُنکے حضور مین اظہار کیا حضرت اسماعیل نے کہا کہ زہے طالع تیرے اے یار غمگسار وہ میرا باپ ہی ابراہیم خلیل پروردگار دلپذیر کا قائم رکھنا تیری خاطرداری کی وصیت ہی بسر و چشم مجکو قبول اُنکی وصیت ہی مین بمقدور تیری خاطرداری
نازبرداری کرونگا اور اُنکے فرمانے سے ہمیشہ تیری غمگساری کرونگا

ذکر حضرت اسحاق علیہ السلام کے پیدا ہونے کا

جب خالق ارواح نے بی بی ہاجرہ پر اسماعیل کی عنایت کی حضرت سارہ نے بھی فرزند کی تمنا بے نہایت کی ایکروز حضرت جبرئیل اور کئی فرشتے حسین جوانون کی صورت بنا کر حضرت ابراہیم کے گھر آئے حضرت اُنکو آدمی جانکر واسطے ضیافت کے گوسالہ بھونکر لائے ہر چند حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تاکید سے فرمایا پر اُنھون نے اُس کھانے سے ایک لقمہ بھی نہ کھایا اور اُس زمانے مین یہ دستور تھا جو کوئی کسی کو ایذا پہونچایا چاہتا تھا تو وہ شخص اُسکے گھر کا کھانا نہ کھاتا تھا فرشتون نے حضرت ابراہیم کا چہرہ اُداس دیکھکر فرمایا کہ ہم ملائک ہین اسواسطے تمہارا کھانا نہ کھایا اور بولے کہ ہم قوم لوط کے عذاب دینے کو آئے ہین اور تمھارے واسطے دو فرزند ارجمند کے پیدا ہونیکی خوشخبری لائے ہین ایک کا نام اسحاق اور دوسرا یعقوب اور وہ دونون ہونگے تمہارے پوتا بی بی سارہ نے تعجب سے فرمایا کہ معاملہ عجیب ہی بانجھ عورت اور بوڑھے مرد سے اولاد پیدا ہونا نہایت غریب ہی ملائک نے فرمایا کہ جو قادر ہی کمال آدم کو بغیر مان باپ کے پیدا کرے اُس سے کیا عجب ہی کہ بانجھ عورت اور پیر مرد سے اولاد پیدا کرے بعد سات روز کے حضرت سارہ کو حمل رہا اور نو مہینے تک وہ بچہ پیٹ مین [illegible]

نو مہینے کے بعد حضرت سارہ کو درد شروع ہوا حضرت اسحاق کا ستارہ عالم میں طلوع ہوا عمر حضرت ابراہیم کی سو برس کی تھی اور حضرت سارہ کی عمر تھی ایک برس نوے سے کم حضرت ابراہیم نے خوش ہو کر فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ وَهَبَ لِیْ عَلَی الْکِبَرِ اِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ تیری قدرت کامل ہے اور تو ہے قادر علے الاطلاق

ذکر حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ذبح کرنے کا

یہ ماجرا حضرت اسماعیل کے لڑکپن اور حضرت ہاجرہ کی زندگانی میں واقع ہوا یہ احوال نظم اردو میں لکھا جاتا ہے

نظم

خواب میں اک شب خلیل اللہ تھا / پھر قربانی اسے حق نے کہا
نیند سے چونکا جو وہ مرد خدا / صبح کو لا سو شتر قربان کیا
دوسرے دن پھر اسے آیا خطاب / خواب میں حق سے کہ قربان کر شتاب
پھر وہ پیغمبر اٹھا وقت سحر / لا کیے قربان اسنے سو شتر
پھر جو بستر پر وہ اپنے سو رہا / تو وہیں حکم خدا صادر ہوا
تب لگا کہنے کہ ای بے شبہ و ریب / مجھپہ کچھ کھلتا نہیں اسرار غیب
کچھ نہیں سمجھوں میں کیا قربان کروں / تاکہ میں اس درد کا درمان کروں
یہ جواب آیا کہ اے اہل تمیز / مجھ سوا رکھتا ہے تو کسکو عزیز
اسکو تو میرے لیے قربان کر / ہے اسی میں خیر تیری سر بسر
بیٹے قربانی کرو فرزند کو / نور چشم اپنے کو اور دلبند کو
اپنے بیٹے کو وہ تب کہنے لگا / اے مرے فرزند نیکو خوش لقا
خواب میں حق نے یہ فرمایا مجھے / راہ میں اسکی کروں قربان تجھے
ہے یہی میں اپنی رای مجکو اب بتا / سنتے ہی اسکو جواب ایسا دیا
کیا مبارک ہے ترا خواب ای پدر / ذبح کر مجھکو کچھ اندیشہ نکر
اب چھری کو حلق پر میرے چلا / گر خدا چاہے تو صابر پائیگا
جب ہوا راضی وہ اور رہا کا پسر / باپ نے اس کام میں باندھی کمر
دست و پا اس گلبدن کے باندھ کر / اس گھڑی اسکو گرایا خاک پر
تیز کرلی ہاتھ میں اسنے چھری / اسکے نازک حلق پر دونوں ہی دھری
قدرت حق سے ہوا بیکا نہ بال / باپ حیرت میں ہے یہ دیکھ حال
تب چھری بولی یہ ابراہیم سے / عجز ہے آداب سے تعظیم سے
جیسے آتش تجھپہ کی گلزار ہے / اسنے ہی کی کند میری دھار ہے
وونہیں ابراہیم کو آئی ندا / ای حبیب صادق اس سے باز آ
حکم میرا سچ ہے تو لایا بجا / آزمایش کے لیے یہ حکم تھا
تب اسی دم جبرئیل ہوشمند / لایا جنت میں سے اک سر گوسپند
اسکے بدلہ میں اسے واں رکھدیا / اور لیا ذبح سے لڑکے کو اٹھا
اسلیے ختم الرسل نے یوں کہا / سنت ابراہیم سے ہے اضحیا

بیان بیت اللہ شریف کے بنانے کا

حضرت جبرئیل علیہ السلام ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئے اور حکم الٰہی اسطرح لائے کہ تم اور اسمعیل خانہ کعبہ کی عمارت کرو اور اہل عالم کے تئیں واسطے طواف بیت اللہ کے دعوت کرو حضرت ابراہیم شام سے مکے کو چلے اور مکہ میں پہونچکر حضرت اسمعیل سے جبرئیل امین نے اندازہ کعبے کے بنانے کا بتلایا طول و عرض اسکا جبرئیل کی تعلیم سے حضرت کی خاطر میں آیا اسمعیل پتھر پہونچاتے تھے اور حضرت ابراہیم دیوار بناتے تھے جب دیواریں بلند ہوگئیں تو ایک پتھر جو اٹھوایا اسپر حضرت

ابراہیم نے اپنا قدم جمایا تو آسانی سے کام دیوار کا جاری ہوا اور جلد خانہ کعبہ کی تیار ہوگئی قدم مبارک کا اُس پتھر پر اثر ہوا روز قیامت تک مبارک وہ حجر ہوا نام اُسکا مقام ابراہیم وہ بموجب حکم خدا کے واجب التعظیم وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى اُس قدم کی برکت سے اُسکا درجہ ہوا مصلے جب کعبہ کے بنانے سے فراغت پائی تو یہ دعا مانگی رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ دعا ہماری قبول کر یا کریم تو دانا بینا ہی اور سمیع علیم بعد اُسکے جبرئیل امین نے قاعدے حج اور عرفات اور طواف کے سب سکھائے حضرت ابراہیم اور اسمٰعیل موافق تعلیم کے عمل مین لائے حضرت ابراہیم نے اسمٰعیل کو وہان کا والی کیا اور اُس خانۂ خدا کا اُنکو متوالی کیا اور بوقت رخصت کے حضرت ابراہیم نے دعا کی نہایت عجز سے جناب الٰہی مین التجا کی کہ خداوندا اپنی اولاد کو چھوڑا مین نے اس بیابان خشک زراعت مین تو اپنی قدرت کاملہ سے اُنکو رکھیو فراغت مین حق تعالیٰ نے لوگون کے دلون کو ایسا پھیرا کہ روز قیامت تک ہفت اقلیم کی خلقت ہر سال وہان کرتی ہے پھیرا دوسرے سال حضرت ابراہیم بی بی سارہ کو لیکر واسطے طواف کے مکے مین آئے اور حضرت اسمٰعیل بھی نہایت مہمانداری اور خدمتگزاری بجالائے بی بی سارہ نہایت راضی اور خوشدل ہوئین پھر حضرت ابراہیم کے ساتھ شام کی طرف مائل ہوئین حضرت اسحاق بھی ہر سال مکہ مین تشریف لاتے تھے طواف بیت اللہ اور ملاقات ذبیح اللہ سے حظ اُٹھاتے تھے جب ابراہیم کی مدت عمر آخر ہوئی اور علامت ضعف اور نقاہت کی بدن مبارک پر ظاہر ہوئی حضرت عزرائیل واسطے قبض روح مبارک کے آیا تب حضرت ابراہیم نے ملک الموت سے یون فرمایا کہ رب الجلیل سے پوچھو کہ کبھی کسی دوست نے دوست کا جی لیا ہی جو آپنے میری جان لینے کا حکم کیا ہی حکم ہوا کہ میرے خلیل سے کہو کہ تو نے سُنا ہی کہ کسی دوست نے دوست کی ملاقات سے انکار کیا ہی حضرت ابراہیم نے سُنتے ہی عزرائیل سے فرمایا کہ حکم الٰہی بجالاؤ وہین ملک الموت نے روح مقدس کو جسم مطہر سے نکالا

بیان مرغون کے ذبح کرنے کا اور اُنکے زندہ ہونیکا

قرآن شریف مین مذکور ہی اور مفسرون مین مشہور ہی کہ حضرت ابراہیم نے جناب الٰہی مین مناجات کی اور یہ بات کی درخواست کی کہ الٰہی تو مردون کو کیسا جلاتا ہی اور یہ مستور رسائی عقل اور ہوش کیونکر دلاتا ہی حق تعالیٰ نے فرمایا تو کیا اس بات پر نہین لایا ایمان ابراہیم علیہ السلام بولے کہ ایمان تو لایا ہون پر چاہتا ہون دل کی تسلی اور اطمینان اور شوق رکھتا ہون تیری قدرت دیکھنے کا اے سبحان تب حکم ہوا قادر ذوالجلال کا اور جواب آیا اُنکے سوال کا کہ چار مرغ چار قسم کے لا اور اُنکے اعضا کو کاٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ملا اور اُنکے چار حصے علحدہ نکال اور ایک ایک حصے کو ایک ایک پہاڑ پر ڈال جب تو اُنکو پکار کر بلاویگا تو ہر ایک دوڑ کر تیرے

پاس آویگا حضرت ابراہیم نے چار پرندون کو ذبح کرکے ایک جگہ پاؤن وستے مین کوٹا سب کا گوشت اور پوست اور پر اور ہاڑ آپس مین ٹوٹا اور سر اُن چارون کا اپنا ہاتھ مین اور رکھے گوشت و پوست کو چار پہاڑون پر پھینکا پاتھ کی بات مین اور پکارا اے پرندو آؤ اور قدرت حق سے اپنے اپنے سرون سے ملجاؤ دیکھتے ہین کہ ذرہ ذرہ اُن پرندون کا ہوا مین اُڑا جاتا ہی اور اپنے اپنے بدن کے اجزا سے ملتا جاتا ہی ساعت کی ساعت مین ہر ایک بدن آنکر اپنے سرون سے ملا اور قدرت کاملہ الٰہی کا سب کی نظرون مین کُل کھلا اُسی طرح وہ قادر پُرکمال روز قیامت مین سب کو اُٹھاویگا اور چارون طرف سے سب کے اجزا کو جمع کرکر جلا دیگا عمر مبارک حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تھی ایک سو پچین سال نہ کوئی رہا ہی نہ رہیگا سواے قادر ذوالجلال

ذکر حضرت لوط علیہ السلام کا

اکثر اہل تاریخ نے حضرت لوط علیہ السلام کا قصہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قصے کے درمیان بیان کیا ہی اور حضرت ابراہیم کے احوال کے بیچ مین یہ حال عیان کیا ہی لیکن ملانا ایک قصے کا دوسرے مین بے ربط ہوتا ہی اسواسطے بعد اُسکے علیحدہ لکھا جاتا ہی اہل تفسیر نے لکھا ہی کہ موتفکات پانچ شہر تھے بلاد شام کے اور ہر ایک مین لاکھ لاکھ مرد تھے لڑائی کے کام کے اور ملک اُنکا نہایت آباد تھا اور فراخی معاش سے ہر ایک شاد تھا یہ قوم بت پرستی کے سوا لڑکون سے فعل حرام کرتی تھی اور شب و روز اس فعل شنیعہ پر قیام اور اُس بے راہ کا بانی شیطان ہی اور اُس کام کے شروع ہونے کا یہ بیان ہی کہ ابلیس ایک حسین لڑکے کی صورت بنکر ایک باغ مین آتا تھا اور ہمیشہ اُسکے جھاڑ اور پھل کا نقصان کرجاتا تھا جب باغ کا مالک اُسکے پکڑنے کو جاتا تو وہ بھاگ کر باغ سے نکل جاتا جب اُسکے باغ مین بہت نقصان ہوا اور وہ مالک اُسکے پکڑنے سے عاجز اور حیران ہوا ایک روز ابلیس نے کہا کہ اگر تو چاہتا ہی کہ مین اس باغ مین نہ آؤن تو تو مجکو اپنے تصرف مین لا کر یہ کام کر پھر اپنے باغ کے نقصان سے بیفکر ہو کر آرام کر صاحب باغ نے کہا بہت اچھا مصرع چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار مین ممنون احسان ہو کر تجھ سے کرونگا بوس و کنار غرض صاحب باغ تصرف مین لایا اُس مفعول کو اور ابلیس نے ہر ایک باغ مین جاری کیا اس معمول کو جب اُس قوم نے اِس فعل بد مین اپنے تئین کیا مضبوط جناب الٰہی کیطرف سے واسطے ہدایت کے مقرر ہوے حضرت لوط وہ جناب جسقدر کہ اُنکے اُس فعل بد سے انکار کرتے وہ کافر زیادہ تر اُس کام مین اصرار کرنے ہرچند کہ اُنکو وعدہ وعید کیا اور حد سے زیادہ تہدید کیا پر وہ زیادہ بیباک ہوتے اور اُس کام مین بہت مستعد ہوے اور بولے فَاْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ یعنے اگر تو سچا ہی تو عذاب ہمپر لا ہمکو تہدید کیا

نبوت کے صدق پر یقین نہین حضرت لوط اُنکی دعوت سے باز نہ آتے تھے اور وہ اُنکی عداوت سے ہاتھ نہ اُٹھاتے تھے اور حضرت لوط اپنے چچا ابراہیم کے طریق پر مہانداری کرتے تھے جب اُن کافرون نے حضرت لوط علیہ السلام کے مہمانون کو ستایا اور اُنکا آنا جانا اُنکے گھر سے منع کروایا تب اُس جناب نے ناچار ہوکر درگاہ مین جبار و قہار کے دعا کی اور اُن کافرون کے غارت ہونے کی تمنا کی تب حکم الٰہی سے جبرئیل امین فرشتون کی فوج کے ساتھ مؤتفکات کے شہرون پر آئے اور بصورت حسین لڑکون کے حضرت لوط علیہ السلام کے پاس تشریف لائے حضرت لوط قوم کے خوف سے اُنکی مہمانی مین تاخیر کرتے تھے اور نہایت دل تنگی سے اور شرم سے بار بار اُنسے یہ تقریر کرتے تھے کہ مین قوم کے ہاتھون سے ناچار ہون اور اُنکے بدفعلون سے نہایت بیزار ہون جب دیکھا کہ یہ مہمان میرے گھر رہا چاہتے ہین اور ایما اور اشارون سے نہین جاتے تو شام کے وقت لاکر انکو اپنے گھر چھپایا اور اپنی بی بی سے ضیافت کی تیاری کو فرمایا اور کہا کہ کسی سے مت کہیو ان مہمانون کا حال اور اس مقدمے مین نہ کہیو کسی سے قیل و قال بی بی کافرہ نے بہانے سے نکلکر قوم کو خبردار کیا اور حضرت لوط کے دل کو اس فکر سے افگار کیا اور بولی کہ ان لڑکون کے حسن کی کیا کرون شمہ سے تعریف اُنکے قد و قامت کی نہین ہوسکتی ہے توصیف کافر اس خبر کے سُنتے ہی حضرت لوط کے گھر آئے اور اُس جناب عالی کی خاطر ملول پر آفت لائے حضرت لوط نے نہایت عجز سے فرمایا کہ سنو میری نصیحت اور اُن مہمانون کے حق مین مت کرو مجکو فضیحت اگر چاہو تو میری ان بیٹیون کو اپنے نکاح مین لاؤ اور اُن مہمانون کو میری خاطر سے مت ستاؤ اُن کافرون نے کہا کہ تیری بیٹیان ہمکو درکار نہین اور سوا ان لڑکون کے دوسرے سے سروکار نہین جب جبرئیل نے حضرت لوط علیہ السلام کو نہایت بیقرار پایا تو آہستہ سے اُنکے کان مین یہ مژدہ سنایا لَا تَخَفْ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَّصِلُوْٓا اِلَيْكَ یعنے ڈر مت اور بیخوف رہو ہم ہین خدا کے ایلچی حضرت لوط اس مژدے کو سنکر بہت محظوظ ہوے اور اُن کافرون کی آفات سے محفوظ حضرت جبرئیل نے دروازے سے نکلکر اپنے پرونکی ہوا اُنکی آنکھون مین لگائی خدا کی قدرت سے سب کی آنکھون سے جاتی رہی بینائی وہ کافر اندھے ہوکر اپنے گھرون کو بھاگے اور گرتے پڑتے گھر کو پہونچے کوئی آگے کوئی پیچھے حضرت لوط نے اپنے چلنے کی تیاری کی اور سب مسلمانون نے تیار ہوکر فرمان برداری کی جبرئیل نے کہا کہ کوئی تم مین سے پیچھے نہ پھرے نگاہ اور بہت جلد کاٹے اُس ملک کی راہ حضرت لوط نے اور مسلمانون نے قبول کیا بے تکرار مگر قبیلہ اُنکا پیچھے دیکھتا تھا بار بار ناگاہ آسمان سے ایک پتھر اُسکے سر پر پڑا اور اُس نافرمان کو فی الفور عدم کا رستہ دکھایا جبرئیل نے اُس زمین کے ساتون

طبق تک اپنا پر پہنچایا اور اُن چارون شہرون کو اُکھاڑ کر اپنے پر دن پر اُٹھایا اور آسمان کے قریب تک لیجا کر اوندھا گرادیا اور ملائک نے پتھرون کا باران اُنپر برسایا آن کی آن مین سب ہوگئے ہلاک اور وہ زمین اُنکے وجود کی آلایش سے ہوگئی پاک سب کافرون پر نازل ہوا غضب الٰہی بے پایان دنیا مین انکا باقی نرہا نشان حضرت لوط علیہ السلام نے ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاکر مقام کیا اور بعد سات برس کے قیامت کا اہتمام کیا دسوین تاریخ ربیع الاول کی دنیاے فانی کو چھوڑا اور اِس عالم ناپایدار سے رشتۂ تعلق کا توڑا۔

ذکر حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ملک شام مین پیدا ہونے کا

اگرچہ احوال اُس جناب کا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے احوال مین مذکور ہوا اسواسطے مکرر ذکر اسکا کرنا منظور ہوا وہ جناب ملک شام مین پیدا ہوے اور لڑکپن سے باپ کے ہجر مین مبتلا ہوے اور مکہ کی زمین مین نشو ونما پائی اور اُس ملک مین عزت اور آبرو بڑھائی جب قبیلہ جرہم نے حضرت ہاجرہ سے چشمۂ زمزم کے پاس بسنے کی اجازت لی سات بکریان اُس بی بی کو دیکر سعادت لی حضرت اسماعیل کی برکت سے اُن بکریون مین ایسی برکت ہوئی کہ چند مدت مین اندازے سے زیادہ اُنکی نسل مین کثرت ہوئی اور بعد تمام ہونے عمارت بیت اللہ اور تشریف لے جانے ابراہیم خلیل اللہ کے حضرت اسماعیل کو نہایت فراغت حاصل ہوئی اور نعمت دنیا کی ساتھ نعمت نبوت کے وصل ہوئی قال اللہ تعالیٰ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا اور بعد وفات حضرت ابراہیم کے تشریف لے گئے ملک شام مین اور چند روز اقامت کی پدر بزرگوار کے مقام مین پھر جب حکم الٰہی سکے قوم کفار کو دعوت کرتے تھے اور ہمیشہ گمراہون کو راہ راست کی دلالت جب آخر عمر مین نشان ضعیفی کا بدن مبارک مین پایا تب بڑے بیٹے کو عہدہ ولیعہدی کا عنایت فرمایا بعد چند روز کے دنیا کے رنج سے راحت پاکر بہشت مین مقیم ہوے اور اُس مقام دل افزا مین جلیس ابراہیم بعد فوت حضرت اسماعیل کے اُنکی اولاد بیشمار ہوئی اسواسطے مکہ مین اُنکی سکونت دشوار ہوئی اکثر لوگ مکے سے نکلکر دیار عرب مین آئے اور اطراف مین مکہ کے اپنے وطن بنائے جو شخص مکہ سے نکلکر سفر کی راہ لیتا تھا ایک پتھر حرم کا اُٹھا کر ہمراہ لیتا تھا اور اُسکو مکان پاک مین رکھکر طواف کیا کرتا اور گناہون کی آلایش سے دل کو صاف کیا کرتا رفتہ رفتہ بسبب غلبۂ جہالت کے یہ نوبت پہونچی کہ جو پتھر سفید اور پاکیزہ پاتا اُس کو مکان صاف مین رکھکر عبادت کرتے اور اُسکا طواف کرتے شب و روز ریاضت کرتے شیطان کے اغواسے دل کو عبادت اوثان پر رکھا اور کیش بت پرستی کا اختیار کیا اور ان حرکتون سے جناب الٰہی کو بیزار کیا بعضے بعضے معاملون مین

حضرت ابراہیم کے طریق پر عمل کرتے پر بت پرستی کو بہتر جان کر دین مین خلل کرتے اسواسطے تعظیم حرم کی بجالاتے تھے اور ہر سال واسطے حج بیت اللہ کے آتے تھے اور یہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے تک دستور رہا اور شامت بت پرستی سے ملک عرب بے نور رہا بعد ظہور نور محمدی کے نہ بت رہا نہ بت پرست جو کافر اصلی تھے وہ بھی ہوگئے خدا پرست

ذکر حضرت یعقوب اور حضرت یوسف علیہما السلام کا

جاننا چاہیے کہ قصہ حضرت یوسف علیہ السلام کا قصہ عجیب ہی اور حکایت غریب ہی کہ جسکے سننے سے محبت نیک کامون کی اور عصمت گناہون سے اور فرحت طبیعت کی حاصل ہوتی ہی اور کیون نہو کہ جسکو خدا تعالی نے احسن القصص فرمایا ہی اور علماے متقدمین اور فضلاے متاخرین کی کتابون مین بخوبی یہ ذکر آیا ہے یوسف صدیق کہ جسکا باپ یعقوب اور دادا اسحاق اور پردادا ابراہیم جنکی شان مین رسول خدا نے فرمایا ہی کَرِیْمُ ابْنُ الْکَرِیْمِ ابْنُ الْکَرِیْمِ ایسا صاحبزادہ عالیمقدار اپنے حسن معنوی کے ساتھ حسن ظاہری ایسا رکھتا تھا کہ چشم تماشا اُس دیدار پر انوار کے دیکھنے سے تاب نہ لاسکتی تھی روایت معتمد مین آیا ہی کہ اللہ تعالی نے حسن کے دس حصے کیے نو حصے یوسف کو اور ایک حصہ تمام عالم کو عنایت کیا اور شہرۂ جمال اُس زیب اقران و امثال کا یہ ہی کہ یوسف ایک شب اپنے باپ کی گود مین سوتے تھے جب خواب سے بیدار ہوے تو چہرہ مانند آفتاب کے چمکتا تھا اور دل مانند سیماب کے تڑپتا تھا حضرت یعقوب نے پوچھا بیٹا تیرا کیا حال ہی فرمایا کہ مین نے ایک عجیب خواب دیکھا کہ مین ایک پہاڑ پر ہون اور گرد اُسکے آب رواں ہی اور بہت سبزی اور پھولونکے سبب سے گویا بوستان ہی ناگہان گیارہ ستارے اور چاند اور سورج آسمان سے اُترے اور مجھکو سجدہ کیا اسواسطے مین گھبرا کر جاگ گیا حضرت یعقوب نے جانا کہ پہاڑ اونچا اُسکا بخت بلند ہی اور چشمۂ آب شیرین اُسکا بخت ارجمند اور سبزہ اور باغ نشانہ سعادت ہی اور آفتاب اور ماہتاب اور گیارہ ستارے باپ اور مان اور گیارہ بھائی ہین کہ اُس سلطان دنیا اور دین کے فرمانبردار ہونگے اور پیشانی عاجزی کی اُسکے سامنے جھکاوینگے حضرت یعقوب نے بھائیونکے حسد سے اندیشہ کرکے حضرت یوسف سے فرمایا کہ اگر اس خواب کا احوال تیرے بھائیون پر روشن ہوگا تو ہر ایک بھائی اسکو جھوٹھ سمجھکر تیرا دشمن ہوگا بھائی تھوڑے دنون مین حضرت یوسف کے احوال سے خبردار ہوے مارے حسد کے واسطے ایذا دینے کے تیار ہوے اور روئیل کے پاس جو سب مین دانا تھا حاضر ہوے کہ راحیل کا بیٹا جھوٹھی خوابین بنا کر باپ کو سُناتا ہی اور ایسے فریبون سے باپ کا دل اپنی طرف کھینچتا ہی روئیل نے کہا کہ ایسی صورت جھوٹھ بولنے کے لائق نہین کیا بعید ہے

کہ اُسکے اقبال کا ستارہ ہویدا ہوا اور پردۂ غیب سے علامت سعادت پیدا سب بھائی روبیل کی بات سے اور یوسف
کے خواب سے بخوف رہتے اور آتش حسد سے دل اُنکے جلتے جب زیادہ مہربانی باپ کی حضرت کے حال پر دیکھی تو
بیقرار ہوکر مکر واسطے قتل کے باندھی اور بعد مصلحت کے سب نے پدر بزرگوار کی خدمت مین آنکر عرض کی کہ کیا ہوگا اگر
یوسف کو سیر کے واسطے ہمارے ہمراہ دوگے جو ایکروز لہو ولعب مین مصروف رہین اور دل سے غم دور کرین
حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا کہ دل بستگی میری اِس فرزند سے ایسی ہی کہ اگر میرے پاس سے جدا ہو تو اُسکی
جدائی سے دل مغموم ہو جائیگا اور اگر تم اُس سے غافل رہے تو بھیڑیا اُسکو کھا جائیگا بیٹون نے کہا بھیڑیے
کی کیا مجال ہی جو یوسف کے پاس آوے اگر شیر بھی ہو تو کیا رہ بھائیون کے سامنے سے بھاگ جاوے حضرت یعقوب
کا دل اُس جگر گوشہ کی جدائی کا نام سُنکر بیتاب ہوتا تھا اسواسطے انکار کیا اور بھائی ناامید ہوکر اُٹھ گئے اور
آپس مین مصلحت کرنے لگے کہ ایسی تدبیر ہو کہ باپ کے دل مین ہمارے کہنے کی تاثیر ہو ناگاہ ابلیس پُر تلبیس
بصورت پیر مرد حاضر ہوا اور ناصحون کی صورت بناکر مستفسر ہوا کہ کیا فکر کرتے ہو اور کس مقدمہ مین ذکر کرتے ہو
جب بھائیون نے اُس خائن کو امین سمجھکر اپنا حال بیان کیا تب ابلیس لعین نے اسطرح اُنکی خاطر نشان کیا کہ جب
ایام بہار ہو اور جنگل ہرا اور سرسبز گلزار ہو تو اول یوسف کو راضی کرکے باپ پاس جاؤ تب تمکو ساتھ لیجا کرینگے
غرض شناو بھائیون نے اِس بات کو پسند کیا اور بامید آنے موسم بہار کے اپنے دل کو خرسند کیا بعد موسم بہار کے یوسف
کو ساتھ لیکر باپ سے رخصت چاہی اور یوسف نے رو رو کر اجازت چاہی حضرت یعقوب طبیعت یوسف کی بیقرار
دیکھکر بیقرار ہوئے اور تقدیر الٰہی سے واسطے رخصت دلانیکے مددگار ہوئے آبدیدہ اور بیقرار ہوکر اُسکو رخصت
کیا یہودا سے فرمایا کہ یوسف کو تجھے سونپتا ہون خوب نگہبانی کیجیو اور کسیطرح کی اُسکو تکلیف نہ دیجیو نقل ہی کہ
حق تعالیٰ نے حضرت یعقوب پر ایکبار وحی بھیجی کہ آیا تو جانتا ہی کہ کسواسطے تجھسے یوسف کو مین نے جدا کیا کہا کہ نہین
فرمایا کہ تو نے بھیڑیے سے خوف کیا اور یہودا کی حفاظت پر اعتبار کیا اور میری حفاظت پر نہ چھوڑا القصہ جاتے وقت
پھر حضرت یعقوب نے یوسف کو چھاتی سے لگایا اور وصیت مین اِس طرح سے فرمایا کہ ای فرزند دلبند اگر زمانہ
جدائی کا دراز ہو جاوے تو اپنے باپ کو مت بھولیو کہ وہ جبتک تیرا مُنھ نہ دیکھے گا تو ہرگز کسی سے نہ ہنسے گا
تو اور لبقصص مین لایا ہی کہ حضرت یعقوب جب حضرت یوسف سے چند قدم جدا ہوئے تو بیہوش ہوکر گر پڑے
سب بیٹے دوڑ کر جمع ہوئے جب ہوش مین آئے تو یوسف کو سینے سے لگا کر آہ بھر کر فرمایا کہ بو فراق کی مجکو آتی ہی
اور اتنا اور کہ پیرہن یوسف کا تر ہو گیا جبتلک حضرت یعقوب کی نظر یوسف پر پڑتی تھی تب تلک

بھائی نہایت عزت و حرمت سے لیے جاتے تھے جب باپ کی نظر سے غائب ہوے شفقت کا بچھونا لپیٹا اور ظلم کی
چادر بچھائی کبھی طمانچون سے یوسف کو آزار دیتے تھے اور کبھی نہایت ذلت سے اپنے آگے دوڑاتے تھے جب
نہایت گرمی سے گلاب سا چہرہ یوسف کا پسینے پسینے ہوا اور پیاس مزاج پر غالب ہوئی بڑی عاجزی اور منت کر کر
بھائیون سے پانی مانگا اُنھون نے بیروتی سے پانی ندیا اور نہایت بھوک سے بھائیون سے کھانا مانگا تو جواب
بھی ندیا اور ایک بھائی بولا کہ اے جھوٹے خواب والے وہ ستارے جو خواب مین تیری خدمت مین حاضر تھے
اُنسے مدد مانگ کہتے ہین کہ حضرت یعقوب نے تھوڑا پانی آفتابے مین شمعون کو دیا تھا کہ جب یوسف پیاسا ہو تو
اُسکو پلائیو شمعون نے وہ پانی زمین پر بہا کر کہا پیاس سے کیا روتا ہی ابھی تیری زندگی کا ڈورا انتقام کی مقراض
سے کاٹا جائیگا اور تو ایک قطرہ پانی کا نہ پائیگا جب یوسف نے مارنے کی بات سُنی تو کانپ گئے اور خدا سے
مناجات کی کہ اے فریاد کے پہونچنے والے میری عاجزی اور ناچاری پر رحم کر اور مجکو ہلاکت سے خلاصی بخش
پھر روبیل سے کہا کہ اے بھائی تو اور بھائیون سے میرے حال پر زیادہ مہربانی کرتا تھا ایک چلو پانی سے میری
پیاس کی آگ بجھا دے اُسنے پانی کی عوض کڑوا جواب دیا پھر یہودا کا ہاتھ یہودا کے دامن مین مار کر کہا کہ
باپ نے مجکو تیری شفقت کے بھروسے پر سونپا تھا بھلا تو ہی کہ میری کیا تقصیر ہی یہودا کو یوسف کی زاری
دیکھکر رحم آیا اور غصے سے بھائیون کو منع کیا اور یوسف سے کہا کہ جب تک مین جیتا ہون کوئی تیری جان کا قصد
نکریگا جب بھائیون نے یہودا کا غصہ دیکھا تو بولے کہ تم یوسف کے مقدمہ مین کیا صلاح دیتے ہو یہودا نے کہا کہ
مین یوسف کے قتل سے راضی نہین ہون اسواسطے کہ بیگناہ کا قتل کرنا گناہ عظیم ہی بہتر تو یہ ہی کہ پھر چلو اور باپ
کی امانت باپ کو سونپ دو بھائیون نے کہا کہ اگر باپ پاس لیجاوینگے تو بیشک ہمارے ظلم باپ سے بیان ہونگے
پھر یہودا نے بعد فکر کے کہا کہ مصلحت یہ ہی کہ اسکو کنوین مین ڈال دین یا تو مرجائیگا یا کوئی نکال کر دوسرے ملک
مین لیجاویگا لیکن مار ڈالنا اسکا صلاح نہین ہی بھائیون نے یہ بات پسند کی اور کنعان سے تین فرسنگ ایک کنوان
تلاش کیا وہ کنوان سام بن نوح کے وقت کا تھا چار سو گز گہرا اور پانی اُسکا نہایت کھارا کہ جسکے دیکھنے سے
روح تحلیل ہوتی تھی جب یوسف کو کنوین پر لے گئے اور ارادہ کنوین مین ڈالنے کا کیا تو یوسف کبھی تو بھائیون
کی بزرگی کو شفیع لاتے تھے اور کبھی اپنی خُرد سالی اُنکے روبرو بیان کرتے تھے اُنھون نے مطلق یوسف کی عاجزی
پر رحم نکھایا اور پیراہن اُس تن نازنین سے کھینچا اور ہاتھ پانون بالون کی رسی سے باندھے اور اُس ماہرو کو اُس
اندھیرے کنوین مین لٹکایا اور آدھی راہ سے رسی کاٹی خدا کی قدرت دیکھو کہ ابھی یوسف کنوین کی تہ کو نہین

پہونچے تھے کہ جبرئیل امین بحکم رب العالمین سدرۃ المنتہی سے پہونچے اور اُنکو معلق اُٹھا کر ایک سفید پتھر پر جو پانی کے
اوپر نمود تھا رکھدیا کنوین کے حشرات نے ایک دوسرے کو پکارا کہ ہرگز اپنے مکانون سے باہر مت نکلیو کہ ایک
معصوم بیگناہ ہمارے یہان آیا ہی جب تلک یوسف کنوین مین ہی تب تلک کوئی پرندہ اپنے مکان سے نہ ہلے کہتے
ہین جب بھائی کنوین کے سر پر ایک پتھر رکھ کے گئے یوسف اس حال کو دیکھکر زندگی سے مایوس ہوے اور ایک آہ
کا نعرہ مارا جبرئیل امین ایک آن مین فلک سے کنوین کی تہ مین پہونچے اور وہ کرتہ جو حضرت ابراہیم نے نمرود کی
آگ مین خدا کے حکم سے پہنا تھا اور حضرت یعقوب نے اُسکو تعویذ بنا کر یوسف کے بازو مین باندھا تھا نکالکر بدن
مبارک مین پہنایا اور مژدہ خوشی کا اُنکو پہونچایا کہ جلد تیرے غم کی رات خوشی کے نور سے بدلیگی اور تو مسند سلطنت
پر بیٹھیگا اور یہ بھائی ظالم تیرے سامنے کھڑے ہونگے اور تو اُنکے ظلم اُنکے روبرو بیان کریگا اور یہ اپنی خطاؤن کا
اقرار کرینگے نقل ہی کہ جب بھائیون نے یوسف کو کوئین مین ڈالا تو ایک بکری کے بچے کو ذبح کرکے اُسکے
کرتے کو خون سے آلودہ کیا اور شام کے وقت گھر کو روانہ ہوے جب آفتاب غروب ہوا تو حضرت یعقوب
کی خاطر نہایت بیقرار ہوئی تو صفرا نام لونڈی کو ہمراہ لیکر بیٹون کے استقبال کو گئے کہ شاید میری آنکھونکی پتلیان
یوسف کا جمال دیکھکر روشن ہون جب انتظار حد سے گذرا اور اندھیرا ہو گیا تو حضرت نے صفرا سے کہا کہ
میرے فرزندون کو پکار کہ تمھارا باپ رنج انتظار کھینچتا ہی جلد آؤ صفرا نے بموجب حکم کے پکارا سب بھائی دوڑے
اور تھکے مرغون کی طرح شور کیا اور مانند صبح کاذب کے اپنے گریبان کو چیرا اور فریاد وا یوسفاہ اور وا مصیبتا کی
نکالی یعقوب یہ نالہ جانکاہ سنکر بیہوش گر پڑے بیٹون نے باپ کو خاک پر پڑا دیکھا تو یہودا نے سر مبارک حضرت کا
اپنے زانو پر رکھا اور بھائیون سے کہا کہ یہ کیا کام تمنے کیا اور بیہودگی کی خاک اپنے سرون پر چھائی اور باپ کو خبر
ناخوش سنائی کون ایسا کام دنیا مین کریگا جو تمنے کیا وہان سے باپ کو اُٹھا کر گھر مین لائے صبح تلک حضرت
یعقوب بیہوش رہے جب باد صبا چلی اور حضرت یعقوب کو ہوش ہوا تو فرمایا کہ اے عزیزو میرا نور چشم کہان ہی
سبھون نے کہا کہ ہم تو یوسف کو اسباب پر چھوڑ کر آگے گئے تھے اُسکو بھیڑیا کھا گیا حضرت یعقوب پھر بیہوش ہوگئے
پھر جب ہوش مین آئے تو روبیل نے آگے آکر کہا اے پدر عزیز خدا آپکو یوسف کی طرف سے صبر جمیل دیوے جب پیراہن
خون آلودہ یوسف کا طلب کیا اُسکو دیکھکر فرمایا کہ عجب بھیڑیا تھا یوسف کو کھایا اور پیراہن کو نہ چیرا اور فرمایا کہ جاؤ
اور اُس بھیڑیے کو تلاش کرکے لاؤ بھائی جنگل کو گئے اور ایک بھیڑیا پکڑ کر اُسکا مُنھ خون سے آلودہ کرکے حضرت یعقوب
کے سامنے لائے حضرت یعقوب نے بھیڑیے کو مخاطب کرکے کہا کہ تو نے اے میرے دلبند کو کھایا ہی بھیڑیے نے کہا

یا نبی اللہ پناہ خدا کی ہو کہ مجھ سے یہ فعل صادر ہوا ہو ہماری مجال نہین کہ تمھاری بکریون مین تصرف کرین آپکے فرزند عزیز کا کیونکر قصد کرینگے پھر تو گوشت پیغمبرون کا حرام ہو جب حضرت یعقوب نے بیٹون سے کہا کہ تمھارے نفس امارہ نے یہ کام کیا ہو پھر وہان سے جنگل مین گئے اور فریاد کی کہ ای یوسف ای قرۃ العین تجکو کون سے کنوین مین ڈالا کون سے دریا مین غرق کیا یا کس تلوار سے قتل کیا اور کس زمین مین گاڑا اس بیقراری کی حالت مین جبرئیل نازل ہوئے اور کہا کہ ای نبی اللہ آسمان کے فرشتون کو تمنے رلایا اور ملائک مقدسین کو بے صبر بنایا سب کام صبر سے درست ہوتے ہین اور بے صبری انبیا کے حال سے مناسب نہین ہو حضرت یعقوب بولے فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُونَ القصہ حضرت یوسف تین دن رات کنوین مین رہے اور جبرئیل امین انکے انیس رہتے تھے اور تسلی کرتے تھے اتفاقاً ایک قافلہ سوداگرونکا مداین سے مصر کو جاتا تھا رئیس انکا راستہ بھول کر جنگل مین حیران پھرتا تھا جب کنوین پر پہونچے تو مالک کے حکم سے وہان مقام کیا صبح کو مالک نے دو غلامون کو واسطے پانی لانیکے بھیجا ایک کا نام بشیر اور دوسرے کا نام بشریٰ تھا جب بشیر نے ڈول کنوین مین ڈالا تو حضرت یوسف نے جانا کہ بھائی مجکو کنوین سے نکالا چاہتے ہین حضرت جبرئیل نے فی الفور آسمان سے نازل ہوکر حق تعالی کی طرف سے پیغام پہونچایا کہ ای یوسف اٹھ اور اس ڈول مین بیٹھ ہمنے اس قافلہ کو تیرے واسطے بھیجا ہو وہ باہر وبموجب حکم الٰہی کے اس برج دلو مین بیٹھا اور اللہ تعالی کے حکم سے رسی کو پکڑا اور حضرت جبرئیل نے بشیر کی مدد ڈول کھینچنے مین کی بشیر نے جو ڈول کھینچا یوسف کو دیکھا بے اختیار خوشی سے پکارا کہ يَا بُشْرٰى هٰذَا غُلَامٌ کہتے ہین کہ حضرت یوسف کے بھائیون نے ایک شخص خبردار کنوین کے نزدیک مقرر کیا تھا جب کوئی انکو نکالے تو ہمکو خبر کیجیو جب جاسوس نے کنعان مین جاکر یہ خبر بھائیون کو پہونچائی بھائی اس خبر کے سنتے ہی بدحواس ہوکر ایک آن کی آن مین آن پہونچے اور قافلے والون سے مباحثہ کیا کہ چند روز سے یہ ہمارا غلام بھاگا تھا ہم اسکی تلاش مین تھے سوداگرون نے کہا معاذ اللہ کہ یہ غلام ہو یہ بزرگ موتی کان شرافت کا معلوم ہوتا ہو بولے کہ یہ غلام ہی خاندان پیغمبری مین تربیت پائی ہو لیکن چند روز سے شیوہ بیوفائی کا اختیار کرکے بھاگا ہو یوسف یہ بات سنتے تھے لیکن مارے ڈر کے دم نہ مارتے تھے پھر بھائیون نے کاروانیون سے کہا کہ ہم اس غلام کو ان عیب سے بیچتے ہین اگر خریدتے ہو لو اور نہین تو ہمارے حوالے کرو سوداگرون کو حضرت کے چپ رہنے سے گمان ہوا کہ یہ بندہ ہو اور جب حضرت یوسف سے پوچھا تو انھون نے فرمایا کہ مین بردہ ہون اور بندہ زادہ ہون جب مالک نے قیمت پوچھی بھائیون نے کہا ہم تجھ سے کچھ مضایقہ نہین

کرتے جو دیگا سو لینگے مالک نے کئی درم کھوٹے دیکر خریدا بھائیون نے یوسف کا ہاتھ پکڑ کر مالک کے حوالے کیا جب مشتری نے بیعنامہ طلب کیا تو شمعون نے بیعنامہ لکھدیا اور انھین یہ شرط لگائی کہ اسکو مصر تک قید سے مت چھوڑیو حضرت یوسف حیران ہو کر بھائیون کو دیکھتے تھے اور انکی بیرحمی پر روتے تھے پھر سوداگرون نے انکو اونٹ پر بٹھایا اور مصر کا رستہ لیا جب مصر کے نزدیک پہونچے ایک چشمہ پر اترے اور یوسف نے غسل کیا اور لباس بدلا اہل کاروانیان وہ چہرۂ خورشید طلعت دیکھکر حیران ہوے اور اُس ماہرو کے نظارے سے بیہوش ہو حیران ہوے اور شہر کی طرف متوجہ ہوے کہتے ہین کہ قافلے کے پہونچنے سے آگے یوسف کے جمال کا احوال مصر مین مشہور ہوگیا تھا اور ہر ایک اہل شہر تمناے دیدار پر انوار مین چشم براہ تھا اور حضرت یوسف کو اللہ تعالی نے ایسا جمال بخشا تھا کہ جدھر حضر توجہ کرتے تھے ایسا معلوم ہوتا تھا گویا آفتاب نکلا اور اتفاقاً جس روز مصر مین داخل ہوے اُس دن دنیا کے چہرے پر ابر کا نقاب تھا جسوقت نور اُسکے چہرۂ منور کا روشن ہوا جہان کو مانند آفتاب کے روشن کیا شہر کے لوگ استقبال کو نکلے اور بادشاہ مصر نے بھی وزیر کو کہ عزیز مصر اُسکو کہتے تھے روانہ کیا جب عزیز مصر کاروان مین پہونچا اور یوسف کی خریداری کا ذکر آیا مالک نے کہا کہ تین دن کے بعد رنج سفر سے آرام کر کے شہر مین آونگا چنانچہ دسوین تاریخ ماہ محرم کی نہایت حشمت اور احترام سے مصر مین آئے ایک کرسی پر حضرت یوسف کو بٹھایا اور شہر والون کو یہ اشتہار سنایا کہ کون لیتا ہے اس غلام لبیب کو اور کون خریدتا ہے اس دلارام حبیب کو حضرت نے فرمایا کہ یون پکارو کہ کون لیتا ہے اس غلام غریب کو اور کون خریدتا ہے اس غلام غمگین لبیب کو القصہ خریدار ساعت بساعت زیادہ ہوتے تھے اور مشتری لحظہ بلحظہ قیمت بڑھاتے تھے حضرت یوسف نے اس حال کو دیکھکر آبدیدہ ہو نہایت غمگین اور حزین ہو کر سر جھکایا جبرئیل امین نے پیغام رب العالمین کا پہونچایا کہ ای یوسف غم مت کھا قسم مجھکو اپنی عزت اور جلال کی کہ تجکو اس شہر سے ایک قدم باہر نہ لیجاؤنگا جبتک داغ تیری غلامی کا سبکی پیشانی پر نہ لگاؤنگا کتب تواریخ مین لکھا ہے کہ قطمیر نام ایک شخص خازن بادشاہ مصر کا تھا اُسکو عزیز کہتے تھے اُسکا قبیلہ راعیل نام مشہور بہ زلیخا تھا بیٹی بادشاہ طیموس کی جب قیمت یوسف درجۂ اعلی کو پہونچی زلیخا تو اُنکے حسن وجمال کی خوبی سنکر غائبانہ عاشق ہوئی تھی عزیز کو یوسف کے خریدنے کی رغبت دلائی اُسنے کہا کہ میرا نقد اور جنس اُنکی قیمت کو کفایت نہین کرتا زلیخا نے ایک ڈبہ جواہرات کا جو اپنے باپ کے پاس سے لائی تھی اور قیمت اُس جواہرات کی خراج ملک مصر سے زیادہ تھی عزیز کو دیا اور سب خریدارون سے دونا بڑھا کر اس جان جانان کو خرید لیا مالک نے اس دُرِ صدف نبوت کو اور اُس گوہر معدن رسالت

کو ہاتھ سے دیا اور کنکر اور پتھرون سے اپنا دل خوش کیا لیکن مالک کو علو نسب اور کمال حسب یوسف کا معلوم
ہو گیا تھا اسواسطے حضرت یوسف کے قدمون پر گرا اور عذر چاہا حضرت صدیق نے عذر اسکا قبول کیا اور وہ
قبالہ جو بھائیون نے بیچنے کے وقت مالک کو لکھدیا تھا لے لیا کہ وقت حاجت مین حجت ہو اور بھائیونکو خجالت
ہو مالک وہ قبالہ دیکر رخصت ہوا اور عزیز مصر یوسف کو گھر لیگیا اور زلیخا سے کہا کہ ہکو نہایت عزت اور حرمت
سے رکھیو اور اچھی جگہ اُتار یوہم اسکو فرزندی مین قبول کرینگے زلیخا نے جو یہ حکم سُنا تو اپنے دل سے بہتر
کوئی جگہ ندیکھی اسواسطے مقام اُسکا دل مین ٹھہرایا عجب ماجرا ہو کہ بھائیون نے تو اسکو آب و گل مین ڈالا اور
غیرون نے دل مین جگہ دی جب حضرت یوسف جوانی پر پہونچے تو اللہ تعالیٰ نے انکو زیور علم اور حکمت حلم
اور عصمت سے آراستہ کیا زلیخا تو جان و دل سے انکی خدمت مین حاضر تھین لیکن عزیز مصر کی وصیت کو بہانہ
کرکے فی الفور ستر جوڑے زنگار نگ تیار کیے اور تاج مرصع ترتیب دیکر اُنکے سر مبارک پر رکھا اور رات دن یوسف
کی محبت مین مستعد اور سرگرم تھین جب یوسف کے عشق کی آگ زلیخا کے دل مین مشتعل ہوئی سوا ے تمنا ے
وصل یوسف کے دوسری آرزو دل مین نتھی یوسف اس بات سے خبردار ہو کر اُنکی محبت سے کنارہ کرتے تھے اس
غم سے چہرہ زلیخا کا مانند ہلال کے ہوا اور سرو قد اُسکا مانند خلال کے ہوا جب دائی نے زلیخا سے احوال پوچھا
زلیخا نے اپنی عاجزی اور نیاز اور یوسف کی بے پروائی اور استغنا بیان کیا اُسنے نہایت تعجب کیا اور بولی کہ
تمام اہل مصر تیرا دیدار دیکھنے کے آرزومند ہین اور ملاقات کے مشتاق زلیخا نے کہا کہ باوجود اس حسن و جمال
کے ہرگز یوسف میری طرف نظر نہین کرتا اور اس چہرۂ قمر طلعت پر توجہ نہین کرتا آخر دائی کی تعلیم سے ایک محل
بنا یا اور اُسکے در و دیوار پر تصویر یوسف اور زلیخا کی منقش کی اور تمام سامان اور اسباب موافق ہر ایک
مکان کے مہیا کیا زلیخا ایک روز فرصت پاکر تخت پر بیٹھی اور حضرت یوسف کو بہانے سے طلب کیا اور اپنے
پاس بٹھا کر نہایت بیقراری سے بمقتضا ے بشریت جمعیت چاہی حضرت یوسف نے کہا کہ عزیز مصر میرا مربی
اور محسن ہو کیونکر مین اپنے دامن عصمت کو لوث شہوت سے آلودہ کرون مین فرزند بنی اسرائیل اور ثمرہ
شجرۂ ابراہیم خلیل ہون ایسے محرمات اور منہیات پر کس طرح دلیری کرون زلیخا نے ہرگز یہ عذر نہ سنا اور
بے پردہ ہو کر اپنا عشق جتانے لگی اور کہا کہ اگر تو میری آرزو بر لائے تو مین اپنے جواہرات اور اسباب تیرے
گناہ کے کفارے مین خیرات کرونگی خدا تیرا گناہ معاف کردیگا غرض جب مباحثہ انکا حد سے گذرا اور ابلیس نے
تلبیس کا جال پھیلایا فی الجملہ بمقتضا ے وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَهَمَّ بِهَا رغبت طبیعت مین حضرت یوسف

کے پیدا ہوئی اور فرش وسقف و دیوار پر تصویر اپنی اور زلیخا کی دست بغل دیکھی اور شیطان بھی اس علت کا مددگار ہوا لیکن حمایت اور حفاظت خدا کی جسکی مددگار رہو اُسپر شیطان اور نفس کا تسلط نہیں ہوسکتا اسوقت حضرت یعقوب کی صورت اُنکو نظر آئی اور فرمایا کہ اے بیٹا نام تیرا دفتر انبیا میں مکتوب ہے اور نور دیدۂ خلیل اور قرۃ العین یعقوب ہے ایسا نہو کہ نام تیرا نبوت کے دفتر سے مٹ جاوے اور بعضے کہتے ہیں کہ حضرت یوسف کی نظر اُس خلوت میں ایک پردہ پر پڑی پوچھا کہ یہ کیا ہے زلیخا بولی کہ یہ میرا معبود ہے اسواسطے میں نے پردہ اُسپر باندھا ہے یوسف نے کہا سبحان اللہ تو صنم سے شرماتی ہے اور میں صمد سے نہ حیا کروں دو میں اپنے تئین زلیخا کے ہاتھ سے چھڑایا اور حجرۂ خاص سے نکلے اور چھ دروازوں سے باہر ہوے زلیخا ہتیا بانہ پیچھے دوڑی اور ساتویں دروازے پر یوسف کا پیراہن پیچھے سے پکڑ کر کھینچا پیراہن ٹکڑے ٹکڑے ہوا اور دروازے سے باہر نکلتے ہی عزیز مصر سامنے سے آیا زلیخا نے نہایت کھسیانی ہو کر شور کیا کہ کیا سزا ہے اُسکی جو تیرے قبیلے سے ارادہ بدی کا رکھے ایسے شخص کو قید اور عذاب الیم کیا چاہیے حضرت یوسف نے ناچار اپنی بیگناہی اور زلیخا کی رغبت اور زیادتی بیان کی عزیز مصر نے ہاتھ قبضۂ شمشیر پر رکھکر چاہا کہ یوسف بیگناہ کو زندان عدم میں پہونچا دے کہ یکایک قادر بیہمال نے ایک سات مہینے کے لڑکے کو قوت گویائی کی بخشی اور بکلام فصیح اُسنے یوسف کی طہارت پر گواہی دی کہ اگر پیراہن یوسف کا آگے سے پھٹا ہے تو زلیخا سچی ہے اور یوسف دروغگو اور اگر پیراہن پیچھے سے چاک ہے تو زلیخا جھوٹی اور یوسف سچے ہیں جب بعد امتحان کے بیجا کی زلیخا کی اور پاکی یوسف کی ظاہر ہوئی تو کمال شفقت سے حضرت یوسف کو وصیت کی کہ اس عورت سے کنارہ کرو اور یہ راز کسی سے مت کہو تاکہ یہ بات مصر میں شہرت نپاوے اور زلیخا کو تنبیہ کر کے دلالت استغفار کی کی لیکن عشق اور مشک چھپ نہیں سکتا یہ بات چند روز میں شہرۂ آفاق ہوئی اور مصر کی عورتوں نے زلیخا پر زبان طعنہ کی دراز کی کہ اپنے غلام سے عشقبازی کرتی ہے اور وہ اُسے خاطر میں نہیں لاتا تب زلیخا نے چاہا کہ اس آگ کو بجھاوے خوان دعوت کا بچھا کر سبکو بلاوے اور یوسف کے حسن کا تماشا سبکو دکھلاوے اور اس پردہ میں اپنی مجبوری اور بے تقصیری ظاہر کرے ارکان و اعیان کی بیٹیاں حسب ضیافت اور خوان سالار اور حاجب کی بیبیاں محفل ضیافت میں حاضر ہوئیں اور مسندیں دیبا اور حریر کی آراستہ کیں اور مغنیات سرود و ساز اور ارغنون نواز کو حاضر کیا اور زلیخا نے ہر ایک ملامت کرنیوالی کے ہاتھ میں ایک چھری اور ایک ترنج خوشرنگ دیا اور پھر زلیخا نے اُس ماہ تمام کو کہ آفتاب جسکے دیکھنے سے بیقرار ہوتا تھا طلب فرمایا جب وہ رشک گل مانند

غنچہ کے پردے سے باہر آیا اور ملامت کرنیوالیونکی نظر اُس قمر طلعت پر پڑی زلیخا بیچاری پر ترحم فرمایا اور اپنی خطا کا اقرار کیا جب چاہا کہ ترنج کو پارہ کرین عالم بے اختیاری مین سب نے اپنے ہاتھ کاٹ لے اور بیہوش ہو کر زمین پر گرین جب ہوش مین آئین تو سب نے اپنے ہاتھ کٹے پائے اور بالاتفاق آواز کی کہ مَا هٰذَا بَشَرًا اِنْ هٰذَا اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ زلیخا نے اُنکو ملامت کر کے کہا کہ جسکی محبت مین تم مجکو ملامت کرتی تھین وہ فتنہ یہ ہی سب نے کہا کہ ہم کو اپنی ملامت سے سو طرح کی ندامت ہی اور تیرے تئین ہمیں سو طرح کی کرامت ہی جب زلیخا نے کہا کہ ای یاران متفق واے دوستان موافق میری غمخواری کرو اور اس واقعے مین مددگاری وہ سب دعائین دیکر اپنے گھرون کو آئین مگر دو بیبیان کہ شیرین سخن اور چرب زبان تھین ذمہ دار ہوئین کہ ہم دونون یہین ٹھہر کر دروازے وصل کے کھولینگے اور فرش عشرت کا بچھاوینگے اور اس بات سے غافل تھین کہ یوسف وہ شاہباز نہ پاکباز ہی کہ صیاد ہوا و ہوس کے دام مین گرفتار نہوگا پھر اُن مین سے ایک نے یوسف پاس جا کر مکر کا جال پھیلا کر کہا کہ ای سعادتمند زلیخا کو اس بند جدائی مین مت بند کر اور رضامندی اُسکی اپنا بہبود جان کر خوان وصل سے اُسکو ناامید مت کر وہ عروس ہی اور تو شاہ تو آفتاب اور وہ ماہ یوسف نے ایسی باتین نصیحت آمیز فرمائین کہ وہ ضعیف حیران ہو گئی اور دم بخود ہو کر پھر آئی دوسری بی بی نے جا کر طریقہ تہدید اور دھمکانے کا شروع کیا کہ اگر اس قسم کے بہانے پیش لاویگا تو بلا توقف قیدخانے مین جاویگا یوسف نے کہا جوت کے جنگل کا شیر لومڑی کے فریب سے فریفتہ نہوگا اور میدان قرب الٰہی کا ہما چڑیون کے دام تزویر مین نہ پھنسے گا پھر اُنکی باتون سے نہایت تنگ ہو کر جناب الٰہی مین فریاد کی کہ خداوندا میرے تئین قیدخانہ اس فریب خانہ سے محبوب ہی اور غم تنہائی اس گلستان بیسروسامان سے زیادہ مرغوب ہی وہ دونون عورتین کہ درپردہ خود بھی طالب وصل یوسف کی تھین ایسی باتین سنکر زلیخا کے پاس گئین اور احوال ظاہر کیا کہ مصلحت یہ ہی کہ یوسف کو چند روز قیدخانہ مین بھیجو تو اُس گوشہ حرمان مین اس گلستان کی قدر جانے اور اس زاویہ پروحشت مین تنہائی کا دکھ اُٹھا کر بدل وجان سے طالب ہووے زلیخا کو یہ بات پسند آئی اور عزیز مصر سے کہا کہ اس غلام عبرانی نے مجکو تمام خلق مین رسوا کیا اب اسکو قیدخانہ مین بھیجو تا لوگ جانین کہ میرا دامن اس گناہ کے لوث سے پاک ہی عزیز بے تمیز نے اپنے خواص سے مشورت کی سبھون نے زلیخا کی راے کو صواب جانا اور اُس بیگناہ کو طوق و زنجیر کر کے قیدخانہ مین بھجوایا جب وہ دل زندہ قیدخانہ مین آیا گویا مُردے قیدیون کی جان مین جان آئی اور بند ہوئے پانؤن کی زنجیرین اور ہاتھون کی کڑیان بجا کر ناچنے لگے جب یوسف قیدخانہ مین پہونچے زلیخا نے داروغہ کو حکم کیا کہ طوق و زنجیر

اُتار کر ایک مکان معقول مین اُنکو رکھا اور اُس مکان کو مشک و عنبر سے معطر کر حضرت یوسف نے وہان جا کر مقام کیا
جب عبادت سے فارغ ہوتے تھے تب قیدیون سے حال پوچھتے تھے اور اُنکے خوابونکی تعبیرین بیان کرتے تھے
اور دردمندون کو نجات کی امید دیتے اور اچھی اچھی باتون سے اُنکے دل کو خوش رکھتے تھے تمام اہل زندان
اُنکی صحبت سے خوش رہتے اور قیدخانہ کی مصیبت بھول جاتے جب تقدیر الٰہی نے حضرت یوسف کو قید سے
نکالنا چاہا اُسکے اسباب مہیا کیے نقل ہی کہ بادشاہ روم نے ایک رسول مصر کو بھیجا تھا اور مال اور جواہرات بیشمار
اور تھوڑا زہر قاتل اُسکو دیا تھا کہ بادشاہ مصر کے مصاحبون کو مال سے فریفتہ کر کے بادشاہ کو زہر کھلادے چنانچہ
اُس رسول نے خوان سالار اور شراب دار کو اپنا دوست بنا کر چاہا تاکید اور قسم سے یہ احوال ظاہر کیا شرابدار نے
تو انکار کیا اور خوان سالار جواہر آبدار کے لالچ سے راہ راست سے پھرا یہ خبر بادشاہ کو ہوئی لیکن اُن دونون
مین سے کسی شخص معین پر گناہ ثابت نہوتا تھا اسواسطے بادشاہ نے دونون کو قیدخانہ مین بھیجدیا یہ دونون
جب اُس منزل دلگیر مین اسیر اور پابزنجیر ہوکر پہونچے اور ہمنشینی اُس ماہ کنعان کی میسر ہوئی زلیخا کے مانند اُس
عبرانی کی غلامی اختیار کر کے مصاحبت بادشاہ کی بھول گئے اُن دونون نے مصلحت کی کہ یوسف ہر ایک
محبوس کو خوشخبری دیتا ہی اور ہر ایک کے خواب کی تعبیر کرتا ہی آؤ اُسکو امتحان کی کسوٹی مین کسین اگر رنجاص
ہو تو دل و جان سے اُسکی خدمت قبول کرین انھون نے دو خوابین اَن دیکھے تجویز کر کے حضرت صدیق کے
حضور مین عرض کی ایک نے کہا کہ مین کیا دیکھتا ہون کہ مین بادشاہ کے واسطے شیرۂ انگور نچوڑتا ہون دوسرا
بولا کہ میرے سر پر روٹیون کا خوان ہی اور کوّے پنجے مار کر کھاتے ہین ہمارے اِس خواب کی تعبیر فرماؤ ہم تمکو مرد
نیک گمان کرتے ہین یوسف نے بعد نصیحت کے فرمایا کہ اے یاران زندانی تعبیر تمھارے خواب کی یہ ہی ساقی بعد
تین دن کے قید سے مخلص پاکر اپنے درجۂ اولی کو پہونچے گا اور خوان سالار بعد تین دن کے یہان سے نکلکر
سولی پر چڑھایا جاویگا اور پرندے ہوا کے اُسکے سر کا مغز کھاوینگے جب انھون نے یہ بات یوسف سے سنی تو
بولے کہ ہمنے تو خواب نہین دیکھے تھے بلکہ بیداری مین تمھارے امتحان کے واسطے یہ چند کلمے بنائے تھے حضرت
یوسف نے جواب دیا کہ ہو چکا وہ کام جس مین تم پوچھتے تھے حکم الٰہی تبدیل نہین ہوتا پھر اُس ساقی کو کہا کہ
جب تو اپنے منصب پر قائم ہوا اور تقرب بادشاہی تجکو حاصل ہو تو وقت مناسب مین بادشاہ سے عرض کیجیو کہ
اِتنی سال سے ایک غلام عبرانی مظلوم زندان مین محبوس ہی اور دنیا کے فوائد اور لذت سے محروم اور رہا ہوا
ساقی نے حضرت یوسف کی بات قبول کی تین دن کے بعد تقدیر نے ایک کو تو تخت مراد پر بٹھایا اور دوسرے کو

سولی پر لٹکایا اور شیطان نے ساقی کے دل سے ذکر یوسف کا بھلا یا لیکن اللہ تعالی کو مدد مانگنا حضرت یوسف
کا غیر سے ناپسند آیا اور جبرئیل امین کے ہاتھ پیغام بھیجا کہ اے یوسف تجکو مجھسے شرم نہ آئی کہ تونے مخلوق سے پناہ
چاہی قسم ہی مجکو اپنے عزت اور جلال کی کہ تیرے تئین اور بھی چند سال قید مین رکھونگا القصہ جب مدت محنت
کی تمام ہوئی اور مصیبت کے دن انجام پائے بادشاہ مصر ریان بن الولید نے خواب مین دیکھا کہ سات گائین فربہ
نیل سے باہر نکلین پیچھے انکے سات گائین دبلی پیدا ہوئین اور ان موٹی گایون کو نگل گئین اور دبلیون کے
پیٹ انکے کھانے سے زیادہ نہوے دبلی ہی رہین پھر سات خوشے سبز دانہ دار دیکھے کہ سات خوشے خشک انکو
لپٹے یہانتک کہ سبز خوشون نے اثر سبزی کا چھوڑا بادشاہ بیدار ہوکر ملول اور متفکر ہوا تمام ساحرون اور کاہنونکو
بلاکر تعبیر پوچھی سبھون نے کہا یہ خواب پریشان ہی اور ہم پریشان خوابون کی تعبیر کے عالم نہین ان باتون
کے سننے کے وقت ساقی کو حضرت یوسف کی باتون کا اور تعبیرون کا خیال گذرا اور عاجزی معبرونکی دریافت
کرکے بادشاہ سے عرض کی کہ ان معبرون کے قول باطل اور انکی بات خرافات ہی بادشاہان اولوالعزم کے
خواب بیشک لائق تعبیر کے ہوتے ہین پھر احوال خوان سالار کا اور تعبیر حضرت یوسف کی مفصل بیان کی بادشاہ
نے احوال یوسف کا پوچھا ساقی نے کہا قصہ انکا طویل ہی مین تفصیل سے واقف نہین مگر اتنا جانتا ہون کہ کریم
زادہ اور ابراہیم کی اولاد سے ہی اور کمال صورت اور لطف سیرت سے آراستہ ہی اور عزیز بے تمیز نے
اپنی عورت کے کہنے سے اسکو زندان مین بھیجا ہی بادشاہ نے ساقی کو زندان مین بھیجا ساقی نے مضمون خواب
بادشاہ کا اور عاجزی معبرون کی بیان کرکے عرض کی کہ تم اسکی تعبیر کرو جو مین بادشاہ سے عرض کرون اور
تمھاری قدر و منزلت حضور مین واضح ہو اور تم اس زندان سے مخلصی پاؤ حضرت یوسف نے زبان الہام
ترجمان سے بیان فرمایا کہ سات گائین موٹی اور سات خوشے سبز عبارت سات برس پر نعمت اور زراعت سے
ہین کہ مخلوق کو آسودگی اور رفاہیت ہوگی اور سات گائین دبلی اور سات خوشے سوکھے اشارت ہی طرف سات
برسون کے کہ انمین تنگی اور عسرت ہوگی اور لوگونکی معیشت کا اسباب تنگ ہوگا اور پھر فرمایا کہ تدبیر اسکی یہ ہی
کہ سات برس کھیتی کرین بڑی محنت سے اور خوشون کو دانون سمیت رکھین مگر تھوڑا بقدر خرچ صرف کرین
اور تھوڑا تخم کے واسطے رکھین پھر بعد سات برس قحط کے آسمان سے باران رحمت نازل ہوگا اور خلق کو
آسودگی ہوجائیگی جب ساقی نے زندان سے مراجعت کرکے بادشاہ سے تعبیر بیان کی بادشاہ نے جانا کہ یہ تعبیر حق ہی
اور سوا اسکے دوسری تعبیر اس خواب کی نہین حضرت یوسف کی مخلصی کا حکم دیا اور حضور مین طلب کیا ساقی

نے زندان مین آکر اشتیاق بادشاہ کا واسطے ملاقات اُس سرو دلکش باغ مروت نبوت کے ظاہر کیا کہ میرے
ساتھ بادشاہ کی بارگاہ مین چلو حضرت یوسف نے قبول نکیا اور کہا کہ پھر جاؤ اور بادشاہ سے پوچھو آؤ کہ کیا
حال ہی ان عورتون کا جنھون نے اپنے ہاتھ کاٹے تھے جب ساقی نے یہ حال عرض کیا بادشاہ متعجب ہوکر ساقی
سے پوچھنے لگا ساقی نے کہا کہ غلام عبرانی ہی نہایت حسین کہ عزیز مصر نے مالک سے خریدا ہی اور تمام کیفیت
قید ہونے کی اور عورتونکے ہاتھ کاٹنے کی جو زبانی حضرت یوسف کے سنی تھی مفصل عرض کی بادشاہ نے صاحب
السجن کو بلاکر فرمایا اور سبب اُنکے قید ہونیکا پوچھا صاحب السجن نے کہا کہ عزیز مصر نے اسکو قید کیا ہی اور
وہ ہر روز روزہ رکھتا ہی اور شب کو الوان نعمت اُسکے روبرو لیجاتے ہین دو لقمے تناول کرکے باقی
محتاجون کو دیتا ہی بادشاہ نے عزیز مصر کو بلاکر پوچھا اُسنے حقیقت کو پوشیدہ رکھکر کہا کہ مین نے اس غلام کو
مالک سے خریدکر فرزندی مین رکھا تھا اُس سے خیانت ہوئی اسواسطے قید کیا ہی پھر بادشاہ نے ساقی کو
بھیجا اور حضرت یوسف کو بلایا اُنھون نے پھر انکار کیا اور فرمایا کہ مین جب آؤنگا جو عزیز مصر راضی ہوا اور
رضامندی اُسکی اُسوقت ہوگی کہ اُن عورتون سے میرا حال پوچھا جائے ساقی نے بادشاہ کو خبر دی بادشاہ
زیادہ متعجب ہوا اور ہاتھ کٹی عورتون کو حاضر کروایا اور یوسف و زلیخا کا حال مفصل پوچھا وہ بولین کہ
معاذ اللہ ہمنے ہرگز اُس سے بدی نہین دیکھی بالکل ہمارا مکر و فریب تھا پھر زلیخا کو بھی بلایا اُسنے بھی اقرار
کیا کہ مین نے خود اُسکو اپنی طرف بلایا وہ اپنی بات مین سچا ہی حضرت یوسف نے بعد اِن تحقیقات کے فرمایا
کہ غرض میری یہ تھی کہ عزیز مصر جانے کہ مین نے اُسکی امانت مین خیانت نہین کی سبب جب عصمت اور
طہارت حضرت یوسف علیہ السلام کی روشن ہوئی تب ایک مقربان درگاہ سے بموجب حکم کے حضرت
یوسف کے پاس گیا اور پیغام بادشاہ کا پہونچایا یوسف نے زندانیون کو دعاے خیر کی اور نکلتے وقت زندان
کے دروازے پر لکھا هٰذَا قَبْرُ الْاَحْیَاءِ وَبَیْتُ الْاَحْزَانِ وَشَمَاتَۃُ الْاَعْدَاءِ یعنے یہ قبر ہی
زندون کی اور گھر ہی غمون کا اور دشمنون کے خوش ہونے کا بعد اُسکے غسل اور حمام کرکے لباس فاخرہ
پہنکر بادشاہ کے خاص گھوڑے پر سوار ہوکر متوجہ بارگاہ کے ہوے جب آنکھ بادشاہ کی اور ارکان دولت
کی یوسف پر پڑی سب بے اختیار ہوکر بولے کہ یہ روح مصور ہی یا فرشتہ مجسم ہی یا جنس بنی آدم ہی
کہ کسی نے ایسا نہ دیکھا نہ سنا بادشاہ نے مکان مناسب مین حضرت یوسف کو بٹھایا اور واسطے
دریافت کرنے کرامت اور بزرگی کے امتحان مین کوشش کی اُنکے تئین جمیع کمالات سے آراستہ پایا ۱۰۸

پھر کہا کہ مین چاہتا ہون کہ میرے خواب کی تعبیر تم اپنی زبان سے میرے سامنے فرماؤ حضرت یوسف نے فرمایا اگر رخصت ہو تو اول بادشاہ کے خواب مفصل بیان کرون بعد اُسکے تعبیر مین مشغول ہون بادشاہ کو یہ بات مطبوع پڑی حضرت یوسف نے فرمایا کہ بادشاہ نے یون خواب مین دیکھا کہ سات گاؤ فربہ سپید پوست سیہ چشم سبز رنگ والین نیل کے کنارے ظاہر ہوئین چنانچہ اُنکے حسن وطراوت سے بادشاہ کو تعجب ہوا اس عرصہ مین نیل کا پانی یہان تک کم ہوا کہ سوائے کیچڑ کے کچھ نرہا اور اُس کیچڑ مین سات گائین کہ جنکا پیٹ پیٹھ سے ملا تھا نکلین اور دونون آپس مین ملین آخر دبلی گایون نے موٹیون پر غلبہ کیا اُنکی ہڈیان توڑین گوشت پوست خون سب کھا گئین بادشاہ اُنکو تعجب سے دیکھتا تھا کہ اِس عرصے مین سات خوشے سبز اور سات خوشے خشک وسیاہ ایک ہی جگہ سے نکلے ہین اور جڑ سب کی پانی اور مٹی مین مستحکم ہے بادشاہ فکر کرتا ہے کہ مقام تو سب کا ایک ہی طراوت اور سبزی اُنکی اور سیاہی اور خشکی اُنکی کیون ہے اِس عرصہ مین ہوا چلی اور خوشے سوکھے اور سبز آپس مین ملے کہ سبزی کا اثر مطلق نرہا بادشاہ نے کہا واللہ اگرچہ شان اور حال خواب کا عجیب ہے لیکن کہنا تیرا بے کم وکاست عجیب تر ہے اب اسکا بند وبست اور تدبیر کیا ہے حضرت یوسف نے فرمایا کہ تمام ملک کے عاملون کو حکم دو جو مصر کے سب دہقانون کو واسطے زراعت کے نہایت کے تاکید کرین اگر سُستی ہوگی تو ضرر عظیم ہوگا اور حکم ناطق ہو کہ جسقدر سات برس کی زراعت مین پیدا ہو بقدر قوت لایموت کے خرچ مین لاوین اور باقی غلہ مع خوشون کے انبار کرین ملک ریان ان باتون کے سننے سے نہایت متردد ہوکر بولا کہ یہ امر خطیر کس شخص کے کف کفایت مین رکھون اور وہ کون ہے جو اِس مہم عظیم کا عہدہ برآ ہوگا حضرت یوسف نے فرمایا کہ یہ امر عظیم میرے سپرد کیجیے مین حفیظ ہون اسکی عہدہ برائی کرونگا بادشاہ نے نہایت خوشی سے قبول کیا اور خلعت گرانمایہ اور کمر بند مرصع عنایت کرکے تمام خزائن ملک پر انکو متصرف فرمایا اور بعد وفات ہونے عزیز مصر کے وکیل مطلق اور مختار کل اور مدار المہام ہوے القصہ حضرت نے ایک مکان وسیع کہ ہوا اسکی معتدل اور زمین بے نم تھی تلاش کیا اور ایک عمارت عالی رفیع القدر مانند سد سکندری کے بنیاد کی اور امینان کارگزار معین کیے اور تمام محصول قلیل وکثیر سے اُس عمارت مین سات برس تک جمع کیا جب ایام فراخی کے گزرے اور اوقات قحط سالی اور تنگی کے آئے کہتے ہین کہ سب سے اول اثر بھوکھ کا بادشاہ پر ظاہر ہوا کہ اُسی رات کو پکارا کہ یا یوسف اَلجُوعُ اَلجُوعُ اور حضرت یوسف دو پہر کو ایکبار بادشاہ کو اور نوکرون کو طعام کھلاتے تھے اور آپ پیٹ بھر کھاتے

تھے جو بجو کون کو نہ بھولین اور اُس مدت مین قحط کی آگ ایسی روشن ہوئی کہ دھوان اُسکا فلک سے گذر ا
اور خاص و عام غنی اور فقیر سب دُبلے اور لاغر ہو گئے القصہ خلائق نے سال اول جو محصول زراعت کا جمع
کر رکھا تھا اپنے اہل و عیال پر نفقہ کیا دوسرے سال نقد و سونا چاندی روپیہ اشرفی بیچا تیسرے سال زیور
اور فروش اور باسن غلہ کی قیمت مین بیچے اور چوتھے سال غلام اور چارپائے بیچکر غلہ لیا پانچوین سال زمین
اور حویلی دیکر جان بچائی چھٹے برس زن و فرزند کے تئین کہ میوۂ دل اور مایۂ جان تھے بیچکر جو اور گیہون خریدے
ساتوین برس سب نے اپنے نفس نفوس کہ مانند مال کے یوسف کے ہاتھ بیچکر خط غلامی لکھدیا جب مدت قحط کی
گذری اور غلہ نے ارزانی شروع کی حضرت یوسف نے بادشاہ سے کہا کہ اب اس قدر گنج اور خزانے مہیا اور
آمادہ ہوئے ہین کہ ملوک قدیم کے خیال دن مین اسکا دسوان حصہ بھی نہین ہے اور رعیت نے بھی قحط سے
خلاصی پائی اب صلاح دولت یہ ہے کہ آپ مصر کے لوگون کو کہ ذلت بندگی اور رقیت مین گرفتار ہین
آزاد کیا چاہیے اور اُنکی خاطر غمگین کو شاد کہ آثار اس احسان کے صفحۂ زمین پر قیامت تک باقی رہین گے
بادشاہ نے کہا **بیت** سپردم بتو مایۂ خویش را ✤ تو دانی حساب کم و بیش را ✤ تیری رضا کا تابع ہون
اور تیری خواہش کا بندہ ہون حضرت یوسف نے تمام اہل مصر کے تئین جو حلقہ یوسف کی بندگی کا
کان مین رکھتے تھے آزاد کرکے زمین اور حویلی اور باندی اور غلام اور مواشی اپنی طرف سے علاوہ اُنکو
کچھ دیکر اپنے احسان کا غلام بنا رکھا **ابیات** وزیر نکورای نیکو روش ✤ کرے ہے وہ عالم کی یون پرورش
نہووے اگر نیک شہ کا وزیر ✤ تو اُس بادشاہی سے آوے نفیر ✤ نکما ہو وہ تخت اور ملک و گنج ✤ ہو شہ بیہزہ اور رعیت بیرنج
سبھی زیب اس ملک کا ہووے کم ✤ تمامی رعیت ہو درہم بہم ✤ پریشان ہو اُس شاہ کا روزگار ✤ کہ ظالم ہو جس شاہ کا پیشکار

بیان حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیون کے آنیکا مصر مین اور حوادث نادر کے ظاہر ہونے کا

جب قحط عام ہوا اور ظہور اثر گرانی کا تا بعراق اور شام ہوا اور کرام اور لئام کے معاش مین خلل تمام ہوا اور
ایک طائفہ اہل کنعان کا غلبۂ آتش جوع سے بے صبر ہوکر مصر جانیکو تیار ہوا حضرت یوسف کے بھائی بھی حضرت
یعقوب کے حضور مین آن کر بیقراری اپنے اطفال کی ناچاری اہل و عیال کی عرض کرنے لگے اور اُن
دنون مین حضرت یعقوب فرزندون سے علحدہ ایک گھر تنگ و تاریک مین رہتے تھے اور اسکا نام بیت الاحزان
رکھا تھا جب پریشانی فرزندون کی دیکھی تو زخم اُنکا تازہ اور الم بے اندازہ ہوا بیٹون سے پوچھا کہ تمھارے

پہنچ کی دوا کیا ہے عرض کی کہ عزیز مصر نے اس سال انبار غلہ کا کھولا ہے اور ترازو انصاف کی ہاتھ میں لی ہے جو
کوئی کچھ متاع لیجاتا ہے اُسکے عوض مین کچھ انتفاع لے آتا ہے اگر حکم ہو تو اُسکے حضور مین جاوین اور کچھ پونجی
کم بہا موجود ہے لیجاوین اور اس عیال جان بلب رسیدہ کی روح تن مین اور قوت بدن مین پہونچاوین
حضرت یعقوب نے رخصت دی اور سوا ابن یامین کے جو حضرت یوسف کے حقیقی بھائی تھے سبکو ایک ایک اونٹ
دیکر روانہ کیا یہ سب بعد قطع مسافت کے مصر مین پہونچے ایک روز جو اکابر اور اعیان ملک کے حضرت
یوسف کی مجلس مین تھے بھائیون نے بھی آنکے دست بوسی سعادت حاصل کی اہل مصر نے جو اُن دسون
بھائیون کو اس صورت بدیع اور شکل عجیب مین دیکھا حیران ہوے کہتے ہین کہ اُس روز حضرت یوسف
سریر عظمت اور مسند عزت پر بیٹھے تھے اور مانند بادشاہون کے لباس ملوکانہ پہنے تھے اور طوق طلائی
گردن مبارک مین ڈالا تھا بھائیون نے بسبب طول ایام کے اور تبدیل لباس سلاطین انام کے اُنکو
نہ پہچانا اور بکمال تعظیم سے آگے بڑھکر زبان عبرانی مین تحیت مسلمانی کی بجالائے حضرت یوسف نے بھی
اُسی زبان مین جواب دیکر صورت شمائل وحرکات وسکنات سے پہچانا اور پوچھا کہ تم کہان کے رہنے والے ہو
اور اس ملک مین کیونکر آئے ہو بولے کہ ہم بادیہ نشین ہین ملک شام سے زمانے کا جور وجفا دیکھکر تیرے بذل و
احسان کا آوازہ سنکر اس ملک مین آئے ہین حضرت یوسف نے فرمایا شاید جاسوس ہو کہ ہمارے لشکر کا شمار
وسامان دریافت کرکے والی روم وشام کو خبر دیکر اُنکو ہماری لڑائی کے واسطے مستعد کرو اُنھون نے
بالاتفاق کہا کہ معاذ اللہ ہم جاسوس نہین ہم پیغمبرزادے ہین اور ہم گوہر پاک ہین اور ہمارے باپ دادے
منازل شناس افلاک ہین اور دعوت اسرائیل اللہ کی اور معجزہ ذبیح اللہ کا کرامت خلیل اللہ کی آپکے سمع
مبارک مین پہونچی ہوگی آپکے کرم اور ستودہ خصال سنکر اس قحط سالی مین ادھر کو آئے ہین کہ آپکے خوان الطاف
سے حظ جمیل اور فائدہ جزیل اُٹھاوین حضرت صدیق نے پوچھا کہ تمھارا باپ زندہ ہے جواب دیا کہ ابھی تو قید
حیات مین ہین حضرت یوسف نے فرمایا کہ کیسا شخص ہے اور اب کیا کام کرتا ہے اور کسطور پر روزگار گذارتا ہے
اور تم کتنے بھائی ہو کہا کہ باپ ہمارا مرد رفیع القدر نسل ابراہیم خلیل اللہ سے ہے اور لقب اسکا اسرائیل اللہ ہے اور
خلعت نبوت سے سرفراز ہے اور سوائے جہان آفرین کے صحبت غیر سے اُسکو احتراز ہے اور ہم بارہ بھائی
تھے انمین ایک بھائی جو صورت مین بہتر اور نبوت کے لائق تھا ایکدن ہماری صحبت مین جنگل کے تماشے
کو آیا تھا اور بضرورت ہمسے غائب ہوا بھیڑیا اُسکو نگلگیا جب خبر باپ کو پہونچی رضی برضا ہو کر گوشہ گیری اختیار

کی اُسکے حقیقی بھائی کو اپنے حضور مین رکھکر اُسکے غم کی تسلی اُس سے کرتے ہین حضرت یوسف نے کہا کہ آیا
ولایت مین کوئی ہی تمھارے صدق مقال پر گواہی دیوے اور صحت حسب و نسب تمھاری بیان کرے روبیل
نے کہا کہ ہم زمین شام مین ساتھ امانت اور اسلام کے موصوف ہین اور حسب و نسب سے معروف حضرت یوسف
نے فرمایا کہ جبتک ہمکو واضح نہو کہ تمھاری غرض اس ملک کے آنے سے تجارت ہی یا فتنہ انگیزی اور شرارت ہی تب
تک ہم اعتبار نکرینگے مصلحت یہ ہی کہ جب تم یہان سے عزم مراجعت کا کرو ایک بھائی کو ہمارے ظل عنایت مین
چھوڑ جاؤ اور اپنے چھوٹے بھائی کو ہمراہ لاؤ جو تمھاری بات کا صدق ہمپر ظاہر ہو بھائیون نے یہ بات قبول
کی اور حضرت یوسف نے اُنکو ایک مکان لائق مین اُتارا اور اعزاز و اکرام مین نہایت مبالغہ کیا اور اولاد
یعقوب جب دوسرے دن واسطے خریدنے غلے کے آئے یوسف نے پوچھا کہ پونجی تمھاری کیا ہی اُنھون نے
جو کچھ لائے تھے ظاہر کیا حضرت یوسف نے کہا ہر چند کہ پونجی تمھاری لائق خزانے کے نہین ہی لیکن تم بازار
مین قیمت کرو ہم اُس سے دو چند کا غلہ تمکو دینگے اُنکی تمام پونجی دو سو دینار کی ہوئی حضرت یوسف نے
ہر ایک بھائی کو ایک ایک اونٹ گیہون کا بھر دیا اور زیادہ قیمت اُنکو معاف کی بھائیون نے قرعہ ڈالا اور شمعون
کو وہان چھوڑا حضرت یوسف نے رخصت کے وقت کہا اگر تم اپنے چھوٹے بھائی کو لاؤگے تو تمکو بھی ایک خروار
گیہون کا دونگا نہین تو تمکو کچھ نہ دونگا کہا کہ ہم باپ سے مانگین گے اگر وہ حکم کرینگے تو ہمراہ لاوینگے کہتے ہین کہ
حضرت یوسف نے کارندون سے کہا کہ سامان اُنکا بخفیہ اُنکے اونٹون مین رکھدو اور سبب اسکا یہ تھا کہ حضرت
یوسف کو اُنکی امانت پر اعتماد تھا جب وطن مین پہونچکر سامان دیکھین گے تو گمان کرینگے کہ شاید کارپردازون
نے بھول کر سامان رکھا ہی پس بسبب دینداری کے امانت رد کرنے کو ضرور آوینگے جب اولاد یعقوب کنعان
مین پہونچی حضرت یعقوب سے عرض کی کہ حضور کی دعا کی برکت سے عزیز مصر نے ہماری بہت عزت و حرمت
کی اور ضیافت و مہمان نوازی مین قصور نکیا جب شمعون کو درمیان مین نہ دیکھا کیفیت واقعہ کی پوچھی
اُنھون نے بے کم و کاست عرض کی جب بوجھ کھولے تو پونجی اپنی بعینہٖ پائی باپ سے عرض کی ہمنے حضور
مین خلاف عرض نہین کیا عزیز مصر کے مکارم اخلاق اور احسان کو غور کرو کہ ہماری پونجی پھیر دی حضرت
یعقوب نے عزیز مصر کو دعا سے خیر دی لیکن شمعون کے نہ آنے سے آزردہ خاطر تھے بیٹون نے عرض کی کہ آپ
تشویش نفرمایئے شمعون کو ابن یامین کے لانیکے عوض مین رکھا ہی اب ہم اُسکو لیا وینگے اور کما حقہ اُسکی حفاظت
کرینگے اور ایک شتر وار گیہون کا زیادہ لین گے والا عزیز مصر ہمکو گیہون نہ دیگا حضرت یعقوب نے فرمایا کہ

تمھارے قول کا کیا اعتبار کر دن یوسف کے حق مین اس سے زیادہ تاکیدین کی تھین جب بیٹون نے نہایت عاجزی کی تب فرمایا کہ تم اپنے وعدہ کو قسم سے موکد کرو اور عہد مستحکم دو بیٹون نے قسم کھائی اور کہا کہ حتی المقدور ہم قصور نکرینگے حضرت یعقوب نے اُنکی قسم قبول کی اور کہا کہ خدا بہترین حافظ اور ارحم الراحمین ہے لیجاؤ اور بوقت روانگی کے حضرت یعقوب نے جب اولاد کو دیکھا کہ ہر ایک بلند بالا اور خوبصورت اور اعضا متناسب رکھتا ہو احتیاطاً بخیال چشم بد کے اُنکو فرمایا کہ بوقت داخل ہونے مصر کے سب ایک دروازے سے مت جائیو بلکہ ابواب متفرقہ سے شہر مین داخل ہوجیو نقل ہے کہ اولاد یعقوب نے بوقت رخصت کے حضرت سے ایک خط کی درخواست کی کہ عزیز مصر کے نام لکھدین حضرت یعقوب نے ایک رقعہ لکھا اور ایک دستار کہ حضرت ابراہیم سے بطریق ارث کے پہونچی تھی بطریق ہدیہ کے خط کے ساتھ بھیجی جب یہ لوگ مصر کو پہونچے اور بموجب وصیت حضرت یعقوب کے متفرق دروازون سے داخل ہوکر شمعون کی مہانسرا مین اُترے شمعون نے بعد ضیافت کے الطاف وعنایات عزیز مصر کی بیان کرنا شروع کی تمام رات اُنہی الطاف کی باتون مین گئی جب صبح ہوئی تو گیارھون بھائی عزیز مصر کے دربار مین گئے اور حضرت یوسف کو خبر ہوئی کہ وہ عبرانی بھائی آئے ہین اور حضرت یعقوب کا تحفہ لائے ہین بہت شادی سے ہوا رخ اُسکا روشن +جیون گل ہو بہار مین بہ گلشن+ فرمایا کہ اُنکو کمال حرمت اور عزت سے بٹھاؤ پھر حضرت صدیق نے حضرت یعقوب کا حال پوچھا بھائیون نے کہا پہلے تو تسلی خاطر محزون کی ابن یامین سے کرتے تھے اور فرزند مفقود الخبر کے رنج کی تسلی اُسکے جمال سے فرماتے تھے اب معلوم نہین کہ کیا حال ہوگا بعد اسکے دستار ابراہیم اور مکتوب یعقوب عزیز محبوب کے ملاحظہ مین گذرا نا حضرت یوسف نہایت خوش ہوے اور اُس تبرک متبرک کے پہونچنے کو مقدمۃ السعادت رسالت کا سمجھا جب وقت کھانے کا ہوا اور خوان مہیا ہوے حضرت یوسف نے پردے مین تشریف لیجا کر حکم دیا کہ ایک خوان پر دو دو بھائی بیٹھین اور ایک خوان ابن یامین کے آگے رکھا ابن یامین نے جو اپنے تئین اکیلا دیکھا اپنے حقیقی بھائی کو یاد کرکے آبدیدہ ہوے حضرت یوسف نے جو پردے کے پیچھے سے یہ حال دیکھا شفقت برادری سے بیتاب ہوکر اُنکو اندر بلا کر اپنے ساتھ بٹھلایا اور فرمایا کہ اے ابن یامین بجاے یوسف گم گشتہ کے شرطین برادری کی مین بجالاؤنگا ابن یامین نے کہا کہ ہرچند کہ مرتبہ حضور کی برادری کا عالی ہے لیکن اگر عزیز کے تئین نسبت ابراہیمی ہوتی تو یہ حسرت مٹتی حضرت یوسف کو اس بات کے سننے کی تاب نرہی اور نقاب اُٹھا کر فرمایا کہ مین ہون یوسف گم گشتہ تیرا بھائی لیکن اس راز کو بھائیون سے چھپائیو جب تک

کہ اپنے گناہون کا اقرار کرین اور عذر سے پیش نہ آوین تب تلک ظاہر مت کیجیو ابن یامین نے کہا کہ اب تو مصر سے
باہر نجاؤنگا اور تیری جدائی سے راضی نہونگا حضرت یوسف نے کہا کہ مین اس مقدمہ مین فکر صواب کا اندیشہ
کرونگا پھر وکلا سے کہا کر انکے اونٹ غلہ سے بھر کر پر بار کردائے اور ہر ایک کو خلعت مناسب حال اپنے
کے عنایت کرکے رخصت کیا اور ایک خواص محرم راز سے فرمایا کہ پیمانہ خاص بادشاہ کا جو جواہر سے مرصع ہی
ابن یامین کے بار مین رکھدے جب بھائی روانہ ہوے تو ایک جماعت کو انکے پیچھے بھیجا اور منادی کی کہ اے
اہل قافلہ تم چور ہو بھائی حیران ہوے اور کہا کہ ہمسے کیا چاہتے ہو بولے کہ بادشاہ کا پیمانہ مرصع چوری گیا ہی
جو کوئی کہ اسکو لاویگا ایک شتر گیہون کا انعام ملیگا بھائیون نے قسم کھائی کہ باللہ ہم اس زمین مین فساد کرنے
کو نہین آئے اور ہمنے اپنے اونٹون کے منھ بھی باندھے ہین جو کسی کے درخت کو نکھاوین تم اس امر ناشائستہ
کی نسبت ہمکو کیا کرتے ہو ان لوگون نے کہا جسکے اونٹ مین نکلے اُسکی کیا سزا ہی وہ بولے کہ سزا یہ ہی کہ وہ
خیانت کار غلام صاحب مال کا ہوگا تب مصریون نے تلاشی بوجھون کی شروع کی اول اور بھائیونکے بوجھ دیکھے
بعد اُسکے ابن یامین کے بوجھ مین صاع مرصع نکلا یہ سب شرمندگی سے سرنگون ہوے پھر ابن یامین سے کہا کہ
تیرا باپ روحانیون کا امین ہی اور آسمانیون کا ہمنشین تجکو شرم نہ آئی کہ تونے دامن عصمت کو اس خیانت
سے ملوث کیا ہرچند ابن یامین قسم کھا کر کہتے تھے کہ مین مطلق نہین واقف کہ کسنے رکھا وہ بولے کہ اگر تونے
یہ کام نہین کیا تو تیرے سامان مین کیون نکلا ابن یامین نے کہا کہ یہ صاع میرے سامان مین اُسنے رکھا ہے
جسنے تمھارے اونٹون مین تمھاری پونجی چھپا کر رکھی تھی روئیل نے کہا کہ سچ ہے معلوم نہین کہ عزیز مصر کو
اس پردے مین کیا شعبدہ بازی منظور رہی کارندے حضرت یوسف کے ابن یامین کو پکڑ کر حضور مین لے چلے
بھائی بھی بناچاری پھر کر حضرت یوسف کی مجلس مین حاضر ہوے اور بولے کہ اسنے اگر چوری کی تو اُسکے
بھائی نے بھی پہلے چوری کی تھی اس بات کے سنتے ہی حضرت نے غضبناک ہوکر انکی سیاست کا حکم دیا تھا
بھائیون نے بھی یہ حال دیکھکر جان شیرین سے ہاتھ دھو کر تلوارین ہاتھ مین لین اور شمعون نے آگے بڑھکر
کہا کہ اے بادشاہ ہمبھی ایک نعرہ مارونگا کہ تمام شہر کی عورات حاملہ اپنے حمل وضع کرینگی اور یہودا نے کہا کہ اپنے
پنجہ قدرت سے شیر کا پوست چیر ڈالونگا اور ہاتھی کے دانت اکھاڑونگا حضرت یوسف نے جو بھائیونکا غضب
دیکھا اپنے بیٹے کو جسکا نام فرایم تھا فرمایا کہ یہودا اور شمعون کے پیچھے جاکر اپنا ہاتھ انکی پیٹھ پر مل دے سوا
حضرت صدیق کو معلوم تھا کہ جو کوئی آل یعقوب مین سے غضب مین آوے اور کوئی شخص انکے خاندان کا

اُسکی پیٹھ پر ہاتھ پھیر دے تو فی الفور اُنکے غضب کا شعلہ بجھ جاتا ہی جب فرائیم نے ہاتھ پھیرا اور اُن کا غصہ ایکبارگی
کم ہوا حضرت یوسف کے آدمیون نے اُن سبکو گھیر کر پکڑ لیا وہ بولے کہ واللہ یہان کوئی آل یعقوب مین سے ہی
اور اس بھید کا واقفکار ہی جو ہمارا غصہ یکبارگی رفع ہوگیا یہودا نے بڑھ کر عرض کی کہ اے عزیز ہمارا باپ
پیر ضعیف ہی اور ہمنے اُس سے عہد کیا ہی کہ تیرے بیٹے کو تجھ تک سلامت پہونچا وینگے اب اگر ہم بغیر اُسکے
اُنکے حضور مین جاوینگے تو کس آنکھ سے اُنکے سامنے دیکھین گے مہربانی فرما اور ہم مین سے ایک کو اُسکے عوض
لے ہم حق بندگی بجا لاوینگے حضرت یوسف نے کہا تمنے مجھ مین کیا ناراستی دیکھی ہی کہ مجھپر ایسا گمان بد
کرتے ہو کہ مین آزاد کو بندگی مین رکھون اور بیگناہ کو دوسرے کی علت گناہ مین ٹھہراؤن بلکہ مین نے
موافق شریعت انبیا کے کیا ہی کہ گناہگار کو لیتا ہون اور تمھارا گناہ معاف کرتا ہون بعد اُسکے وہ بیعنامہ
مالک کا اُنکو دیکر کہا کہ یہ خط عبرانی ہی اہل مصر اسکو نہین پڑھ سکتے ہین تم مہربانی کرکے اسکو پڑھ دو بھائیون
نے جو اُس کاغذ کو دیکھا تو نامۂ اعمال اپنا نظر آیا نہایت شرمندہ و حیران ہوئے کہ عزیز مصر کے ہاتھ کیونکر
لگا سبھون نے سر نیچے کر لیا اور شرم کے مارے کچھ جواب نہ دیا القصہ جب اولاد یعقوب اِبن یامین سے نا امید
ہوئے اور ارادہ کنعان کا کیا یہودا نے حضرت یعقوب سے قول و قرار مستحکم کیا تھا کہ مین تو ہرگز نجاؤن گا
جبتک باپ اجازت دے یا خدا میرے حق مین حکم فرماوے بھائی غمگین اور ملول روانہ ہو کر کنعان مین پہونچے
اور حضرت یعقوب سے سب احوال مفصل عرض کیا حضرت یعقوب کا غم تازہ ہوا اور درد فراق دو فرزندون کا
دل پر بے اندازہ ہوا اور اتنا روئے کہ چشم جہان بین زیور نور سے معطل ہوئین **فصل** جب ایک مدت ابن یامین
کی جدائی مین گذری حضرت یعقوب نے عزیز مصر کے نام ایک خط لکھنا چاہا فارض بن یہودا کو طلب کیا کہ ایک نامہ
لکھے مضمون اُسکا یہ کہ عزیز مصر معلوم فرماوے کہ اللہ تعالی نے انبیاؤن پر بلائین نازل کین اور اُنکے تئین طرح
طرح کے عذاب سے آزمایش کی اُنمین سے ایک یہ کہ میرے دادا ابراہیم کو ہاتھ پاؤن باندھکر آگ مین پھینکا
اور اُسنے صبر کیا اسواسطے اُس نار کو گلزار کیا اور میرے چچا اسمٰعیل کے گلے پر چھری رکھی اور مین ایک فرزند
دلبند رکھتا تھا کہ وہ میرا قوت قلب و قرۃ العین تھا بھائی اُسکے اُسکو جنگل مین لیگئے اور پیراہن خون آلود
اُسکا مجکو لاکر دکھلایا کہ اُسکو بھیڑیے نے کھایا اور ایک فرزند دوسرا رکھتا تھا کہ اُس گم گشتہ کا حقیقی بھائی تھا
اُسکے دیدار سے دل کو تسلی کرتا تھا اب اُسکے بھائی خبر لائے کہ اُسکو امیر مصر نے بعلت وزدی محبوس کیا ہی
یہ سب جانتے ہین کہ اہلبیت نبوت کو چوری سے نسبت نہین ہی اب تجھ سے امید ہی کہ اُس فرزند محبوس

کو باپ اپنے کے پاس بھیجدے اور اُس پیر محنت رسیدہ کو اس اندیشہ سے چھڑا دے کہ سبب سعادت ابدی کا
تجکو ہوگا اور اوقات اجابت مین دعا سے خیر سے تیری مددگاری کرونگا اور اگر اس حکم کے برخلاف کریگا تو
یقین جان کہ ایسی دعا سے بد کرونگا کہ اُسکا اثر تیری سات پشت تک باقی رہیگا اور کوئی دفع نہ کرسکے گا
قاصد یہ خط لیے مصر کو روانہ ہوے اور چند روز مین مصر کو پہونچا وقت مناسب مین حضرت یوسف کی مجلس مین
تشریف لیگئے اور وہ نامہ حضور مین یوسف کے گذرانا حضرت یوسف نے خط کو پڑھکر قطرات آنسوؤن کے
آنکھون سے برسائے اور جواب نامہ بدر بزرگوار کا لکھا مضمون اُسکا یہ کہ مکاتبہ شریف نے کہ نہایت حزن والم
سے لکھا تھا شرف ورود پایا اور محبت سے آبائے عظام کی اور درد فرقت سے اولاد کرام کے واقف ہوا آپ
علاج اور درمان سوائے صبر کے نہین صبر فرماوے جیسا کہ اُنھون نے صبر کیا اپنے مطلب کو پہونچ گئے جیسے کہ وہ اپنے
مطلب کو پہونچے والسلام جب خط سے فارغ ہوے قاصد کو خلعت فاخرہ اور انعام متکاثرہ دیکر رخصت کیا قاصد
مانند خارس برق رفتار کے کنعان مین پہونچا اور جواب مکتوب کا حضور مین گذرانا حضرت یعقوب نے مضمون خط
کا سنکر فرمایا کہ یہ بات مانند کلام انبیا کے معلوم ہوتی ہے اور بیٹون سے کہا کہ جلد مصر کو جاؤ اور دونون بھائیونکی
تلاش کرو اور خدا کی قدرت سے ناامید مت ہو اُنکے وصل کی ہوا اس خط سے میرے دل مجروح کو پہونچتی ہے بھائیون
نے تیاری کی اور پونجی کم قیمت جو میسر ہوئی لے کر روانہ ہوے اور چند روز مین مصر کو پہونچے حضرت یوسف
کے حضور مین جا کر نہایت عاجزی اور نیازمندی سے عرض کی کہ اے عزیز آل یعقوب گرفتار رنج و تعب ہین
اگر یہ پونجی کم قیمت ہماری قبول کرے اور کچھ زیادہ اپنی طرف سے تصدق کرے تو خدا تصدق کرنے والون کو
جزا دیتا ہے حضرت یوسف نے جو یہ بات رقت آمیز بھائیون کی سنی بیطاقت ہو گئے اور اپنے دل مین کہا کہ مین تو
اس نازونعمت مین آسودہ اور اہلبیت میرے محنت روزگار سے فرسودہ یہ بات مروت اور فتوت سے بعید ہے
تب نقاب چہرے سے اُٹھایا اور فرمایا کہ آیا تم جانتے ہو کہ کیا معاملہ کیا تھا یوسف سے اور اُسکے بھائی سے جب
بھائیون کی نظر اُس جمال پر پڑی اور بدیدہ غور نگاہ کی تب بولے آیا تو یوسف ہے فرمایا ہان مین یوسف ہون اور
یہ میرا بھائی ہے جب بھائیون نے یہ الطاف اور احسان دیکھے بولے کہ واللہ خدا تعالی نے ہم جفاکارون پر تجکو برگزیدہ
کیا حضرت یوسف نے اُنکے سب گناہ نکو نابود جانا اور خطائین اُنکی معاف کین اور اُنکے گناہونکی معافی اللہ سے مانگی
اور پھر احوال اُس مقیم بیت الاحزان کا یعنے یعقوب نبی الرحمن کا پوچھا جب حقیقت مفصل دریافت ہوئی تب
بھائیون سے فرمایا کہ علی الصباح پیراہن میرا کہ وسیلہ ہے شفاے رنجوروں کا اور باعث ہے نجات مہجورونکا جلد

لیجا ؤ اور باپ کے مُنھ پر ڈالو تا کہ انکھین اُنکی روشن ہون یہودا نے کہا کہ یہ خدمت مجکو ملے کہ مین نے اول بھی زرا پیراہن خون آلودہ باپ کے پاس لیجا کر اُنکے دل کو آزردہ کیا تھا شاید اس خدمت کی برکت سے مجھسے رضی ہو

بیان یہودا کے کنعان کو جانے اور حضرت یعقوب کو غم سے چھڑانے اور سبکو مصر مین لانیکا

جب صبح ہوئی تو یہودا نے پیراہن لیکر دروازہ مصر سے پانون باہر رکھا اور شہر کے دروازے کے باہر موجب وصیت حضرت کے پیراہن جھٹکا اللہ تعالے نے باد صبا کے تئین حکم دیا کہ بو پیراہن کی ایک دم مین مصر سے کنعان کو پہونچاوے حضرت یعقوب کے دماغ پر جو وہ خوشبوے حیات بخش پہونچی فی الفور اپنے پوتون سے فرمایا کہ اے عزیزو اگر میرے تئین دیوانہ پن کی نسبت نکرو تو مین کہون کہ اس باد صبا سے یوسف کے پیراہن کی خوشبو میرے دماغ جان مین پہونچی ہے اور اُسکے باغ جمال سے بوے وصال آتی ہے پوتے بولے کہ اے دادا تو یوسف کے عشق مین دیوانہ ہے اسواسطے ایسی باتین کیا کرتا ہے ابیات ترے دماغ مین یوسف کی کچھ نہین ہے نسیم + ولیکن یون ہی ترا دل ہے اور ضلال قدیم + خدا جانے کہ یوسف کا ہے کیا حال + تو بیٹھا کھولتا ہو ہر گھڑی فال + جو چند روز گذرے یہودا ناگاہ آن پہونچا اور بعد خوش خبری زندگانی یوسف کے پیراہن کو کھول کر باپ کے چہرۂ مبارک پر ڈالا فی الحال حضرت یعقوب کی آنکھون مین بینائی آئی اور کھائے بدن مین طراوت آئی دل ضعیف کو قوت پہونچی یہودا سے پوچھا کہ یوسف کو کس حال مین چھوڑا تو نے کہا تمام ملک پر مستولی اور تمام خلق پر حاکم ہے فرمایا کہ ملک اور حکومت سے نہین پوچھتا ہون اُسکو کس دین اور مذہب پر پایا تو نے کہا وہ ملت ابراہیم پر مقیم اور مذہب اسرائیل پر مستقیم ہے کہا کہ اے فرزند جیسا کہ میری خاطر کو خوش کیا تو نے اور میرے دل کو بند غم سے آزاد کیا تو نے حق سبحانہ وتعالی سختی موت کی تجھپر آسان کرے دوسرے دن حضرت یوسف کے قاصد پہونچے اور ایک سو اونٹ کو ہیکل صبا کردار اور بہت گھوڑے تازی تیز رفتار حضرت یعقوب کے حضور مین گذرانے حضرت یعقوب نے تین روز تہیہ اسباب کا کرکے چوتھے دن مع اتباع واشیاع متوجہ مصر کے ہوے اہل کنعان جو سالہا سال سے تربیت کیے ہوے خوان یعقوب کے تھے جب جدائی سے اُس جناب کی مایوس ہوے تو کجاوے کے قدم پر لوٹتے تھے اور اپنا مُنھ ہودج شریف سے مل مل کر روتے تھے حضرت اسرائیل نے اللہ سے اُنکے حق مین دعای فراغت معیشت اور خاتمہ بالخیر کی مانگ کر رخصت کیا حضرت یوسف نے کنعان سے مصر تلک ہر ایک منزل مین سامان ضیافت کا مہیا کیا اور خوان نعمت تیار رکھا جب نزدیک مصر کے پہونچے یہودا نے خازن کے تئین واسطے بشارت وصول یعقوب علیہ السلام کے

آگے بھیجا حضرت یوسف نے ملک ریان سے اجازت لی کہ مع بھائیون کے مصر سے حضرت یعقوب کے استقبال کو
جاوین ملک ریان نے کہا کہ مین بھی چلونگا اور اِس سعادت بے نہایت مین شریک ہونگا دوسرے دن بادشاہ
نے حکم دیا کہ علماے دولت اور امراے مملکت سب شہر سے باہر آوین یوسف کمال حشمت سے واسطے استقبال
کے باہر نکلے حضرت یعقوب کی نظر اُس گروہ پر پڑی تو یہودا سے پوچھا شاید ریان بن الولید بادشاہ مصر ہی
جو نمود ہوا اُسنے عرض کی نہین بلکہ فرزند سعادتمند تمھارا یوسف عزیز مصر ہی کہ حضور کے استقبال کو آیا ہے
حضرت یعقوب گھوڑے سے اُترے اور یہودا کے کاندھے پر ہاتھ رکھکر روانہ ہوے جب حضرت یوسف کی
نظر یہودا پر پڑی اور ایک پیرِ ضعیف باہیبت و اجلال نظر آئے تو یقین جانا کہ حضرت یعقوب ہین حضرت
یوسف گھوڑے سے اُترے اور بادشاہ مصر بھی پیادہ ہوا حضرت صدیق بادشاہ پر سبقت کر کے باپ پاس
پہونچے یعقوب نے فرزند عزیز کو سینے سے لگا کر فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُذْهِبَ الْاَحْزَانِ اَلسَّلَامُ
عَلَیْكَ یَا مُزِیْلَ التَّعَبِ وَالْهَوَانِ اور ایسا روئے کہ دونون بیہوش ہوگئے ریان نے بھی شکوہ سلطنت کو طاق پر رکھکر
حضرت یعقوب کے قدم چومے پھر بعظمت تمام شہر مین آئے حضرت یوسف نے اول بھائیون کو اور باپ کو
اپنے گھر اُتارا اور حضرت یعقوب اور حضرت لیا کو جو بی بی حضرت یعقوب کی اور خالہ حضرت یوسف کی تھین
تخت پر بٹھلایا اور آپ بحرمت تمام اُس تخت پر اُنکے سامنے بیٹھے اور اُس وقت مین حضرت یعقوب لیا نے
اور گیارھون بیٹون نے حضرت یوسف کو سجدۂ تحیت کیا اور حضرت یوسف نے فرمایا یَا اَبَتِ هٰذَا تَاْوِیْلُ
رُءْیَایَ مِنْ قَبْلُ یہ تعبیر میرے خواب کی ہی جو آگے دیکھا تھا بعد اُسکے حضرت یوسف نے جو حال ایام جدائی
مین گذرا تھا مفصل اپنے قبلۂ دین و دنیا کے آگے عرض کیا اور ہر ایک بھائی کے واسطے مکان دلکشا معین
فرمایا اور وجہ معاش ہر ایک کی مقرر کی خاطر اشرف کو اُنکے انتظام سے جمع کیا اور احوال بنی اسرائیل کا
بفراغ بال و خوش احوال گذرنے لگا اور جو بیس برس تک حضرت یعقوب نے یوسف کے وصال سے
تدارک ایام جدائی کا حاصل کیا آخر عزرائیل بحکم رب الجلیل حضرت اسرائیل کے پاس حاضر ہوے حضرت
یعقوب نے سب بیٹون کو وصیت کی اور حضرت یوسف کو اپنا ولیعہد کر کے ہماے بلند پرواز روح کو میدان
قرب مین پہونچایا جب ریان بن الولید جسنے حضرت صدیق کی نبوت مین دین اسلام قبول کیا تھا حیات
مستعار کو کارکنان قضا و قدر کو سونپا ایک کافر فاجر قابوس ابن مصعب نام نے سریر سلطنت پر آرام پکڑا
ہر چند یوسف نے بموجب وحی آسمانی کے اُسکو اعمال ناپسندیدہ سے منع کیا مگر قابوس نے تصدیق

بثوت یوسف کی نہ کی یوسف قابوس کے اسلام سے مایوس اور طول ایام حیات سے ملول ہوے ایک رات وقت تنہائی مین مناجات کی کہ اے کریم کارساز واے خداے بندہ نواز تونے مجکو محنت چاہ سے ذروۂ عروجاہ تک پہونچایا اور نشیب رقیب سے اوج عزت تک بلند کیا اب یہ مرغ روح قالب قفس سے تنگ آیا ہے اسکو گلشن رضوان مین مقام ابراہیم پر پہونچا بعد یقین ہونے قبولیت دعا کے یہودا کے تئین کہ فراست اور نجابت اُسکی پیشانی مین ظاہر تھی امارت اور ریاست بنی اسرائیل اور خاندان خلیل کی بخشی یہ کہکر وہ تو عالم قدس کو روانہ ہوے اور قیامت تک اُنکے احوال افسانہ ہوے

ذکر حضرت ایوب علیہ السلام کا

والدہ اُنکی حضرت لوط علیہ السلام کی بیٹی تھین اور بی بی اُنکی افراہیم بن یوسف کی بیٹی تھین نام اُنکا رحمت تھا حضرت ایوب نہایت آسودہ حال اور صاحب مال تھے سات بیٹے اور سات بیٹیان اور تین ہزار اونٹ اور ہزار بکریان اور پانچ بل اور پانچ سو غلام اُن سب کے قبیلے اور اولاد تھی اور ہمیشہ خدا کی شکرگزاری مین قیام فرماتے تھے اور اہل تاریخ کہتے ہین کہ اگلے زمانہ مین شیطان لعین آسمان پر جا کر ملائک سے باتین کرتا تھا اور کبھی کبھی درگاہ بے نیاز مین بعضی التماس اور عرض اُسکی قبول ہوتی تھی جب ایوب علیہ السلام نے مرتبہ پیغمبری کا پایا ظاہر مین بندگی اور خیرات اُنکی اگلے پیغمبرون سے زیادہ تھی اور شیطان کو اُنکے حضور مین کسیطرح مجال وسواس اور اغوا کی نہ تھی اسواسطے حسد کا شعلہ اُسکے باطن ناپاک مین مشتعل ہوا اور عداوت کرنی شروع کی جناب کبریائی سے اُسکو ندا ہوئی کہ اے لعین ایوب بندہ صالح و شاکر ہے اُسپر تیرا اغوا اثر نکریگا شیطان نے عرض کی کہ خداوندا تونے اُسکو ثروت اور فراغت اور قدرت عنایت کی ہے اور آنکھین اُسکی اولاد کے دیدار سے روشن ہین کیونکر شکر تیرا بجا نلاویگا اگر تو یہ نعمتین اُس سے لیویگا تو کبھی سجدہ بھی نکریگا اور بندگی سے بیزار ہوویگا خطاب باری ہوا کہ اے ابلیس یہ گمان تیرا میرے بندۂ مخلص کے حق مین برخلاف ہے شیطان نے کہا کہ اگر میرے تئین اُسکے مال اور اولاد پر مسلط بخشے جب معلوم ہو کہ کیسی بندگی کرتا ہے اور کسطرح شکرگزاری مین رہتا ہے جناب بے نیاز نے فرمایا کہ ایوب کے مال اور اولاد پر مینے تجکو مسلط دیا جب تو ابلیس نے خوش ہو کر اپنے ذریات اور توابعین کو جمع کر کے صورت حال ظاہر کی بعضے ذریات نے اُسکے حکم سے بکریان اور مواشی حضرت ایوب کی پانی مین غرق کر دین اور شیطان نے گوالے کی صورت بن مواشی کے ڈوب جانیکا احوال ظاہر کیا حضرت ایوب نے فرمایا کہ شکر ہے اُس خدا کو

کہ جسنے اپنے فضل سے دیا تھا اور عدل سے لے لیا شیطان مایوس ہو کر پھرا اور اپنے ذریات کو کہکر زراعت
اور خرمن مین آگ لگا دی اور آپ اُنکے وکیل کی صورت بنکر بولا کہ تم تو نماز مین مشغول ہو اور تمام
کھیت اور خرمن وغیرہ سامان جلکر خاک ہو گیا اور درخت باغون کے خشک ہو گئے حضرت ایوب نے
جواب سابق دیا اور عبادت مین بدستور سابق بغیر اضطراب بکمال دلجمعی مشغول ہوے شیطان
ملعون محزون پھر گیا اور اسی طرح ہر ایک اسباب کے ہلاک ہونے کی خبر کرتا تھا اور حضرت ایوب وہی جواب
دیتے تھے اور وہ کافر خائب و خاسر پھر جاتا تھا پھر اُس پلید نے اُس مکان کو کہ جہان اولاد با استعداد
تعلیم مین مشغول تھی اُنپر گرا دیا اور فرزندان سعادتمند اُس گھر کے گرنے سے دب گئے پھر کافر نے حضرت
ایوب سے اُس واقعہ جانکاہ کی خبر دی اُس نبی صابر نے بدستور سابق کمال استقلال سے توکل کی
رسّی اپنے دست ہمت سے نہ دی اور مطلق تغیر مزاج عالی پر نہ آیا پھر اُس ملعون نے حضور رب العالمین
مین عرض کی کہ الٰہی ایوب جانتا ہو کہ تجکو اس مال و اولاد کے بدلے بسبب صبر کے دوچند عنایت کریگا
اسواسطے مضطرب نہین ہوتا اگر تو مجکو اُسکے جسم پر تسلط اور اختیار دیوے تب اُسکی بندگی اور شکر گزاری
معلوم ہو جناب باری نے فرمایا کہ مین نے تجکو اُسکے بدن پر سواے زبان اور دل اور کانون کے مسلط
کیا ابلیس نے فرصت پاکر بصورت مرد ساحر کے آکر ہوا اُنکی ناک مین پھونکی حرارت اُسکی تمام مزاج پر غالب ہوئی
اور خارش بدن مبارک مین پیدا ہوئی اور گوشت اور پوست پھٹنے لگا اور مرض دراز ہوا اور اعضاے
شریف مین کیڑے پڑ گئے بدبو آنے لگی اور بستی سے باہر گھر والون نے ایک جھونپڑی بنا دی اور کسی بندۂ
خدا نے اُنکا تعہد اور خبرداری نہ کی سواے بی بی رحمت کے کہ رحمت خدا کی اُسکی طرف پر موجود اُسنے کمر ہمت
کو چست باندھا اور جو کچھ باقی رہا تھا اُنکے معالجے مین صرف کیا جب سب املاک و اسباب تمام ہو گیا تو
بی بی صاحبہ مزدوری کرتی تھین نصف تو اُنکی تندرستی کے واسطے صدقہ دیتی تھین اور آدھے کا طعام
خرید کر اُنکے پاس لیجاتی تھین اور ہر بار جو حضرت ایوب کی حرم محترم مزدوری کو جاتی تھین تو شیطان
ملعون سر راہ پر کھڑا ہو کر منع کرتا تھا کہ تو ایسی صاحب جمال ہو کسواسطے مزدوری کرتی ہے اور اپنی
جوانی ایسے شخص کی خدمت مین کہ جسپر غضب الٰہی کی نظر ہے برباد کرتی ہے یہان ایک سردار مصر کا صاحب
مال دار اور صاحب اختیار ہے تو اُس بیمار کو چھوڑ دے مین تجکو اُسکے نکاح مین لاؤنگا اور درجہ تیرا اوج
عزت کو پہونچاؤنگا وہ بی بی پاک اعتقاد اُس کافر کے کلام نافرجام پر مطلق التفات نہ فرماتین

اور شب کو تمام احوال اُنسے عرض کرتین حضرت فرماتے تھے کہ تو ہرگز اُسکی بات پر فریفتہ مت ہو جیو وہ ابلیس ہی اور یہ باتین اسکی بنیاد اغوا اور تلبیس ہو اور ایک روز شیطان نے طبیب کے بھیس مین آنکر بی بی رحمت سے کہا کہ اس مرض کا علاج گوشت خوک اور شراب انگور ہو سوا اسکے کسی دوا سے صحت نہ ہو گی بی بی صاحبہ نے بامید تندرستی مزدوری کر کے دونون چیزین بہم پہونچائین اور حضور مین عرض کی کہ یہ دوا ایک طبیب حاذق نے بتائی ہو حضرت ایوب نے نہایت غصے سے فرمایا کہ مین نے تجکو کہا تھا کہ وہ شیطان ہو تو نہین جانتی کہ پیغمبرون پر یہ چیزین حرام ہین اگر مین اچھا ہونگا سو لکڑیان اُسکی سزا مین مارونگا بی بی صاحبہ باوجود ملامت کے خدمت گذاری مین کسیطرح قصور نکرتین اور شب و روز باخلاص تمام خدمت مین حاضر رہتین اور حضرت ایوب اُس شدت اور مصیبت مین اس طرح سے تحمل فرماتے تھے اور ایک لحظہ وظائف عبادت مین تساہل نکرتے چنانچہ ملائک افلاک کے اور رہنے والے خطہ خاک کے اس حال سے حیران ہوتے تھے جب ابلیس ملعون کا کوئی فریب پیش رفت نہوا اور کسیطرح کا تغیر حضرت ایوب کی طاعت اور عقیدے مین نہ آیا آتش حسد سے اُس ملعون کا دل جل گیا جب زمانہ مصیبت کا گذرا اور وقت عافیت اور راحت کا پہونچا جبرئیل امین اُس جھوپڑے مین آئے اور جناب الٰہی سے اُنکی تندرستی کا مژدہ لائے اور ہاتھ اُنکا پکڑ اُس جگہ سے اُٹھا کر فرمایا کہ اپنا پانون سیدھا زمین مین مار پانون مارتے ہی ایک چشمہ گرم پیدا ہوا اور جبرئیل کے اشارے سے اُسمین غسل کیا تمام مرض ظاہر بدن کے دور ہوے پھر جبرئیل کے کہنے سے اُلٹا پانون زمین پر مارا اور ایک چشمہ سرد خوشگوار نکلا اسمین سے آب حیات نوش جان فرمایا تمام علت اور زحمت باطنی دفع ہوئی حضرت جبرئیل حضرت ایوب کے ساتھ بیٹھے تھے کہ بی بی صاحبہ مزدوری کر کے آئین اور اُن دونون شخصون کو تندرست صحیح و سالم دیکھکر حیرت سے پوچھا کہ یہان میرا بیمار مبتلا تھا سو کہان ہو جبرئیل نے کہا کہ اگر تو اُسکو دیکھے تو پہچانیگی حضرت ایوب ہنسے اور بی بی صاحبہ نے پہچان کر شکر خدا کا کیا اور حضرت جبرئیل کی تعلیم سے خوشہ خرماے تر سو شاخون کا لیکر حضرت ایوب نے اُنپر ایکبار مارا اور وہ اپنے عہدہ قسم سے نکلے اور قدیم گھر کو گئے حق تعالی نے اپنی قدرت کاملہ سے تمام مواشی اور اسباب اور غلام آگے سے دونا عنایت کیا بلکہ بعضے اہل تفسیر نے لکھا ہو کہ وہ جو اولاد اُنکی فنا ہوئی تھی اُنکو پھر جلایا اور دونا سامان عنایت فرمایا اور بعد صحت کے اہل روم کی طرف واسطے دعوت کے گئے اور اُسی ملک مین وفات پائی

ذکر حضرت شعیب علیہ السلام کا

لقب اُنکا خطیب الانبیا ہی اسواسطے کہ فصاحت زبان اور بلاغت تبیان درجۂ علیا رکھتے تھے اور اہل مدین اور اصحاب الایکہ کی طرف مبعوث تھے اور حقیقت مین اہل مدین اور اصحاب ایکہ ایک ہی گروہ ہی یہ لوگ باوجود بت پرستی کے کیل اور وزن مین انصاف نکرتے تھے اور کھوٹے روپیے اور اشرفیان چلاتے اور راستہ مسافرون کا قطع کرتے تھے حضرت شعیب ہرچند اُن لوگون کو افعال بدسے منع کرتے تھے وہ ہرگز باز نہ آتے جن لوگون کی قسمت مین سعادت ازلی مقدر تھی اور زیور عقل سے آراستہ تھے وہ ایمان لائے اور جو کہ شقی ازلی تھے وہ گمراہ رہے اور افعال بدسے باز نہ آئے جب شہرہ شعیب کی دعوت کا عالم مین ہوا ملک شام کے اور دوسری اطراف کے لوگ کمال رغبت سے واسطے تحصیل سعادت کے روانہ ہوئے اُنکی قوم کے لوگ برسر راہ بیٹھکر لوگون کو اُنکی متابعت سے مانع ہوتے تھے حضرت شعیب نہایت عتاب خطاب اُنکو کرتے تھے کہ تم پیغمبرون کی نصیحت نہین سنتے اور بیابان ضلالت مین گرفتار ہورہے ہو اوروں کو کسواسطے مانع ہوکر وبال اُنکے ضلال کا اپنی گردن پر لیتے ہو اگر تم خدا کے غضب سے نہ ڈروگے اور احکام الٰہی نہ سنوگے تو جو عذاب اگلی امتون پر نازل ہوا تھا اُسی طرح تمپر بھی ہوگا اُسوقت کچھ تدارک نہوسکیگا قوم نے جواب دیا مال واسباب ہماری ملک ہی کمی بیشی کرنیکے ہم مختار ہین تو ہمارے ملک کا کیون معترض ہوتا ہی اور بت پرستی ہمارے قدیم بزرگونکا شیوہ ہی ہم کیونکر چھوڑینگے کہ ہمارے اقربا اور ہم قوم تیرے مطیع اور فرمانبردار ہوگئے اور یہ بھائی جو ایمان لائے ہین انکو جنون ہوا ہی اگر اس علت سے پاک ہوکر حالت اصلی پر رجوع نکرینگے تو ہم اُنکو اس ملک سے نکال دیوینگے اور تیرے ساتھ صرف بسبب قرابت کے یہ رعایت کرتے ہین والا اس خیال فاسد کی ایسی سزا دیتے کہ تجکو معلوم ہوتا حضرت شعیب نے فرمایا کہ جن لوگون کو اللہ تعالی نے کفر سے نجات دی اور ایمان عنایت کیا وہ دین حق سے طرف باطل کے رجوع نکرینگے اور تم اپنی حماقت سے مراتب قرابت کا خیال کرتے ہو ربوبیت اور خداوندی کا لحاظ نہین کرتے ہو قریب ہی کہ وہ خداوند قہار تمپر اپنا قہر نازل کریگا القصہ جب کفر اور ضلالت اُس قوم کا حد سے زیادہ ہوا اور بطریق استہزا کے حضرت شعیب سے عذاب مانگنے لگے کہ اگر تو سچا پیغمبر ہی تو ہمپر عذاب نازل کر حضرت شعیب نے دعا مانگی اور منتظر نزول عذاب کے ہوے اُس عرصہ مین سات دن رات اسطرح کی گرمی ہوئی کہ وہ لوگ شدت حرارت سے گھرون مین ٹھہر نسکے تابملا کے مع اہل وعیال اور چارپایونکے گھرون مین سے نکلکر باغون مین گئے حق تعالی نے جہنم کی طرف سے اسطرح کی

بادگرم اُن گمراہون پر بھیجی کہ پانی چشمون کا اور کنوؤن کا اور خون بدن کا مانند دیگ کے جوش کرنے لگا اور
پانون کے چمڑے گرنے لگے اس عرصہ مین ایک ابر سیاہ نے اُس زمین پر سایہ ڈالا وہ اُس سایہ مین گئے جب
سبھون نے اُس سایہ کے تلے قرار پکڑا ایک ایسی آگ اُس ابر سے نازل ہوئی کہ تمام وضیع و شریف اور قوی و ضعیف
جلکر راکھ ہوگئے اور جو کہ شہر مین باقی تھے حضرت جبرئیل کے نعرہ کے صدمہ سے جہنم رسید ہوے جہان اُنکے شرک
پلید سے پاک ہوا اور حضرت شعیب نے اور مومنون نے اُنکے شر سے نجات پائی اور حکم آلہی نازل ہوا کہ حضرت شعیب مع
مسلمانون کے مدین مین رہین اور اطراف کے لوگون کو دین حق سکھادین جب تلک کہ حضرت موسیٰ اُنکی خدمت مین
پہونچے اور بعد حضرت موسیٰ کے تشریف لیجانیکے سات برس کئی مہینے اور زندہ رہے پھر منازل عقبیٰ کو تشریف لیگئے

ذکر حضرت موسیٰ اور ہارون علیٰ نبینا و علیہما السلام کا

حضرت موسیٰ و ہارون بڑے پیغمبر اور مقرب بارگاہ الٰہی تھے اور بیان اُنکے علو مرتبت کا اور بلندی منزلت
کا حد وصف سے باہر ہے جب بعد مرنے ریان بن الولید کے اور رحلت کرنے حضرت صدیق کے قابوس نام
بادشاہ والی مصر کا ہوا اور رسوم کفر اور ضلال کے جو حضرت یوسف کے سبب سے ناپدید ہوگئے تھے اُسنے
ازسرنو زندہ کیے اور اولاد یعقوب نے جو اُس شیوۂ ناپسندیدہ کو قبول نکیا تو قابوس نے بنی اسرائیل کو اپنی
غلامی مین پکڑا اور کہا کہ تم ہمارے بزرگون کے غلام ہوا سواسطے اُنسے محنت شاقہ لیتا تھا بنی اسرائیل
قابوس کے زمانے مین بڑی تکلیف مین رہتے تھے جب قابوس دار غرور سے مقام ذلیل و ثبور مین پہونچا بھائی
اُسکا فرعون کہ جسکا نام ولید بن مصعب تھا مملکت مصر پر متصرف ہوا اور یہ فرعون کہ عدان الٰہی سے بے نصیب
اگلے فرعونون سے بڑا ظالم اور ستمگار تھا بنی اسرائیل کے تئین سخت کام فرماتا تھا اور ضعیفون پر اور
عورتون پر خراج مقرر کیا تھا اور طریقہ اُس ملعون کا یہ تھا کہ ابتداے سلطنت مین پچاس برس تک لوگون
سے بتون کی عبادت کروائی اور جب سلطنت اُسکی محکم ہوئی اور حکم نافذ ہوا تب لوگون کو جمع کرکے دعوی اَنَا رَبُّکُمُ
الْاَعْلیٰ کا کیا اور بتون کی بندگی سے چھڑا کے اپنے تئین سجدہ کروایا اور بندگی کے واسطے تکلیف دی اور
اولاد یعقوب سے کہا کہ میری بندگی قبول کروگے تو مین تم سب کو تکلیفون سے آزاد کردونگا نہین تو زیادہ
عذاب الیم مین گرفتار کرونگا بنی اسرائیل نے انکار کیا اور اپنے باپ دادا کی شریعت پر قائم رہے جب فرعون
نے جوانون سے پہاڑ کے پتھر منگوانا اور محل بنوانا مقرر کیا اور ضعیفون پر مقرر کیا کہ دن بھر مزدوری کرین
اور آفتاب ڈوبنے سے پہلے اُجرت مزدوری کی لاکر فرعون کے خزانے مین داخل کرین اور جو کوئی تاخیر کرتا

اُسکے ہاتھ مین طوق ڈالتا اور ہمیشہ ہمت نامبارک کو بنی اسرائیل کی اہانت اور تذلیل پر مصروف رکھتا تھا
اسی عرصہ مین ایک روز فرعون نے خواب دیکھا کہ ایک آگ شام کیطرف سے پیدا ہوئی اور تمام قلعہ اور حویلیان
قبطیون کی جلائین اور شہر اور گانوؤن کا اثر باقی نرکھا اس خواب کی ہیبت سے کانپا اور کاہنون اور معبرون
کو طلب کیا اُنھون نے تعبیر کی کہ ایک شخص بنی اسرائیل مین پیدا ہوگا کہ بیخ اور بنیاد قبطیون کی سلطنت
کی اُکھاڑیگا اسواسطے فرعون نے بنی اسرائیل کی عورتون پر ایک ایک دائی متعین کی کہ جو لڑکا پیدا ہو
اُسکو قتل کرین پانچ برس تک اُس ظلم سے ہزارون لڑکے بنی اسرائیل کے قتل ہوے اور ایک طاعون
بنی اسرائیل مین پیدا ہوا کہ ہزارون آدمی بنی اسرائیل کے اس وبا مین مرگئے جب قبطیون نے فرعون سے
جاکر فریاد کی کہ مرد بنی اسرائیل کے وبا سے ہلاک ہوے اور لڑکے اُنکے قتل ہوتے ہین اگر ایسا ہی حال رہیگا
تو نسل اُنکی منقطع ہوگی تو سب مشکل اور سخت کام ہمپر پڑینگے اُس ظالم کے تئین یہ بات پسند ہوئی تب حکم دیا کہ
ایک سال کے لڑکون کو قتل کرین اور ایک سال کے باقی رکھین چنانچہ حضرت ہارون معافی کے سال پیدا ہوے
اور حضرت موسیٰ سال قتل مین موجود تھے ایک روز نجومیون نے عرض کی کہ ہمکو ایسا معلوم ہوتا ہی کہ
فلانی رات نطفہ اُس شخص کا جو تمہارا دشمن ہوگا ماں کے رحم مین قرار پاویگا اُسنے حکم کیا کہ شہر مین منادی کرین
کہ تمام مرد بنی اسرائیل کے آج شہر سے باہر جمع ہووین بادشاہ اُنکا قصور معاف کریگا اور بہت مہربانی اور عنایت
فرماویگا بنی اسرائیل تو بڑی خوشی سے باہر نکلے اور فرعون نے خیال کیا کہ آج شہر مین رہیے اور اپنی منکوحہ سے
جو نام اُسکا آسیہ بیٹی فراحم کی ہی اور قوم بنی اسرائیل سے ہی صحبت کریے اِس امید پر کہ وہ مولود اُسکے صلب سے
باہر آوے اِس عزم پر عمران کو جو حضرت موسیٰ کے باپ تھے اور فرعون کے بڑے مقرب تھے ہمراہ لیکر شہر مین
آیا اور حضرت عمران کو واسطے نگہبانی محل کے مقرر کیا شب کو جو عورتین فرعون کے محل کا طواف کرنیکو آئین
حضرت موسیٰ کی والدہ بھی اُن عورتون مین آئین عمران پر شہوت نے غلبہ کیا اپنے قبیلہ کو اپنے پاس رکھا اور
حضرت موسیٰ سے حاملہ ہوئین ابن عباسؓ سے روایت ہی کہ جو پیغمبر باپ کی پشت سے جدا ہوتا ہی تو ستارہ
اُسکا اُسی شب آسمان پر ظاہر ہوتا ہی نجومیون نے جو اُس ستارے کو دیکھا تو اُس میدان مین کہ بنی اسرائیل
جمع تھے غل اور شور مچانا شروع کیا چنانچہ آواز اُنکی فرعون کے کان مین پہونچی اور ایک رعب اُسکے دل پر
غالب ہوا محل کے دروازے پر آنکر عمران سے پوچھا کہ یہ کیا شور ہی عمران نے کہا میرا گمان ہوتا ہی کہ بنی اسرائیل
اُنکے اعزاز اور اکرام سے خوش دل ہوکر نہایت سرور سے شور مچاتے ہین فرعون گھر مین تو گیا مگر بارے

خوف کے تمام رات نیند نہ آئی کہتے ہین کہ حضرت موسیٰ کی والدہ جب اُس فرزند سعادتمند سے حاملہ ہوئین تو کچھ آثار حمل کے نمود نہ تھے اسواسطے کوئی دائی اُنپر نہ ہوئی جب حضرت موسیٰ پیدا ہوے تو اُنکی والدہ نے ایک تابوت بنوایا اور حضرت موسیٰ کو دودھ پلاکر آنکھون مین سرمہ لگا کر تابوت مین روئی بچھا کر حضرت موسیٰ کو اُسمین ڈالا اور درزین تابوت کی روغن قیر سے مضبوط کرکے دریاے نیل مین ڈالدیا نقل ہی کہ فرعون کی بیٹی بعلت مرض برص کے مبتلا تھی اور سب طبیب اُسکے معالجے سے عاجز تھے اور ظاہر کیا کہ تندرستی اُسکی ایک جاندار کے منہ کا لعاب ہی کہ تمھارے عہد دولت مین دریا سے نکلے گا حضرت موسیٰ کی مان نے صندوق اُس بحر کرمت کا نیل مین ڈالا پانی نے اُسکے تئین برابر فرعون کے محل کے درمیان درختون کے پہونچایا لونڈیون نے تابوت لیکر فرعون اور آسیہ کے روبرو پہونچایا جب سر تابوت کا کھولا تو ایک لڑکا صاحب جمال دیکھا کہ اپنے انگوٹھون سے دودھ پیتا تھا فرعون کی بیٹی نے تھوڑا لعاب اُسکا اپنے برص پر لگایا فی الحال مرض جاتا رہا اور نام اُسکا موسیٰ رکھا کہ اُنکی زبان مین موسی پانی کو اور درخت کو کہتے ہین مقلب القلوب نے دوستی حضرت موسیٰ کی فرعون اور آسیہ کے دل مین ڈالی ارکان دولت جو اس حال سے خبردار ہوے تو عرض کی کہ یہ وہی لڑکا ہی جو سبب انہدام قصر سلطنت کا ہوگا اسکے قتل مین توقف ایک ساعت نکیا چاہیے فرعون کے قبیلے نے نہایت منت سے کہا کہ اسکو مت قتل کر یہ ہمکو نفع دیگا اسکو ہم بیٹا کرینگے فرعون اُسکے قتل سے درگذرا اور آسیہ نے دائیون کو واسطے دودھ پلانے کے طلب کیا حضرت موسیٰ نے کسی کا دودھ نہ پیا آخر حضرت موسیٰ کی خالہ کے بتلانے سے حضرت موسیٰ کی والدہ کو بُلایا فی الفور کمال رغبت سے دودھ پینا شروع کیا آسیہ نے اُنکی نوکری مقرر کرکے حضرت موسیٰ کو حوالہ کیا اور کہا ہفتے مین ایک بار قصر دولت مین لایا کر بعد ایک برس کے آسیہ حضرت موسیٰ کو فرعون پاس لیگئین فرعون نے اپنی گود مین بٹھایا اور پیار کرنے لگا حضرت موسیٰ نے دست تجلد دراز کرکے ڈاڑھی پکڑ کر کھینچی اور کئی بال اُکھیڑ کر نہایت خوشی سے کھلکھلا کر ہنسے فرعون نے غضب مین آکر حضرت موسی کے قتل کا حکم دیا بی بی آسیہ نے عرض کی کہ افعال خردسالون کے میزان عقل مین وزن نہین رکھتے ہین مناسب تو یہ ہی کہ انکا امتحان کرو کہ اگر یہ فعل قصداً صادر ہوا ہو تو سزا دیجیے والا معاف کیجیے اور واسطے آزمایش کے ایک طشت یاقوت کا اور ایک انگارون کا طلب کیا اور حضرت موسیٰ کے آگے رکھا حضرت تو چاہتے تھے کہ طشت یاقوت مین دست مبارک ڈالین لیکن جبرئیل امین نے اُنکا ہاتھ آگ کے طشت مین ڈالا اور انگارا ہاتھ مین لیکر منہ مین

رکھا چنانچہ تھوڑی سی زبان مبارک جل گئی اور گرہ پڑ گئی فرعون نے جب یہ حال دیکھا تب انتقام سے گذرا
اور دائی کے حوالہ کیا جب سن مبارک سترہ برس کا ہوا تو آسیہ انکی تربیت مین مصروف ہوئین اور چار سو
غلام زر بفت لباس اور تاج مرصع اور طوق زرین کے حضرت موسیٰ کی ملازمت مین رکھے جسوقت کہ نہایت
حشمت اور تجمل سے سوار ہوتے تھے تو لوگ گمان کرتے تھے کہ فرعون کا بیٹا ہی

ذکر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مصر سے ہجرت کرنیکا اور حضرت شعیب علیہ السلام سے ملنے کا

حضرت موسیٰ اپنے ایام دولت مین بسبب جنسیت کے بنی اسرائیل پر ہمیشہ ترحم فرماتے تھے اور قبطیوں کی تکلیف
دینے سے ہمیشہ ملول رہتے لیکن فرعون کے خوف سے دم مارنے کا امکان نتھا اسواسطے ہمیشہ آزردہ خاطر
رہتے کبھی کبھی اپنا غم بہلانے کو واسطے سیر کے تنہا نکل جاتے اتفاقاً ایک روز ایک قبطی ایک بنی اسرائیل پر
ظلم کرتا تھا حضرت موسیٰ نے ہر چند بطریق نصیحت کے فرمایا قبطی نے کچھ التفات نکیا حضرت موسیٰ علیہ السلام
نے بے طاقت ہو کر ایک طمانچہ قبطی کو مارا طمانچہ مارتے ہی وہ ملعون جہنم کو سدھارا جب حضرت کے غصے کا جوش
بجھا تو پشیمان ہو کر فرمایا یہ کام شیطان کا ہوا اور گھر چلے آئے دوسرے دن بدستور سیر کو نکلے تھے وہی بنی
اسرائیل دوسرے قبطی سے دست و گریبان ہو رہا تھا بنی اسرائیل کو جھڑکا اور چھڑانے کے واسطے متوجہ ہوئے
بنی اسرائیل نے تو ڈر کے پنجہ موسیٰ روز اول مین دیکھا تھا بے اختیار بول اٹھا کہ جیسے تونے کل قبطی کو مارا
ویسے ہی مجکو قتل کریگا قبطی نے بنی اسرائیل کو چھوڑ کر فرعون سے یہ احوال عرض کیا فرعون تو قاتل کی
تلاش مین تھا اور ہمیشہ حضرت موسیٰ کو ہلاک کرنا چاہتا تھا اسوقت بحیلہ قصاص حضرت موسیٰ کے حاضر
کرنے کا حکم دیا کہتے ہین جس سنار نے حضرت موسیٰ کا صندوق بنایا تھا اور علامات سے جانتا تھا کہ یہ وہی شخص
موعود ہی حضرت موسیٰ کو خبر دی کہ نکلنا ہو تو نکلو نہین تو مارے جاؤگے حضرت موسیٰ بے زاد و راحلہ تن تنہا
شہر سے باہر گئے اور جنگل کی راہ لی اور سات دن تک درختون کے پتے کھا کر ایام گزاری کی سات
دن مین نہایت ناتوان ہو کر شہر مدین کے کنوین پر پہونچے اور ایک درخت کے تلے آرام فرمایا بعد ایک ساعت
کے گوالے ہزارون بکریان لیکر کنوین پر پہونچے مگر دو لڑکیان اپنی بکریان لیکر علحدہ کھڑی تھین کنوین
کے پاس نہ آتی تھین گوالیون نے پانی پلا کر کنوین کے منہ پر پتھر رکھدیا اور لڑکیون کی طرف متوجہ
ہوئے حضرت موسیٰ کو انپر رحم آیا پوچھا کہ تم کون ہو انھون نے فرمایا کہ ہم شعیب پیغمبر کی بیٹیان ہین اور

باپ ہمارا ضعیف اور نابینا ہے اُن لوگون کی بکریون کے پینے سے جو پانی بچتا ہے سو ہم پلا کر چلے جاتے ہین حضرت موسیٰ نے تنہا اُس پتھر کو کہ بہت گران اور سر پوش کنوین کا تھا دور کیا اور ڈول کہ چالیس جوان بتکلیف کھینچتے تھے اکیلے کھینچکر اُنکی بکریون کو سیراب کرکے رخصت کیا جب صاحبزادیون نے حضرت شعیب سے موسیٰ کی قوت اور رفعت کا احوال بیان کیا حضرت شعیب نے اُنکی ملاقات کے مشتاق ہوکر ایک صاحبزادی کو واسطے بلانے کے بھیجا جب حضرت موسیٰ تشریف لے گئے تب حضرت شعیب نے نہایت تعظیم کی اور احوال پوچھا بعد دریافت حال کے نہایت دلجمعی کی اور اُس ظالم کے پنجے سے نجات پانے کی خوشخبری دی اور سفرۂ ضیافت اُنکے آگے کھینچا حضرت شعیب نے جو نشان دولت و اقبال کے حضرت موسیٰ کی پیشانی سے معلوم کیے اپنی دختر نیک اختر اُنکے نکاح مین مقرر کرکے آٹھ برس خدمت شبانی کی اُنکے ذمہ بعوض مہر کے مقرر کرکے فرمایا اگر دس برس پورے کروگے تو تمھاری طرف سے احسان ہے حضرت موسیٰ نے بخوبی تمام قبول کیا حضرت شعیب نے فرمایا کہ گھر مین جاؤ اور ایک لاٹھی اُن لاٹھیون مین سے جو پیغمبرون سے ہمکو میراث مین ملی ہین لے آؤ جب حضرت موسیٰ گھر مین گئے تو اندھیرے مین لاٹھی آدم کی جو بہشت سے لائے تھے خودبخود حضرت موسیٰ کے ہاتھ مین آئی جب حضرت شعیب نے بسبب ضعف بصارت کے اُسکو ہاتھ سے چھُوا تو فرمایا کہ دوسری لاٹھی لاؤ غرض سات بار گئے اور ہر بار وہی لاٹھی ہاتھ مین آئی حضرت شعیب نے جانا کہ یہ شخص خلعت نبوت سے اور شرافت رسالت سے مشرف ہوگا فرمایا کہ اس لاٹھی سے غافل مت ہو جیو بڑے کام آویگی جب موسیٰ نے آٹھ برس تک بموجب شرط کے خدمت کی اور دو برس زیادہ اپنی طرف سے خدمت مین حاضر رہے بعد اسکے رخصت چاہی حضرت شعیب نے آنکو اور بی بی صفورا کو جو اُنکا قبیلہ تھا رخصت دی جب حضرت موسیٰ مع اہل و عیال اور اپنی بکریون کے روانہ ہوے اور پانچ منزلین طے کین چھٹے روز وادی سینا مین پہونچے اور ایک ابر سیاہ اور نہایت سردی ظاہر ہوئی بضرورت وہان مقام کیا اور سردی کی شدت سے ہرچند چقماق جھاڑی آگ نہ نکلی بعد ایک لحظے کے جو جنگل کی طرف نگاہ کی تو طور سینا کی طرف سے روشنی نظر آئی لاٹھی ہاتھ مین لیکر آگ لینے کو روانہ ہوے اور اپنی اہل سے کہا کہ تم ٹھہرو شاید مین تمھارے واسطے آگ لاؤنگا یا آگ کے پاس کسی راہبر کو پاؤنگا کہتے ہین کہ وہ آگ حضرت موسیٰ کے فرودگاہ سے بارہ فرسنگ تھی جب حضرت موسیٰ اپنی قوت روحانی اور کمال نفسانی سے جلد اُسکے نزدیک پہونچے دیکھتے کیا ہین کہ آتش شفاف بے دود سبز درخت کی شاخون سے نکل کر آسمان کی

بلحظہ آگ کی روشنی اور درخت کی سبزی اور تازگی زیادہ ہوتی جاتی ہی حضرت موسیٰ
طرف بلند ہوتی ہی اور لحظہ بلحظہ آگ کی روشنی اور درخت کی سبزی اور تازگی زیادہ ہوتی جاتی ہی حضرت موسیٰ
حیران کھڑے دیکھتے ہین اور اس فکر مین ہین کہ یہ کسطرح سے تھوڑی آگ ہون آخر کئی لکڑیان سوکھی
پیدا کرکے اُنکو باندھا جب درخت کے پاس لکڑیان سلگانے کو متوجہ ہوے پھر آگ اوپر چلی گئی اسی طرح کئی بار
معاملہ ہوا نہایت متفکر ہوے اس عرصہ مین ایک ایسی آواز سنی کہ کبھی نہ سنی تھی کوئی کہتا ہی اے موسیٰ حضرت
کلیم نے جواب دیا لبیک لبیک ہرچند اِدھر اور اُدھر دیکھا پر کوئی نظر نہ آیا جب تین بار آواز سنی تب فرمایا کہ
اے منادی احسان تو کون ہی جو آواز تیری سنتا ہون اور تجھکو نہین دیکھتا ہون اس مین ایک ندا سنی کہ
إِنِّيْ أَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ وَأَنَا رَبُّكَ يَا مُوْسٰى حضرت موسیٰ سجدے مین گرے اور عرض کی کہ خداوندا
یہ کلام تیرا ہی یا تیرے رسول کا خطاب ہوا یہ کلام کلام میرا ہی اور یہ نور نور میرا ہی اور مین پروردگار عالم
ہون ای موسیٰ آگے آؤ اس بات کے سننے سے خوف اور بیم حضرت کلیم کے مزاج پر غالب ہوا اور سب اعضا
کانپنے لگے اور زبان بیحرکت ہوئی اور مرغ ہوش نے آشیانہ دماغ سے پرواز کی بہزار حیلہ لاٹھی ہاتھ مین لیکر
کھڑے ہوے اور ایک فرشتے نے بموجب حکم الٰہی کے موسیٰ کی مدد کرکے درخت تک پہونچایا جب نزدیک درخت
کے ارادہ کیا تو حکم ہوا إِنِّيْ أَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ إِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى یعنے مین تیرا رب ہون
اپنی جوتیان نکال تحقیق تو وادی مقدس مین ہی جسکا نام طوی ہے حضرت موسیٰ پر عنایت الٰہی ہوئی اور خلعت
نبوت کا پہنایا اور علم و معرفت کے نور سے اُنکے دل کو آراستہ کرکے فرمایا اَخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوْحٰى یعنے
مین نے تجھکو برگزیدہ کیا پس سن تو جو وحی کی جاوے فائدہ جب چاہا کہ حضرت موسیٰ کو واسطے رسالت کے
فرعون پاس بھیجین پہلے معجزات روشن اور کرامتین عنایت کین جو طبیعت کو عادت ہو جاوے اللہ تعالے
نے پوچھا کیا ہی تیرے ہاتھ مین ای موسیٰ عرض کی کہ میری لاٹھی ہی اُسپر تکیہ کرتا ہون اور واسطے بکریونکے
پتے جھاڑتا ہون اور میرے تئین اس مین بہت حاجتین ہین حق تعالیٰ نے کہا لاٹھی پھینک دے جب اُسکو
ہاتھ سے پھینکا تو وہ لاٹھی ایک اژدہا نہایت مہیب صورت بنکر ہر طرف حرکت کرنے لگا حضرت موسیٰ
خوف سے بھاگے تب خطاب ہوا کہ پکڑ لے اسکو اور مت ڈر اس خطاب کے سنتے ہی حضرت موسیٰ کا دل
قوی ہوا اور اُسکو پکڑ لیا بدستور پھر لاٹھی ہو گئی بعد اسکے معجزہ دوسرا واسطے تسکین خاطر کے عنایت کیا اور
فرمایا کہ ہاتھ اپنا جیب مین ڈال کر نکال جب ہاتھ نکالا تو روشنی اُسکی آفتاب کے نور پر غالب ہوئی جب
حضرت موسیٰ کو اُن معجزون کے دیکھنے سے اطمینان خاطر ہوا تب حکم صادر ہوا کہ اب تمکو ہمنے اپنی

رسالت سے مشرف کیا فرعون کے پاس جاؤ وہ گمراہ ہی حضرت موسیٰ نے عرض کی کہ میری زبان مین لکنت ہی
اور میرا بھائی ہارون مجھ سے فصیح اللسان ہی اسکو میرے ساتھ شریک کر اور میرا وزیر بنا اور گرہ میری زبان کی
کھول دے حکم ہوا کہ عرض تیری قبول ہوئی اور ہارون کو بھی ہمنے شرافت رسالت عنایت کی اور تیرا شریک
اور مددگار کیا پھر حضرت موسیٰ نے عرض کی کہ مین نے اُنکا ایک آدمی قتل کیا ہی مین ڈرتا ہون کہ اُسکے عوض
مین مجکو قتل کرینگے ندا ہوئی کہ تجکو ہمنے اپنا رسول بنایا ہی برگزیدہ کیا خاطر جمع رکھ کہ فرعون اور اُسکے لوگ
تجپر ظفر یاب نہونگے اپنے دل کو مضبوط رکھ حجت قوی تجکو عنایت ہوگی پھر حکم ہوا کہ تم دونون بھائی جاؤ
اور رسالت کا پیغام بجا لاؤ اور ساتھ کلام نرم اور گفتگوے ملایم کے نصیحت کرو اور کہو کہ ہاتھ بنی اسرائیل
کے ظلم سے کوتاہ کرو اور ظلم کی راہ مت چلو اور دین مستقیم اختیار کرو حضرت موسیٰ بالا بالا مصر کو روانہ ہوے
اور اللہ تعالے نے اُنکے عیال کو مع مال و اسباب بحرمت تمام اُنکے پاس پہونچا دیا

بیان حضرت موسیٰ کے مصر مین پہونچنے کا اور بشرکت حضرت ہارون کے فرعون کے پاس جانیکا

نقل ہی کہ جب حضرت موسیٰ مصر کے نزدیک پہونچے تب اللہ تعالیٰ نے حضرت ہارون پر وحی نازل کی اور بھائی کے
حال سے مفصل خبر دی اور استقبال کا حکم کیا اُسی روز حضرت ہارون شہر سے باہر گئے اور موسیٰ کو ساتھ لیکر فرعون
کے دربار مین گئے اور چند روز مقام کیا کسی کو مقدور اور جرأت نتھی کہ احوال اُنکا فرعون کے حضور مین ظاہر کرے
آخر ایک شخص جو فرعون کا مسخرہ تھا اُسنے اُنسے پوچھا کہ تم جانتے ہو کہ یہ کیا جاے ہی اور تم یہان کس واسطے
آئے ہو حضرت موسیٰ نے فرمایا یہ محل فرعون کا ہی اور ہم سب مخلوق اور بندے خداوند زمین و آسمان کے
ہین اور ہمکو خدا نے فرعون کے پاس بطریق رسالت کے بھیجا ہی اُس مسخرے نے فرعون سے جا کر عرض کی
کہ آج ایک سخن عجیب لایا ہون کہ اُسکی ہیبت سے شیرون کا جگر پھٹتا ہی جرأت عرض کرنیکی نہین رکھتا فرعون
نے کہا وہ کیا ہی وہ بولا کہ دو شخص تمھارے محل کے دروازے پر بیٹھے ہین کہ اُنکی ہیبت سے شیرون کا پتہ پانی
ہوتا ہی وہ کہتے ہین کہ تمھارے سواے دوسرا خدا ہی کہ پیدا کرنے والا زمین و آسمان کا اور پروردگار عالم
وہ ہی فرعون نہایت غصہ ہوا اور دونون کو حضور مین طلب کیا دیکھا کہ ایک پشمینہ پوش ہی اور عصا ہاتھ
مین نعلین پانؤن مین عجیب صورت ہی دیکھتے ہی پہچانا اور پوچھا کہ نام تیرا کیا ہی فرمایا موسیٰ ابن عمران
فرعون نے کہا سوال میرا اس بات سے نہین ہی پھر کہا مین بندہ ہون بندگان خدا سے فرعون نے کہا لایق
تیرے حال کے تو یہ ہی کہ تو کہے مین بندہ ہون بندگان فرعون سے اور پرورش یافتہ ہون اُنکی نعمت کا

اے موسی تو وہی ہی کہ مین نے تجھے پالا پرورش کیا اور تونے کفران نعمت کی اور علاوہ اسکے ایک کام ایسا کرکے
بھاگا ہی کہ تو ہی خوب جانتا ہی اب یہ منصب اعلی تونے کہان سے پایا کہ مجھے نصیحت کرنے آیا حضرت موسیٰؑ نے
فرمایا کہ مین نے ایک گھونسا تادیبًا مارا تھا یہ معلوم نہ تھا کہ وہ مرجاویگا اور اسطرح کے مارنے سے تو قصاص لازم
نہین آتا ہی اور تو بسبب عداوت اصلی کے اپنی ہمت کو میرے قتل پر مصروف رکھتا تھا اور مجھکو تیرے مقابلہ کی
تاب نتھی اسواسطے بھاگ گیا اور اب اللہ تعالی نے مجھکو اپنا رسول کرکے تیری دعوت کے واسطے بھیجا ہی اور
میرے بھائی ہارون کو نبوت مین میرا شریک کیا ہی اور عجب ہی کہ تو ایک کافر کے مارنے سے مجھکو سرزنش
کرتا ہی اور چار سو برس سے بنی اسرائیل کے فرزندون کو قتل کرتا ہی اور انواع واقسام کے ظلم اُنپر روا
رکھتا ہی اب مناسب یہ ہی کہ خدا کی وحدانیت کا اور میری نبوت کا اقرار کر اور بنی اسرائیل کو میرے سپرد کر
جب مباحثہ اور مناظرہ حضرت موسی کا فرعون سے بہت ہوا اور مجمع عظیم ہوا فرعون نے کہا کہ اگر تو سوائے
میرے دوسرے کی عبادت کریگا تو مین تجکو قید کرونگا اور مار ڈالونگا حضرت موسٰی نے فرمایا کہ تجکو مجپر دسترس نہوگا
اسواسطے کہ اللہ تعالی نے میرے تئین حجت ظاہر اور دلیل قاہر عنایت کی ہی فرعون نے کہا کہ اگر سچا ہی تو بتلا
حضرت موسی نے عصا کو پھینکا فی الفور اژدہائے عظیم بنگیا اور آنکھین مانند مشعل کے روشن ہوئین اور منہ سے
شعلے نکلنے لگے اور دانتون کے پیسنے کی آواز مہیب لوگون کے کانون مین پہونچی اور مانند شیر مست کے
غرانے لگا اور جس چیز پر گذرتا تھا اُسکے ٹکڑے کرتا تھا جس چیز پر اُسکا دم پہونچتا تھا جل جاتی تھی فرعون مارے
ہیبت کے تخت سے گر پڑا اور تخت کا پایہ پکڑکے فریاد کرنے لگا کہ اگر تو اس بلا کو دفع کریگا تو مین تیری
نبوت قبول کرونگا اور بنی اسرائیل پر تعدی نکرونگا جب حضرت موسی نے اُس اژدہے کے مُنہ مین ہاتھ ڈالا
تو بدستور سابق لاٹھی ہوگئی پھر حضرت موسی نے فرمایا کہ ایک حجت روشن اپنی نبوت پر دوسری رکھتا ہون
فرعون نے کہا وہ کیا ہی حضرت موسی نے ہاتھ جیب مین ڈالکر باہر نکالا اُسکی روشنی سے سب کی آنکھین خیرہ
ہوئین کوئی تاب ید بیضا دیکھنے کی نلا سکا اسواسطے کہ شعاع اُسکی آفتاب پر فوق رکھتی تھی سب نے امان چاہی
حضرت موسی نے پھر جیب مین ہاتھ ڈالا جیسا تھا ویسا ہی ہوگیا فرعون نے کہا آج تم اپنے گھر جاؤ ہم تمھارے
مقدمے مین تجویز کرینگے نقل ہے کہ فرعون نے حضرت موسی سے کہا اگر مین تیری دعوت قبول
کردون تو میرے تئین کیا جزا ملے گی حضرت موسی نے فرمایا کہ اگر تو ایک چیز بجا لائے تو مین اُسکے عوض
مین چار چیزین تجکو دونگا فرعون نے کہا تمھاری خواہش کیا ہی فرمایا کہ مطلب میرا یہ ہے کہ

عبادت کر اس خدا کی کہ سوا اُسکے خدا دوسرا نہین ہی پھر پوچھا کہ وہ چار چیزین کونسی ہین حضرت موسی نے فرمایا
کہ اول یہ ہی کہ مین دعا کرونگا کہ حق تعالی تیرے تئین جوانی بخشیگا کہ کبھی بوڑھا نہوگا دوسرے ہمیشہ بادشاہی
بخشیگا کہ کوئی تیرے ہاتھ سے نہ لے سکیگا تیسرے تندرست رہیگا کہ کبھی بیمار نہ ہوگا چوتھے آخرت مین بہشت
دائما تیرے نصیب ہوگی فرعون نے کہا بعضے عقلا سے مصلحت کرکے جواب دونگا اول تو بی بی آسیہ سے کہا
اُنھون نے جواب دیا کہ ایسی نعمتون کو کوئی عاقل ہاتھ سے نہین دیتا ہی بے توقف ایمان لاؤ پھر باہر نکلکر ہامان
بے پیر و سامان سے پوچھا وہ بولا عجب بات ہی کہ اب تلک مسند عزت الوہیت پر بیٹھا تھا اب عبودیت اور ذلت
اختیار کرتا ہی اب تلک لوگ تیری عبادت کرتے ہین اور اب تو اورون کی عبادت کریگا فرعون نے ہامان
کے ضلال سے موسی کی فرمانبرداری سے انکار کیا اور ارکان دولت کو بلا کر کہا کہ یہ شخص اپنے جادو سے
ہمارا ملک لینا اور ہمکو نکالنا چاہتا ہی تمھاری کیا صلاح ہی سب نے کہا بڑے بڑے جادوگرون کو بلاؤ اور موسی
سے مقابلہ کرواو رجب وہ غالب ہوجاوینگے تو حق اور باطل ظاہر ہوجائیگا فرعون نے حکم دیا کہ تمام اپنے ملک
کے جادوگر حاضر کرو چنانچہ تھوڑے عرصے مین بہتر ہزار جادوگر فرعون کے دربار مین حاضر ہوے فرعون نے
انکو نوازش خسروانہ سے امیدوار کیا اور حکم فرمایا کہ عید کے دن صحراے عیدگاہ مین سب حاضر ہون اسقدر
خلقت جمع ہوئی کہ اُنکے انبوہ سے صحرا اور کوہ آدمیون سے بھر گیا جادوگرون نے اُس عرصہ مین ستر ہزار
لاٹھیان اور رسیان بصورت سانپون کے شعبدے کی بنائین اور اُس میدان مین رکھین اور حضرت موسیٰ کے
آنے کے منتظر بیٹھے ناگاہ حضرت کلیم اور ہارون رسول کریم تشریف لائے اول حضرت موسی نے اُن ساحرون کو
نصیحت کی ساحرون نے جو حسن مقال اور کیفیت احوال حضرت موسی کا سُنا متردد و حیران ہوے کہ یہ صورت
باسعادت اور شکل بادولت تو مانند جادوگرون کے نہین ہی بہرحال بولے اے موسی اگر تو ہمپر غالب ہوگا تو ہم
تیری متابعت کرینگے لیکن بعزت فرعون امید ایسی ہی کہ ہم غالب ہوونگے موسی سے کہا کہ تم پہلے اپنا جادو ڈالتے
ہو یا ہم ڈالین حضرت نے کمال بےپروائی سے فرمایا کہ تمھین ڈالو جب اُنھون نے اپنے شعبدون کو ڈالا
آفتاب کی گرمی سے وہ مورتین جو مجوف کرکے پارے سے بھری تھین حرکت کرنے لگین لوگ اُنکو سچ زندہ سمجھ کر
ڈرنے لگے جب حضرت موسی نے بحکم ملک علام اپنے عصا کو پھینکا اژدہاے عظیم بنگیا اور کف مُنھ سے نکلنے لگے اور
اُن ستر ہزار شعبدون کو ایسا نگل گیا کہ اُنکا نام و نشان باقی نرہا اور مانند رعد کے گرجتا تھا لوگونکا مارے ڈر کے
کلیجہ پانی ہوتا اور پتھر اور اینٹ جو سامنے آتا تھا اُسکو چبا جاتا تھا اور بعد اُسکے مُنھ پھیلا کر فرعون کے قبے کی

طرف متوجہ ہوا فرعون اُسکی ہیبت سے بھاگا اور خلقت ایک دوسرے پر گرنے لگی اس صدمہ سے پچیس ہزار آدمی پامال ہوکر عدم کو چلے گئے اور قیامت کا شور اُس صحرا مین برپا ہوا جب موسی نے اُس اژدہے پر ہاتھ ڈالا بدستور عصا ہوگیا جب صدق موسی و ہارون کا جادوگرون پر روشن ہوا بے توقف سجدے مین گرے اور مسلمان ہوگئے جب فرعون اُنکے اسلام سے خبردار ہوا تب اُنکو بلا کر بہت ڈرایا اور کہا کہ اگر اُس دین سے بیزار نہوگے تو سب کا ایک ایک ہاتھ اور ایک ایک پاؤن کاٹ کر سولی پر چڑھاؤنگا لیکن تصدیق ایمانی اُن مومنان صادق کے دل مین ایسی جم گئی تھی کہ اپنا مرنا قبول کیا دین سے نہ پھرے اور بی بی آسیہ نے بھی اپنا ایمان ظاہر کیا اور دلائل نبوت حضرت موسی کے بیان کیے فرعون کے دل مین تو بسبب تربیت حضرت موسی کے اُنکی طرف سے دلمین کینہ تھا ہی اُس مظلومہ بے گناہ کو بھی نہایت عذاب سے شہید کیا اور بعد اُسکے بنی اسرائیل پر بہت اذیت اور سختی شروع کی اُنھون نے حضرت موسی سے عرض کی کہ تمھارے تشریف لانے سے پہلے اپنے باپ دادون سے آپکی نبوت کی خوشخبری سُنی تھی کہ بعد نبوت کے ہم نجات پاوینگے اسواسطے فرعون کی اذیت اُٹھانے مین صبر کرتے تھے اور آپکی امید پر جیتے تھے اب جو تم تشریف لائے تب بھی ہمارا دکھ نہ مٹا بلکہ تمھارے سبب سے بہ نسبت سابق کے زیادہ عذاب ہونے لگا اب ہمکو طاقت تحمل کی نہین اگر حکم ہو تو اس ملک سے ہجرت کر جائین یا لڑین حضرت موسی نے اُنکو دلاسا دیکر فرمایا کہ عنقریب تمھارے دشمن ہلاک ہوونگے اور خدا اُنکو اس زمین کا مالک بناویگا جب حضرت موسی کی قوم فرعون کی متابعت سے ناامید ہوئی تب اللہ تعالی سے دعا مانگی اسواسطے اللہ تعالے نے اُنپر پے درپے بلائین نازل کین اور دو تین سال تک قحط پڑا بعد اسکے طوفان ظاہر ہوا بعضے علما کہتے ہین طوفان پانی کا تھا اور بعضے فرماتے ہین کہ طاعون تھا کہ سات روز کے عرصہ مین ستر ہزار قبطی ہلاک ہوگئے پھر سات روز تک لشکر ملخ کا اُنکے کھیتون پر مسلط ہوا کہ میوہ اور کھیت اور پوست درخت کے سب کھا گئے اور تمام اسباب زندگانی کا نابود کردیا ہر بار جب آفت نازل ہوتی تو توبہ کرتے جب حضرت موسی کی دعا سے دفع ہوتی تو پھر کفر کی راہ پر قائم ہوجاتے بعد اُسکے قمل کی بلائین پھنسے یعنے ملخ کے بچے اس کثرت سے پیدا ہوئے کہ تمام مکان اور فرش اور برتن و طعام و لباس مین اور آنکھون مین اور منھ مین سب جگہ مین محیط تھے اس مصیبت کے دفع کرنے کے بعد سرکشی زیادہ کرنے لگے تو اللہ تعالے نے دریاے نیل کا پانی قبطیون پر خون کردیا چنانچہ ایک پیالہ مین بنی اسرائیل جو پیتا تھا تو آب صاف تھا اور قبطی کی طرف خون ناب تھا نقل ہے کہ ایک قبطن ایک بنی اسرائیل کی عورت سے منت بولی کہ اے بہن مین پیاس سے مرتی ہون تو اپنے منھ مین کلی لیکر میرے

منھ مین ڈال دے جب بڑوسن نے کلی اُسکے منھ مین ڈالی فی الفور خون خالص ہوگیا نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ غَضَبِہٖ بعد اس بلا کے دفع ہونے کے پھر سرکشی شروع کی تو اللہ تعالیٰ نے چھوٹے مینڈکون کا لشکر دریاے نیل سے بھیجا کہ فرش اور کپڑے اور کچا پکا کھانا اور لباس اور خوابگاہ مین سب مینڈک ہی مینڈک ہوگئے غرض یہ سب آفتین دیکھتے تھے اور ایمان نہ لاتے تھے بلکہ زیادہ ایذا پر مستعد ہوتے تھے جب وحی الٰہی حضرت موسیٰ پر نازل ہوئی

کہ تم اپنی تمام قوم کو مصر سے باہر لیجاؤ اور دریاے نیل پر مقام کرو

بیان حضرت موسیٰ اور بنی اسرائیل کے مصر سے نکلنے کا اور فرعون کے غارت ہونیکا

جب بنی اسرائیل واسطے تیاری اسباب سفر کے مشغول ہوے اکثر زیور قبطیون کا شادی کے حیلے سے عاریۃً مانگا مال کثیر بے مشقت اُنکے ہاتھ لگا اور آدھی رات کے وقت مصر سے باہر نکلے تمام مال و اسباب اور اہل و عیال ہمراہ لیا اور ایک منزل پر مقام کیا صبح کو قبطی خواب سے اُٹھے تو ایک بنی اسرائیل کا اثر نپایا اور اپنے مال کے ضائع ہونے سے دیوانون کی طرح شور و غل مچانے لگے اور واویلا کرنے لگے صورت حال فرعون سے جاکر عرض کی فرعون نے تمام لشکر کو جمع کرنیکا حکم دیا چاہا کہ اُسی روز تعاقب بنی اسرائیل کا کرے لیکن اُس روز قدرت خدا سے سب قبطیون کے گھر ایک ایک لڑکی باکرہ بمرگ مفاجات مرگئی اسواسطے توقف ہوا دوسرے دن دسوین تاریخ محرم کی فرعون لشکر جرار لیکر حضرت موسیٰ کے پیچھے روانہ ہوا اور چھ ساعت دن چڑھا کہ مقدمہ لشکر فرعون کا موسیٰ کے نزدیک پہونچا بنی اسرائیل نے نہایت بیقراری سے عرض کی کہ یا نبی اللہ دشمن آپہونچا ہم بیشک گرفتار ہونگے اسواسطے کہ پیچھے سے تو آتش شمشیر ہے اور آگے دریاے مواج ہے حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجکو نصرت کا وعدہ دیا ہے وعدہ اُسکا سچا ہے تم غمگین مت ہو عنقریب کشایش ہوگی اُسی حال مین جبرئیل وحی لیکر نازل ہوے اِضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ یعنی مار تو اپنی لاٹھی سے دریا کو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حق تعالےٰ سے دعا مانگی اور بعد اسکے عصا سے دریا کو مارا اُس قادر ذوالجلال کے حکم سے فی الفور دریا ٹھہر گیا اور بارہ کوچے بشمار اسباط بنی اسرائیل کے بنگئے پانی مانند بارہ طاقون کے درمیان ہوا کے قایم ہوا نسیم عنایت چلنے لگی آفتاب لطف نے دریا کے قعر کو فی الفور سکھا دیا بنی اسرائیل ہر ایک سبط ایک ایک کوچے سے پیٹھے اور بسبب لطافت پانی کے نہایت صفائی سے ہر ایک سبط دوسرے سبط کے حال کو دیکھتے باتین کرتے جاتے تھے حضرت موسیٰ کنارہ دریا پر اتنا کھڑے رہے کہ تمام صغیر و کبیر دریا کے اندر آپہونچے بعد اُنکے حضرت موسیٰ بھی روانہ ہوے اور بقدر چار ساعت نجومی کے اُس بحر ہائل سے ساحل نجات پر پہونچے فرعون جب ہامان

پہونچا اور دریا کو اس حال مین دیکھ کر مارے ہیبت کے کانپنے لگا اور اللہ تعالی کی قدرت سے معجزہ موسی کا دیکھکر
فکر کے دریا مین ڈوبا اور چاہا کہ مصر کو پھر جاؤن یا متابعت موسی کی کرون ہامان سے جب مشورت کی تو اُس
ملعون نے اُسکو اس نیت سے باز رکھ کر کہا کہ اتنی مدت بادشاہی کی اور مرتبہ خدائی کو پہونچا اب شرم نہین
آتی کہ بنی اسرائیل جو اپنے جادو سے دریا کے پار گئے ہین اُنکا دین قبول کرے یا مصر کو پھر جاوے اور تیرے
تئین یہ عار لاحق ہو یہ دریا تو تیری ہی ہیبت سے ایسا قائم ہو رہا ہی جلد اپنے تئین بنی اسرائیل تک پہونچا
اور اپنا بدلا لے فرعون بے عون ہامان کے لغویات اور ہذیان سنکر راہ راست سے بیراہ ہوا اور گھوڑا دریا
مین ڈالا تمام لشکر اُسکی متابعت سے دریا مین پیٹھا جب ادنیٰ اعلیٰ صغیر و کبیر دریا مین داخل ہوے اور مقدمہ لشکر
قبطیون کا کنارے سے قریب پہونچا تب خدا کے حکم سے اجزا پانی کے ملنے لگے اور دریا جیسا تھا ویسا متصل
ہو گیا اور سبکو یکبارگی ہلاک کر کے پانی کی راہ سے آگ مین پہونچایا نَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنْ غَضَبِ اللّٰہِ وَغَضَبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ
جب بنی اسرائیل نے خلصی پائی اور قبطی بعد غرق کے پانی کے مُنھ پر آئے بنی اسرائیل نے اپنے دشمنون کو اس حال
مین دیکھ کر شکر خدا کا کیا اور حضرت موسی کی نبوت کے زیادہ معتقد ہوے بعد اُسکے قبطیون کی لاشون پر دوڑکر
لاکھون روپیے کا لباس اور زیور اُتارا حضرت موسی نے ہر چند منع کیا کہ اس مال پر جو نکلنے کی شب مانگ لائے
تھے قناعت کرو وہ ہرگز باز نہ آئے اس بغیر مانی کی نحوست سے آخر گوسالہ پرستی کی بلا مین گرفتار ہوے چنانچہ
تفصیل اُسکی معلوم ہوگی پھر حضرت موسی نے یوشع بن نون کو چوبیس ہزار آدمیون سے مصر کو بھیجا اُنھون
نے جا کر تمام خزانے اور اموال اُنکے جو اُٹھانے کے لائق تھے جمع کر کے حضرت موسی کے حضور مین بھیجے اور
باغ املاک ضبط کیے اور ایک شخص کو قبطیون مین اُنکی باقی جماعت پر حاکم بنا کر حضور مین پھر گئے

ذکر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کوہ طور پر جانے کا اور توریت لانے کا اور سامری کے گوسالہ بنانیکا

بنی اسرائیل نے کئی بار حضرت موسیٰ سے عرض کی تھی کہ ہمارے تئین علیحدہ شریعت چاہیے جو اُسکے موافق عمل
کرین اور رضاے الٰہی حاصل کرین حضرت موسیٰ نے جناب الٰہی مین مناجات کی حکم ہوا کہ کوہ طور پر آؤ
اور تیس روزے رکھو جب تمھاری خواہش میسر ہوگی اور مقصود حاصل ہوگا حضرت موسیٰ نے قوم کو نصیحت کی
اور حضرت ہارون کو خلیفہ کیا کہ میرے آنے تلک عبادت الٰہی مین مشغول رہو مین امیدوار ہون کہ خدا نئی شریعت
عنایت کریگا بعد اُسکے جو موسی قوم سے جدا ہو کر ستر آدمی روساے بنی اسرائیل کے ہمراہ لیکر گئے اور کوہ طور مین
معتکف ہوے اور ایک مہینے تلک روزے رکھے پھر حضرت جبرئیلؑ نے نازل ہو کر حکم دیا کہ دس اور روزے رکھو جب

وعدہ سے زیادہ دن گذرے بنی اسرائیل مضطرب ہوے اور آپس مین تجویز کرنے لگے سامری نے کہا کہ حضرت موسی تم سے رنجیدہ ہو کر گئے ہین تم اُنکے حکم سے برخلاف قبطیون کی لاشون پر سے مال اُتار کر متصرف ہوے اور اُنکے منع کرنے سے باز نہ آئے اسواسطے کنارہ کیا کہ تمھاری بیفرمانی کی شامت سے عذاب نازل نہوا اگر مال سے دست بردار ہو تو شاید تمسے خوش ہون اُنھون نے جو مال لائق جلانے کے تھا سو جلایا اور جو گلانے کا تھا سو سامری کے حوالے کیا کہ وہ زرگری کے ہنر سے واقف تھا سامری نے تمام سونا چاندی گلا کر ایک گوسالہ یعنے گائے کا بچہ ڈھال کر بنایا اور حضرت جبرئیل کے گھوڑے کے قدم کی خاک جو فرعون کے ڈوبنے وقت اُسنے لی تھی وہ گوسالہ کے پیٹ مین ڈالی اُسی وقت وہ گوسالہ آواز کرنے لگا سامری نے کہا کہ یہ تمھارا اور موسی کا خدا ہے اُسکی عبادت کرو اور اِس سے حاجت مانگو وہ موسیٰ کو اور تمھارے سردارون کو پیدا کریگا وہ بیوقوف اُسکی بات پر دھوکا کھا کر گوسالہ کو لگے پوجنے اور سجدہ کرنے مگر بارہ ہزار آدمی اِس حرکت بد سے انکو منع کرتے تھے اور ملامت کرتے تھے اور حضرت ہارون نے ہرچند نصیحت کی مفید نہ پڑی اور حضرت موسیٰ کو اِس بات سے خبر نتھی جب چالیس دن پورے ہوے تو ایک ابر تاریک پیدا ہوا اور حضرت موسی نظر سے غائب ہوے اللہ تعالی نے انکو اپنے کلام سے مشرف کیا اور دس تختے توریت کے عنایت کیے جب حجاب اُٹھ گیا تو قوم نے کہا ہمنے تو یہ مشقت اسواسطے کی تھی کہ ہم بھی کلام آلہی سُنین اور سب قوم کے روبرو گواہی دین پھر حضرت موسیٰ نے عرض کی اور اُسی وقت ایک بادل رقیق پیدا ہوا اور حضرت موسی کو مع ستر آدمیون کے چھپایا اور اُن سب نے کلام آلہی سُنا جب پردہ اُٹھا تو آپس مین جھگڑنے لگے کہ ہم فقط کلام سُننے سے ایمان نلائینگے جبتک کلام کرنے والے کو نہ دیکھین گے حضرت انکی بدگمانی اور بداعتقادی سے متعجب اور حیران ہوے اُسوقت ایک ابر سیاہ پیدا ہوا اور زلزلہ شروع ہوا اور بجلی کڑکنے لگی سب طالبان دیدار فی الفور ہلاک ہوگئے حضرت موسی نے دعا مانگی خداوندا تو ہی گمراہ کرنے والا ہے اور تو ہی ہدایت دینے والا ہے اگر تو نے اُنکو طمع کلام سُنانے کا نہ دیا ہوتا وہ جرأت دیدار کی نہ کرتے اور چاہتا تو اُسن سے آگے مجکو اور اُن سبکو ہلاک کردیتا اور اب اگر مین تنہا قوم مین جاونگا اُنکے خون کی تہمت مجپر کرینگے اللہ تعالی نے حضرت موسی کی دعا قبول کرکے اُنکو پھر زندہ کیا سب نے اپنے گناہ سے استغفار کیا اور موسی کی نبوت پر تصدیق کی وہان سے رخصت ہو کر جو قوم مین پہونچے تو یہان عجب تماشا دیکھا کہ گوسالے کے آگے ڈھول بجتا ہے اور لوگ ناچتے ہین اور سجدہ کرتے ہین حضرت موسی پر جو غصے نے غلبہ کیا تو لوحین توریت کی ڈال دین اور بھائی پر عتاب کیا

اور اُنکی ڈاڑھی اور سر کے بال کھینچے اُنھون نے عذر کیا کہ بھائی مجھپر جگ ہنسائی مت کرو اور میری ڈاڑھی اور سر کے بال نہ کھینچو مین نے اُنکو نصیحت مین قصور نہ کیا اُنھون نے مجکو ضعیف سمجھکر میری نصیحت نہ مانی اور قریب تھا کہ مجکو مار ڈالین جب حضرت موسی کا غصہ تھما اور لوحین توریت کی اُٹھالین اور گوسالہ پرستون سے کہا کہ خدا نے مجکو کتاب عنایت کی اور اپنا عہد نیک کیا اور برخلاف حکم خدا اور حکم نبی تم عمل مین لائے سب نے کہا کہ ہمکو سامری نے گمراہ کیا جب سامری سے پوچھا تو وہ بولا کہ میرا نفس امارہ مجکو اس بات پر لایا حضرت نے فرمایا کہ مین تجکو جان سے نہین مارتا لیکن جب تک تو اس جہان مین زندہ رہے خدا کرے تیری کسی سے آشنائی نہ ہو اور کوئی بندہ تیرے ساتھ مصاحبت نکرے اور عاقبت مین تجکو خدا عذاب جہنم نصیب کرے پھر بنی اسرائیل نے حضرت موسی سے عفو تقصیر چاہا حکم الٰہی ہوا کہ توبہ تمھاری یہ ہے کہ جن لوگون نے گوسالہ پرستی کی ہے سب دو زانو بیٹھ جائین اور جنھون نے گوسالہ پرستی نہین کی وہ اُنکو قتل کرین اس حکم کو سنکر سب بیقرار ہوے اور بہت لوگ منکر ہوے کہ ہمنے تو پرستش گوسالہ کی نہین کی ہم کاہیکو اپنے تئین قتل کرین حکم الٰہی ہوا کہ اس گوسالہ کو برادہ کرکے اسکی خاک بناکر دریا مین پھینکوا اور تم سب لوگ پانی اس دریا کا پیو سب نے پانی پیا جنھون نے گوسالہ نہین پوجا تھا اُنپر کچھ علامت ظاہر نہین ہوئی اور گوسالہ پوجنے والون کی زبان پر زرین نقطے پیدا ہوگئے اور رنگ انکا زرد ہوگیا جب اُن سب نے کفن پہنے اور وصیتین کین اور قتل گاہ کو روانہ ہوے عجب اُسوقت کا عالم تھا کہ ایک جہان درہم برہم تھا نالہ و شور و گریہ و زاری بنی اسرائیل مین شروع ہوئی اور ایک ابر سیاہ پیدا ہوا تا کہ ایک دوسرے کو نہ دیکھے اور باپ بیٹے پر اور بیٹا باپ پر رحم نکرے جب قتل عام ہوا اور ہزارون آدمی کا تیغ سے انتقام ہوا تب حضرت موسی و ہارون نے جناب الٰہی مین عاجزی کی پھر توبہ قبول ہوئی اور قتل سے امان پائی

احوال قارون کے خسف ہونے کا

کہتے ہین کہ قارون حضرت موسیٰ کے چچا کا بیٹا تھا اور ایسا حسین تھا کہ لوگ اُسکو منور کہتے تھے اُسنے حضرت موسی سے علوم عجیب سیکھے تھے اُنہین سے علم کیمیا تھا جب یہ علم اُسکو ملا تو کثرت اُسکے مال کی اس درجہ کو پہونچی کہ چالیس خچر اُسکے خزانہ کے صندوقون کی کنجیان کھینچتے تھے جب حضرت موسیٰ نے اُسکو زکوٰۃ کا حکم دیا اور فرمایا کہ ہزار دینار سے ایک دینار زکوٰۃ دیا کرے تو یہ اُسپر شاق گذرا اور مجادلہ شروع کیا اور موسیٰ کی تابعداری سے نکلکر طریقہ سرکشی کا شروع کیا اور سواری کے وقت ہزار جوان بلباس عمدہ اور جواہرات سے مرصع اور زرّین سو لونڈیان ماہرو عنبر مو ساتھ لباس قیمتی کے خلخال اور تاج مرصع کے ہمرکاب چلتی تھین اور لوگ اُسکا تجمل دیکھکر کہتے تھے ۲

اسی کا شکے جو وہ ہمارے تئین ملتا جو قارون کو ملا ہی جب حضرت موسی نے واسطے ادا ے زکوۃ کے تاکید کی تب
اُسنے بنی اسرائیل کے جاہلون کو جمع کرکے کہا کہ تم سب باتون مین تابعداری موسی کی کرتے ہو اور اُسکا حکم تمپر جاری
ہی اب وہ چاہتا ہی کہ زکوۃ کے بہانے سے تمہارا مال لیوے اور تمکو فقیر کر دے تم کیون چپکے بیٹھے ہو جواب نہین دیتے
وہ سب بولے کہ تو ہمارا سردار ہی جو کچھ تیری راے مین آوے سو کر ہم سب تیرے تابع ہین قارون نے حضرت موسی
کو اذیت دینے کی مصاحبون سے مشورت کی آخر ایک عورت فاسقہ زناکار کو تلاش کیا اور ایک طباق زر و
جواہر کا اسکو دیکر یون مقرر کیا کہ جسوقت موسی مجلس مین وعظ کو بیٹھیں اور مجمع بنی اسرائیل کا ہو تب مجلس مین آنکر
حضرت موسی کے زنا کرنے کا اپنے ساتھ اقرار کر کہ بنی اسرائیل بے اعتقاد ہو کر حضرت موسی نے حق مین موافق
حکم توریت کے عمل کرین کہتے ہین کہ حضرت موسی ہر ہفتے مین ایکبار مجلس وعظ کیا کرتے تھے جب لوگ اُسدن جمع
ہوے قارون بھی نہایت تجمل اور شوکت سے حاضر ہوا اور حضرت موسی کے مقابلے مین بیٹھکر استہزا اور ہنسنا
شروع کیا اور وہ فاحشہ بھی آنکر مجلس کے گوشے مین بیٹھی جب مجلس گرم ہوئی اور دریا بھید کے حضرت موسی
کے سینے سے جوش مارنے لگے وہ عورت اُٹھی اور چاہا کہ قارون کی تعلیم کے موافق بہتان کرے اور حضرت
موسی کے دامن پاک کو تہمت سے آلودہ کرے حضرت مقلب القلوب نے اُسکی زبان کو پھیرا اور باآواز بلند بولی
کہ اے بنی اسرائیل قارون حضرت موسیٰ کا دشمن ہی اور کل مجکو اپنے گھر لیجا کر ایک طبق زر و جواہر کا دیا
اور کہا کہ مجلس عام مین حضرت موسی پر بہتان کر اور موسے کے زنا کرنے کی اپنے ساتھ گواہی دے اور مین اب
گواہی دیتی ہون کہ موسی پیغمبر خدا کا ہی اور نبی برحق ہی اور جو برائیان کہ مین نے کی تھین سب سے توبہ کرتی ہون
اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُوْسٰى كَلِيْمُ اللّٰهِ بنی اسرائیل نے حیران ہو کر قارون کو ملامت کرنا شروع
کیا پھر تو بحر غضب موسوی جوش مین آیا اور اُسی وقت منبر سے اُترے اور خاک پر سر رکھا اور خدا سے عرض کی
کہ خدایا تیرے دشمن نے میری ایذا کا قصد کیا اور چاہا کہ میرے تئین فضیحت کرے اگر مین تیرا رسول ہون تو
اسپر اپنا غضب نازل کر اور مجکو اسپر مسلط کر فی الفور حضرت جبرئیل نازل ہوے اور فرمایا اے موسی سر کو اٹھاو
اللہ تعالی نے تمہاری دعا قبول کی اور زمین کو تمہارے حکم مین کیا جیسا چاہو ویسا کرو حضرت موسی نے سر اٹھایا
اور فرمایا کہ اے بنی اسرائیل جیسے مجکو خدا تعالی نے فرعون پر مسلط کرکے ظفر دی ویسے اب مجکو قارون پر بھیجا ہی جو
کوئی اُسکا پیرو ہی سو اُسکے ساتھ رہے اور جو کوئی میرا تابعدار ہی اُس سے دور ہو جاوے سب بنی اسرائیل نے کنارہ
کیا اور بیزار ہوے مگر دو آدمی کہ بڑے مصاحب تھے وہ رفیق رہے اُسوقت حضرت موسی نے فرمایا یا ارض خذ

خشمگین ہوئے ای زمین لے اسکو زمین نے ٹخنون تک قارون کو پکڑا وہ بیوقوف تمسخر سے بولا کہ ای موسیٰ یہ کیا سحر ہی
پھر جب بار دیگر حضرت موسیٰ نے زمین کو حکم دیا گھٹنون تک زمین مین دھنس گیا اُس بار نہایت ڈرا ہر چند امان مانگی
منظور نہ ہوئی کہتے ہین کہ ستر بار حضرت موسیٰ نے زمین کو حکم دیا اور ہر بار وہ عاجزی کرتا رہا حضرت موسیٰ نے مطلق
التفات نہ کیا آخر بالکل زمین مین دھنس گیا بنی اسرائیل کے فاسد و حاسد کہتے تھے کہ موسیٰ نے مال کی طمع سے
قارون کو امان نہ بخشی یہ بات حضرت موسیٰ نے سُنی پھر دعا مانگی اور زمین کو حکم کیا تمام اسباب و مال و فرش
و فروش و نقد و جنس مع حویلی گھس گیا اور تحت الثرای کی طرف روانہ ہوا نعوذ باللہ من غضبہ

ذکر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے شام کیطرف جانیکا اور بنی اسرائیل کے بیابان تیہ مین گرفتار ہونیکا

حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل کو حکم دیا کہ حکم الٰہی یون ہی کہ تیاری لشکر کی کرو اور بیت المقدس کو جبارون
اور عمالقہ کے ہاتھ سے چھڑاؤ چنانچہ از انتقام اور ترتیب لشکر کے روانہ ہوے جب اُس ملک کے نزدیک پہونچے
بارہ نقیب یعنے بارہ سردار ہر ایک سبط کا ایک ایک آدمی مقرر کیا کہ عمالقہ کے ملک مین جا کر بطریق جاسوسی
کے اُنکا حال اور کیفیت دریافت کرکے جلد پھر آؤ جب بارہ نقیب جبارون کے دار الملک مین پہونچے
عوج بن عوق کہ جسامت اور قوت مین کوئی اُن جبارون مین اُسکے برابر نہ تھا اتفاقاً اُنسے دوچار ہوا
اور اُنکو آگے سے خبر پہونچی تھی کہ مصر کی طرف سے لوگ ہمارے مقابلے کو آتے ہین اسواسطے عوج نے بارہ
نقیبون کو اپنی آستین مین یا دامن مین ڈال کر بادشاہ کے حضور مین لیجا کر بکھیر دیا اور کہا کہ یہ لوگ
ہمارے مقابلے کو آئے ہین بادشاہ نے حکم کیا کہ اُنکو زندہ چھوڑ دو جو یہ بات جا کر ہمارے طول قامت اور
جسامت کی اپنے لشکر مین بیان کرینگے تو رعب اور ہیبت سے اُنکا عزم سست ہو گا کہتے ہین کہ بنی اسرائیل
کے نقیبون کا قد چھ گز سے اور پانچ گز سے کم نہ تھا لیکن بہ نسبت قدون عمالقہ کے مانند چڑیا کے
دکھلائی دیتے تھے جب نقیب وہان سے پھر کر بنی اسرائیل کی طرف روانہ ہوے راستے مین آپس مین
اقرار کیا کہ ہرگز جبارون کے قد و قامت کا احوال اپنے لشکر مین مت ظاہر کیجیو سواے حضرت موسیٰ اور
ہارون کے دوسرے سے مت کہیو اسواسطے کہ بنی اسرائیل خفیف العقل اور قلیل الہمت ہین جب یہ
حال سنین گے تو بیشک لڑائی سے بیٹھ رہین گے جب یہ لشکر مین پہونچے تو دس آدمیون نے عہد شکنی کی
اور عمالقہ کی شوکت اور جسامت کا احوال بنی اسرائیل سے ظاہر کر دیا مگر یوشع بن نون اور کالب ابن
یوقنا نے اس بھید کو چھپایا لشکر حضرت موسیٰ کا انکی شوکت سنکر لڑائی سے بیٹھ رہا ہر چند موسیٰ اور

حضرت ہارون نے نصرت الٰہی کا وعدہ کیا اور فتحمندی کی امید دی کچھ فائدہ نہوا اور سب متفق اللفظ ہو کر کہنے لگے
کہ ہمارے تئین انکے مقابلے کی طاقت نہین ہمکو اس ملک کی طمع نہین اگر تمکو اُسکے لینے کی تمنا ہے تو تم اور تمھارا
خدا جاؤ اور لڑو ہم تو یہین بیٹھے ہین حضرت موسیٰ اُنکے تمرد سے غصہ ہوے اور سر بسجدہ ہو کر دعا مانگی کہ یا الٰہی
میرا اختیار سواے اپنے نفس اور بھائی کے اور دن پر نہین جدائی کر تو درمیان ہمارے اور ان فاسقون
کے اس عرصہ مین ایک ابر سیاہ پیدا ہوا اور آواز صریح اُس مین سے آئی کہ اے موسیٰ یہ گروہ بنی اسرائیل
کہانتک نافرمانی کرینگے اور ظاہر معجزون سے منکر ہو وینگے اتنا نہین جانتے کہ طرفۃ العین مین سب کو ہلاک
کرونگا اور اُنکے عوض نئے لوگ پیدا کرونگا حضرت موسیٰ نے عرض کی کہ یا رب اگر تو اپنی قہاری سے اُن قوم
کو ہلاک کریگا تیرے ملک مین تو کچھ نقصان نہوگا لیکن جو امت میرے بعد پیدا ہوگی کہیگی کہ موسیٰ نے اپنی قوم کو
بد دعا سے ہلاک کروا دیا تیرا حلم بڑا ہے اور احسان بہت ہے بخش دے انکو اور ناگاہ مت ہلاک کر پھر حکم ہوا
کہ مین نے تیری دعا قبول کی اور انکو تیری خاطر سے بخشا لیکن تو نے انکو فاسق کہا ہے مجکو اپنی عزت و جلال
کی قسم ہے کہ سواے تم دو بھائیون کے اور یوشع اور کالب کے سبکو اس بیابان مین حیران و پریشان
رکھونگا بعد اس حکم کے اُن دس آدمی بھید کھولنے والون کے بدن سے کوڑھ ٹپکنے لگا اور جثے انکے گل گئے
اور فنا ہو گئے اور باقی بنی اسرائیل بے فرمانی کے وبال سے گرفتار ہو کر اس جنگل مین مقید ہو گئے حضرت موسیٰ
اور ہارون اور یوشع اور کالب تو عمالقہ کی طرف تشریف لیگئے اور بنی اسرائیل مصر کی طرف روانہ ہوتے تمام
دن منزل کی شام کو پھر اپنے تئین منزل اول مین پایا ناچار ہو کر پھر حضرت موسیٰ پھرے اس امید پر کہ شاید
کسی حیلے بہانے سے انکو پھر راضی کرین اور حضرت موسیٰ جو عمالقہ کیطرف تشریف لیگئے تو اتفاقاً اول عوج
بن عوق سے ملاقات ہوئی کہتے ہین حضرت موسیٰ کی لاٹھی دس گز کی تھی اور دس گز اُچھلے تب لاٹھی کا سرا
عوج بن عوق کے ٹخنے مین لگا عوج مانند پہاڑ کے گر گیا اور اُسی ایک زخم سے اپنی جان کو بڑی ذلت سے مالک
دوزخ کو سونپا جب حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کی طرف سے پھرے تو انکو اُسی منزل مین پایا اور کولھو کے بیل
کی طرح تمام رات دوڑتے تھے اور فجر کو پھر منزل اول مین موجود ہوتے تھے حضرت موسیٰ کو ہنوز انکی گرفتاری
کا حال معلوم نہین ہوا تھا اسواسطے فرمایا کہ اے لوگو مین وہان گیا اور اُنمین سے ایک شخص کو مین نے مارا
کہ اللہ تعالیٰ نے روے زمین پر ایسی جسامت اور قد و قامت کا دوسرا شخص پیدا نہین کیا لیکن تم بغیر میرے
نہ جانا جب طبیعت نے نہ چاہا کہ اس ملک مین جاوین اب ہمت باندھو اور آگے چلو شہر انکا فتح [illegible]

بنی اسرائیل نے اپنی سرگردانی کا احوال عرض کیا تب موسیٰ بہت ملول ہوے اور خداے تعالے کے وعدہ کے
جلد ظاہر ہونے سے حیران ہوے خطاب الٰہی آیا کہ اے موسیٰ ایسے فاسقون کے واسطے غمگین مت ہو جب تونے
چار و ناچار مصیبت پہ دل رکھا اور بہت دوڑ دھوپ کی پر جہان کے تہان رہے اس جنگل سے باہر نہ نکل سکے جب
خرچ تمام ہوا اور ذخیرہ نر ہا تب حضرت موسیٰ سے بھوک کی فریاد و زاری کرنے لگے پھر حضرت موسیٰ نے دعا مانگی
تب خوان احسان الٰہی سے اسطرحپر راتب مقرر ہوا کہ شب کو ترنجبین برف سے سپید اور شہد سے شیرین درختون پر
گرتا اور عصر کے وقت لاکھون پرند مانند کبک کے اُنکے لشکر مین خود بخود بیٹھ آتے حکم یون ہوا کہ ہر شخص حاجت سے
زیادہ نہ لیوے اور دوسرے دن کا ذخیرہ نکرے مگر شنبے کے روز یکشنبے کے واسطے ذخیرہ کرین لیکن بنی اسرائیل تو
کثرت حرص سے زیادہ حاجت سے ذخیرہ کرتے تھے پر پھر کو اُس گوشت مین کیڑے پڑجاتے تھے اور زیادہ ترنجبین
لینے والون کو اُس روز کچھ نہ ملتا تھا بے نصیب رہتے تھے اور پانی کی یہ سبیل ٹھہرائی کہ حضرت موسیٰ کا جب
مقام ہوتا تھا تو اپنی لاٹھی ایک پتھر پر مارتے تھے تو بارہ سبطون کے واسطے بارہ چشمے خوشگوار مانند آب حیات
کے جاری ہو جاتے تھے جب کپڑے پھٹ گئے تب حکم ہوا کہ پرانے کپڑون کو پتھر کے چشمون مین ڈبو دو تو نئے ہو جاوینگے
اور اگر کپڑے میلے ہو جاوین تو آگ مین ڈال دو میل سب جلکر صابون سے زیادہ سپید ہو جاوینگے اور قدرت
کاملہ الٰہی سے جب لڑکا پیدا ہوتا تو قمیص سمیت وجود مین آتا اور جسقدر لڑکے کو نشو و نما ہوتی وہ قمیص بھی قد
کے موافق بڑھتا جاتا اور صفائی اور شفافی اور ملائمت اُس قمیص کی ایسی ہوتی تھی کہ ململ اور خاصہ و تنزیب
اُسکے آگے بے زیب تھا جب چند مدت اسطرح پر کٹی بنی اسرائیل تو اپنی وضع اصلی اور عادت جبلی سے باز نہ آتے
تھے اور کفران نعمت کے خوگر ہو رہے تھے کہنے لگے کہ رات اور دن ترنجبین اور پرندون کے گوشت لذیذ کھانے
سے ہمارے منہ کا مزہ بے مزہ ہو گیا ہے تو ایک نوع کے طعام پر صبر نہین کیا جاتا تم دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ
ہمکو مسور کی دال اور پیاز اور لہسن اور ساگ بھاجی دیوے تو ذرا منہ سوندھا ہو حضرت موسیٰ اُن لوگونکی
سمجھ بوجھ سے نہایت ملول ہوے اور فرمایا کہ عجب قوم جاہل ہو کہ ساگ بھاجی کو خوان آسمانی پر تفضیل دیتے
اور خوراک حیوانی کو خوان نعمت رحمانی پر ترجیح کرتے ہو زہے عقل و زہے شعور کیون نہو جیسی روح
ویسے فرشتے اور چاہا کہ اُن جاہلون کو چھوڑ کر باہر نکل جاوین لیکن صبر کیا اور منتظر امر الٰہی کے رہے
اور چالیس برس کے عرصہ مین اُس جماعت نافرمان مین سے کوئی باقی نر ہا سب فنا ہو گئے مگر یوشع اور
کالب رہے اور اُس مدت مین جتنے ہلاک ہو گئے اللہ تعالے نے اُنکی نسل سے اُتنے ہی پیدا کیے چنانچہ

بروقت نکلنے تیہ کے جتنے داخل ہوے تھے اُتنے ہی موجود تھے بغیر زیادہ اور نقصان کے

ذکر حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کے ملنے کا

جب موسیٰ مصر پر غالب ہوے اور قبطی ہلاک ہوے موسیٰ اکثر مجلس مین وعظ و نصیحت فرماتے تھے ایکروز حق تعالیٰ سے سوال کیا کہ الٰہی تیرے بندون مین سے کوئی مجھ سے زیادہ عالم ہووے تو مجکو بتا حق تعالیٰ نے وحی نازل کی کہ میرا ایک بندہ ہے تجھ سے زیادہ تر عالم ہے کہ مین نے اپنے علم کے اسرار اُسکے سینے مین رکھے ہین دریا کے کنارے پر ہے جہان مچھلی گم ہوگی وہان وہ تمکو ملیگا حضرت موسیٰ نے یوشع کو ساتھ لیا اور کئی روٹیان اور کئی مچھلیان بھنی ہوئی لیکر مجمع البحرین کی طرف متوجہ ہوے جب مجمع البحرین کے قریب ایک چشمے پر پہونچے وہان آرام کیا حضرت موسیٰ بسبب ماندگی کے سو رہے اور یوشع نے اُس چشمے سے وضو کیا جب چند قطرے پانی کے اُس بھنی مچھلی پر گرے اُس مچھلی نے زندہ ہوکر دریا کی راہ لی جب وہان سے آگے چلے تب حضرت موسیٰ نے یوشع سے کھانا مانگا اُنھون نے احوال مچھلی کے دریا مین جانیکا بیان کیا کہ پانی کے قطرے اُسپر گرے تو وہ زندہ ہوکر دریا مین چلی گئی اور جہان تلک اُسنے سیر کی وہان تلک ایک راہ پانی مین بنگئی حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ یہ وہی بات ہے جسکو ہم طلب کرتے تھے یعنے گم ہونا مچھلی کا خضر کی ملاقات کی جگہ ہے وہان سے اُلٹے پھرے اور حضرت خضر کو صحرا مین پایا کہ عبادت الٰہی مین مصروف تھے بعد فراغت عبادت کے حضرت موسیٰ سے احوال پوچھا اُنھون نے فرمایا کہ مقصود اس سفر سے یہ ہے کہ چندروز تمھاری صحبت مین مشرف رہون اور وہ علم کہ خدا نے تمکو بخشا ہے سیکھون حضرت خضر نے کہا کہ آپکی التماس تو قبول ہے لیکن رفاقت ہماری مشکل ہے اسواسطے کہ شاید مین از روی علم باطن کے ایک کام کرون کہ ظاہر اُسکا کراہت ہوا ور انجام اُس کام کا خیریت اور کرامت ہو اور بغیر حقیقت ظاہر ہونے کے تمسے صبر نہ ہوسکے گا اور غدر و انکار سے پیش آوگے اسواسطے مصاحبت کی گرہ ٹوٹ جاویگی اور رفاقت کا رشتہ بند ہوجاویگا حضرت موسیٰ نے کہا کہ انشاء اللہ تعالیٰ مین صبر کرونگا اور تمھارے حکم سے نافرمانی نہ کرونگا حضرت خضر نے کہا کہ اگر تم میری مصاحبت چاہتے ہو تو جبتلک مین نہ کہون تب تلک تم سوال مت کیجیو بعد اس قول و قرار کے وہ دونون دریاے سعی مین روانہ ہوکر کشتی مین بیٹھے حضرت خضر نے لوگون سے پوشیدہ دو تین تختے کشتی کے اکھاڑکر دریا مین پھینک دیے اور صاحبان کشتی سے کہا کہ جلد اپنی کشتی کا بند و بست کرو نہین تو ڈوب جاوگے لوگ دوڑے اور جلد لکڑیون کے ٹکڑے جوڑکر کشتی کو درست کیا لیکن صاحب کشتی کا دل کشتی کے معیوب ہونے سے ٹوٹ گیا حضرت موسیٰ نے فرمایا ایسی مضبوط کشتی مین سوراخ کرنا اور اتنے

لوگون کے غرق ہونیکا خیال نکرنا نہایت ظلم اور خلاف شرع ہی حضرت خضر نے فرمایا مین نے تمسے نکہا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نکر سکوگے حضرت موسیٰ نے عذر کیا کہ مین نے بھولے سے یہ بات کہی پھر مین نہ بولونگا جب کشتی سے اُترے اور شہر کے پاس پہونچے وہان کئی لڑکے کھیل رہے تھے اُنمین سے ایک حسین وملیح لڑکے کو پکڑ کر گرا یا اور اُسکو گلا چھری سے کاٹا حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ بیگناہ کا قتل کرنا خصوصاً معصوم کا کسی دین وملت مین جائز نہین تو نے کیا غضب کیا حضرت خضر نے فرمایا کہ مین آگے ہی کہہ چکا تھا کہ تو صبر نکر سکیگا پھر حضرت موسیٰ نے عذر کیا اور فرمایا کہ اگر ابکی بار بولون تو مجکو اپنی مصاحبت مین ست لیجا اور وہان سے آگے چلے رات کو ایک گانون مین پہونچے موسم بھی سردی کا تھا اُس گانون والون سے ضیافت مانگی اُنھون نے کھانا نہ دیا بھوکے پیاسے پڑرہے فجر کو اُسی بستی مین ایک دیوار ٹیڑھی گرنے کے قریب تھی حضرت خضر نے اُسکو بغیر مزدوری کے درست کردیا حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ اس گانون کے لوگون نے بیمروتی سے طریقہ مہمان نوازی سے منہ موڑا مناسب تو یہ تھا کہ اُنسے مزدوری لیتے اور بھوک کا غلبہ دفع کرتے ایسے بیمروتون سے مروت کرنا مناسب نہین ہی حضرت خضر نے فرمایا هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ اب جدائی کی تیاری کیجیے اور رفاقت سے امید قطع کیجیے لیکن بگوش ہوش متوجہ ہوکر اسرار اُن فعلون کے جو بصورت خلاف شرع معلوم ہوتے ہین سُن لیجیے اور تشریف لیجائیے کشتی کے توڑنیکا سبب تو یہ تھا کہ راستہ مین کشتی کا ایک بادشاہ ظالم کے شہر مین تھا اور وہ مضبوط کشتیون کو چھین لیتا تھا اسواسطے مین نے اُسکو توڑا کہ بسبب عیب کے غصب سے بچیگی اور اُن غریب مالکون کی گذران چلیگی اور لڑکے کے قتل کرنیکا سبب یہ تھا کہ ماں باپ اُسکے نیکبخت اور موحد تھے اور لڑکے سے سواے کفر وعصیان وفساد کے کچھ وجود مین نہ آتا مین ڈرا کہ اثر اُسکے کفر وفساد کا ماں باپ کو پہونچیگا اور وہ اُسکی بدی مین گرفتار ہونگے اور خدا اُسکے ماں باپ کو فرزند صالح عطا کریگا اور فائدہ دیوار بنانیکا یہ ہی کہ وہ دیوار دو یتیمون کی ہی اور باپ اُنکا مرد صالح اور متقی تھا اور اُسکے تلے خزانہ تھا اگر وہ دیوار اب گرتی تو وہ یتیم اُس خزانہ سے بے نصیب رہتے اسواسطے مین نے بموجب الہام ربانی کے اُس دیوار کو بنایا کہ بعد اُنکے بالغ ہونے کے اگر گریگی تو خزانہ اُنکے ہاتھ لگیگا حضرت موسیٰ نے وصیت چاہی اور رخصت ہوے ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ اگر حضرت موسیٰ صبر کرتے تو عجائب اسرار الٰہی اور غرائب امور نامتناہی بیان مین آتے اور اللہ تعالیٰ اُن سب کی خبر دیتا

ذکر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وفات پانے کا

جب زمانہ حضرت موسیٰ کی رحلت کا نزدیک پہونچا تو فرمایا کہ تمام بنی اسرائیل کو شمار کرو اور اُن لوگون کو جو مصر سے

نکلنے کے وقت حاضر تھے تلاش کر و نقیبون نے عرض کی کہ سوائے یوشع اور کالب کے اُنمین سے کوئی باقی نہین پھر سبکو جمع کیا اور وصیت کی حضرت یوشع کو اپنا خلیفہ کیا اور کاتبون کو جمع کر کے توریت کے کئی نسخے لکھوائے گئے اور ایک نسخہ اپنے دست مبارک سے لکھ کر جبرئیل کے ساتھ مقابلہ کیا اور باقی نسخے اُس نسخہ سے مقابلہ کیے اور اسباط کو تقسیم کیے اور حضرت یوشع کو قوم کی تربیت کا اور بنی اسرائیل کو حضرت یوشع کی فرمانبرداری کا بڑی تاکید سے حکم دیا اور ساتوین تاریخ ماہ آذر کی اس دارِ ناپایدار کو رخصت کیا اور حضرت ہارون نے حضرت موسیٰ سے تین برس آگے بعد بلائے تیہ کے وفات پائی

فصل بعد حضرت موسیٰ کے یوشع بن نون خلیفہ ہوئے اور انکے بعد کالب بن یوقنا خلیفہ ہوئے اور بعد انکی وفات کے حضرت حزقیل ہوئے ان تینون پیغمبرون کا نام قرآن شریف مین مذکور نہین اور تواریخ کی کتابون مین جو انکا حال مذکور ہے سو اسقدر ہے کہ یہ تینون پیغمبر تھے اور موافق احکام توریت کے حضرت موسیٰ کی شریعت کے تابع تھے اور انکے زمانہ مین جو قوم بت پرست تھی انسے لڑائیان رہین اور اکثر ملک فتح ہوئے اور بہت لوگ مسلمان ہوئے سوائے اسکے کہ حضرت موسیٰ کے دین کی تائید کرتے رہے اور انکا احوال یا کوئی معجزہ انکا مذکور نہین اسواسطے حضرت الیاس کا حال لکھا جاتا ہے

ذکر حضرت الیاس علیہ السلام کا

جب حضرت حزقیل علیہ السلام نے وفات پائی اور بادشاہی بنی اسرائیل کی ملک شام مین متفرق ہوگئی ہر ایک نے مذاہب باطلہ اختیار کیے اور احکام توریت بالکل نسیًا منسیًا کر دیے منجملہ ان مشرک بادشاہون مین سے بادشاہ شہر بعلبک کا تھا کہ بت پرستی کرتا تھا اور ایک بڑا بت طول مین بیس گز کا نام اُسکا بعل تھا اور شیطان اُسکے پیٹ مین جا کر لوگون کو امر و نہی کرتا تھا اور چار سو خادم اُس بُت کی خدمت مین رہتے تھے اور لوگ اُس بت کو خدا سمجھ کر پوجتے تھے جب گمراہی انکی حد سے زیادہ ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت الیاس کو پیغمبر کر کے انکی ہدایت کے واسطے بھیجا وہ قوم کو نصیحت کرتے تھے کہ اے لوگو تم بعل کو خالق کہتے ہو اور احسن الخالقین کو چھوڑے دیتے ہو اور شریعت موسیٰ کی اور احکام توریت کے انکو پہونچائے ہر چند کہ تاکید اور مبالغہ کیا اور احکام توریت کے انکو سنائے سوائے ایک شخص کے کہ اُس بادشاہ کا وزیر تھا کوئی اُنپر ایمان نہ لایا جب بنی اسرائیل حضرت الیاس کی دعوت سے خبردار ہوئے تو آگ حسد کی اُنکے سینے مین مشتعل ہوئی اور طبیعت انکی حضرت الیاس کے مارنے پر مشتغل حضرت الیاس اُن کافرون کے خوف سے پہاڑون مین تشریف لیگئے اور آٹھ برس تک مخفی رہے بادشاہ بعلبک نے ہر چند لوگ انکی تلاش مین بھیجے مگر حافظ حقیقی نے اُن ملعونون کے شر سے انکو محفوظ رکھا بعد سات برس کے اُس بادشاہ کا بیٹا نہایت بیمار ہوا کہ تمام طبیب اُسکے معالجے سے عاجز ہوئے بادشاہ اور اُسکا قبیلہ بعل کی بندگی کو اپنے بیٹے کی تندرستی کے واسطے وسیلہ کرتے تھے جب اثر شفا کا ظاہر نہوا تو بعل کے

خادمون نے بادشاہ سے کہا کہ بعل تمسے رنجیدہ ہی اسواسطے کہ تمنے الیاس کی تلاش چھوڑدی اور اُسکو قتل نکیا
جبتلک الیاس زندہ رہیگا تبتلک بعل بات نکریگا بادشاہ نے کہا میری خاطر بیٹے کے مرض مین مشغول اور ایکدم
قرار و آرام نہین ہی اگر تندرست ہوگا تو دلجمعی سے الیاس کو طلب کرکے مار ڈالونگا تجانے کے خادمون نے کہا
بہتر یہ ہی کہ ملک شام کے اور بتون سے رجوع کرکے اپنے بیٹے کی تندرستی مانگو جب بعل کا غصّہ اُتریگا تو تم اپنی حاجتین
اُسوقت درپیش کیجیو بعد اُسکے بادشاہ بعلبک نے بموجب اشارہ اُن خادمون کے چارسو ملاعین بیدین کو
تیار کرکے ملک شام مین بھیجا کہ وہان کے بتون سے تندرستی میرے بیٹے کی مانگین جب یہ لوگ روانہ ہوے
راستے مین اُس پہاڑ مین مقام کیا جہان حضرت الیاس مقیم تھے اُسوقت حضرت الیاس بموجب حکم الٰہی کے
پہاڑ سے اُترے اور اُن لوگون سے مجادلہ شروع کیا اور فرمایا کہ بادشاہ سے کہو کہ خداے تعالے فرماتا ہی کہ
مین خدا ایک ہون کہ سواے میرے دوسرا خدا نہین ہی اور ابراہیم اور اسمٰعیل اور یعقوب اور اسباط کو مین نے
پیدا کیا ہی اور مارنے والا اور جلاتے والا اور رزق دینے والا مین ہون تو اپنی بدبختی سے اور جہالت سے
میرا شریک پیدا کرتا ہی اور اپنے بیٹے کی تندرستی بتون سے چاہتا ہی کسیطرح کا نفع اور نقصان اُنسے نہین ہی
اور قسم ہی اپنے جلال کی کہ عنقریب تیرے بیٹے کو مارونگا اور تیرا دل دردمند کرونگا بادشاہ بعلبک کے رفیقون
نے جب یہ بات سنی تو خوف سے کانپنے لگے اور الیسا رعب انکے دل پر عارض ہوا کہ بیخودن کے مانند وہان سے اپنے
ملک کو اُلٹے پھر گئے اور مضمون پیغام کا بادشاہ کو پہونچایا اُس لعین نے حضرت الیاس کے قتل کا ارادہ کرکے پچاس
آدمی مشہور اُس قوم سے بھیجے اللہ تعالے نے حضرت الیاس کو بچایا اور اُنکی دعا سے وہ پچاسون آدمی آسمانی
آگ سے جل گئے اِسی طرح کئی بار اُس ملعون نے اُنکے قتل کو بھیجے وہ ہر بار آتش آسمانی سے ہلاک ہوگئے پھر
بادشاہ نے ایک جماعت عظیم تیار کرکے وزیر کو بھیجا کہ جسطرح ہاتھ لگین اُنکو پکڑ لاؤ اور کوئی دقیقہ مکر و
فریب کا باقی مت رکھو جب وہ لوگ حضرت الیاس کے مقام مین پہونچے تب وحی نازل ہوئی کہ بے تکلف
اُنکے ساتھ جا تجکو ضرر نہ پہونچا سکین گے اسواسطے حضرت الیاس اُن لوگون کے ساتھ ملک بعلبک مین
پہونچے قضارا اُس روز بادشاہ کے بیٹے کا مرض بہت شدت پر تھا کسی کو حضرت الیاس کے مزاحم ہونے کی
مجال نہ ہوئی پھر حضرت الیاس پہاڑ پر تشریف لائے اور حضرت الیسع کی والدہ کے گھر اُترے جب
نافرمانی اُس جماعت کی حد سے زیادہ ہوئی اور کسیطرح افعال بد سے باز نہ آتی تھی اسواسطے خاطر مبارک
حضرت الیاس کی ملول رہتی تھی خطاب الٰہی ہوا کہ اے الیاس یہ دلتنگی اور ملولی کیون ہی تو میرا برگزیدہ اور

مین غنی سوال کرینے دونگا اس سبب کہ صاحب رحمت واسعہ کا ہون انھون نے عرض کی کہ مین یہ چاہتا ہون
کہ اس جہان فانی کو چھوڑ دون اور اس قوم کا پھر منھ نہ دیکھون حکم ہوا کہ اے الیاس یہ کیا سوال ہے جو تو کرتا ہے
مین روے زمین کو تیرے وجود سے خالی نہ چھوڑونگا صلاح اور بہبود خلق کا تیرے وجود سے ہے سوا اسکے اور
سوال کر تب حضرت الیاس نے عرض کی کئی برس تک اس قوم پر بارش باران نہووے حق تعالی نے فرمایا
کہ اگر اتنی مدت تک باران الطاف اُنسے باز رکھون تو ایک عالم ہلاک ہو جائیگا ہرچند کہ یہ اپنے اوپر ظلم
کرتے ہین لیکن دریا میری رحمت کا اُس سے واسع ہے کہ اپنے گناہون سے اُنکو بند کر دون لیکن تیری دعا قبول
ہونیکے واسطے یون مقرر کیا ہے کہ تین برس تک باران کے چھوڑنے اور روکنے کی باگین تیرے کف
کفایت مین اور قبضہ قدرت مین سونپین جب تک تو اذن نکریگا تو ایک قطرہ کسی کے کھیت اور باغ مین
نہ برسیگا بعد اسکے اُس قوم پر باران بند ہوا اور آگ قحط سالی کی مشتعل ہوئی اور بدبختی کے دروازے
اُس قوم پر کھلے تین برس تک اس خواری مین رہے اور حضرت الیاس پوشیدہ ہو کر مسکینون اور بیواؤن
کے گھر مین اوقات بسری کرتے تھے اور جسکے گھر مین رہتے تھے اُسکے گھر سرسبزی اور فراغت حاصل ہوتی تھی
اور اُس نشانی سے لوگ اُنکو تلاش کرتے تھے وہ وہان سے دوسرے مکان مین تشریف لیجاتے ایک رات
حضرت الیسع کے گھر آئے اُنکی والدہ نہایت بیمار تھین حضرت الیاس کی دعا سے بیماری کی بلا دفع ہوئی اُسوقت
سے الیسع نے انکی رفاقت شروع کی حضرت پیر و ضعیف ہوے تب اُن دونون نے درمیان قوم کے آکے
اور بارش کا برسنا اُنکے ایمان لانے پر مقرر کیا حضرت الیاس نے فرمایا کہ ایک مدت سے تم اُن بتون کی
بندگی مین مشغول ہو آج اُنکو جنگل مین لیجاؤ اور پانی برسانے کی خواہش اُنسے کرو اگر یہ پانی برساوین
تو مین پھر اپنی رسالت کے دعوے سے بیٹھ رہونگا نہین تو تم خدا کی وحدانیت پر اور میری رسالت پر
اقرار کرو کہ اپنے خدا سے دعا مانگ کے پانی برساتا ہون جب دونون طرف یہ بات مقرر ہوئی اس
قوم نے ہرچند بتون سے پانی چاہا ایک قطرہ بھی نہ برسا جب وہ نا امید ہوے تب حضرت الیاس نے دعا کی
اُسوقت ایک ٹکڑا بادل کا پیدا ہوا اور تھوڑے عرصے مین لنبا چوڑا ہو گیا اور باران عظیم خداے کریم کے
کرم سے نازل ہوا اور ملک بدستور سرسبز اور آباد ہوا باوجود دیکہ اس قوم نابکار نے یہ معجزے دیکھے اور
اتنی مصیبتین کھینچین لیکن کفر سے باز نہ آئے اور عہد شکنی سے ہاتھ نہ اُٹھائے اُسوقت حضرت الیاس نے
خداے تعالے سے اپنی خلاصی کی اُس قوم کے ہاتھ سے دعا مانگی بعد اسکے حضرت الیسع بن اخطوب کے

ساتھ پہاڑ مین گئے وہان ایک گھوڑا سب ساز و یراق سے مہیا برق شتاب آتش مزاج ظاہر ہوا حضرت الیاس نے پائے
مبارک رکاب مین رکھا اور الیسع کے تیئن اپنی خلافت کی وصیت کی اور اپنی چادر منھ پہ ڈالی اور یکبارگی خلق کی
نظرون سے محجوب ہو گئے اور ہنوز مانند حضرت خضر کے دنیا مین موجود ہین چنانچہ کتب معتبر مین ثابت ہی کہ چار پیغمبر
بقید حیات ہین عیسیٰ اور ادریس تو آسمان مین اور خضر اور الیاس زمین مین واللہ اعلم بحقیقۃ الحال

ذکر حضرت الیسع علیہ السلام کا

حضرت الیسع ابن اخطوب بنی اسرائیل کے پیغمبر ہین اور حضرت الیاس کے وصی ہین نہایت عظیم القدر اور بڑے
ہیبت تھے ابتدائے حال انکا یون تھا کہ زراعت کا پیشہ رکھتے تھے ایک روز حضرت الیاس بوجہ
کہ خلافت اپنی الیسع کو سونپو حضرت الیسع کے پاس گئے اور اپنی ردائے مبارک اُنپر ڈالی ایک اثر عظیم ظاہر
ہوا فی الفور آلات زراعت کے توڑے اور بیلون کو قربانی کیا اور حضرت الیاس کی خدمت مین شب و روز
رہنا شروع کیا اور بعد غائب ہونے حضرت الیاس کے بنی اسرائیل کی مہمات اُنکے ذمے ہوئی اور ہمیشہ توریت
اُنپر پڑھتے تھے اور حضرت موسی کی شریعت سکھاتے تھے اور دن کو صائم اور رات کو قائم رہتے معجزے اُنکے بہت تھے
منجملہ اُن معجزون مین سے ایک یہ تھا کہ اُنکی قوم نے پانی کھاری ہونیکی شکایت کی اُنھون نے تھوڑا نمک اُس پانی
مین ڈالکر فرمایا کن حلوا باذن اللہ یعنے میٹھا ہوجا خدا کے حکم سے فی الحال وہ پانی مانند شہد میٹھا ہو گیا دوسرا
یہ کہ ایک عورت نے اپنی قرضداری کی شکایت کی کہ میرا خاوند قید ہوا اور بچے گرو ہین حضرت نے فرمایا کہ تیرے
گھر مین کچھ ہو تو لا اُسنے عرض کی کہ سوائے ایک برنی گھی کے کچھ نہین ہی حضرت الیسع نے فرمایا کہ اُس گھی کو ایک
باسن سے دوسرے باسن مین ڈال اور دوسرے سے تیسرے مین اور اسی طرح بدلتی جا اُس عورت نے بموجب حکم
کے عمل کیا تمام ظروف گھی سے بھر گئے اور سب قرض اُسکا ادا ہوا اور فراغت معاش اُسکو میسر ہوئی تیسرے یہ کہ
جب بنی اسرائیل پر کوئی دشمن ارادہ لڑائی کا کرتا تھا حضرت الیسع آگے سے اُنکو دشمن کے قصد سے خبر دیتے تھے اور تدبیر
و حیلہ لڑائی کا اُنکو تعلیم کرتے اسواسطے بنی اسرائیل کو ہمیشہ فتح ہوتی تھی چوتھے یہ کہ بادشاہ دمشق برص کی علت
مین گرفتار تھا بادشاہ نے بنی اسرائیل کے حاکم کے پاس وکیل بھیجا کہ ایک طبیب حاذق میرے معالجے کے واسطے
بھیجو اُس حاکم نے احوال حضرت الیسع سے عرض کیا آپنے فرمایا کہ بادشاہ سے کہو کہ پانی کی نہر مین غسل کرے
وہ علت دور ہو جائیگی وکیل مایوس ہو کر پھر گیا اور اپنے بادشاہ سے اطلاع کی عقلا نے کہا کہ تجربہ کرنا اسکا ضرور ہی
بادشاہ نہر مین گیا اور اپنے اعضا کو دھویا جب باہر نکلا تو وہ مرض بالکل زائل ہو گیا بادشاہ نے لباس قیمتی

اور بدری زرکی حضرت الیسع کی خدمت مین بھیجی آپنے قبول نکیا مگر خادم کو طمع ہوئی اُسنے مخفی وہ بدری جاکر وکیل سے لی اُسی وقت حضرت الیسع کو خبر ہوئی اُس خادم پر بددعا کی وہ خادم بادشاہ کی علت مین گرفتار ہوا پانچوین یہ کہ بسبب قحط کے غلہ نہایت گران ہوا اور لشکر نے دشمنون کے اطراف وجوانب سے بنی اسرائیل کو محاصرہ کیا تھا حضرت الیسع نے فرمایا کہ کل اسقدر غلہ ارزان ہوگا کہ لوگ عجب کرینگے اور طعام کی چندان قیمت نرہیگی بادشاہ کے حاجب نے تمسخر سے کہا کہ اگر اللہ تعالے آسمان کا روزن کھولے گا اور غلہ برساویگا جب بھی ایسا ارزان نہوگا حضرت الیسع نے فرمایا کہ تو دیکھے گا کہ ارزان ہوگا مگر تو اُس مین سے نہ کھانے پاویگا اتفاقاً رات کے وقت دشمنون کے لشکر مین گھوڑون کی آواز اور ہتھیارون کی صدا پڑی اور اسقدر رعب اور خوف دشمنون کے دل مین پڑا کہ سب بھاگ گئے بنی اسرائیل محاصرے سے نکلکر میدان مین آئے اور تمام غلہ اور طعام دشمنون کا تصرف مین لائے اور یہانتک نوبت پہونچی کہ کوئی غلے کی طرف التفات بھی نکرتا تھا اور بنی اسرائیل نے متفق ہو کر اُس حاجب کو جو تمسخر کرتا تھا بڑی ذلت سے ہلاک کیا اور کتب تواریخ مین بہت معجزے آنحضرت کے لکھے ہین بنی اسرائیل کبھی اُنکی متابعت کرتے تھے اور کبھی مخالفت اسواسطے ملول رہتے تھے آخر الامر حضرت رب العزت کے حضور مین دعا کی اور رفاقت گروہ مقدس ملاء اعلی یعنی ملائک آسمانی کی چاہی جب دعا کی اجابت کا یقین ہوا تو ذوالکفل کو طلب کرکے خلافت اپنی اُنکو عنایت کی اور اُنکی روح نازنین حضور رب العالمین مین تشریف لیگئی

ذکر حضرت ذوالکفل علیہ السلام کا

حضرت ذوالکفل علیہ السلام بعد حضرت الیسع کے نبی ہوے اور ذوالکفل کی وجہ تسمیہ کی یہ کہ تمام و بستین حضرت الیسع کی ہدایت کی اور ارشاد بنی اسرائیل کی اور اجراے احکام توریت کے اپنے ذمے پر لیے تھے اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت ذوالکفل شام کے بادشاہ کے مقرب تھے اُس بادشاہ کو بنی اسرائیل سے بڑی عداوت تھی ہمیشہ بنی اسرائیل کے ملک مین فوج بھیجتا اور ایک جماعت کو قتل کرتا ایکبار بنی اسرائیل کی لڑائی کو بڑی فوج بھیجی اور اُس فوج نے بعد مقابلے کے ایک سو آدمی علما اور صلحا یہود کے اسیر کرکے بادشاہ کے پاس روانہ کیے بادشاہ نے چاہا کہ اُنکو قتل کرے حضرت ذوالکفل سنکر بادشاہ کے پاس گئے اور کہا کہ اب وقت بیوقت ہوگیا اور زمانہ سیاست کا گزگیا اُنکو میرے سپرد کر دین اُنکا کفیل ہون کل صبح کو سیاستگاہ مین حاضر کرونگا بادشاہ نے سب لوگ اُنکے سپرد کیے حضرت ذوالکفل اُنکو اپنے شہر لیگئے اور طوق و زنجیر اُنکے دور کیے اور تعظیم اور توقیر نہایت کی اور کھانا کھلا کر آدھی رات کو چھوڑ دیا اور طایفہ دشمن کے ہاتھ سے خلاص ہوا اور حضرت ذوالکفل کو بھی خدا نے بادشاہ کے شر سے

محفوظ رکھا بعد اس دن کے یہود مین لقب اُنکا ذو الکفل قرار پایا

ذکر حضرت اشموئیل علیہ السلام کا

جب نبوت حضرت اشموئیل پر قرار پائی اور دعوت اُنکی آشکار ہی بنی اسرائیل ایمان لائے تب سب جمع ہو کر حضرت
اشموئیل کے پاس آئے اور سوال کیا کہ ہمارے تئین ضرور ہی کہ عمالقہ سے لڑائی کرین اور تابوت سکینہ جو ہم سے
چھین لیگئے ہین پھیر لیوین تم ہمارے واسطے ایک بادشاہ مقرر کرو جو ہم مقابلہ فی سبیل اللہ کرین حضرت اشموئیل نے
فرمایا اگر تم وعدہ کرو جو خدا اُنکو بادشاہ دے تو تم اُنکی تابعداری کرو اور غزا کو جاؤ اور اُسکے حکم سے سر خلافی مت کرو
جب اُنھون نے قبول کیا اور وعدہ مستحکم دیا بنی اسرائیل مین ایک شخص تھا طالوت نام کہ سقائی یا گوا لیے کا کام
کرتا تھا وہ ابن یامین سے تھا جب حضرت اشموئیل نے فرمایا کہ اللہ تعالے نے تمھارے واسطے طالوت کو بادشاہ
کرکے بھیجا ہی بنی اسرائیل نے یہ بات سنکر بہت عار کی کہ کیونکر اُنکو سلطنت ملیگی اور ہم لائق تر ہین سلطنت کے
نسبت اُسکے حضرت اشموئیل نے فرمایا کہ خداے تعالی عالم و عادل ہی اُسکی بخشش لیاقت اور استعداد پر موقوف
نہین جسکو چاہتا ہی اُسکو ملک دیتا ہی اور حق تعالی نے طالوت کو تمپر فضیلت دی بہت علم اور جسم مین یعنی علم
اُسکا تمسے زیادہ ہی اور جسم اُسکا تمسے قوی ہی اور نشانی اُسکی بادشاہت کی یہ ہی کہ وہ جا کر اکیلا تابوت سکینہ لاویگا
بنی اسرائیل نے کہا کہ اگر تابوت سکینہ لاویگا تو ہم البتہ اُسکی سلطنت پر اتفاق کرینگے اور اُسکا حکم بجالاوینگے اور برکت
تابوت سکینہ کی یہ ہی کہ جب موسی کی رحلت کا وقت نزدیک ہوا تو اُنھون نے حق تعالی سے دعا مانگی کہ اگر بنی اسرائیل
کو شرافت اور کرامت عنایت کرے تو بعد میرے اُنکو اُسکے سبب سے دشمنون پر ظفر اور نصرت ہو اور اس قوم کے تئین
سبب افتخار اور مشیخت کا ہوگا تب حق تعالی نے حکم کیا کہ ایک تابوت بناؤ تب حضرت موسی نے شمشاد کے درخت کا
ایک تابوت بنایا تین گز کا لنبا اور دو گز کا بلند اور دو گز کا چوڑا اور بند زرین سے اُسکو محکم کیا اور بموجب حکم الہی
کے وہ پتھر کہ جس سے بیابان تیہ مین چشمے پانی کے واسطے بنی اسرائیل کے جاری ہوے اور ٹکڑے توریت کی
لوحون کے اور وہ طشت کہ جسمین انبیا کے قلوب دھوئے جاتے تھے اور لباس حضرت ہارون کا اور جامہ اور
نعلین اپنی یہ سب بطریق تبرک اُسمین رکھے اور سر اُسکا محکم باندھا اور بنی اسرائیل کو سپرد کیا جب حادثہ بنی اسرائیل پر
آتا یا کوئی بلا نازل ہوتی تو اُس تابوت کو باہر نکالتے تو اللہ تعالی اُنکی بلا کو دفع کرتا اور دشمنون پر فتح دیتا اور
وہ تابوت کبھی بادشاہون کے خزانے مین اور کبھی اعیان بنی اسرائیل کے پاس رہتا تھا یہانتک کہ بنی اسرائیل کے
فسق سے عمالقہ اُنپر غالب ہوے اور تابوت سکینہ کو لوٹ کر لیگئے اور بتخانے مین بتون کے قدم کے تلے رکھا صبح کو جو عمالقہ ۲۰

نے دیکھا کہ تابوت بتون نے سر پر دھرا ہی پھر آگ مین اُسکو جلایا وہ نہ جلا پھر توڑنے لگا نہ ٹوٹا پھر اُسکو پلید جگہ مین دفن کیا اور وہان موتنا مقرر کیا جو شخص وہان پیشاب کرتا تھا تو ناسور کی علت مین گرفتار ہوکر مرجاتا تھا ناچار ہوکر ایک گاڑی پر لاد کر دو بیل اُنمین جوت کر اکیلی گاڑی چھوڑکر اپنی ولایت سے باہر کیا ملائک نے اُس گاڑی کو سیدھا بنی اسرائیل کے ملک مین پہونچایا ملک طالوت بموجب حکم حضرت اشموئیل کے واسطے تلاش کرنے تابوت کے جنگل کی طرف روانہ ہوے دیکھتے کیا ہین کہ ایک گاڑی کو دو بیل کھینچتے ہوے اکیلے لاتے ہین طالوت نے علامتون سے پہچانا اور بے تکلف گاڑی پر سوار ہوکر مع تابوت حضرت اشموئیل کے حضور مین حاضر ہوے بنی اسرائیل متعجب اور خوش ہوے اور فرمانبرداری مین ملک طالوت کی کمر باندھی اور آگے اس سے جالوت بادشاہ فلسطین کا کئی بار بنی اسرائیل کو غارت کرکے لیگیا تھا اور مردون کو قتل کرکے عورتون کو باندی غلام بنایا تھا اور باقی لوگون پر جزیہ رکھا تھا اب انتقام کے واسطے بموجب حکم حضرت اشموئیل ہمرکاب طالوت کے اسی ہزار مرد جنگی لیکر روانہ ہوے اور جالوت اُنکی خبر سنکر مقابلے کو آیا جب بیابان مین پہونچے تو ملک طالوت نے فرمایا کہ اے لوگو ہمارے رستے مین ایک نہر پانی کی آویگی جو اُسمین سے پانی پیویگا سو غضب الٰہی مین گرفتار ہوگا وہ ہم مین سے نہین ہی اور پیاس اُسکی نہ بجھیگی اور جو کوئی پیویگا اور ایک چلو پر صبر کریگا وہ سلامت رہیگا جب یہ لشکر بیابان سے باہر نکلا اور نہر پر پہونچا لوگ بے اختیار ہوکر پانی پر گرے ہرچند پانی پیا سیراب نہوے اور پیٹ اُنکے پھول گئے اور بولے کہ ہمکو طالوت کے ساتھ طاقت لڑائی کی نہین ہی فقط چار ہزار آدمی جو فرمانبردار تھے اور ایک چلو پانی پر صبر کیا ہمراہ طالوت کے ہوے اور چھتر ہزار آدمی سب رہ گئے اور جالوت ایک لاکھ مرد تیغ زن لیکر ملک طالوت کے مقابل آیا طالوت نے ولاوران صف شکن کو ساتھ لیکر اول جناب الٰہی سے دعا مانگی رَبَّنَآ اَفۡرِغۡ عَلَیۡنَا صَبۡرًا وَّثَبِّتۡ اَقۡدَامَنَا یا الٰہی ہمارے تئین صبر اور ثبات قدم عنایت کر اور قوم کفار پہ فتح دے کہتے ہین یہ اول چار ہزار آدمیون سے بھی اکثر رہ گئے صرف تین سو تیرہ آدمی موافق عدد اصحاب بدر کے باقی رہے جالوت نے جب اُس جماعت قلیل کو دیکھا نہایت عار و ننگ اُسکو آئی کہ اتنے آدمیون پر صف آرا ہونا کمال بے ناموسی ہی اسواسطے خود ابلق گھوڑے پہ سوار ہوا اور ہتھیار باندھکر میدان مین آیا اور طالوت کو اپنی لڑائی کے واسطے طلب کیا اور کہا کہ اگر طالوت باہر نہ آوے تو ایک اور آدمی کو پسند کرکے بھیجے تا جنگ آزمائی کرین طالوت نے حکم کیا کہ جو شخص میری فوج مین سے مقابلہ کرکے اسکو ماریگا تو مین اپنی بیٹی کہ اجمل النسا عالم ہی اُسکے نکاح مین دونگا اور نصف ملک اُسکے اختیار مین دونگا ہرچند طالوت نے اِس بات

کو نکر کہا مگر کسیکو شوکت اور عظمت اور شجاعت سے جالوت کے ہمت نہ بندھی جو اُسکے مقابل ہووے اسواسطے
کہ وہ کافر شجاعت اور جسامت اور جرأت مین اپنا مثل نہ رکھتا تھا آخر الامر داؤد بن الیشا نے ایک گوشے سے
نکل کر طالوت کے پاس آکر جالوت کے مقابلے کا ذمہ لیا اور مانند شیر غران کے کھڑے ہوے

ذکر حضرت داؤد علیہ السلام کا جالوت سے لڑنیکا اور جالوت کے مرنے کا

حضرت داؤد بنی یہودا ابن یعقوب کی اولاد سے ہین اور یہ تیرہ بھائی تھے اور حضرت داؤد سب سے عمر مین کم اور جسم مین اور نظر مین حقیر تھے اور گوالے کا کام کرتے تھے ایک فلاخن یعنی گوپھن پاس رکھتے تھے اور جسکو اُنکے ہاتھ کے گوپھن پہونچتے تھے وہ مرجاتا تھا اور جب طالوت واسطے لڑائی جالوت کے مامور ہوے تو حق تعالی نے حضرت اشموئیل کی طرف وحی نازل کی کہ قاتل جالوت کا الیشا کے بیٹون مین سے ایک بیٹا ہی کہ فلانی زرہ اُسکے تن پر درست ہوگی حضرت اشموئیل الیشا کے گھر تشریف لیگئے اور سب بیٹون کو طلب کیا بارہ بیٹون کو اُنکے باپ نے حاضر کیا یہ سب بلند بالا اور خوبصورت تھے سب کے قدون سے اس زرہ کو ناپا کسی کے قد پر برابر نہ آئی حضرت اشموئیل نے پوچھا کہ کوئی اور فرزند ہو تو حاضر کرو باپ نے عرض کی کہ ایک میرا بیٹا سب سے چھوٹا دبلا پتلا زرد آنکھین حقیر جسم ہی بکریان جنگل مین چراتا ہی حضرت اشموئیل خود جنگل کی طرف تشریف لیگئے اور حضرت داؤد کو زرہ پہنائی اُس قد پہ ایون پر درست آئی القصہ جب ندا طالوت کی بیٹی کی اور آدھے ملک کی حضرت داؤد نے سُنی تو بھائیون سے کہا کہ تم کسواسطے جالوت کے قتل کا عزم نہین کرتے جو ملک بھی ملے اور بادشاہزادی بھی ہاتھ لگے بھائیون نے کہا تو صرف جنون اور بیوقوفی سے یہ بات کہتا ہی کسکی طاقت ہی جو کوئی جالوت کے سامنے جاویگا حضرت داؤد نے کہا کہ مین اُسکو مارونگا اور بھائیون سے بے اجازت منادی سے کہا کہ حضور مین بادشاہ کے منادی کرو کہ مین جالوت کا بھیجا نکالونگا منادی نے جاکر عرض کی کہ کوئی شخص اقبال جالوت کے مقابلے کا نہین کرتا مگر ایک نوجوان بنی اسرائیل کا ہی بادشاہ نے حضور مین داؤد کو طلب کیا اور اُن سے حال پوچھا اُنھون نے فرمایا کہ ای بادشاہ اگر تو اپنے وعدے کو وفا کرے تو ابھی جاکر جالوت کو قتل کرتا ہون اور اُسکے لشکر کو درہم برہم کرتا ہون ملک طالوت نے متعجب ہوکر کہا کہ ایسے حقیر جثے اور ضعیف تن سے کیا مقابلہ جالوت کا کریگا وہ شخص قوی ہیکل اور شیر پنجہ ہی تو نے کبھی اپنے تئین نیزہ بازی اور شمشیر اندازی مین آزمایا ہی داؤد نے جواب دیا کہ بکریان چرانے کے وقت کبھی کوئی شیر اور چیتا میری بکریونکا قصد کرتا ہی تو مین اس گوپھن سے اُسکے جسم کو چیر ڈالتا ہون اور بغیر شمشیر اور خنجر کے اُنکے اعضا

کو ٹکڑے کرتا ہون جب طالوت نے داؤد سے تین واسطے لڑائی جالوت کے مضبوط اور مستعد پایا ایک گھوڑا اور زرہ دیکر روانہ کیا جب وہ عالی مقام کئی قدم چلے تو پھر آئے اور گھوڑا اور زرہ ملک طالوت کے پاس بھجوا دیا طالوت نے اور مصاحبون نے گمان کیا کہ شاید جالوت سے ڈر کر لڑائی سے پشیمان ہوا پوچھا کہ گھوڑے اور زرہ کے رد کرنیکا کیا سبب ہی داؤد نے جواب دیا کہ مجکو گھوڑے پر چڑھکر مع زرہ عادت لڑائی کی نہین اگر حکم ہو تو مین پیادہ اسی وضع سے میدان مین جاکر لڑون بادشاہ نے کہا کہ تو مختار ہی حضرت داؤد اپنا توبڑا اور فلاخن بغل مین اور لاٹھی ہاتھ مین لیکر میدان مین جالوت کے کھڑے ہوے جالوت نے پوچھا کہ تو یہان کس واسطے آیا ہی فرمایا کہ آیا ہون جو تجھ سے لڑون اور تیرے سر کا بھیجا نکالون جالوت نے بطریق تمسخر کے کہا کون سے ہتھیار سے لڑائی کریگا تجھ مین جتنی قوت ہی یہ لاٹھی مجکو مار بعد از قیل و قال کے حضرت داؤد نے اپنے توبڑے مین ہاتھ ڈالا اور پتھر نکال کر گوپھن مین رکھ کر اللہ اکبر کہکر جالوت کے سر مین ایسا مارا کہ خود جالوت کا جو اکیسو بیس رطل کا تھا سر نامبارک سے گر پڑا اُس پتھر کے تین ٹکڑے ہوے ایک تو پیشانی نامبارک جالوت پر لگ دماغ توڑ کر پیچھے گرا اور دو ٹکڑے ایک سیدھی طرف اور ایک اُلٹی طرف پران ہوے اور حضرت داؤد کی تکبیر کے ساتھ وحوش و طیور و ملائک نے جو تسبیح پڑھتے تھے موافقت کی تو اُس آواز کے دلولے سے ایسی آواز ہیبت کی دشمنون کے کانون مین پہونچی کہ اُنکے دلون مین خوف اور رعب بھر گیا اور یکبارگی لشکر بھاگ نکلا اور بنی اسرائیل نے تیغ بیدریغ چلانی شروع کی اور حضرت داؤد نے جالوت کے سر کا بوجھ جو مانند پہاڑ کے تھا جدا کرکے تن ناپاک کو سبکدوش کیا اور ملک طالوت کے سامنے لاکر زمین پر رکھدیا اہل توحید نہایت خوشی سے مظفر اور منصور اپنے ملک کو پھر آئے بعد چند روز کے داؤد نے بادشاہ سے التماس کی کہ اپنے وعدے کو وفا کرو طالوت اپنی بات سے پشیمان ہوا تھا اور یہ کلام اُسپر گران گزرا لیکن ظاہرداری سے داؤد کو کہا کہ مین اپنے قول پر مستقیم ہون بعد اسکے مشائخ بنی اسرائیل کے حضرت اشموئیل کے حضور مین گئے اور اشموئیل نے طالوت کو برخلافی عہد سے ملامت کی بادشاہ نے جبرًا و کرہًا اپنی بیٹی داؤد کے سلک عقد مین کھینچی حضرت کا ذکر خاص و عام مین ہوا اور تمام بنی اسرائیل کے دل مین اُنکی محبت کا مقام ہوا اور دوستی اُنکی ادنی اعلی کی طبیعت پر جمی اس سبب سے طالوت کو زیادہ حسد ہوئی لیکن جب تلک حضرت اشموئیل باحیات تھے اُسکو مجال دم مارنے کی نہ تھی بعد وفات اشموئیل کے طالوت نے داؤد کے قتل کی مشورت وزیرون سے کی اُنھون نے کہا کہ یہ بات اُسوقت میسر ہو جو تمھاری بیٹی بھی اس کام مین مددگار ہو

طالوت بیٹی کے گھر گیا اور اُس سے یہ بھید کہا بیٹی نے ظاہر مین باپ کی خاطر سے کہا کہ مین اِس مقدمہ مین حیلہ کرونگی اور تمکو خبر دونگی طالوت اِس بات سے خوش ہو کر گھر کو گیا اُس بی بی نے حضرت داؤد سے یہ راز کہدیا بعد چند روز کے حضرت داؤد کی صلاح سے ایک مشک شراب سے بھر کر آدمی کے قد کے برابر پلنگ پر ڈالی اور جلدے حضرت داؤد کے اُسپر پہنائے اور باپ سے کہا کہ داؤد نے آج شراب بہت سی پی ہی بیہوش پڑا ہی اور اُس زمانہ کی شریعت مین شراب پینا جائز تھا طالوت فرصت کو غنیمت جانکر آیا اور ایک ہاتھ شمشیر آبدار کا ایسا لگایا کہ دو ٹکڑے کر دیے اور حضرت داؤد غائب ہو گئے اور اُسکی بیٹی نے حضرت داؤد کے مارے جانے کی شہرت کر دی کہتے ہین کہ ایک روز طالوت شکار کو گیا تھا حضرت داؤد کو جنگل مین اُسنے پہچانا اور گھوڑا اُنکے پیچھے دوڑایا لیکن حضرت داؤد نے اپنے گھوڑے کو ایسا دوڑایا کہ طالوت اُنکی گرد کو نہ پہونچا طالوت نے جاسوس اُنکے ڈھونڈھنے کو بھیجے اور نہایت ظلم سے شرفائے ملک کا قتل کرنا شروع کیا اور جہان عالم کا نام سنتا تھا اُسکو قتل کرتا تھا کہ ایک عورت ضعیفہ کو اُسکے پاس لیگئے کہ یہ بھی علم سے واقف ہی اور اسم اعظم اُسکو آتا تھا طالوت نے اُسکو بھی ایک پیادے کے حوالے کیا کہ مار ڈالے اُس پیادے کو اُسپر رحم آیا اُسنے بڑھیا کو اپنے گھر مین چھپایا بعد مدت کے طالوت اپنے حرکات سے پشیمان ہوا اور قبرستان مین راتون کو جا کر رویا کرتا شب کو ایک قبر سے آواز آئی کہ اے طالوت تو نے ایسے کام کیے کہ علما اور اخیار بنی اسرائیل کا نام دنیا سے مٹا دیا اور تمام زندون کو ستایا اب مردون کو ایذا دینے آیا ہی اِس آواز کے سننے سے نہایت بیقراری کی اور رونے لگا اُس پیادے کو کہ جسنے اُس ضعیفہ کو چھپایا تھا طالوت کے حال پر رحم آیا اُسنے سبب رونیکا پوچھا طالوت نے کہا کہ اگر کوئی عالم روے زمین پر باقی ہو تو مجکو بتلا جو مین اپنا حال کہکر راہ نجات کی پوچھون اُسنے کہا کہ اگر تو مجکو قتل نکرے تو مین تجکو ایک شخص بتلاؤن کہ وہ تجکو راہ صواب بتا دیگا بعد قول و قرار کے وہ پیادہ اُس عورت زاہدہ کے پاس لے گیا طالوت نے اپنی توبہ کے قبول اور عدم قبول کا ذکر کیا وہ ضعیفہ بولی کہ یہ تو مین نہین جانتی مگر شموئیل کی قبر پر چل وہان سے کچھ کشائش کار ہو وے گی جب یہ تینون حضرت شموئیل کی قبر پہ گئے اور بڑھیا نے قبر کو صاف کیا اور اسم اعظم کا وسیلہ کرکے بولی کہ اے صاحب قبر تو نکل حضرت شموئیل کی قبر پھٹی اور متحیر ہو کے بولے کہ کیا قیامت قایم ہوئی اُنھون نے احوال طالوت کے ظلمون کا اور توبہ کے نہ قبول ہونیکا مفصل بیان کیا حضرت شموئیل نے فرمایا کہ توبہ تیری جب قبول ہوگی کہ تو اور تیرے بیٹے غزا کو جاوین وہ سب بیٹے تیرے حضور مین شہید ہووین اور بعد اُنکے تو بھی جہاد مین مارا جاوے حضرت شموئیل یہ کہکر قبر مین گئے اور قبر برابر ہوگئی اور طالوت نہایت غمگین ہو کر آیا کہ شاید میرے بیٹے رفاقت کرین

بیٹے

یا انہین بیٹون نے باپ سے احوال سنکر عزم بالجزم کیا اور مرنے پر مستعد ہوے اور کفار کی غزا پر گئے اور فوج کو خزانے دیے بروقت مقابلے صفون کے اول تو پے در پے طالوت کے بیٹے شہید ہوے پھر طالوت تنہا گھوڑا اٹھا کر فوج اعدا پر گیا اور سخت لڑائی کی اور شہید ہوگیا اور بعد طالوت کے سلطنت بنی اسرائیل کی حضرت داؤد پر مقرر ہوئی اور اعلی ادنی نے انکی متابعت پر کمر باندھی

ذکر حضرت داؤد علیہ السلام کی رسالت اور خلافت کا

جب بعد وفات اشموئیل اور ملک طالوت کے نبوت کی خلعت اور سلطنت کی قبا حضرت داؤد کے قامت پر درست آئی اور اُنسے آگے ایک سبط مین سے نبی اور ایک سبط سے بادشاہ ہوتا تھا مگر حضرت داؤد رسالت اور سلطنت کے جامع ہوے جب خلافت اُنکی مستقل ہوئی تو حق تعالے نے اُنپر زبور نازل کی اور مشتمل تھی وعظ اور حکمت پر اور حق تعالی نے حضرت داؤد کو ایسا حسن صوت عنایت کیا تھا کہ جسوقت زبور پڑھتے تھے تو وحوش و طیور اور چارپائے اور درندے آس پاس انکے جمع ہوتے تھے اور ایک سے دوسرے کو ضرر نہ پہونچتا تھا اور حضرت داؤد بڑے عابد اور نرم دل تھے اور فقرا اور مسکین پر شفقت کرتے تھے اور اکثر اوقات لباس بدل کر شہر اور بازار مین پھرتے اور آنے جانے والون سے پوچھا کرتے کہ داؤد کیسا آدمی ہے لوگ اُس سے راضی ہین یا نہین ایک روز ایک فرشتہ مسافر کی صورت ظاہر ہوا اُس سے اُنھون نے پوچھا داؤد کیسا شخص ہے جواب دیا اگر داؤد مین ایک خصلت نہوتی تو بہترین مخلوقات تھا پوچھا وہ کیا ہے اُسنے کہا خوراک اُنکی اگر بیت المال سے نہوتی تو بہت خوب ہوتا حضرت داؤد متنبہ ہوے اور اللہ تعالے سے سوال کیا کہ یا الٰہی میرے تئین ایسا پیشہ تعلیم کر کہ میری اور میرے عیال کی گزران اُسمین چلے اللہ تعالی نے زرہ بنانیکی صنعت انکو سکھائی اور لوہا اُنکے ہاتھ مین مانند موم کے نرم کر دیا کہ بغیر کوٹنے اور پیٹنے کے اور آگ مین گرم کرنیکے موم سا ملائم ہوتا تھا اور اوقات اپنی چار قسم پر تقسیم کی تھی ایک روز تو علما اور اہل دانش سے ملاقات تعلیم و تعلم کی رہتی تھی اور ایک روز مسند قضا پر بیٹھ کر عدل کرتے اور ایک روز عبادت اور مناجات خالق مین مشغول رہتے اور ایک روز عیش حلال مین اپنے عیال کے ساتھ مصروف ہوتے ایک روز ایک شخص نے ایک اشراف بنی اسرائیل پر دعوی کیا کہ اسنے میرا بیل چھین لیا نہین دیتا ہے مدعا علیہ نے انکار کیا حضرت داؤد نے مدعی سے گواہ مانگے وہ غریب اقامت بیّنہ سے عاجز ہوا حضرت داؤد کے قلب پر اُس مدعی کے صدق اور زاری نے اثر کیا لیکن بغیر گواہون کے حکم نہ دے سکتے تھے رات کو حضرت داؤد نے خواب مین دیکھا کہ مدعی سچا ہے مدعا علیہ واجب القتل ہے اُسکو قتل کرو دوسرے دن جب بیل دلانیکا حکم حضرت داؤد نے دیا مدعا علیہ نے عرض کی کہ یہ کس شرع مین جائز ہے کہ بغیر اثبات دعوے کے مال دلواتے ہو اور شہر کے آدمی بھی اس حکم سے تعجب کرتے تھے کہ یہ تو صرف ظلم ہے حضرت داؤد نے فرمایا کہ اب بہتر تیرے حق مین یہ ہے کہ بیل بھی

دے اور اپنا سب مال بھی دے اس حکم سے زیادہ تر حیرت لوگون کو ہوئی مدعا علیہ پھر واویلا کرنے لگا کہ تم پیغمبر ہوکر مجھپر ظلم کرتے ہو تیسرے دن حکم دیا کہ اپنا مال اور متاع اور قبیلے اور بیٹی بیٹا سب مدعی کو دے اور تجکو قتل کرونگا تمام شہر کے لوگ دانتون مین انگلیان پکڑتے تھے اور اس معاملے کو ظلم صریح جانتے تھے آخر حضرت داؤد نے مدعا علیہ کو پابزنجیر کیا اور شہر مین منادی کی کہ کل سب لوگ شہر کے باہر حاضر ہون اور اس مدعا علیہ کے انصاف کا حال دیکھین غرض دوسرے دن بموجب حکم کے ایک عالم شہر سے باہر جمع ہوا اور مدعا علیہ کو سولی کے تلے کھڑا کیا اور حضرت داؤد نے ایک درخت کی جڑ کھودنے کا حکم دیا وہان مدعی کا باپ مقتول مدفون تھا اور اُسکی چھری کہ جسپر نام مقتول کا کندہ تھا اُسکے ساتھ مین پائی حضرت داؤد نے فرمایا کہ یہ مدعا علیہ مدعی کے باپ کا غلام تھا اسنے اپنے میان کو قتل کیا اُسکا مال واسباب لیکر یہ قابض ہوا اب بسبب انصاف اپنے میان کے بیٹے کو کہ جسکا سب مال تھا ایک بیل دینے پر راضی نہوا اسواسطے موجب حکم الٰہی کے ہم اسکو قصاص کرتے ہین اور یہ سب مال مدعی کو دلواتے ہین اس معاملہ کے ہونے سے ہیبت حضرت داؤد کی لوگون کے دلون مین اس مرتبہ غالب ہوئی کہ مقدور نہ تھا جو خلوت مین بھی خلاف شرع کرسکین آیۂ کریمہ مین وَشَدَدْنَا مُلْكَهُ وَآتَيْنَاهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ اشارہ ہے اسی تشدد کیطرف

ذکر حضرت داؤد علیہ السلام کے فتنے کا

کہتے ہین کہ ایک روز حضرت داؤد اپنی محراب عبادت مین زبور پڑھتے تھے کہ ناگاہ ایک مرغ مانند کبوتر کے ظاہر ہوا کہ جسم اُسکا سونے کا اور بازو مانند دیبائے مرصع کے اور منقار یاقوت کی اور آنکھین مانند زمرد کے اور پانون فیروزے کے تھے ایک روزن سے نکلکر حضرت داؤد کے سامنے بیٹھا حضرت داؤد اُسکے حسن و لطافت سے متعجب ہوئے اور خیال کیا کہ اس کبوتر کو پکڑ اپنے چھوٹے بیٹے کو دون کہ وہ بہت خوش ہوگا جب اُسپر ہاتھ ڈالا تو وہ تھوڑا سا دور ہوگیا حضرت داؤد زبور پڑھنے سے غافل ہوکر اُس کبوتر کیطرف متوجہ ہوئے وہ کبوتر روزن سے نکلگیا حضرت داؤد سطح پر چڑھکر اِدھر اُدھر دیکھتے تھے کہ وہ کبوتر کدھر گیا اُس حال مین دیکھا کہ وہ کبوتر اوریا کے باغ مین گیا سطح کے کنارے آنکر جو باغ کیطرف دیکھا تو ناگاہ چشم مبارک آنحضرت کی ایک عورت صاحب جمال پر پڑی کہ اُس باغ کے حوض مین غسل کرتی ہے اُس بی بی نے جو مرد کی صورت کا عکس پانی مین دیکھا تو اپنے بالون کو بکھیر کر اپنے بدن پر ڈالا اور تمام بدن اپنا بالون سے چھپایا حضرت داؤد کی خاطر شریف مین میل تمام اُسکے نکاح کا آیا اور دل مین خیال گزرا کہ اگر اوریا قتل ہوجاویگا تو مین اسکو نکاح مین لاؤنگا اور بعضی روایتون مین یون ہے کہ اوریا کو بلاکر اُس سے التماس کی کہ تو اپنی منکوحہ کو طلاق دے جب اُسنے انکار کیا اور بعد اُسکے وہ اپنی خوشی سے

جہاد مین جاکر شہید ہوا تب آنحضرت نے اُس عورت کو اپنے نکاح مین لیا اور مفسرین معتبر یون لکھتے ہین کہ وہ
عورت اوریا کی منکوحہ نہ تھی بلکہ اُسکی نسبت کا پیغام گیا تھا اور اُسکے والی راضی ہوچکے تھے اور بعد اُسکے حضرت
داؤد کا پیغام نسبت گیا اُسکے والیون نے اُنکے پیغام کو مقدم کرکے قبول کیا اتنی بات بھی جناب آلہی کو ناپسند
ہوئی اسواسطے مورد عتاب ہوے القصہ بعد شہید ہونے اوریا کے اور گذرنے عدت کے اُس بی بی کے تئین
پیغام آنحضرت کا گیا اُسنے کہا کہ اس شرط پر قبول کرتی ہون کہ اگر بیٹا مجھ سے تولد ہو تو ولیعہد اُسکو کرین حضرت
داؤد بر اضی ہوے اور اُس عفیفہ کو نکاح مین لائے اور اُنسے حضرت سلیمان پیدا ہوے اور سلطنت اور نبوت
کے مالک ہوے جیسا کہ عنقریب بیان آویگا جب ایک مدت گذری اور حق تعالی کو حضرت داؤد کا سبقت کرنا
اس مقدمے مین ناپسند ہوا تھا اور حضرت داؤد کو معلوم نہین تھا کہ اسواسطے اللہ تعالے نے اُنکو تنبیہ کیا اور
کیفیت تنبیہ کی یون ہو کہ جب حضرت داؤد عبادت خانے مین زبور پڑھتے تھے تو کئی ہزار آدمی واسطے پاسبانی
کے گرد و پیش مستعد رہتے تھے مقدور نہ تھا جو کوئی پرندہ وہان پر مار سکے ناگہان دو آدمی محراب مین عبادتخانے
کے دیکھے دل مین ڈرے کہ بے رخصت ایسے چوکی پہرے مین انکا یہان آنا کسطرح ہوا شاید یہ دشمن ہین اُنھون نے
عرض کی کہ ڈرومت ہم دونون مین خصومت ہو ہمارا فیصلہ انصاف کرو حضرت داؤد نے پوچھا تمھاری خصومت
کیا ہو ایکنے دوسرے سے کہا کہ اس بھائی کے ننانوے بکریان ہین اور میرے ایک اُسنے میری بکری بھی زبردستی
لے لی حضرت داؤد نے فرمایا کہ اسنے تجھپر ظلم کیا جو تیری ایک بکری اپنی بہت بکریون مین ملالی جب حضرت
داؤد حکم سے فارغ ہوے تو یہ دونون ایک دوسرے کی طرف دیکھکر ہنسے اور کہا کہ قَضَى الرَّجُلُ عَلٰى نَفْسِهٖ
یعنے اُس شخص نے اپنے نفس پر حکم کیا اور فی الحال نظرون سے غائب ہوکر آسمان کی طرف چلے گئے حضرت
داؤد نے جانا کہ یہ فرشتے تھے کہ لغزش پر مجکو تنبیہ کرکے غائب ہو گئے حضرت داؤد متنبہ ہوے اور چالیس دن
تک سواے نماز اور وضو کے سجدے سے سر نہ اٹھایا اور اتنا روئے کہ اُنکے آب چشم سے گھاس جم گئی جب خطاب
آیا کہ مین نے تیرا گناہ معاف کیا لیکن اوریا کی قبر پر جا اور اُس سے معافی چاہ مین اُسکو تیری خاطر سے زندہ کرونگا
جب اُسکی قبر پر گئے اور اُسکا نام لیکر پکارا وہ بولا یا نبی اللہ تم کسواسطے تشریف لائے اور مجکو خواب خوش
سے جگایا حضرت داؤد نے فرمایا کہ جو کچھ مجھ سے تیرے حق مین گناہ صادر ہوا تو مجکو بخش دے اوریا نے کہا
آپکی بدولت مین نے بہشت برین پائی اور اعلی علیین مین پہونچا مین نے معاف کیا جب حضرت داؤد اُسکی قبر سے
خوش ہوکر پھرے پھر خطاب آیا کہ داؤد مین حاکم عادل ہون اور معاف کروانے مین قول مجمل کافی نہین

تفصیل حال اوریا سے کرکے معافی مانگو جب دوبارہ قبر پر اوریا کے گئے اور پکارا اور تفصیل کی کہنے چاہا تھا کہ تو اگر شہید ہوگا تو مین تیرے قبیلہ کو نکاح مین لاؤنگا جب تو شہید ہوا تو مینے تیرے قبیلہ سے نکاح کیا مین بار حضرت داؤد نے پکارا پر جواب اوریا نے ندیا اور حضرت داؤد واویلا وامصیبتا کرتے اور کہتے تھے یا الٰہی جب داد مظلومون کی ظالم سے دلوائی جاویگی تو میرا کیا حال ہوگا پھر حکم ہوا کہ مینے تیرا گناہ بخشا حضرت داؤد نے عرض کی کہ تو تو کریم و رحیم ہو لیکن اوریا معاف نہین کرتا حق تعالی نے خطاب کیا کہ روز قیامت مین اوریا کو اتنی نعمتین اور حور و قصور دونگا کہ وہ خوش ہوکر تیرا قصور معاف کریگا حضرت داؤد خوش ہوے کہتے ہین کہ بعد اس معاملے کے حضرت داؤد تیس برس زندہ رہے اور اکثر شہر سے باہر نکلتے تھے اور لوگون کو جمع کرتے اور زبور پڑھکر اپنے گناہ کا نوحہ کرتے تھے بعض مجلسون مین بسبب خوبی آواز دلسوز جانگداز کے کئی آدمی مرتے تھے غرض اس مصیبت کے سبب سے اکثر انتظام سلطنت کا بگڑ گیا آخرالامر حضرت داؤد نے حضرت سلیمانؑ کو جو ولیعہد تھے وصی کیا اور خود جوار رحمت الٰہی مین رونق افروز ہوے

ذکر حضرت سلیمان علیہ السلام کا

اہل تاریخ کہتے ہین کہ ولادت حضرت سلیمانؑ کی اوریا کی منکوحہ سے بعد توبہ قبول ہونیکے ہوئی ہو اور ایام طفولیت سے انکی پیشانی مبارک پر آثار بزرگی کے ظاہر تھے اور صغر سن مین احکام عجیب حضرت سلیمان سے ظہور مین آئے کہ حیرت افزاے عالم تھے حضرت داؤد لڑکپن مین بڑے کامون مین انسے مشورت کرتے تھے منجملہ انہین سے وہ حکم جو قرآن شریف مین مذکور ہی بیان کرنے مین آتا ہو دو شخص تھے ایک کا نام یوحنا دوسرے کا نام ایلیا یوحنا کی بکریون نے ایلیا کا کھیت کھا یا جب داؤد کے حضور مین یہ مقدمہ درپیش ہوا قیمت کھیت کے نقصان کے برابر قیمت تمام بکریون کی تجویز مین آئی حضرت داؤد نے تمام بکریان یوحنا کی ایلیا کی زراعت کے نقصان مین دین جب ایلیا محکمہ عدالت سے روتا باہر نکلا اور حضرت سلیمان نے حکم حضرت داؤد کا سنا تو فرمایا کہ جناب نے بہت اچھا انصاف کیا لیکن مجکو اگر اس مقدمے مین حکم کرتے تو مین ایسا حکم کرتا کہ دونون راضی ہوجاتے حضرت داؤد کو یہ خبر پہونچی فرزند ارجمند کو بلا یا پوچھا انھون نے بعد مبالغہ اور تاکید حضور کے عرض کی کہ نقصان مدعی کے مال کا دلوانا عین انصاف سے ہو لیکن اگر کھیت والے کو بکریان سونپ کر حکم ہوتا کہ تو ان بکریون کے دودھ اور پشم اور بچون سے منفعت لے اور بکری والے کو ارشاد ہوتا کہ تو اسکے کھیت کو پانی دے اور پرورش کر جب حالت اول کو پہونچے تو مدعی کا کھیت دیکر اپنی بکریان لیجیو حضرت داؤد نے حکم اول کو موقوف کرکے مطابق تجویز سلیمانؑ کے حکم کیا متخاصمین خوش ہوکر دعا دیتے چلے گئے حضرت داؤد نے اُس فرزند عالیمقام کے

سر مبارک کو چوم کر جواہر دعا کے نثار کیے جب سلطنت حضرت سلیمان کی مستقل ہوئی تو حق تعالے نے جن وانس و وحوش وطیور اور ہوا کو انکا مسخر اور فرمانبردار کیا حضرت سلیمان نے جنات کو حکم کیا کہ ایک فرش بقدر طول وعرض لشکر کے تیار کرو اور جس چیز کی کارخانہ سلطنت مین احتیاج ہو سب مہیا کرکے فرش پر رکھو جب عزم سیر کا کرتے تو باد کو حکم دیتے کہ اس فرش کو کمال احتیاط سے بے نشیب و فراز اٹھا کر مع لشکر منزل مقصود کے اڑے جب صبح کے وقت ملک شام سے روانہ ہوتے تو چاشت کے وقت بقدر ایک مہینے کی راہ کے ملک اصطخر مین پہونچتے اور عصر کے وقت جو اصطخر سے روانہ ہوتے تو شام کا کھانا کابل مین نوش جان فرماتے غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ سے یہی مراد ہے

بیان بیت المقدس کے بنانے کا

حضرت داؤد نے بنیاد بیت المقدس کی ڈالی تھی لیکن تمامیت اسکی بموجب وحی الٰہی کے حضرت سلیمان پر موقوف تھی اسواسطے حضرت سلیمان نے اپنے عہد دولت مین استادان چابکدست کو جمع کیا اور بنیاد ایک شہر کی ڈالی کہ جسکی بنا سنگ سفید سے کی اور بارہ برج بنائے پھر دیوؤن کو معدن کا نون مین بھیجکر لعل ویاقوت وفیروزہ وزمرد اور چاندی اور سونا نکلوانا شروع کیا اور بعضے جنون کو دریا مین موتی نکالنے کو مقرر کیا اور ایک فوج انکی پتھر لانے کو معین ہوئی جب سامان تیار ہوا تب سنگ تراشون نے سپید اور سبز اور زرد پتھر ترتیب مناسب سے لگا کر چار دیواری مسجد کی تیار کی اور ستون اسکے شفاف پتھرون کے نصب کیے اور دیوار ونکی چھت کو موتی اور جواہر آبدار سے مرصع کیا کہ انکی روشنی اور براقی سے وہ عبادتخانہ شب تاریک مین مانند روز روشن کے منور رہتا تھا اخیار بنی اسرائیل کو حکم دیا کہ جو یہ گھر خالصًا لوجہ اللہ بنا ہے چاہیے کہ ایک ساعت علماے ربانی اور اولیاء حقانی سے خالی نرہے ایک مدت تلک یہی کارخانہ جاری تھا جب بخت نصر ملک شام پر مسلط ہوا تو اُسنے شہر کو خراب کیا اور موتی اور جواہر مسجد سے اُکھیڑ کر اپنے دار الملک مین لیگیا القصہ جب حضرت سلیمان محکمۂ عدالت پر بیٹھتے تو حضرت آصف وزیر اعظم تخت کے سامنے کرسی پر بیٹھکر فیصلہ معاملات کا کرتے اور چار ہزار عالم دست راست پر اور چار ہزار خواص اور چار ہزار جن وپری کمر بستہ خدمت مین اور پرندے اُس اہل مجلس پر اپنے پرونکا سایہ ڈالتے تھے اور وقت زوال تک عدالت مین رہتے بعد اُسکے دیوان معلیٰ مین رونق افروز ہوتے اور باورچیخانہ مین سات سو گاڑی آٹا اور اسی کے موافق رنگ برنگ کے سالن پکتے لوگون کو کھلاتے تھے اور خود بدولت زنبیل بنا کر اُسکو بیچکر جو کی روٹی مسکینون کے ساتھ کھاتے **بیان بلقیس کا** حضرت سلیمان نے ہر ایک پرندے کو

ایک ایک مہم کے واسطے مقرر کیا تھا انمین سے ہدہد واسطے دریافت کرنے پانی کے مقرر تھا اسواسطے کہ وہ پانی کو
زمین کے نیچے ایسا دیکھتا تھا کہ جیسے آدمی شیشے مین روغن کو دیکھتا ہی ایک روز سلیمان اپنے تخت رواں سے
نماز کے واسطے اُترے اور لشکر کو حکم کھانا پکانے کا دیا ہدہد نے خیال کیا کہ جب تلک حضرت سلیمان مشغول ہین تب
تلک تو اُڑکر اِس ملک کے عرض وطول کو معلوم کرلے اِس خیال مین اُڑا اور ایک شہر مین پہونچا کہ تمام نہرون اور باغون
سے آباد تھا اور عمارت خوشنما تھی ایک باغ مین اُترا اور ایک ہدہد سے ملاقات کی اُس ملک کا حال پوچھا اُسنے کہا کہ اِس
شہر کا نام شہر سبا ہی اور بادشاہ یہان کا ایک عورت ہی جسکا نام بلقیس ہی اور بارہ سردار ہین ہر ایک سردار کے
حکم مین ایک لاکھ مرد مقابل جنگی ہین اور بادشاہ اور رعیت سب آفتاب پرست ہین ہدہد یہ حال دریافت کرکے
پھرا حضرت سلیمان نے جب ہدہد کو غائب پایا تب کرگس سے پوچھا اُسنے عرض کی کہ مجکو معلوم نہین لشکر پیاسا ہوا
اور ہدہد موجود نتھا جو پانی کا ٹھکانا بتلادے اسواسطے حضرت سلیمان بہت غصہ ہوے اور فرمایا کہ اگر حجت روشن
نہ بیان کریگا تو مین اُسکو قید کرونگا یا ذبح کرڈالونگا اور عقاب اُسکی تلاش کے واسطے بھیجا جب عقاب نے پرواز کی تو
اُسکو شہر سبا کی طرف سے آتے دیکھا پکڑکر حضور مین حاضر کیا اور حضرت سلیمان نے ہاتھ بڑھا کر ہدہد کا سر پکڑا ہدہد نے
کہا یا نبی اللہ اُسدن کو یاد کرو کہ تم بھی خداے عادل کے سامنے کھڑے ہوگے حضرت سلیمان اِس بات کی ہیبت سے
کانپنے لگے اور اُسکو چھوڑکر پوچھا کہ تو کہان گیا تھا ہدہد نے کہا کہ ایک خبر لایا ہون کہ تمکو اُسکی خبر نہین ہی اور احوال
بلقیس کا جیسا دیکھا تھا مفصل عرض کیا اور کہا کہ حق تعالی نے تمام اسباب حشمت کا بلقیس کو دیا ہی اور ایک طلائی
احمر کا تخت جڑاو جواہرات کا ہے کہ پائے اُسکے یاقوت اور زبرجد کے ہین اور تیس[۳۰] گز کا طول اور تیس[۳۰] گز کا ارتفاع ہی
حضرت نے ہدہد سے کہا ہم دیکھین تو سچا ہی یا جھوٹا ہی اور آصف سے ایک خط لکھوایا اِس مضمون کا اِنَّہٗ مِنْ سُلَیْمَانَ
وَاِنَّہٗ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَیَّ وَاْتُوْنِیْ مُسْلِمِیْنَ یعنے خط سلیمان کیطرف سے شروع ہی ساتھ نام اللہ کے
بلندی مت کرو مجھپر اور آو میرے پاس مسلمان ہوکر اور مہر لگاکر ہدہد کو دیکر روانہ کیا جسوقت ہدہد شہر سبا مین پہونچا
بلقیس اپنے محل مین آرام فرماتی تھی اور محل کے ساتون دروازے بند تھے ہدہد نے روزن مین سے جاکے خط بلقیس کے
سینے پر رکھدیا جب بلقیس جاگی اور خط دیکھا اور دروازے بند تھے تعجب کیا کہ کون خط لایا ہی جب ادھر اُدھر
دیکھا تو سواے ہدہد کے کوئی نظر نہ آیا گمان کیا کہ یہی لایا ہی بعد اُسکے جب نظر مہر سلیمان پر پڑی تو ہیبت سے
کانپنے لگی اور خط کو پڑھکر اعیان دولت کو بلایا اور مضمون بیان کرکے مصلحت پوچھی کہ تمھاری کیا صلاح ہی
سب نے عرض کی کہ فوج اور دولت اور سامان مہیا ہی اور ہم تابع حکم کے ہین پھر ملکہ نے پوچھا کہ سلیمان ۲۰

کیسا آدمی ہے بولے کہ بادشاہ عالیجاہ ہے لوگون کو موسی کے دین کی دعوت کرتا ہے اور جن و انسان اور دیو اور پری اور وحوش وطیور سب اُسکے مسخر ہین بلقیس نے کہا کہ بادشاہ جس ملک مین جاتے ہین تو اُسکو خراب کرتے ہین اور عزیزون کو ذلیل کرتے ہین اسواسطے مین ہدیہ بھیجتی ہون اگر پیغمبر ہے تو سواے اسلام کے راضی نہوگا اور مین اُسکے ساتھ مقابلہ نکرونگی اور اگر بادشاہ ہے تو ہدیہ قبول کریگا ارکان دولت نے یہ صلاح پسند کی پھر بلقیس نے سو غلام بلباس زنانہ اور سو لونڈیان بلباس مردانہ اور ایک یاقوت ناسفتہ ایک حقہ مین رکھکر قفل زرین اُسپر لگایا اور دو اینٹین سونے کی اور چاندی کی مرصع واسطے ہدیہ کے تیار کین اور منذر بن عمر کو جو بڑا دانا تھا واسطے رسالت کے مقرر کرکے کہا کہ جب تو بارگاہ سلیمان مین پہونچے تو اُس سے التماس کیجیو کہ انمین سے عورتون کو مردون سے جدا کردو اور پوچھیو کہ اس حقہ مین کیا ہے اور بتادے تو اُسکے بیندہونے کی درخواست کیجیو اگر سب باتین اُسنے بیان کین تو جانیو کہ پیغمبر ہے تو یہ سب ہدیہ دیکر آئیو والا پھیر لائیو اور اگر تکبر اور غرور سے باتین کرے تو جانیو کہ بادشاہ ہے ہرگز مت ڈریو دلیرانہ باتین کیجیو اور اگر لطف و مہربانی سے گفتگو کرے تو جانیو کہ پیغمبر ہے ادب سے گفتگو کیجیو یہ سب سمجھا کر اُسکو رخصت کیا جبرئیل امین نے حضرت سلیمان کو اس احوال سے مفصل اطلاع کی اور مشکلات کے حل کرنیکا راستہ بتایا حضرت سلیمان نے جنات کو حکم کیا کہ ایک میدان وسیع مین جس طرف سے وکیل آتا ہے فرش سونے اور چاندی کی اینٹونکا بچھاوین اور چار اینٹونکی جگہ خالی چھوڑدین اور بنی آدم اور جنات جدا جدا صف باندھکر کھڑے ہون اور فرش کے کنارون پر بری اور بحری حیوانات کو باندھین بعد اس تیاری کے حضرت سلیمان نے اپنا تخت اُس فرش پر بچھایا اور چار ہزار کرسی زرین سیدھی طرف تخت کے اور اتنی ہی اُلٹی طرف ترتیب رکھوائی اور علماے بنی اسرائیل اور علماے سباط اُسپر درجہ بدرجہ بیٹھے اور اس تمام لشکر پر پرندون نے اپنے پرون کا سایہ ڈالا تب بلقیس کے رسولون کو طلب فرمایا وہ اس جاہ وحشمت سلیمانی کو دیکھکر حیران ہوگئے اور اُس اینٹون کے فرش کو دیکھکر اُنکو ہدیہ نہایت حقیر نظر آیا مارے شرم کے وہ چار اینٹین تو اُس چار جگہ مین جو قصدًا خالی چھوڑی تھین رکھدین جب جنات کی صف پر پہونچے اور شکلین عجیب اور صورتین مہیب دیکھین تو مارے رعب کے قدم آگے نہ اُٹھتا تھا جنون نے کہا کہ چلے آؤ اور خاطر جمع رکھو کہ عدل سلیمانی ایسا نہین کہ ہم تم جیسون سے تعرض کرین بعد اُسکے فوج انسانی اور گروہ حیوانی پر گذرتے ہوے حضور مین پہونچے جناب نبوت مآب کمال خوش اخلاقی اور ملائمت سے پیش آئے اور مرحبا کہکر بٹھایا منذر نے نہایت تواضع اور ادب سے نامہ بلقیس کا حضور مین گذرانا جب منذر موافق فہمایش ملکہ کے اپنا عرض حال کرچکا تب حضرت سلیمان نے نور نبوت سے مردون کو عورتون سے جدا کیا اور فرمایا کہ اس حقے مین ایک یاقوت ناسفتہ ہے اور تم چاہتے ہو کہ مین اُسکو

پر دو دن فی الفور ایک دیو نے بموجب حکم کے پردہ دیا اور دیکھلون نے دل سے زنگ شکوک دھویا اور یہ انکار دکرکے فرمایا کہ تم چاہتے ہو کہ مال سے میری مدد کرو حق تعالیٰ نے مجکو تمسے بہتر عنایت کیا ہی پھر منذر سے فرمایا کہ جا کر اُنسے کہو کہ ایمان لاوین والا اتنا لشکر جرار بھیجونگا کہ تم اُسکے مقابلے سے عاجز ہو جاؤگی منذر نے جب ملکہ کے حضور مین یہ کیفیت مفصل بیان کی وہ بولی کہ سلیمان فقط بادشاہ نہین ہی بلکہ سلطنت اُسکی زیور نبوت سے مزین ہوا اور ہمکو اُسکے مقابلے کی طاقت نہین پھر حضور مین چلنے کی تیاری کی اور اپنے تخت کو ساتوین محل مین رکھکر سب کے دروازے مقفل کیے اور جماعت کثیر کو اُسکی محافظت کو معین کرکے ایسی حشمت اور تجمل سے روانہ ہوئی کہ آسمان کی آنکھین اُسکے دیکھنے سے میلی ہوتی تھین اور منزل بمنزل طے کرکے لشکر سلیمان سے ایک فرسنگ پر آکر ڈیرہ کیا حضرت سلیمان نے جب ملکہ کے تشریف لانے کی خبر پائی تو اہل مجلس سے فرمایا کہ کون ہی تم مین سے جو بلقیس کے تخت کو اُسکے آنے سے پہلے میرے پاس لاوے ایک دیو عفریت نے عرض کی کہ مین اُسکو لاؤنگا آگے اُس سے جو حضور اِس مقام سے اُٹھین اور حضرت سلیمان علیہ السلام صبح سے زوال تک مجلس مین حکم کے بیٹھتے تھے حضرت سلیمانؑ نے فرمایا کہ مین چاہتا ہون کہ اُس سے بھی جلد پہونچے جب آصف ابن برخیا جو وزیر اعظم تھے اور اسم اعظم الٰہی جانتے تھے بولے کہ مین لاؤنگا آگے اُس سے جو پلک مارو اور پھر آنکھ کھولو سلیمان عم نے تخت بلقیسؑ کا جب اپنے روبرو دیکھا تو فرمایا کہ یہ میرے پروردگار کا فضل ہی وہ مجکو آزماتا ہی کہ مین شکر کرتا ہون یا کفران نعمت حکم کیا کہ اِس تخت کے جواہرات کی جگہ بدل دو جنات نے فی الفور جواہرات سبز بجاے سرخ کے اور سرخ بجاے سبز کے بدل کر ایسے جڑ دیے گویا اصل سے ایسا ہی تھا جس روز ملاقات بلقیس کی ٹھہری اُس روز حضرت سلیمان نے ایسی مجلس بنائی کہ کسی زمانے مین کوئی ایسی مجلس کا نشان نہین دیتا جب بلقیس سر بر سلیمان کی پابوسی سے مشرف ہوئی جناب رسالت نے بھی اُسکے ناموس اور عزت کا خیال کرکے اپنے تخت کے کنارے اُسکو جگہ دی وہ بعد بیٹھنے کے دمبدم گوشۂ چشم سے اپنے تخت کی طرف نگاہ کرتی تھی حضرت آصف نے پوچھا کہ یہ تخت تمھارا ہی کہا گویا کہ میرا ہی یعنے بسبب تغیر جواہرات کے اپنے مکانون سے حکم یقینی نہ کیا اسواسطے سلیمان اُسکی دانائی سے خوش ہوے اور بلقیسؑ کو اپنی ہمشیرہ صاحبہ کے پاس اُتارا تب حضرت سلیمان کے خواتین اہل بیت اور بیبیان حرم سرا کو خبر ہوئی کہ حضور اُسکو اپنے نکاح مین لاوینگے او سب نے رشک سے عرض کیا کہ اُسکی ساقہا سے پین بالون کی کثرت سے سیاہ ہین اس قسم کی بیبیان کب لائق حضرت رسالت پناہ کے ہین غرض یہ تھی کہ حضرت کی خاطر کو اُنسے نفرت ہو اور ہماری طرف سے زیادہ الفت حضرت سلیمان نے

واسطے تجربہ کے دیوؤن کو حکم کیا کہ تمام صحن گھر کا مانند حوض کے کھود کر صاف پانی بھر دین اور مچھلیان رنگ برنگ کی اُسمین چھوڑ کر تمام صحن کے منھ پر سپید براق کانچ جما دین کہ جو شخص باہر سے آوے تو اُسکو پانی سمجھے وہان تو حکم کی دیر تھی فوراً صحن اس طرح پر تیار ہوا اور حضرت نے اپنا تخت ایسے مکان پر رکھا کہ جو کوئی حضور مین آوے تو اسی صحن سے گذرتا آوے بلقیس کو اسی مکان مین طلب کیا بلقیس نے اُسکو پانی تصور کر کے اپنی ساق بلورین کو کھولا تا کہ پانؤن پانی مین رکھکر حضور مین جاؤن حضرت سلیمان نے فرمایا کہ یہ پانی نہین کانچ ہے اسپر قدم رکھکر چلی آ بلقیس نہایت شرمائی اور حضور مین آنکر ایمان لائی پھر حضرت سلیمان نے اُنکے ساتھ نکاح کیا بعد اُسکے پنڈلیون کے بال دور کرنے کی مشورت کی دیوؤن نے حمام کا بنانا اور نورے کا لگانا بتلایا اور اس حکمت سے اُس ساق سیمین کو بلورین بنایا

ذکر حضرت سلیمان کی وفات کا

جب حضرت سلیمان بیچ عبادتخانہ کے طاعت الٰہی مین مصروف رہتے تھے ہر روز اُس عبادتخانہ مین ایک درخت جمتا تھا اور اپنی خاصیتین بیان کرتا تھا کہ مین فلانے فلانے مرض کی دوا ہون اور میرا ایسا اثر ہے حضرت سلیمان اُسکو لکھوا لیتے تھے ایک روز اسی دستور سے عبادت مین مصروف تھے ایک درخت زمین سے نکلا اُسنے بعد سوال کے عرض کیا کہ میرا نام خروب ہے اور میری خاصیت یہ ہے کہ تیرے ملک اور سلطنت کی خرابی ہوگی بعد اسکے خداے تعالے نے وحی بھیجی کہ اب تمہارا وقت رحلت کا نزدیک آیا ہے اب آخرت کے سفر کی تیاری کرو جب حضرت سلیمان نے وصیت کی اور جو چیزین لکھوانے کی تھین سو لکھوائین بعد اُسکے جناب الٰہی مین عرض کی کہ میری موت کا احوال ایک برس تک جنون پر اور شیطانون پر پوشیدہ رہے کہ اس عرصے مین جو کام مین نے اُنکو سونپے ہین تیار ہو جاوین بعد اُسکے غسل کر کے لباس پاکیزہ پہنا اور عبادتخانہ مین تشریف لائے اور اُس لاٹھی پر جو ماندگی کے وقت تکیہ کرتے تھے تکیہ کیا اور قابض ارواح نے روح مقدس کو قبض کر کے روضۂ رضوان مین پہونچایا جب حضرت سلیمان عبادتخانہ مین آتے تھے اور عبادت مین مشغول رہتے تھے تو اس مدت مین گماشتے حضرت کے مہمات ملک سنبھالتے تھے اور شیاطین اُنکی ہیبت سے بندگی کے وقت سامنے نہ دیکھ سکتے تھے جب آنکھ اُنکی بے اختیار حضور پر پڑتی تھی تو گمان کرتے تھے کہ آپ عبادت مین کھڑے ہین اسواسطے محنت شاقہ کیا کرتے تھے جب ایکسال پورا ہوا اور دابۃ الارض یعنی دیمک نے لاٹھی کی جڑ کھائی اور حضرت گر پڑے جب دیوؤن کو اُنکی رحلت کا حال ظاہر ہوا اور خبر موت کی عالم مین مشہور ہوئی اور اصل حکمت حضرت سلیمان کی موت کے چھپانے کی یہ تھی کہ آدمیون کو شیطانون کے دعوے سے یہ گمان تھا کہ وہ غیب جانتے ہین جب حضرت سلیمان نے دار الآخرت کو انتقال کیا اور ایسا واقعہ عظیم اُنپر برس روز تک مخفی رہا تب آدمیون کو یقین ہوا کہ

وہ اپنے دعوے غیب دانی مین جھوٹے ہین بہرحال سلیمان جیسے بادشاہ بھی دار فانی سے ملک بقا کو پہونچے

ذکر حضرت لقمان رحمۃ اللہ علیہ کا

ہرچند کہ لقمان کی نبوت مین اختلاف ہو لیکن چونکہ ذکر انکا انبیا کے حال کے ساتھ مذکور ہوتا ہو اور حق تعالے نے قرآن شریف مین انکا ذکر فرمایا ہو وَلَقَدْ آتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ اسواسطے اُسی احوال مین ذکر کیا جاتا ہو حضرت لقمان مرد سیہ فام تھے نوبہ جو حبش کے تعلق مین ہو وہان کے رہنے والے تھے اور شغل بکریون کے چرانیکا رکھتے تھے جب اللہ تعالیٰ نے انکو حکمت عنایت کی تو ایک روز مجمع عام مین لوگون کو اپنے کلمات حکمت کا فیض پہونچاتے تھے ایک اوز رفیق ایام شبانی نے پوچھا کہ تم ہمارے ساتھ بکریان چراتے تھے حکمت کہان سے سیکھی اور یہ مرتبہ کیسے پایا بولے کہ سچ بولنے سے اور بیفائدہ باتین چھوڑنے سے اور امانت مین خیانت نکرنے سے اور ابتدا مین حضرت لقمان ایک شخص کے غلام تھے کہ تیس مثقال طلا کو اُسنے خریدا تھا اور سبب آزادی کا یہ ہوا کہ ایک روز میان نے حکم کیا کہ ایک بکری ذبح کر اور جو عضو بہتر ہو وہ ڈھونڈ لا لقمان ذبح کرکے دل اور زبان ڈھونڈکر سامنے لیگئے بعد چند روز کے میان نے حکم دیا کہ ایک بکری ذبح کر اور بدترین اعضا بھون لا لقمان پھر دل اور زبان ڈھونڈکر لیگئے میان نے پوچھا کہ اول تو بہترین اعضا دل اور زبان کو سمجھکر لایا تھا اور اب بدترین اعضا جو مینے مانگا تب بھی تو یہی لایا لقمان نے کہا جب زبان بد قولون سے اور دل ناکارے وصفون سے صاف ہو تو عقلمندونکے نزدیک بہترین اعضا ہو والا بدترین

ذکر حضرت یونس علیہ السلام کا

حضرت یونس مشہور پیغمبرونمین سے ہین حق تعالیٰ نے انکو شہر نینوا مین پیغمبر کرکے بھیجا اُنھون نے وہانکے لوگونکو دین موسیٰ کی دعوت کی خدا کی مہربانی کا امیدوار کیا اور غضب سے ڈرایا لیکن کسی نوع کا فائدہ نہوا اور کسی نے تابعداری نکی بلکہ اُنکی سات لی تکذیب اور دست اور زبان سے اُنکو رنج دینا شروع کیا بعد اُسکے حضرت یونس نے دعا کی کہ اے بار آلہ میری قوم نے میری تکذیب کی تو اُنپر اپنا عذاب نازل کر بعد اُسکے حضرت یونس اپنی اہل وعیال کو لیکے نکلے اور نکلنے کے وقت لوگون سے کہا کہ تین دن کے بعد تمپر عذاب نازل ہوگا اور اُسی ملک مین ایک پہاڑ مین جاکر مقام کیا اللہ تعالے نے آتش جہنم مین سے تھوڑی حرارت اُس شہر پر بھیجی تب وہ گرمی سے تڑپنے لگے اور پشیمان ہوکر حضرت یونس کو طلب کرنے لگے جب نپایا تو بیقرار ہوکر سب زن ومرد شہر سے باہر ایک ٹیلے کے پاس جمع ہوے اور لڑکون کو ماؤن سے اور بچون کو چارپایون سے جدا کیا اور کئی روز تک زاری وبیقراری مین مشغول رہے اللہ کریم نے اُنپر رحم کیا اور اُس عذاب کو اُٹھا یا بعد نجات اہل نینوا کے حضرت یونس شہر کی طرف متوجہ ہوے تا دریافت کرین کہ قوم کا انجام کیا ہوا رستے مین ابلیس بصورت انسان ملا اور کہا کہ اُنہیں تو عذاب دفع ہوگیا تم اگر جاؤگے تو تمھاری تکذیب کرینگے حضرت یونس قوم کے جھٹلانیکے

خیال سے غصہ ہوکر انتظار حکم الٰہی کا نکر کے پھر گئے کہ اگر مین وہان جاؤنگا تو وہ مجھکو کاذب کہینگے پھر اپنے اہل و عیال کو
لیکر روانہ ہوئے اور دریا کے کنارے پہونچے اہل کشتی سے کہا کہ ہمکو دریا کے پار کردو اُن لوگون نے کہا کہ ہماری کشتی
مین بوجھ بہت ہے کچھ آدمی اسمین بٹھا لو اور کچھ دوسری کشتی آتی ہے اُسمین سوار کرو حضرت یونس نے بعضے متعلقون کو اُس
کشتی مین اور خود مع دو بیٹون کے دوسری کشتی کے منتظر رہے جب دوسری کشتی آپہونچی تو حضرت یونس اُدھر متوجہ ہوکے
کہ اُنسے التماس کرین اسمین ایک بیٹے کا پاؤن پھسلا وہ دریا مین ڈوب گیا اور دوسرا بیٹا جو کنارے پر تھا اسکو بھیڑیا لیگیا
حضرت یونس نے جانا کہ یہ بلاے آسمانی ہے بعد اس مصیبت کے کشتی مین بیٹھے خدا کی قدرت سے وہ کشتی دریا کے بیچ مین
ایسی کھڑی ہوگئی جیسے خشکی مین گڑ کر ہل نہین سکتی اور کشتیان اُسکے آس پاس گذرتی تھین اور کشتی والون نے کہا
کہ تمھاری کشتی مین کوئی بندہ اپنے خاوند سے بھاگ کر بیٹھا ہے اسواسطے کشتی اٹک رہی ہے لوگون نے ہرچند تلاش کیا کوئی
بندہ بھاگا ہوا نہ ملا حضرت یونس کا جمال اور جلال دیکھکر کسی کو وہم و خیال نگذرتا تھا جو یہ گمان اُنپر لیجاتا حضرت
یونس نے فرمایا وہ بندہ بھاگا ہوا مین ہون مجھکو دریا مین ڈالدو اُنھون نے کہا استغفر اللہ ہم تمکو کس طرح پانی مین
ڈالینگے بلکہ آپکے وجود شریف کی برکت سے اس گرداب فنا سے نجات جانتے ہین حضرت یونس نے کہا کہ قرعہ ڈالو جسکے
نام پر پڑے اُسکو دریا مین پھینکدو جب قرعہ ڈالا تو حضرت یونس کے نام پڑا پھر اُن لوگون نے کہا قرعے کا اعتبار نہین
کبھی برخلاف بھی پڑتا ہے ہم تمکو ہرگز نڈالینگے القصہ تین بار قرعہ ڈالا ہر بار حضرت یونس کے نام پر پڑا جب بھی اُن لوگون
نے انکار کیا اس عرصہ مین خداوند عالم نے ایک بڑی مچھلی کو حکم کیا وہ اپنا منھ پھیلا کر اُنکے سامنے آتی تھی آخر ناچار ہوکر
حضرت یونس کو دریا مین پھینکا اُسوقت خطاب الٰہی مچھلی کو پہونچا کہ ہمنے یونس کو تیرے رزق کا لقمہ نہین کیا ہے بلکہ تیرے
پیٹ کو اُسکا قیدخانہ بنایا ہے خبردار کچھ آسیب اُنکو مت پہونچا یہ چالیس دن حضرت یونس مچھلی کے پیٹ مین رہے قادر مطلق
نے حضرت یونس کی آنکھون سے حجاب اُٹھا دیا یعنے مچھلی کا پیٹ مانند کانچ کے صاف اور شفاف کر دیا کہ عجائب و غرائب
دریا کے ملاحظہ کرتے تھے اور خدا کی تسبیح مین مشغول رہتے تھے جب حضرت یونس نے اُن ظلمات مین پکارا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ
اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ تب اللہ تعالی نے حضرت جبرئیل کو بھیجا کہ مچھلی سے کہو کہ جس جگہ تو نے نگلا تھا
اُسی طرف کے کنارے پر اگل دے اب مین اُس سے راضی ہون مچھلی نے حضرت یونس کو منھ سے باہر نکالکر کنارے
ڈالدیا اور درخت کدو فی الحال بحکم کن فیکون پیدا ہوا اُسکے نیچے یونس نے آسایش پائی اور ایک جنگل کی ہرنی کو
الہام ہوا کہ وہ ہمیشہ آنکر دودھ پلا جاتی تھی جب کچھ توانائی بدن مین آئی اور وہ درخت سوکھ گیا تو حضرت یونس
نے اُسکے سوکھنے سے بسبب حرارت آفتاب کے بہت غم کیا اور رونے لگے جبرئیل امین فرمان لائے کہ ایک درخت کے سوکھنے

سے کہ چندان قیمت نہین رکھتا ہے تمنے اتنا غم کیا اور ہزارون مخلوق کے ہلاک ہونیکا اندیشہ نکیا اور بد دعا کی کہ ایکبار میرے غضب مین گرفتار ہو جاوین حضرت یونس متنبہ ہوکر استغفار کیا جب وحی آئی کہ تم پھر قوم مین جاؤ وہان سے روانہ ہوے جب متصل شہر کے پہونچے تو ایک گوالے سے پوچھا کہ تو کون ہے وہ بولا کہ مین یونس بن متی کی قوم سے ہون آپنے پوچھا کہ اُس یونس کی کیا خبر ہے اور اُسکے بعد قوم کا کیا حال ہوا اُسنے کہا کہ یونس بہترین مخلوقات ہے اور اُسکے بعد قوم پر عذاب متوجہ ہوا لوگون نے جب اُنکو نپایا تو سب نے توبہ کی ارحم الراحمین نے وہ عذاب دفع کیا اور آتش کی بلا سے نجات بخشی پھر حضرت یونس نے اُس گوالے سے کچھ دودہ مانگا اُسنے کہا کہ قسم ہے یونس کے خدا کی کہ جب سے یونس غائب ہوا ہے تب سے برسات نہین برسی اور گھانس نہین جمی بکریان خار وخاشاک سے بھوک کی شدت کو دفع کرتی ہین حضرت یونس نے کسی بکریون کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا اُنکے تھن دودھ سے بھر گئے گوالے نے کہا واللہ اگر یونس زندہ ہے تو تو یونس ہے آپنے فرمایا مین یونس ہون تو جا کر قوم کو میری خبر پہونچا گوالے نے کہا بادشاہ نے مقرر کیا ہے کہ اگر کوئی مجکو حضرت یونس کی سلامتی کی خبر پہونچاویگا تو مین اپنا ملک اُسکو دیکر حضرت یونس کی خدمتگاری کا پٹکا اپنی کمر پر باندھونگا اب اگر مین بغیر حجت کے یہ خبر پہونچاونگا تو لوگ کہین گے کہ یہ گوالا ملک کے لالچ سے جھوٹ بولتا ہے میری تکذیب کرینگے بلکہ مار ڈالینگے حضرت یونس نے فرمایا تو اُنکو خبر کر کہ بکریان اور پتھر کہ جسپر مین بیٹھا ہون گواہی تیرے کلام کے صدق پر دینگے جب گوالے نے اُنکو خبر دی تو عالم ایک اکٹھا ہو گیا اور اُسکی تکذیب کرنے لگے جب اُنکو اپنے ساتھ جنگل مین لایا بکریون نے گواہی دی کہ حضرت یونس نے ہمارا دودھ پیا ہے اور پتھر نے شہادت دی کہ مجھپر بیٹھے تھے لوگ متعجب ہوکر حضرت یونس کی تلاش کرنے لگے آخر اُسی جنگل مین ایک درخت کے نیچے نماز پڑھتے ہوے پایا جب حضرت یونس پر اُنکی نظر پڑی تو قدمون پر گر پڑے اور ہاتھ پانون چومنے لگے اور نہایت عزت اور احترام سے ہمراہ رکاب سعادت انتساب ہوکر شہر مین لائے اُنکے مقدم شریف کی برکت سے اُس ملک مین جمعیت اور آسودگی حاصل ہوئی اور دین وشریعت سکھانے مین مصروف ہوے اور آخر عمر تک عبادت حق اور ہدایت خلق کرتے رہے پھر راہی عالم بقا کے ہوے

ذکر حضرت عزیر علیہ السلام کا

جب بخت نصر نے بیت المقدس کو خراب کیا تو حضرت عزیر کو بنی اسرائیل کے ساتھ قید کرکے بابل کو لیگیا اور اُس زمانہ مین کوئی اُنسے بڑا عالم اور حافظ توریت کا نتھا جب بخت نصر کے قید سے خلاصی پائی اور اپنے وطن کی طرف روانہ ہوے گذر اُنکا ایک ویران گانون پر ہوا اُس گانون کے باغ مین ایک درخت کے تلے اُترے اور اُنکے پاس کچھ انجیر اور شیرہ انگور تھا اپنے مرکب سے اُترے سامان آگے رکھکر مرکب کو مضبوط باندھا اور اُس گانون کی گری ہوئی دیوارون پر اولا

پورانی ہڈیون پر نظر کر کے کہا کہ خداے تعالے اُنکو کیونکر زندہ کریگا بعد موت کے اسی خیال مین حضرت عزیر سو گئے اور
اللہ تعالی نے خواب مین اُنکی روح قبض کر کے اُنکے جسم کو نظرون سے غائب کر دیا اور وہ طعام اور شراب بدستور تازہ رہا
اور مرکب بھی ہلاک ہو گیا اور کئی برس کے بعد حضرت عزیر کو زندہ کیا ایک فرشتے نے اُنسے پوچھا کہ تمنے یہان کتنی دیر رنگ
کی ہو یعنی کتنی مدت ہوئی ہو اُنھون نے فرمایا ایک دن یا کم ایک دن سے یہان ہون فرشتے نے کہا نہین بلکہ تمنے سو برس
یہان درنگ کی ہو اب تم اپنے طعام و شراب کو دیکھو ابھی بدبو اور رنگ متغیر نہین ہوا اور نظر کرو اپنے گدھے مرے کی
طرف کہ کس طرح ہم اُسکو گوشت اور پوست پہناتے ہین جب حضرت عزیر نے اپنے گدھے کیطرف نظر کی تو کیا دیکھتے
ہین کہ وہ گلی ہوئی ہڈیان آپس مین ملجاتی ہین اور گوشت اور رگین جمتا جاتا ہو پھر اُسپر قادر مختار نے پوست پہنا کر
زندہ کیا پھر حضرت عزیر اپنے چارپائے پر بیٹھکر اپنے گھر آئے کہتے ہین کہ جب حضرت گانون مین آئے تو کسی نے اُنکو
نہ پہچانا اور اپنے گھر کی وضع ترتیب اول پر نپائی ایک بڑھیا کو دروازے پر دیکھا پوچھا کہ یہ گھر عزیر کا ہو اُسنے کہا ہان
تو کون ہو جو مدت کے بعد میرے میان کا نام لیتا ہو جواب دیا کہ عزیر مین ہون لونڈی نے کہا سبحان اللہ سو برس سے
وہ غائب ہو اُسکا کچھ پتا نہین ملتا اگر تو سچا ہو تو دعا کر میری آنکھین بینا ہو جاوین تو مین تجکو پہچانون اسواسطے
کہ عزیر مستجاب الدعوات تھا حضرت عزیر نے دعا کی اور ہاتھ اپنا آنکھون پر رکھا خدا نے اُسکو بینا کیا وہ دیکھکر بولی
کہ مین گواہی دیتی ہون کہ تو عزیر ہو غائب ہونے کے وقت سے اب تک کچھ تفاوت تیرے چہرے مین نہین ہوا
ایک بیٹا اُنکا عمر ایک سو دس برس کا اور پوتے پر دتے بھی سپید ریش ہو گئے تھے لونڈی نے مجلس مین جا کر حضرت
کی اولاد سے اور بنی اسرائیل سے یہ حال عجیب سُنایا وہ لوگ تکذیب کرنے لگے اُسنے کہا مین وہی لونڈی نابینا ہون
اُسکی دعا سے خدا نے مجکو آنکھین بخشین ہین سب لوگ دوڑ کر آئے حضرت عزیر کے بیٹے نے کہا کہ ہمارے باپ کے
دونون شانون مین ایک خال تھا حضرت عزیر نے پیٹھ ننگی کی بیٹے نے علامت سے پہچانکر تصدیق کی لیکن قوم
نے کہا ہمکو جب باور ہوگا کہ توریت ہمکو سنادے اسواسطے کہ بعد حضرت ہارون کے کسی کو عزیر سے بہتر حفظ نہ تھی
اور بخت نصر کے حادثہ مین سب دفتر توریت کے ضائع ہو گئے ہین حضرت عزیر نے توریت کو سرے سے شروع کیا
اور لوگون نے لکھنا شروع کیا سب لکھ لی بعد اُسکے ایک نسخہ توریت کا جو بعضے علماے بنی اسرائیل نے چھپا رکھا
تھا پیدا کیا اور دونون کا مقابلہ کیا ایک حرف کا بھی تفاوت نہوا جب قوم نے تصدیق کی اور سب معتقد ہوئی
لیکن زیادتی اعتقاد سے گمراہی مین پڑی اور کہا کہ عزیر خدا کا بیٹا ہو القصہ عزیر بعد اسکے پچاس برس اور جیئے اور
ہدایت خلق مین مصروف رہے آخر کُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ کا جام ناگوار نوشجان فرمایا اور عالم قدس کو رونق بخشی

ذکر حضرت زکریا علیہ السّلام کا

حضرت زکریا کے باپ کا نام باذان تھا اور حضرت مریم کے قبلہ گاہ کا نام عمران تھا اور عمران کی ایک بیٹی پیدا ہوکر پھر اولاد نہین ہوئی تھی اور بی بی اُنکی بسبب بڑھاپے کے اولاد ہونے سے نا امید تھین ایک روز بی بی نے ایک مرغ کو دیکھا کہ اُسنے اپنے بیضے کو توڑا اُس مین سے بچہ پیدا ہوا اُنکو بہت تمنا اولاد کی ہوئی اور خدا سے دعا مانگی اُسکی قدرت کاملہ سے حمل رہگیا بعد ظہور حمل کے اُنھون نے نذر کی اگر خدا مجھکو بیٹا دے تو مین اُسکو محرر کرونگی یعنی دنیا کے کامون سے بچا کر واسطے عبادت خالق کے بیت المقدس کی مجاوری مین رکھونگی جب حضرت مریم پیدا ہوئین اُنکی والدہ غمگین ہوئین اور دعا مانگی کہ الٰہی یہ تو بیٹی ہی اور بیٹی لائق خدمت بیت المقدس کی نہین اور مین نے اسکا نام مریم رکھا تو اُسکو اور اُسکی اولاد کو شیطان سے اپنی پناہ مین رکھیو بہر حال والدہ اُنکی مریم کو ایک خرقہ مین لپیٹ کر بیت المقدس کے علما اور احبار کے پاس لیگئین اُس زمانہ مین پیغمبر اور مقتدا سب کے حضرت زکریا تھے ہر ایک نے کہا کہ مین اُسکی پرورش کرونگا حضرت زکریا نے فرمایا کہ اُسکی خالہ میری قبیلہ ہے مین واسطے تربیت کے اولیٰ ہون القصہ بسبب نزاع کے قرعہ ڈالنا قرار پایا اور لوہے کے قلمون پر جس سے توریت لکھتے تھے ہر ایک کا نام لکھکر یون ٹھہرایا کہ قلم پانی مین ڈالو جسکا قلم پانی مین نہ بیٹھے اور تیرتا رہے وہ کفالت اور تربیت مریم کی کرے تین بار قرعہ ڈالا ہر بار حضرت زکریا کا قلم نکلا ناچار ہو کر حضرت زکریا کی کفالت پر راضی ہوے حضرت زکریا نے اُنکو پرورش کیا جب بی بی مریم بڑی ہوئین تب فرمایا کہ مین مسجد کی خدمت اور عبادت کے لائق ہون جب حضرت اُنکو مسجد مین لائے اور ایک حجرہ مسجد مین بنا کیا کہ بغیر زینے کے کوئی جا نہ سکتا تھا جب حضرت زکریا مسجد سے باہر جاتے تھے تب تو بی بی مریم زینے کو اوپر کھینچ لیتی تھین اور وہ در کو مقفل کر جاتے تھے جب حضرت زکریا آتے تو میوہ گرمی کا موسم سردی مین اور پھل سردی کے گرمی مین اُنکے پاس دیکھتے اور پوچھتے کہ اے مریمؑ یہ میوہ بے وقت تیرے پاس کہان سے آیا وہ کہتین مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ یعنے اللہ کے پاس سے جب زکریا نے یہ صورت دیکھی تو اُنھون نے دعا مانگی کہ خداوندا تو ایسا قادر ہی کہ مریم کو غیر موسم مین میوہ پیدا کرکے دیتا ہی تو مجھکو بھی بڑھاپے مین فرزند دے سکتا ہی حق تعالےٰ نے دعا اُنکی قبول کی ایک روز محراب مین عبادت کرتے تھے تو ملائک نے پکارا کہ اے زکریا اللہ تعالےٰ تمکو مژدہ دیتا ہے بیٹے کا جسکا نام یحیٰی ہے اُنھون نے کہا کہ کیونکر میرے بیٹا ہوگا قبیلہ میری عقیمہ ہے اور مین بوڑھا ضعیف ہون ملائک نے کہا کہ وہ خدا قادر ہی اور علامت اُسکے حمل رہنے کی یہ ہی کہ تو تین دن تک لوگون سے باتین نہ کرسکے گا مگر رمز و اشارے سے القصہ حضرت یحیٰی تولد ہوے باپ کی آنکھین

اُنکے دیدار سے روشن ہوئین اور حق تعالی نے یحیی کو ایام طفولیت مین نبوت بخشی ایک روز چار برس کی عمر مین لڑکون پر گذرے کہ کھیل رہے تھے لڑکے بولے کہ آؤ یار کھیلین آپ نے فرمایا کہ مجکو خدا نے کھیلنے کو نہین پیدا کیا ہی اور چھوٹی عمر مین لباس رہبانون کا پہنا اور اکثر اوقات بیت المقدس مین عبادت کرتے تھے اور بہت روتے تھے اور جب دوزخ کا ذکر سنتے تھے تو بیہوش ہوجاتے تھے جب رونا اُنکا حد سے زیادہ ہوا تو باپ نے کہا بیٹا ہمنے تمکو اپنے دل کی خوشی کے واسطے خدا سے مانگا تھا اب تو تمھارے رونے سے ہماری عیش تلخ ہوتی ہی حضرت یحیی نے عرض کی کہ آپ نے فرمایا تھا کہ بہشت اور دوزخ مین ایک بیابان آتش کا ہی کہ وہ سوائے آنکھون کے پانی کے نہین بجھتا ہی پھر مجکو کیون منع کرتے ہو

ذکر حضرت زکریا علیہ السلام کے قتل کا

کہتے ہین کہ جب حضرت مریم کو حمل رہا اور سوائے حضرت زکریا کے اُنکے پاس کوئی جاتا نہ تھا یہود نا بہبود نے کہ اُنکی طبیعتون مین افترا اور بہتان بھرا ہی حضرت زکریا کو زنا کی تہمت سے متہم کیا اور ارادہ قتل کا کیا جب حضرت کو یہ بات معلوم ہوئی تو قوم مین سے نکل کر بھاگنے کا قصد کیا رستے مین ایک بڑا درخت دیکھا اُسمین سے آواز سنی کہ یا نبی اللہ مجھ مین آؤ جب حضرت زکریا نے اُدھر توجہ کی تو وہ درخت بیچ مین سے پھٹا اور زکریا اُس مین بیٹھ گئے پھر درخت کے اجزا بدستور سابق ملکر متصل ہوگئے مگر شیطان لعین نے اُنکی چادر کا کونہ پکڑ لیا اور وہ درخت سے باہر رہگیا جب بنی اسرائیل ڈھونڈھنے آئے تب شیطان نے بصورت انسان ہوکر کہا کہ مین نے ایسا بڑا جادوگر نہین دیکھا کہ اپنے جادو کے زور سے درخت کو چیرکر اُسمین چھپ گیا قوم نے اُسکو جھٹلایا تب بولا کہ دامن اُسکا جو باہر رہگیا ہی سو میرے سچ پر دلیل ہی قوم نے چاہا کہ درخت مین آگ لگاوین اُس ملعون نے صلاح دی کہ آرے سے چیرڈالو جب آرہ حضرت زکریا کے سر مبارک پر پہونچا تو ساکنان عرش برین اور ملائک آسمان وزمین مین کھلبلی پڑگئی مگر اُس بادشاہ بے پروا کی بے نیازی کو دیکھکر لب نہ کھولتے تھے اور سوائے آہ سرد کے کچھ بات نہ بولتے تھے حضرت زکریا نے چاہا کہ آہ کرون حکم ہوا کہ اگر آہ کی تو نام تیرا دفتر نبوت سے مٹادونگا سبحان اللہ دوستون کے سر پر آرے چلتے ہین اور دم نہین مارتے اور دشمن درخت امید سے پھل چنتے ہین اور کفران کرتے ہین کسیکو مجال چون وچرا کی نہین ہی جو چاہے سو کرے اُسی کا حکم اور اُسی کا اختیار رہی اس استقامت سے اُس نبی عالم ہمت نے جان شیرین کو سونپا اور گروہ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ مین پہونچا

ذکر حضرت یحیی علیہ السلام کا

حضرت یحییٰ کے زمانہ مین ایک بادشاہ تھا اور اُسکے قبیلہ کے باطن نامبارک مین انبیا اور علما سے بغض رہتا تھا اور اُسکی ایک بیٹی اگلے خاوند سے نہایت جمیلہ و شکیلہ تھی اور وہ بسبب بڑھاپے کے چاہتی تھی کہ بیٹی کو بادشاہ کے نکاح مین دیوے تاکہ دوسری عورت کا تسلط گھر مین نہو بادشاہ نے اُسکا یہ ارادہ دریافت کرکے کہا کہ مین حضرت یحییٰ سے پوچھونگا اگر نکاح میرا اُسکے ساتھ جائز ہوگا تو کرونگا حضرت یحییٰ سے پوچھا اُنھون نے جواب دیا کہ یہ عقد باطل اور نکاح فاسد ہے بادشاہ نے جورو سے کہا کہ یحییٰ پیغمبر خدا ہے وہ اس نکاح سے منع کرتا ہے اُس نابکار نے اپنے دل مین حضرت یحییٰ سے کینہ پکڑا ایک روز بادشاہ کے پاس حالت مستی مین اپنی بیٹی کو آراستہ کرکے بھیجا بادشاہ نے گھر اغیار سے خالی پاکر چاہا کہ فعل بد کرے لڑکی نے انکار کیا اور کہا کہ جبتک تو میری حاجت نہ برلاویگا تب تلک مین تجکو قدرت نددونگی بادشاہ نے کہا وہ کیا ہے اُسنے کہا کہ یحییٰ بن زکریا کا قتل ہے بادشاہ تو نشہ کے خروش سے اور شہوت کے جوش سے بیہوش ہو رہا تھا کہا تو مختار ہے اُس دختر بد اختر نے فی الفور حکم بھیجا اور حضرت یحییٰ کا سر مبارک تن نازنین سے جدا کرکے طشت مین رکھکر بادشاہ کی مجلس مین منگوایا تین بار اُس سرور اصفیا کے سر سے آواز آئی کہ ای بادشاہ یہ تیری بیٹی ہے تجھپر حرام ہے قادر ذوالجلال کی قدرت سے اُسی وقت زمین اُس بادشاہ کو مع دختر کے نگل گئی ہیبت حکم دائم تجسے جو مولیٰ کرے حد سے جو گذرے تو پھر رسوا کرے جب وہ پیغمبر معصوم مارا گیا تو اللہ تعالیٰ نے فارس کے بادشاہ کو بنی اسرائیل پر مسلط کیا کہ اُسنے حضرت زکریا اور یحییٰ کے خون کے عوض مین اُنکے دماغ کا بھیجا نکالا اور لشکر جرار لیکر تمام ملک شام کو زیر و زبر کیا اور بیت المقدس کے پاس ڈیرہ کیا اور لشکر کے سردار کو حکم دیا کہ اتنے یہود قتل کرو کہ خون کی نہر میرے لشکر تک پہونچے القصہ اُس سردار نے تلوار میان سے کھینچی اور سر افشانی یہود کی شروع کی کہتے ہین حضرت یحییٰ کا خون جس روز سے کہ قتل ہوئے تھے جوش مین تھا بند نہوتا تھا جب ستر ہزار یہود قتل ہوئے تب خون حضرت یحییٰ کا بند ہوا اور اُس سردار کو باقی لوگون پر رحم آیا مگر بادشاہ نے فرمایا تھا کہ جبتک میرے لشکر تک نہر خون کی نہ پہونچے تب تک ہاتھ قتل سے مت اُٹھاؤ پھر اُس سردار نے بادشاہ کی تسلی خاطر کے واسطے چارپائے ذبح کیے جب نہر خون کی لشکر کو پہونچی تب قتل موقوف ہوا

ذکر حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کا

حضرت مریم کا حمل حضرت زکریا کے قتل ہونیکا سبب ہوا اور کیفیت حمل رہنے کی یون ہے کہ ایک روز حضرت مریم اپنی خالہ کے یا بہن کے گھر غسل حیض کرنے گئین اور پردہ لٹکایا چاہتی تھین کہ غسل کرین جبرئیل ایک بے ریش جوان خوبرو و عنبر مو کی صورت مین ظاہر ہوئے حضرت مریم نے دیکھا کہ ایک شخص نامحرم میری طرف متوجہ ہے تو نہایت حجاب زدہ

ہو کر فرمایا کہ مین پناہ مانگتی ہون تجھ سے ساتھ اللہ کے اگر تو پرہیزگار ہے جبرئیل نے کہا مین وہ شخص نہین ہون کہ
جس سے تو ڈرے مین اللہ کا رسول ہون تجکو پاکیزہ بیٹا بخشنے کو آیا ہون حضرت مریم نے کہا کیونکر میرے بیٹا ہوگا
مجکو تو کسی بشر نے چھوا نہین اور مین بدکار عورت نہین ہون جبرئیل نے کہا سچ ہے تو ایسی ہے لیکن تیرے اللہ نے
فرمایا ہے کہ مجھپر بغیر باپ کے بیٹا پیدا کرنا آسان ہے مین اُسکو اعجوبہ زمان اور رحمت عالمیان بناؤنگا اور یہ حکم ہو چکا اسکے
بعد حضرت جبرئیل نے مریم کے جیب و گریبان مین حضرت عیسیٰ کی روح مبارک کو پھونک دیا فی الفور حمل رہگیا
کہتے ہین کہ یوسف نجار جو حضرت مریم کے مامون کا بیٹا تھا بیت المقدس مین عبادت کرتا تھا اور کبھی کبھی حضرت
مریم کو انکی خالہ کے گھر پہونچانے کو جاتا تھا جب حمل کے احوال سے واقف ہوا نہایت غمگین ہو کر پوچھا کہ اےمریم تو
تمہاری پرہیزگاری مین بہت شک ہے اگر حکم ہو تو پوچھون حضرت مریم نے رخصت دی اُسنے پوچھا کہ کوئی درخت
بغیر تخم کے پیدا ہوتا ہے یا کوئی تخم بغیر درخت کے ہوتا ہے حضرت مریم نے کہا کہ حق تعالی نے پہلا درخت کس تخم سے
پیدا کیا اور پہلا تخم کس درخت سے نکالا آخر اُسنے ظاہر پوچھا کہ کوئی فرزند بغیر باپ کے ہوا ہے حضرت مریم نے
جواب دیا کہ بغیر مان کے بھی ہوتا ہے آدم و حوا کون سے باپ مان سے پیدا ہوئے ہین یوسف نے اُنکی تصدیق
کرکے کہا کہ سوال میرا بطریق حکمت کے تھا میرا قصور معاف کرو جب ولادت حضرت عیسیٰ کی نزدیک ہوئی حضرت
مریم کو ندا ہوئی کہ اس شہر سے باہر جاؤ اگر قوم تمکو اس وضع پر دیکھیگی تو تمہارے فرزند کو قتل کرڈالیگی حضرت
مریم یوسف نجار کو لیکر بیت المقدس کی طرف روانہ ہوئین اور جبرئیل راہبر ہوے جب دو فرسنگ راہ قطع کی تو
ایک گاؤن مین جسکو بیت اللحم کہتے ہین پہونچین اور بسبب شدت درد کے مرکب سے اُترین اور پشت مبارک ایک
خرما کے درخت سے لگا کر بیٹھین اور فرمایا ای کاش مین اس حال سے آگے ہی مرجاتی اور نسیاً منسیاً ہوجاتی حق تعالے
نے ملائک کو بھیجا اور اپنے فضل سے وہان ایک چشمہ پانی کا ظاہر کیا ملائک نے حضرت عیسیٰ کو چشمے مین غسل دیا اور
حضرت جبرئیل نے بحکم رب جلیل ندا کی کہ ای مریم غمگین مت ہو کہ اللہ تعالی نے تیرے واسطے نہر جاری کی اور سوکھے
خرمے کو سرسبز کیا اب ہلا تو شاخ کھجور کی اور گرا اپنے اوپر خرماے تازہ کھا اور پی اور بیٹے کے دیدار سے آنکھین ٹھنڈی
کر پھر حضرت مریم نے جبرئیل سے پوچھا کہ اگر لوگ مجھے کہین گے کہ یہ بچہ کہان سے لائی ہے تو مین کیا جواب دونگی حضرت
جبرئیل نے کہا کہ اگر کسی کو تو دیکھے تو اشارے سے کہیو کہ مین نے واسطے خدا کے نذر کی ہے کہ بنی آدم سے آج بات
نہ کہونگی اور اُس زمانے مین جیسے طعام آب سے روزہ رکھتے تھے ویسے ہی باتون سے رکتے تھے جب بنی اسرائیل
نے حضرت مریم کے چلے جانے کی خبر پائی تو اُنکے پیچھے روانہ ہوے جب مسافت طے کرکے آپکے پاس پہونچے

کپڑے اپنے پھاڑ ڈالے اور سر پر خاک ڈالنے لگے اور بولے کہ یہ کیا کار بد کیا تو نے ای ہارون کی بہن یعنے تو مانند ہارون کے عبادت کرتی تھی تیرا باپ برا آدمی نتھا اور تیری ماں بھی بدکار نتھی حضرت مریم نے اشارہ طرف عیسیٰ کے کیا کہ اس سے پوچھو سب غصہ ہو کر بولے کہ تو ہمسے مسخرگی کرتی ہی کیونکر ہم بات کرین لڑکے سے کہ جھولے مین ہی حضرت عیسیٰ بحکم خداوند قادر کے بولے کہ مین بندۂ خدا ہون اور خدا نے مجکو کتاب دی ہی اور مجکو نبی کیا ہی جب یہود نے یہ معجزہ دیکھا تو زبان طعن سے بند کی اور جانا کہ یہ وہ پیغمبر ہی جو اگلے پیغمبرون نے اُسکے آنے کی بشارت دی ہی اور مریم پر جو نسبت بد کرتے ہین وہ بہتان ہی پھر تو حضرت مریم کو کمال عزت اور حرمت سے ساتھ لیکر آئے اور بڑی تعظیم اور توقیر سے رکھا جب حضرت عیسیٰ بالغ ہوے تب حکم الٰہی آیا کہ بنی اسرائیل کے تئین دعوت اپنے دین کی کرو ہر چند عیسیٰ نے دعوت کی وہ ایمان نہ لاتے تھے وہ کہتے تھے کہ ہم موسیٰ کا دین ایک طفل بے پدر کے کہنے سے نہ چھوڑینگے حضرت عیسیٰ دل تنگ ہو کر شہر سے نکلے ایک جماعت دھوبیون کی دیکھی جو کپڑے دھوتے تھے اُنسے فرمایا کہ تم کپڑے پاکیزہ کرتے ہو کس واسطے دلون کو پاک نہین کرتے کہا کس چیز سے پاک کرین فرمایا کہو کہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عِیْسٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ وہ سب ایمان لائے اور حضرت عیسیٰ کے انصار یعنی مددگار ہوے اور کپڑے مالکون کو دیکر حضرت عیسیٰ کے ہمراہ ہوے ایک دن صیادون کے پاس دریا کے کنارے پہونچے کہ مچھلیون کا شکار کرتے تھے اُنکو دعوت کی سب ایمان لائے پھر بنی اسرائیل نے کہا کہ ہر پیغمبر کا معجزہ کیا ہی فرمایا تم کیا چاہتے ہو کہا ایک لڑکا ماں کے پیٹ سے نابینا پیدا ہی اُسکو بینا کردو حضرت عیسیٰ نے اُسکی آنکھون پر پھونکا فی الحال بینا ہو گیا پھر دوسرا معجزہ چاہا حضرت عیسیٰ نے تھوڑی سی مٹی ہاتھ پر رکھی اور شکل مرغ کی بنائی اُس مین پھونکا وہ بھی جاندار ہو کر اُڑ گیا بعد اُسکے حضرت عیسیٰ نصیبین کو مع اپنے حوارین کے گئے اور نصیبین ایک شہر تھا کہ وہان کا بادشاہ بڑا متکبر اور جبار تھا جب متصل اُس شہر کے پہونچے تو حضرت عیسیٰ نے حوارین سے کہا کہ تم مین سے کون شخص ہی کہ شہر کو جاوے اور وہان ندا کرے کہ عیسیٰ تمھارے شہر کو آیا چاہتے ہین ایک شخص نے کہا کہ مین جاونگا نام اُسکا یعقوب تھا بعد اُسکے دوسرے حواری نے جسکا نام توبان تھا یعقوب کی رفاقت چاہی اُسکو بھی رخصت فرمایا اور کہا کہ ای توبان تقدیر الٰہی یون ہی کہ عنقریب تو بلا مین گرفتار ہوگا بعد اُسکے شمعون نے کہا یا روح اللہ اگر اجازت ہو تو مین بھی جاؤن وہ بھی رخصت ہوا شمعون نے تو شہر کے باہر توقف کیا کہ تم جا کر حضرت عیسیٰ کا حکم بجا لاؤ اگر چہ تمکو کچھ ضرر پہونچیگا تو مین کچھ تدبیر کرونگا اور اُنکے پہونچنے سے آگے دشمنون نے حضرت مریم اور عیسیٰ کا احوال شہر مین طرح سے مشہور کیا

تھا یعقوب اور ثوبان نے شہر مین آکر آواز دی کہ اے لوگو عیسیٰ روح اللہ اور کلمۃ اللہ اور رسول اللہ تمہارے
شہر مین آیا چاہتے ہین لوگ سنکر بہت جمع ہوے اور پوچھا کہ کسنے تم مین سے یہ بات کہی ہے یعقوب تو منکر ہوا اور
ثوبان نے اقرار کیا کہ مین نے کہی ہے اُسکو جھٹلایا اور حضرت عیسیٰ اور مریم کو بیہودہ باتین کہین ثوبان کو بادشاہ
کے پاس لیگئے بادشاہ نے کہا ان باتون سے باز آ نہین تو تیرے قتل کا حکم دونگا ثوبان اپنے قول پر ثابت رہا
بادشاہ نے اُسکے ہاتھ پانون کٹوا کر آنکھون مین سلائی پھروا کر کانون کے باہر ڈلوا دیا شمعون یہ احوال سنکر شہر مین
آیا اور بادشاہ کے مصاحبون سے ملکر ملازمت پیدا کی اور فرصت مین عرض کی کہ امید کرم شہریار سے یہ ہے کہ اگر
حکم ہو تو اس مبتلا سے جراحت سے چند باتین پوچھنے مین آوین بادشاہ نے اجازت دی شمعون نے بلاکر اُسکو پوچھا تو
کیا بات کہتا تھا اُسنے کہا عیسیٰ رسول اللہ اور کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہے شمعون نے کہا اس بات کے صدق کی کیا
دلیل ہے جواب دیا کہ جذام اور برص کو صحت دیتا ہے شمعون نے کہا یہ بات طبیبون سے بھی ہو سکتی ہے اور کچھ دلیل بھی
ہے ثوبان نے کہا کہ جو کچھ کہ لوگ اپنے گھرون مین کھاتے ہین یا ذخیرہ اور پونجی رکھتے ہین اُسکی خبر دیتا ہے شمعون نے
کہا یہ تو فعل کاہنون اور نجومیون کا ہے کچھ اور علامت بھی ہے کہا مٹی سے مرغ بنا کر اُسمین پھونکتا ہے وہ زندہ ہو کر
اُڑ جاتا ہے شمعون نے کہا کہ یہ فعل تو جادوگرون کا سا معلوم ہوتا ہے کوئی اور حجت بھی ہے ثوبان نے کہا خدا کے حکم سے
مردے کو زندہ کر دیتا ہے شمعون نے بادشاہ سے کہا کہ اب یہ مسکین قابو مین آیا ہے کہ اُسنے امر عظیم کا دعوی کیا ہے کہ
یہ کام سوا ے خدا کے یا اُسکے رسول کے دوسرے سے نہین ہو سکتا اب صلاح یہ ہے کہ عیسیٰ کو بلاوین اگر اُسنے اس بات
سے انکار کیا تو اس شخص کو اس سے زیادہ عذاب فرماؤ اور اگر عیسیٰ مردے کو زندہ کر دے اگرچہ یقین تو نہین تب ایمان
لاوین اسواسطے کہ مُردونکا زندہ کرنا دلیل قاطع ہے کہ وہ نبی ہے بادشاہ کے تئین شمعون کی بات پسند آئی اور حضرت عیسیٰ
کے بلانے کا حکم دیا اور شمعون سے کہا کہ تم حضرت عیسیٰ کے ساتھ باتین کرو شمعون نے حضرت عیسیٰ سے کہا کہ یہ آدمی
تیرا بھیجا ہوا جو ہمارے بادشاہ کے غضب مین گرفتار ہے گواہی دیتا ہے کہ تو رسول خدا کا ہے کیا سچ کہتا ہے پھر شمعون نے
کہا کہ یہ گمان کرتا ہے کہ تو مجذوم اور مبروص کو تندرست کر دیتا ہے عیسیٰ نے فرمایا کہ یہ گمان اُسکا درست ہے پھر
شمعون نے کہا کہ یہ بات یون مقرر پائی ہے کہ اگر تم یہ باتین جو ثوبان نے کہی ہین نکر سکوگے تو تمکو تمہارے یارون
سمیت ہم ہلاک کرینگے حضرت عیسیٰ نے فرمایا اچھا شمعون نے کہا پہلے تو اپنے یار کو تندرست کر دے حضرت عیسیٰ نے
ثوبان کے ہاتھ اور پانون کٹے ہوے بند بند ملا کر ہاتھ اپنا اُسپر پھیرا خدا کی قدرت سے جیسا تندرست تھا ویسا ہی
ہوگیا اور آنکھین بھی اچھی بینا ہوگئین شمعون نے کہا اے بادشاہ ایک نشانی ہے پیغمبری کی نشانیون سے

پھر شمعون نے حضرت عیسیٰ سے التماس کی کہ بتاؤ تو اس مجلس کے لوگون نے رات کو کیا کھایا ہی حضرت عیسیٰ نے ایک ایک کو بیان کر دیا کہ تو نے رات کو فلانی چیز کھائی ہی اور فلانی چیز ذخیرہ کر رکھی ہی پھر شمعون نے کہا کہ یہ تیرا کھیجا ہوا آدمی گمان کرتا ہی کہ تو مٹی کا مرغ بناتا ہی اور وہ جاندار ہو کر اُڑ جاتا ہی حضرت عیسیٰ نے کہا سچ کہتا ہی مکو کو نسا مرغ مطلوب ہی سبھون نے کہا کہ خفاش یعنی داگل بناؤ حضرت عیسیٰ نے مٹی کی داگل بنائی اور دم عیسیٰ اُسپر پھونکا وہ اُنکے روبرو زندہ ہو گیا اُڑنے لگا بعد اُسکے بہت بھاری بھاری مرضون کے مریض اُنکے دم مبارک سے تندرست ہوئے سب نے التماس کی کہ اب مردے کو زندہ کرو حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ جس مُردے کو تم مقرر کرو مین خدا کے فضل سے اُسکو جلاؤنگا سبھون نے کہا کہ سام بن نوح کو جو ہمارا تمھارا دادا ہی زندہ کرو تو آپکے انفاس شریف کی برکت سے بعید نہین سب عالم جمع ہو کر حضرت سام کی قبر پر گئے حضرت عیسیٰ نے دو رکعت نماز پڑھی اور خدا سے دست بستہ بدعا ہوئے بعد اُسکے سام کو پکارا تب قبر اُنکی خالق آسمان و زمین کے حکم سے پھٹی اور ایک شخص سفید ریش اور سفید سر باہر آیا اور جواب دیا لبیک یا روح اللہ سام نے قوم کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ ای لوگو یہ عیسیٰ بیٹا مریم صدیقہ کا ہی اور روح اللہ ہی تم اُسکی نبوت مانو اور ایمان لاؤ پھر حضرت عیسیٰ نے سام سے پوچھا کہ تمھارے عہد مین تو بال سفید نہین ہوتے تھے تمھاری ڈاڑھی کیون سپید ہی جواب دیا جب مین نے تیری آواز سنی تو مجکو گمان ہوا کہ قیامت قائم ہوئی اُسکی ہیبت سے میرے بال سپید ہو گئے پھر حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ تمکو کتنے برس ہوئے کہ تمنے وفات پائی ہی بولے کہ چار ہزار برس حضرت عیسیٰ نے کہا کہ اگر تم چاہو تو مین اللہ تعالی سے دعا مانگون کہ چند مدت پھر دنیا کی ہوا لو سام نے کہا کہ آخر پھر موت کا شربت چکھنا پڑیگا اور ابھی تک پہلی ہی مرتبہ کی تلخی سکرات میرے حلق مین باقی ہی مین زندگانی دنیاے فانی کی نہین چاہتا تم دعا کرو کہ مین بدستور جوار رحمت الٰہی مین پہونچون حضرت عیسیٰ نے دعا کی وہ پھر بدستور سابق قبر مین تشریف لیگئے اور زمین برابر ہو گئی اور اس معجزے کی برکت سے تمام لوگ شہر نصیبین کے حضرت عیسیٰ پر ایمان لائے **بیان مائدہ کے نازل ہونیکا** نازل ہونا مائدہ کا غرائب واقعات سے اور عجائب معجزات سے ہی کیفیت اُسکی یون ہی کہ اکثر اوقات حوارین خاص اصحاب حضرت عیسیٰ کے ہمراہ رہتے تھے اور دوسرے آدمی بھی رکاب سعادت مین سعادت اندوز تھے ایک روز لوگ سفر مین بھوکے ہوے اور حوارین سے کہا کہ تم حضرت عیسیٰ سے عرض کرو کہ حق تعالی یہ بات کر سکتا ہی کہ خوان آسمان سے نازل کرے حوارین نے اس بات کو بعید از قیاس سمجھا چند بار انکار کیا آخر اُنکی تاکید سے حضرت عیسیٰ کے حضور مین یہ حال عرض کیا حضرت نے فرمایا کہ اگر تم مومن ہو تو خدا سے ڈرو اور ایسی کی بات مت کرو لوگون نے عرض کی کہ ہم قدرت خدائی سے منکر نہین ہین لیکن ہم چاہتے ہین

کہ ہمین سے کھاوین اور دل کو اطمینان ہو اور یقین ہمارا تمھارے صدق قول پر زیادہ ہو جب تضرع و زاری زیادہ ہوئی تب حضرت عیسیٰ نے دو رکعت نماز پڑھی اور خدا سے سوال کیا کہ اے اللہ تعالیٰ تو نازل کر ہم پر ایک مائدہ آسمان سے کہ اُترنا اُسکا ہمارے اگلون اور پچھلون پر روز عید ہو اور تیری طرف سے نشانی نبوت کی ہو نصیب کر تو ہمارے کہ تو سب رازقون سے بہتر ہے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ مین تم پر نازل کرونگا لیکن جو کوئی بعد اُسکے کفران نعمت کریگا تو مین اُسکو ایسا عذاب کرونگا کہ کسیکو عالم مین ایسا عذاب نکیا ہوگا بعد اُسکے ایک خوان سبکے روبرو آسمان سے زمین کی طرف متوجہ ہوا کہ نیچے اور پر اُسکے دو ٹکڑے ابر کے تھے آہستہ آہستہ اُترکر حضرت عیسیٰ کے روبرو ٹھہرا اور اُسکی خوشبو سے لوگون کے دماغ معطر ہوگئے حضرت عیسیٰ نے بعد سجدۂ شکر کے حوارین سے فرمایا کہ جو شخص تم مین سے بڑا نیکبخت ہو خدا کی قدرت پر اُسکو بھروسا ہو وہ خوان کا سرپوش اُٹھاوے حوارین نے عرض کی کہ ہمسے آپ اولی اور احق ہین پھر حضرت عیسیٰ نے بِسْمِ اللّٰہِ خَیْرِ الرَّازِقِیْنَ کہکر سرپوش اُٹھایا اور ایک عالم نظارہ کرتا تھا وہ خوان زر سرخ کا تھا اور چار اُسکے پائے تھے اور نیچے اُسکے ایک سرخ سفرہ تھا اور سفرے پر ایک مچھلی بیٹھی ہوئی تھی کہ جسمین کانٹے نہ تھے اور روغن اُس سے ٹپکتا تھا اور آس پاس سولہسن اور گندنے کے سب ترکاریان تھین اور تھوڑا سرکہ سر کے پاس اور نمک پانون کے پاس رکھا تھا اور پانچ گردے روٹیون کے اور تھوڑا زیتون اور پانچ انار اور کئی خرمے اُن گردون پر رکھے تھے حضرت عیسیٰ نے فرمایا بسم اللہ کرو اور صلاے عام اور ندائے فرحت انجام سبکو دی غنی اور فقیر اور تندرست اور مریض اُس خوان الوان نعمت پر حاضر ہوئے جس بیمار نے کھایا وہ تندرست ہوا اور جس نابینا نے کھایا وہ بینا ہوا ہزارون سیر ہوئے اور طعام جتنا کہ تھا کچھ کم نہوا پھر آسمان کو اُٹھ گیا بعد اُسکے ہر روز صبح کے وقت اُترتا تھا اور زوال کے وقت اُٹھ جاتا تھا اور دنیا کے لوگ اطراف و جوانب سے آتے تھے بعد اُسکے حکم خدا نازل ہوا کہ میرے خوان مین سے غریب اور مسکین اور یتیم اور مریض کھاوین غنی نہ کھاوین یہ بات غنیون پر سخت گذری بعضے بولے کہ یہ خوان خدائی نہین ہے اور بعضے بولے کہ آسمانی نہین اِس طرح کے شک کی باتین اور کفر نعمت کرنے لگے حق تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ مین اہل انکار اور کفران نعمت پر بموجب وعدے کے عذاب نازل کرتا ہون حضرت عیسیٰ نے اُن لوگون کو خبر دی صبح کو جو اپنے بچھونون سے اُٹھے تو چار سو یا سات سو آدمی سور کی شکل ہوگئے اور گلی کوچون مین مارے مارے پھرتے تھے اور گوکھاتے تھے حضرت عیسیٰ کے روبرو آنکر سر زمین پر رکھتے تھے اور آنسو آنکھون سے بہاتے تھے لیکن وقت علاج کا گذر چکا تھا اس پشیمانی نے فائدہ نہ دیا اور تین دن کے بعد جہنم کی راہ لی نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ غَضَبِ اللّٰہِ

بیان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر تشریف لیجانیکا

راویان معتبر نے روایت کی ہے کہ حضرت عیسیٰ کے زمانے میں ایک بادشاہ گردنکش ظالم سرکش تھا حضرت کو حکم الٰہی ہوا
کہ اُسکو اپنے دین کی دعوت کریں ایک روز حضرت عیسیٰ نے جا کر مجلس عام میں اُس بادشاہ ظالم کو نصیحت کی کہ میں
پیغمبر خدا کا ہوں اور مجھپر خدا نے کتاب انجیل بھیجی ہے اور موسیٰ کے دین کو منسوخ کیا اُنکے دین کا بعض حکم موقوف کیا
اب تم میرا دین قبول کرو اور موسیٰ کا دین چھوڑ دو اُس ظالم ناپاک نے اس بات سے انکار کیا اور حضرت عیسیٰ کے قتل
پر لوگوں کو تیار کیا حضرت عیسیٰ روپوش ہوگئے اور اپنے حواریوں کو بلا کر وصیت کی کہ بعد میرے ایک نبی اُمّی عربی
زمین تہامہ میں پیدا ہوگا قوم قریش سے کہ علما اُسکی امت کے مانند انبیا کے ہونگے اپنی اولاد کو بطنًا بعد بطن
وصیت کرتے جاؤ کہ جو کوئی اُسکو پاوے اُسپر ایمان لاوے اور سب طرح کی وصیتیں کیں بعد اُسکے اُنکے ایک حواریوں
میں سے منافق ہوگیا اُسنے حضرت کے پوشیدہ ہونیکی خبر بادشاہ کو دی رات کو آ کر اُن بادشاہ کے لوگوں نے آ کر
حضرت کو گرفتار کیا اور ایک مکان میں قید کر کے چاروں طرف سخت چوکی رکھی صبح کے وقت حضرت عیسیٰ کے واسطے
ایک مکان میں سولی کھڑی کی اور یہودی اور دوسرے گمراہوں کی جماعت بے نہایت جمع ہوئی حق تعالیٰ نے
جبرئیل کو بھیجا وہ اُس مکان کی چھت توڑ کر حضرت عیسیٰ کو آسمان پر لے گئے اور جب آفتاب نکلا تو یہودیوں
نے ایک شخص کو اُس مکان کے اندر حضرت کے نکالنے کو بھیجا تو اُسنے حضرت عیسیٰ کو وہاں نہ پایا اور اللہ تعالیٰ نے
اُسکی شبیہ اور صورت مانند عیسیٰ کے کر دی اُسنے کہا کہ میں نے تو عیسیٰ کو بہت ڈھونڈھا نہ پایا لوگوں نے کہا کہ عیسیٰ
تو ہی ہے اب تو چاہتا ہے کہ اپنے جادو سے کوئی فریب تازہ اُٹھاوے وہ ہر چند قسمیں کھاتا تھا کہ میں وہی ہوں جو
اُسکے لینے کو اندر گیا تھا اُنھوں نے اُسکی بات نہ سُنی اور فی الفور سولی پر دھر کر حلقے سے لٹکا دیا جب بہت دیر تک
انتظار کیا اور اپنے یار کا پتا نہ پایا اندر جا کر جو دیکھا وہاں کوئی بھی نظر نہ آیا پھر آپس میں بولنے لگے کہ اگر یہ شخص عیسیٰ
ہے تو ہمارا یار کہاں ہے اور اگر ہمارا یار ہے تو عیسیٰ کدھر ہے غرض یہ ہے کہ وہ ایسے شبہے میں رہے کہ روز قیامت تک
شبہ اُنکا نہ مٹیگا جب حضرت عیسیٰ آسمان پر پہونچے تو اللہ تعالیٰ نے طبیعت بشری اُنکی دور کی اور ملائک کی طبیعت
عنایت کی آخر زمانہ تک فرشتوں میں رہیں گے جب امام مہدی رضی اللہ عنہ ظاہر ہونگے اور دجال نکلیگا تب
حضرت عیسیٰ خدا کے حکم سے مکے میں اُترینگے نماز صبح کا وقت ہوگا اور ایک منادی غیب ندا کریگا کہ ھذا عیسیٰ ابن مریم
روح اللہ کلمۃ اللہ لوگ بڑی خوشی سے کعبے سے اُتارینگے حضرت امام مہدی اُنسے کہینگے کہ آپ امامت کریں تو فرماوینگے
تم آگے ہو کہ آج کے دن تمھاری شریعت کی متابعت کرینگے بعد اُسکے چالیس برس دنیا میں رہیں گے اور شادی کرینگے
اور اولاد پیدا ہوگی اور دین محمدی کے دشمنوں سے لڑائی کرینگے اور اُنکے عدل سے بکری اور بھیڑیا اور شیر

اور گلے ایک جگہ پانی میں سے جب عالم بقا کو تشریف لیجاوینگے تو مسلمان اُنکا جنازہ تیار کرکے حضرت عایشہ کے حجرے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور شیخین کے ساتھ مدفون کرینگے

ذکر مبارک سید المرسلین وخاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا

اہل سنت وجماعت کا اتفاق ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سب سے اول اللہ تعالی نے میرا نور پیدا کیا ہے اور تمام موجودات کو عرش سے فرش تک میرے نور سے پیدا کیا ہے کعب الاحبار سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالی نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو نور محمد مصطفی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اُنکی پیشانی میں رکھا جب حضرت شیث پیدا ہوئے تو وہ نور اُنکی پیشانی میں چمکا اور اس نور کی نگہبانی کا عہدنامہ حضرت شیث سے اس مضمون کا لیا کہ اس نور کو سوائے بی بی پاک کے مت سونپو اور تابوت سکینہ کہ جس میں انبیا کی تصویرین تھین واسطے تسلی حضرت آدم کے بہشت سے بھیجا تھا اُنکو سونپا کہ تم اپنی اولاد کو نسلاً بعد نسل اور بطناً بعد بطن سونپتے جاؤ چنانچہ یہ طریقہ حضرت شیث کے وقت سے اُنکی اولاد میں جاری رہا اور دامن طہارت اس نبی پاک کے آبا اور اجداد کا زناکاری اور نابکاری سے آلودہ نہوا بعد اُسکے حضرت نوح سے وہ نور سام کو اسی طرح نقل پاتے ہوئے حضرت ابراہیم کی پیشانی میں ظہور کیا پھر حضرت اسمعیل سے اُنکی اولاد کی طرف انتقال پاتے ہوئے عبد مناف میں آچمکا اور عبد مناف کے چار بیٹے تھے عبد الشمس اور ہاشم اور مطلب اور نوفل ہاشم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا تھے اور حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ بھی اُنھین کے پوتوں میں ہیں ہاشم عبد مناف کی مسند پر بیٹھے سقاۃ حجاج کی یعنی پانی پلانا حاجیوں کو اور تولیت زمزم کی اور کنجی کعبے کی اُنھین کے پاس تھی اور سخاوت اور علو ہمت میں اپنے زمانے میں بے نظیر تھے پھر اُنکے بعد ریاست مکے کی عبد المطلب کو ملی عبد المطلب نے خواب میں دیکھا کہ فلانے مقام میں کھودو وہان چاہ زمزم نکلیگا تب عبد المطلب نے نذر کی کہ اگر میری خواب سچی ہوا اور مجھکو خدا دس بیٹے دے تو ایک بیٹے کو قربانی کرونگا جب اُس مکان کو کہ خواب میں جسکا نشان معلوم ہوا تھا کھودا تو چاہ زمزم مانند چشمہ آبحیات کے پیدا ہوا اور سو تلوارین اور سو زرہین اور دو ہرنیان طلائی ہرنوں کی قوم جرہم کی رکھی ہوئین نکلین ہر چند اقوام عرب نے اُنکے لینے کا زور لگایا پر عبد المطلب کو خدا نے انپر غالب کیا جب واسطے ایفائے نذر کے قرعہ ڈالا تو عبد اللہ کے نام پر جو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے باپ تھے پڑا یہ بات عبد المطلب پر اور تمام قبائل عرب پر بہت دشوار گذری اسواسطے کہ نور محمدی کے سبب سے ہر ایک شخص اُنکو محبوب رکھتا تھا آخر بعد مشورت کے یہ بات ٹھہری کہ اُس زمانے میں ایک عورت

جسکا نام شجاع تھا اور بڑی کاہنہ تھی اُس سے پوچھو سب لوگون نے اُسکے پاس جاکر یہ ماجرا بیان کیا اُس نے کہا دس اونٹ جو خونبہا ایک آدمی کی ہی عبد اللہ کے مقابلے مین رکھکر قرعہ ڈالو اور اسی طرح دس دس اونٹ بڑھاتے جاؤ جب قرعہ اونٹون پر پڑے تب اُنکو عبد اللہ کے عوض فدیہ دو اور صدقہ کرو القصہ جب نوبت سّو اونٹون پر پہونچی تب قرعہ اونٹون کے نام پر پڑا عبد المطلب نے بہت خوشی سے اونٹون کو قربانی کرکے ایفاے نذر کی پھر تو عبد المطلب عبد اللہ کی بہت تربیت کرتے تھے جب بالغ ہوے تو اُنکی شادی آمنہ بنت وہب بن عبد مناف کے ساتھ کی عبد اللہ کے حسن و جمال کی آواز تمام قبیلہ حجاز مین پہونچی تھی اور اکثر امراے عرب اپنی بیٹیان دینے کا پیغام عبد المطلب سے کرتے تھے اور قوم کی عورتین بسبب نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے جو عبد اللہ کی پیشانی مین جلوہ مار رہا تھا کمال آرزوے دیدار سے بر سر راہ بیٹھی تھین اور بتخانے مین جاتے تو بتون سے آواز آئی کہ اے عبد اللہ یہ نور جو تیرے چہرے پر چمکتا ہی ہماری خرابی اسی سے ہوگی زنہار زنہار ہمسے نزدیک مت ہو جب بی بی آمنہ اُس نور پاک کی حامل ہوئین اور عبد اللہ اپنے باپ کے حکم سے ملک شام کو واسطے تجارت کے گئے پھرتے وقت بیمار ہو کر مدینے مین اپنے باپ کے اقرباؤن مین ٹھہرے اور مدینے مین وفات پائی کیون نہ ہو ذات سرور عالم کی دنیا کے صدف مین دُر شہوار تھی تب اللہ تعالےٰ نے چاہا کہ وہ دُر یتیم اس عالم مین آوے کوئی اُسکی بہا نہ جانے **بیت** ہو محب جسکا خالق عالم + پھر یتیمی کا اُسکو کیا ہی غم +

ذکر مبارک حضرت سرور انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تولد ہونے کا

حضرت آدم کے وقت سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے تک ہر ایک عہد مین جو پیغمبر پیدا ہوتے تھے وہ اپنی امت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت اور فضائل بیان کرتے تھے اور جو کتابین اللہ تعالیٰ نے پیغمبرون پر نازل کین اُنمین علامات اور شمائل محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے اُن انبیا کو واقف کیا ہی اور اکثر اہل کتاب نے سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے ستارے نکلنے سے آگے تصدیق اُنکی پیغمبری کی کی ہی اور بن دیکھے اُس رحمۃ للعالمین کے ساتھ بیعت کرنے کی تاکیدین کی ہین اور وصیت نامے لکھے ہین یہ احوال توریت اور انجیل مین اور حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفون مین موجود ہین اور کاہنان عرب کی نقلین اور جنات کی خبرین نبوت کے اثبات کے واسطے معتبر کتابون مین موجود ہین اگر بیان مین آوین تو یہ رسالہ دفتر عظیم ہو جاوے مگر واسطے قوی ہونے اعتقاد اہل اسلام کے جو علامتین کہ وقت تولد مین ظاہر ہوئین ہین لکھنے مین آتی ہین حضرت آمنہ فرماتی ہین کہ حمل کی مدت مین ہرگز حمل کے

بوجھ سے مین واقف نہین ہوئی اور اچھے اچھے لوگ مجکو خواب مین کہتے تھے کہ تو حاملہ ہی شفیع المذنبین اور رسول رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم سے جب فرزند تولد ہو تو نام اُسکا محمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھیو اور حضرت کی ولادت کی رات مین تمام بت سرنگون ہوگئے اور شیطان کا تخت اُلٹ گیا اور خبرین آسمان کی جو شیاطین لاتے تھے سو موقوف ہوگئین اور نوشیروان کے محل کے چودہ کنگورے گر پڑے اور ہزار برس کا آتشخانہ فارس کا بجھ گیا آمنہ کہتی ہین مین اُس رات اول مین اکیلی تھی کہ نشانیان وضع حمل کی نمود ہوئین اور طبیعت میری نہایت غمگین تھی اُس وقت غیب سے کئی پاکیزہ بیبیان آئین اور بڑی الفت سے مجکو شربت پلایا اور فاطمہ ثقفیہ کہتی ہین کہ اُس رات مین جو آمنہ کے پاس آئی تو کیا دیکھتی ہون کہ طبق نور کے آسمان سے اُترتے ہین اور گویا ستارے زمین پر اُترکر ہمپر نثار ہوتے ہین جب بدن مبارک حضرت کا زمین پر پہونچا تو ایک آواز آئی یَرْحَمُكَ رَبُّكَ یَا مُحَمَّد اور ایسا نور چمکا کہ تمام مشرق اور مغرب نظر آنے لگا آمنہ فرماتی ہین کہ مین نے ایک آواز سنی کہ اِس مولود شریف کو تمام عالم کے گرد پھراؤ بعد ایک لحظے کے مین نے اُنکو پایا کہ ایک حریر مین لپیٹ کر کہ جس سے مشک وعنبر کی خوشبو آتی ہی میرے سامنے رکھدیا اور صحیح بات یہ ہی کہ آنحضرت ختنہ کیے ہوے پیدا ہوے عبدالمطلب نقل کرتے ہین کہ مین اُس رات کعبے مین تھا یکایک کعبے کی چارو دیوارون نے سجدہ کیا اور بیت اللہ مین سے آواز تکبیر کی آئی اور ہبل جو بڑا بت تھا گر پڑا اور صفا مروہ کے پتھر نیچے اونچے ہونے لگے وہان سے جو آمنہ کے گھر آیا تو معلوم ہوا کہ ستارہ محمدی صلعم نے طلوع کیا مین خدا کا شکر بجا لایا پھر عبدالمطلب آنحضرت کو گود مین اُٹھا کر کعبے مین لیگئے اور شکر مین اُس نعمت کے اشعار پڑھے پھر وہان سے لا کر آمنہ کے حوالے کیا نقل ہی کہ حضرت کے تولد کی خوشخبری ثویبہ نے ابولہب کو پہونچائی اُسنے یہ مژدہ سُنکر ثویبہ کو آزاد کیا اسواسطے کتاب معتبر مین لکھا ہی کہ حضرت عباس نے ابولہب کو مرنے کے بعد خواب مین دیکھا اور پوچھا کہ تیرا کیا حال ہی اُسنے کہا کہ عذاب الیم مین گرفتار ہون مگر دوشنبے کی رات جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے کی خوشخبری سنکر لونڈی آزاد کی تھی تھوڑا پانی پینے کو ملتا ہی جاننا چاہیے کہ بعد بیالیس برس حکومت نوشیروان کے پچھلی رات مین شروع ایام بیض مین بارھوین تاریخ ربیع الاول دوشنبے کی رات اُس سرور عالم پناہ تسکا فندۂ ماہ اور محبوب خاص اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قدوم میمنت لزوم سے حرم کو محترم کیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وشرف وکرم

ذکر مبارک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دودھ پلانیکا اور حلیمہ کے دائی ہونیکا

عرب مین دستور تھا کہ ہر برس مین دو بار عورتین شیرخوار لڑکے مین آنکر لڑکون کو لیکر اپنے مکان کو جاتی تھین جب

مدت دودھ پلانے کی پوری ہوتی تھی تو کے مین لڑکون کو ماں باپ کے پاس پہونچا کر انعام واکرام لیکر اپنے مکان
کو جاتی تھین اتفاقاً اُس برس مین بنی سعد کے قبیلہ کی عورتین مکہ مین آئین اُنمین حلیمہ سعدیہ ابو ذویب کا قبیلہ
آیا اور اُس سال اُنکے ملک مین قحط تھا حلیمہ اور خاوند اُسکا ایک دُبلے سے گدھے پر اور ضعیف سی اونٹنی پر
سوار ہوکر چلے تھے بڑی مصیبت سے مکے مین پہونچے قافلے کی عورتون نے آگے سے پہونچکر مقدور والونکے
بچے لیے اور محمد بن عبداللہ کے لینے کو کوئی ارادہ نہ کرتی تھی اسواسطے کہ وہ یتیم تھے اور انعام دانیوالا باپ
سے تعلق رکھتا تھا حلیمہ نے اپنے خاوند سے کہا کہ مین تو خالی وطن کو نجاؤنگی اگر تیری صلاح ہو تو ابوطالب کے یتیم کو
کہ جسکی پیشانی سے نور برکت چمکتا ہے لے چلین وہ خاوند کو راضی کرکے آمنہ کے پاس گئی اور اُنکی زبانی وہ
کرامتین اور خوبیان جو حمل اور تولد مین دیکھی تھین سنکر بڑی خوشی سے لیکر خاوند کے پاس آئی اور احوال
جو آمنہؓ سے سنا تھا سنایا ابو ذویب خوش ہوا اور حلیمہ سے نقل ہو کہ قسم پروردگار عالم کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم
نے ایک چھاتی سے میری پیٹ بھر لیا اور دوسری چھاتی سے اُسنے کبھی دودھ نہ پیا پایا الہام الٰہی رضاعی
بھائی کا حق سمجھ کر چھوڑ دیتے تھے اور میری اونٹنی کا بھی اتنا دودھ ہوا کہ ہم دونون پیٹ بھر لیتے تھے پیارا اور اس
لڑکے کے آتے ہی ایسی برکت ہمپر ظاہر ہوئی اور حال آسودہ ہو گیا کہ قافلہ کی عورتین ہمپر رشک کرتی تھین اور
پھرتے وقت میرا گدھا سارے قافلہ کے گدھون کا سالار ہو کر سب سے آگے چلتا تھا اہل قافلہ دیکھکر حیران ہوتے
تھے جب وطن پہونچے تو ہماری اوقات بڑے آرام سے گذرنے لگی اور تمام قوم کی بکریون مین سوائے پوست اور
ہڈی کے گوشت باقی نتھا دودھ تو کہاں اور ہماری بکریاں دودھ سے ہمارے باسن بھر دیتی تھین لوگ بسبب
حرص کے ہماری بکریون کے ساتھ چراتے تھے اُنکا مال پامال رہتا تھا اور ہماری بکریون کے تھن دودھ سے مالامال
دو برس کے عرصہ مین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایسے توانا ہوے کہ چار برس کا لڑکا اتنا قوی اور چست ہوتا تھا
جب دودھ پلانے کے دن پورے ہوے تو ہم اُنکو مکے مین لائے پر دل اُنکی جدائی سے ٹکڑے ہوتا تھا مکے کی
آب وہوا کے فساد اور وبا کا حیلہ کرکے بی بی آمنہ سے اجازت لیکر پھر وطن کو لے آئی ایک روز حضرت نے کہا کہ
یہ میرے بھائی دن کو بکریاں چرانے جاتے ہین مین اکیلا رہتا ہون مجکو بھی اُنکے ساتھ کر دیا کرو چنانچہ دو مہینے
تک حضرت بھی بھائیونکے ساتھ بکریاں چرانیکو جنگل مین تشریف لیجاتے تھے ایک روز اُنکا رضاعی بھائی روتا
ہوا آیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دو آدمیون نے پکڑ کر زمین پر گرایا اور اُسکے پیٹ کو چیر ڈالا حلیمہ اور اُسکا خاوند
روتے چلاتے جلد وہاں گئے تو کیا دیکھتے ہین کہ جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے نیچے

بیٹھے ہین حلیمہ کو دیکھکر مسکرائے اُسنے دوڑ کر چھاتی سے لگایا اور احوال پوچھا تو فرمایا کہ دو مرد سپید پوش نے مجکو گرایا اور میرا سینہ چیر کر دل کو نکالکر خون سیاہ کے چند قطرے باہر کیے اور ایک آدمی نے برف کا پانی آفتابی مین لیکر میرے دل کو دھویا پھر سینے مین رکھکر میرے پیٹ کو سیا اور کچھ بھی درد مجکو نہین معلوم ہوا پھر تو حلیمہ اور اُسکا خاوند ڈرے کہ اِس لڑکے کا عجب حال ہے ایسا نہو کہ کچھ حادثہ ہو جاوے کہ ہمسے اُسکا بند و بست نہو سکے ہو اسطے حضرت کو اُنکی والدہ کے پاس پھر کے مین پہونچا گئے جب حضرت کی چھہ برس کی عمر ہوئی تو بی بی آمنہ حضرت کو لیکر مدینہ مین اپنے رشتہ دارون کے ملنے کو آئین چند روز رہکر پھرتے وقت ابوا نام گانون مین بیمار ہوکر دار البقا سدھارین پھر اُم ایمن جو حضرت کی کنیزک تھین آنکو ساتھ لیکر کے مین لا کر عبد المطلب کو سونپا جب سات برس کے ہوے تو عبد المطلب کو پیغام موت کا آیا تب مرض الموت مین سب بیٹون کو جمع کر کے وصیت کی اور ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت ابو طالب کو سونپی اور آپنے اپنی زندگانی مستعار مالک حقیقی کو سونپکر راہ فنا کے مسافر ہوے پھر تو ابو طالب نے حضرت کی تربیت پر کمر باندھی اپنے فرزند سے زیادہ محبت کرتے تھے جب حضرت بارہ برس کے ہوے تو ابو طالب نے شام کی طرف کا ارادہ کیا اور چاہا کہ حضرت کو مکا پر چھوڑ کر جاوین حضرت نے فرمایا کہ تم مجھے یہان چھوڑے جاتے ہوا ابو طالب نے یہ کلام جانگداز سنکر انکو چھاتی سے لگایا اور اپنے ساتھ لیکر شام کے قافلے کے ساتھ روانہ ہوے جب شہر بصرہ چھ کوس رہا تو ایک گانون مین مقام کیا وہان ایک صومعہ یعنے عبادت خانہ تھا کہ اُسمین بحیرا نام راہب رہتا تھا اور آسمانی کتابون سے واقف تھا اُسکو معلوم تھا کہ پیغمبر آخر الزمان اُس صومعہ کے پاس بیر کے درخت کے تلے اُترینگے جب قافلہ گھاٹی سے اُتر کر نمودار ہوا بحیرا نے دور سے دیکھا کہ ابر کا ٹکڑا اُس چھوٹے لڑکے کے سر پر سایہ کرتا ہے اُسکو یقین ہوا کہ یہ وہی پیغمبر موعود ہے جب قافلہ آنکر اُترا تو بحیرا نے اُنکی دعوت کی اور اپنے خادم کے ہاتھ کہلا بھیجا کہ اے اہل مکہ آج تم سب لوگ اِس فقیر خانے مین تشریف لاؤ اور میری دعوت قبول کرو اُن لوگون نے آپس مین کہا کہ آگے جو قافلہ آتا تھا تو راہب کبھی التفات بھی نکرتا تھا اب اِس تپاک سے ضیافت کرنے کا کیا سبب ہے بہرحال یہ سب لوگ تو ضیافت کھانے کو گئے اور حضرت کو بسبب صغر سن کے مکان پر چھوڑ کر آئے ہر چند لوگون کے منہ دیکھے مگر آئینہ جمال محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نظر نہ آیا حیران ہوکر پوچھا کہ کوئی اور بھی تمھارے ساتھ والون سے باقی ہے کہا ایک نوعمر لڑکے کو مکان پر چھوڑ کر آئے ہین راہب نے ابو طالب سے کہکر حضرت کو بھی بلوایا بحیرا نے دیکھتے ہی نبوت کی نشانیون سے پہچانا اور بہت تعظیم اور تکریم سے بٹھایا بعد کھانے کے ابو طالب سے کہا کہ تم

اِس بلند اقبال کو فرماؤ کہ کچھ مین پوچھون سو مجھ سے پوشیدہ نہ رکھے حضرت نے بموجب فرمان ابوطالب کے فرمایا
کہ کیا پوچھتے ہو اُسنے کہا کہ مین تمکو لات اور عزیٰ کی قسم دیتا ہون کہ جو مین پوچھون سو میرا جواب دو حضرت نے
فرمایا نام ان بتون کا میرے سامنے مت لے مین کسی چیز کو اُنکے برابر دشمن نہین جانتا بحیرا نے کہا تو چادر اپنی اُٹھا
جو مین نشان تیری شان عالی کا دیکھون جب حضرت نے چادر اُٹھائی بحیرا نے فی الحال اُس نشانی کو جو مہر نبوت
تھی چوما اور بولا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ تو وہی پیغمبر آخر الزمان ہی کہ آسمانی کتابون مین جسکا بیان ہی عنقریب
ہی کہ مشرق و مغرب اُسکے نور سے منور ہوگا ای ابوطالب اگر تو اسکو عزیز رکھتا ہی تو شام کی طرف مت لیجا اسواسطے
کہ نبوت کی علامتین اِس مین مانند صبح کے روشن ہین اور یہود نا بہبود اُسکے دشمن ہین ابوطالب نے خوش ہوکر
راہب کی بات قبول کی اور اپنا مال بصرے مین بیچ کرکے کو روانہ ہوے

ذکر مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خدیجۃ الکبریٰ کے ساتھ نکاح کرنیکا

جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر پچیس ۲۵ برس کی ہوئی تو ابوطالب نے اپنی تنگی معاش کا ذکر کیا اور کہا کہ قافلہ
قریش کا شام کو جاتا ہی اور خدیجہ خویلد کی بیٹی امانت دار لوگون کو مال دیتی ہی اگر تم بھی تجارت کے واسطے
کچھ اُس سے طلب کرو تو یقین ہی کہ وہ عذر نکریگی اس سبب سے ہمکو نفع ہوگا یہ خبر خدیجہ کو پہونچی اُسنے حضرت
سے پیغام کیا کہ اگر آپ یہ ارادہ کرین تو مین اورون سے دونا دونگی اسواسطے کہ آپکی دیانت اور امانت سب پر
ظاہر ہی ابوطالب خوش ہوے اور خدیجہ نے بموجب وعدے کے عمل کیا اور میسرہ نام اپنے غلام کو جو خرید و
فروخت سے واقف تھا ہمراہ کرکے شام کے قافلے کے ساتھ روانہ کیا میسرہ رستے مین کرامتین عجائب دیکھتا
تھا اور نہایت اعتقاد سے خدمت کرتا تھا جب بحیرا راہب کی منزل مین پہونچے تو وہ عالم عقبیٰ کو پہونچ چکا تھا
اور نسطورا راہب اُسکی جگہ پر مسند نشین تھا وہ آسمانی کتابون سے احوال سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا جانتا تھا
جب میسرہ کی زبانی سُنا تو بولا کہ مین مدت سے اِس عبادت خانے مین اِس جمال کے دیکھنے کا منتظر تھا
الحمد للہ کہ مین اپنی تمنا کو پہونچا لیکن تجکو وصیت کرتا ہون کہ شام کے جانے کے ارادے کو فسخ کرو اور
اُس شخص کی خدمت کو اپنی سعادت سمجھ اسواسطے کہ شام کے یہود اسکے دشمن ہین مبادا کچھ زیان پہونچاوین
میسرہ نے نسطورا کی نصیحت سُنی اور اُس رئیس اصحاب میمنہ کی خدمت مین رہا اور بصرے مین اپنا
سامان بیچ کرکے کو روانہ ہوا اتفاقاً دوپہر کا وقت تھا جو مکے کے میدان مین پہونچے خدیجہ نے اپنے
بالاخانے سے دیکھا کہ ایک دو شتر سوار چلے آتے ہین اور ایک کے سر پر دو مرغ سایہ کر رہے ہین ١٦

یہ تماشا دیکھ کر مشتاق ہو کر کہنے لگی کہ خدا کرے یہ دونوں مسافر میرے مکان پر اُتریں جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور میسرہ آپہونچے اور اُسنے جو کچھ احوال مرغوں کے سایہ کرنے کا اور طعام میں برکت ہونیکا اور نسطورا کے تعریف کرنے کا سنا اور دیکھا تھا کہہ سنایا خدیجہ کے دل میں محبت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی راسخ ہوئی اور ارادۂ نکاح مصمم کیا ہر چند کہ اشراف قریش بسبب حسن اور شرافت اور مال کے خدیجہ کے نکاح کے مائل تھے لیکن تقدیر ازلی اُس بی بی کے نصیب میں تھی کہ یہ سعادت دارین اُس کو ملے بعد دو مہینے کے اس سفر سے خدیجہ نے ایک عورت کو راز دار اپنا بنا کر بھیجا اُسنے حضرت کی خدمت میں جا کر عرض کی کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا نے تجکو جمال ظاہر اور کمال باطن عنایت کیا تو کسواسطے نکاح نہیں کرتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سامان نکاح کا بالفعل موجود نہیں اُس عورت نے کہا کہ اگر کوئی بی بی صاحب نسب وحسب پیدا ہو اور یہ سب بار اپنے اوپر اُٹھائے اور اپنا مال وجمال تیرے نذر کرے تو تو قبول کریگا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہے کہا وہ خدیجہ خویلد کی بیٹی ہے پھر فرمایا کہ اس کام میں کسکو وسیلہ کروں وہ بولی کہ میں اس مہم کی درستی کرونگی اور اس پیوند کو وصل دیگر مستحکم بناؤنگی جب خدیجہ نے یہ مژدہ سُنا تو ورقہ بن نوفل کو حضرت کے پاس بھیجا اور کہلا یا اپنے اقربا میں سے جو صاحبان عزت ہیں اُنکو بھیجو حضرت حمزہ تشریف لیگئے اور یہ بات تقرر پائی کہ پھر ابو طالب اور ارکان قوم حاضر ہوے اور خطبۂ نکاح کا کمال فصاحت اور بلاغت سے پڑھا اور مہر ابو جہل کے ضامن ہوے اور طرف ثانی سے ورقہ بن نوفل نے نہایت سلاست اور لطافت سے خطبہ سُنایا بعد اِسکے ایجاب وقبول کا صیغہ عمل میں آیا پھر ابو طالب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فراغت معیشت سے فرحت حاصل ہوئی جب حضرت کی پینتیس برس کی عمر شریف ہوئی تو قریش نے کعبہ بنانے کا ارادہ کیا سبب اُسکا یہ تھا کہ حضرت ابراہیم کی تعمیر میں کعبے کی چھت نہ تھی بلکہ صرف چار دیواری تھی اور ریل کے پانی سے بنیاد دیواروں کی سست ہو کر گرنے کے قریب آپہونچی تھی اتفاقاً اُن دنوں میں ایک عمدہ جہاز روم کا جدے کے پاس آنکر ٹوٹ گیا قریش نے یہ خبر سنکر غنیمت جانا اور ولید بن مغیرہ نے جدے میں جا کر اُس جہاز کی لکڑیاں خریدیں کاریگروں کو جمع کیا اور چھت بنانے کی تجویز کی اور یوں مقرر کیا کہ موافق حضرت ابراہیم کے بنا کے بناویں کم وبیش نکریں لیکن خرچ نے وفا نہ کی کہ موافق بناے ابراہیم کے تیار کریں ناچار ہو کر حطیم کو اُس بناسے نکال ڈالا چنانچہ آج تک حطیم کعبے سے باہر ہے اور طواف کرتے وقت حطیم کو درمیان میں لیکر طواف کرتے ہیں پھر چاروں طرفوں کو

قبائل عرب پر تقسیم کرکے بنانا شروع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی پتھر کھینچنے مین سب کے ساتھ شریک رہتے تھے جب حجر اسود رکھنے کا وقت آیا تو قوم قریش مین مخالفت ہوئی ہر ایک چاہتا تھا کہ یہ سعادت ہم حاصل کرین ہر ایک اپنی فضیلتین بیان کرتے تھے اور حجتین قائم کرتے تھے یہان تک کہ نوبت خانہ جنگی پر اور کشت و خون پر پہونچی ولید بن مغیرہ نے جو قریشون مین بزرگ اور بوڑھا تھا جوانان قریش کو قتل وقتال سے منع کرکے یون صلاح ٹھہرائی کہ کل فجر کو جو سب سے آگے بنی شیبہ کے دروازے سے حرم مین آوے وہ ہمارا سب کا حاکم ہے اس حکم پر سب رہنی ہون اتفاقاً فجر کو سب سے اول محبوب خاص اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے سب لوگون نے نہایت خوشی سے آپکو حکم بنایا اور فرمایا مصرع جو کچھ کرے تو حکم ہمارا حاکم ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر مبارک کو بچھایا اور حجر اسود چادر مین رکھکر فرمایا کہ ہر ایک قبیلے سے ایک ایک آدمی کو اختیار کرو جو اس چادر کا کونہ پکڑے تا سب قوم اس سعادت سے محروم نرہین جب سب نے اس طور سے چادر کو پکڑا دیوار کے پاس لے گئے تب اُس شاہ انبیا نے کہا کہ مین اب تم سب کی وکالت کرتا ہون حجر اسود کو اُٹھا اپنے دست حق پرست سے اُسکے مقام پر رکھدیا سب لوگ خوشی سے بیٹھ گئے اور نزاع اُٹھ گئی

ذکر مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہونیکا اور پیغمبری پانے کا

جب نبوت کی صبح کے روشن ہونے کا وقت نزدیک ہوا اور علامتین رسالت کی ظاہر ہونے لگین تو اول اچھی اچھی خوابین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دیکھنے لگے جو خواب دیکھتے تھے سوا اُسکا اثر بعینہ ظاہر ہوتا تھا اور اکثر پھرتے چلتے وقت پتھر یا درخت مین آواز آتی تھی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اور سبب اُسکا یہ تھا کہ اگر ایک بارگی جبرئیل امین وحی لے کر نازل ہوتے تو جنبہ بشری کو طاقت تحمل کی نہ ہوتی اور ان باتون کے سبب سے دل کو وحی سے اور الہام سے انس ہوتا ہے اور قوت حاصل ہو کر ملائک سے الفت ہوجاتی ہے اُن دنون مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تنہائی پسند ہوتی تھی اور لوگون سے کنارہ اور کئی روز کا توشہ ساتھ لے کر کوہ حرا مین جو مکے سے تین کوس ہے جاتے تھے اور وہان ایک غار تھا تین گز لنبا اور سوا گز چوڑا اُس غار مین عبادت کیا کرتے تھے چھ مہینے اسی طریق سے گذرے بعد اُسکے رمضان کی سترھوین تاریخ دوشنبے کے دن حضرت جبرئیل امین فرمان رب جلیل کا لے کر آئے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ لگا کر لیٹے تھے پیچھے سے آنکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تنبیہ کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُٹھکر سیدھے بیٹھ گئے اور ادھر اُدھر نظر کی کوئی نظر نہ آیا پھر لیٹے دوسری بار آنکر

پھر متنبہ کیا اور کہا اُنْظُرْ یَا مُحَمَّدُ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اُٹھا کر جو دیکھا تو ایک شخص عظیم القامت پاکیزہ
صورت نظر آیا کہ زمین سے آسمان تک اُسکا جسم محیط ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ مَنْ اَنْتَ
یَرْحَمُكَ اللّٰہُ کون ہی تو رحمت کرے تجھپر اللہ تعالیٰ کہا کہ مین جبرئیل ہون اور حضرت سے فرمایا کہ اِقْرَأْ یعنی پڑھ
تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین تو کچھ پڑھا نہین ہون پھر جبرئیل امین نے حضرت کو پکڑا اور ایسا
دبوچا کہ طاقت نرہی پھر چھوڑ کر کہا کہ پڑھ تو پھر حضرت نے فرمایا مین پڑھا نہین ہون پھر ایسا دبوچا کہ بے طاقت
ہوگئے جب تیسری بار یہی معاملہ گذرا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا پڑھون تب جبرئیل نے کہا
اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِیْ عَلَّمَ
بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ پھر جبرئیل نے غار سے اُتر کر ایک مکان مین ملا وہان ایک پانی
کا چشمہ پیدا ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو سکھایا پھر جبرئیل امام ہوے اور حضرت ماموم ہوے
دو رکعت نماز پڑھائی پھر جبرئیل تو غائب ہوگئے وہان سے حضرت اُن آیتون کو پڑھتے ہوے خدیجہ کے
پاس آئے نہایت خوف و رعب سے دل مطہر کانپتا تھا حضرت خدیجہ نے آنکر حضرت کو بغل مین پکڑا اور کہا
کہ چشم بد دور جمال مبارک نہایت مصفیٰ ہی اور صفا ہی چہرہ مبارک نہایت اعلیٰ ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا کہ میرا دل کانپتا ہی مجھکو کپڑون مین دباؤ خدیجہ نے اُس حبیب اللہ کو مانند کلیم اللہ کے گلیم
مین چھپایا حضرت نے بعد زوال خوف کے اُن آیتون کو پڑھکر سُنایا اور فرمایا کہ مجھپر ایسے احوال عارض ہوئے
ہین شاید مین زندہ نہ رہونگا اُس کاملہ زمان اور علامۂ دوران نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی کی کہ قسم ہی
خدا کی وہ تجھکو خواری اور ہلاکت مین نہ ڈالے گا اسواسطے کہ تو مہمان نوازی اور درویشون کی کارسازی کرتا ہی
اور اپنی خوے نیک سے سب کو راضی رکھتا ہی پھر خدیجہ حضرت صلعم کو ساتھ لیکر ورقہ بن نوفل کے گھر جو اُنکا
چچازاد بھائی تھا لے گئین ورقہ بن نوفل توریت اور انجیل کو عبرانی مین اور عبرانی سے عربی مین ترجمہ
کرتا تھا اور اُن کتابون کے دیکھنے سے پیغمبر آخر الزمان کا مشتاق تھا خدیجہ نے کہا کہ اپنے بھتیجے کا احوال
گوش دل سے سُن اور اُسکی تسلی دے ورقہ نے کہا اے بھتیجے کہو کیا دیکھا اور کیا سُنا حضرت نے تمام احوال
مع اُن آیتون کے سُنایا ورقہ نے اپنی زبان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصف مین کھولی کہ مبارک باد تجکو
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ جبرئیل امین ناموس اکبر ہی کہ موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام پر نازل ہوتا تھا
اب تیری نوبت پہونچی ہی یقین جان تو نبی آخر الزمان و خاتم پیغمبران ہی ہے تو ماہ زمین و آسمان ہی

سردار ہمہ مقربان ہو ۔ مقصود وہی امر کن سے توہی ۔ تو روح روان انس وجان ہی ۔ اور کہا ای افسوس مین جوان ہوتا اور میرا بدن توانا ہوتا جب تیری قوم تجکو مکے سے نکالتی تو مین تیرے ساتھ شریک بدل وجان ہوتا حضرت نے فرمایا کہ قوم کے ہاتھ سے میرے نکالنے کی بھی نوبت پہونچے گی ورقہ نے کہا کہ جسکے پاس ناموس اکبر آتا ہی اور وہ شخص دعوت رسالت شروع کرتا ہی تو بیشک قوم اسکی دشمن ہوتی ہی جب ورقہ کی باتونسے حضرت کی تسلی ہوئی تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ گھر کو آئے پھر چند مدت وحی آنے مین دیر ہوئی اسواسطے خاطر مبارک نہایت غمگین رہتی تھی یہانتک کہ ایک روز بہت غم سے پہاڑ پر چڑھے اور چاہا کہ اپنے تئین پہاڑ سے گرا وین استے مین ایک آواز سنی دیکھتے کیا ہین کہ جبرئیل امین درمیان آسمان وزمین کے ایک کرسی پر بیٹھے ہین اور کہتے ہین کہ ای محمدؐ تو رسول برحق ہی اس بات کے سننے سے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی ہوئی لیکن جبرئیل کی ہیکل عظیم کے دیکھنے سے بہت رعب دل مین آیا اور گھر آکر کپڑون مین لپٹ کر پڑ رہے پھر جبرئیل علیہ السلام نازل ہوے اور یہ آیت پڑھی یَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ یعنے ای کپڑون مین لپٹنے والے اٹھ اور لوگون کو ڈرا اور اللہ کی بڑائی کر جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم امت کے ڈرانے کا اور رسالت کے پہونچانے کا ہوا پہلے خدیجہ رضی اللہ عنہا کو اس حال سے آگاہ کیا اس بی بی سعادتمند نے فی الفور اسلام قبول کیا بعد اسکے امیر المومنین ابن عم رسول زوج بتول مرتضی علی کرم اللہ وجہہ نے کہ عمر انکی آٹھ برس کی تھی حلقہ ایمان کا اپنے کانون مین ڈالا پھر پیشواے ارکان تحقیق اور سر حلقہ صاحبان تدقیق یعنے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان دنون مین یمن کی طرف تجارت کو گئے تھے وہان ایک راہب نے کہ جسکی عمر تین سو برس کی تھی ابوبکر صدیق کو دیکھا اور قوم اور نسب پوچھی اور ایک خال سیاہ انکے ناف پر اور ایک نشانی ران پر دیکھ کر کہا جب تو وطن کو پہونچے تو پیغمبر آخر الزمان پیدا ہوا ہوگا اور بالغ مردون سے اول سب سے پہلے تو ایمان لاویگا جلد جا اور اس دولت کو مت کھو ۔ حضرت ابوبکر جب مکے مین پہونچے تو اول ابوجہل اور عقبہ بن ابی معیط سے ملاقات کرکے کہا کہ کچھ خبر تازہ ہی وہ بولے ہان محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب دعوی نبوت کا کرتا ہی اور تیرا بڑا دوست ہی تو جا کر اسکو نصیحت کر اور اس بات سے باز رکھ اور اس فتنے کی آگ کو بجھا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے قریش کو تسلی دیکر سیدھے حضرت کے مکان پر جا کر احوال مزاج وہاج کا پوچھا حضرت صلعم نے فرمایا کہ ای ابو قحافہ کے بیٹے جان تو کہ مین رسول خدا ہون اور تمام خلق کا رہنما اس وقت کو غنیمت جان اور بالفعل امت سے پہلے مسلمان ہوا ابوبکر نے کہا کہ تمہارا

معجزہ کیا ہی جو احوال کہ راہب نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حرف بحرف بیان کیا ابوبکر رضی اللہ عنہ حیران رہ گئے کہ مجکو یہ حال کسنے کہا فرمایا کہ ابھی جبرئیل نے مجکو یہ خبر پہونچائی ابوبکر صدیق نے کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ پھر حضرت صدیق کے اہتمام سے عثمان بن عفان اور زبیر بن العوام اور عبد الرحمن بن عوف اور طلحہ بن عبید اللہ اور سعد بن ابی وقاص ایمان لائے اسی واسطے انکو سباق الاسلام کہتے ہین پھر تو وحی آنا شروع ہوئی اور لوگ اسلام لانے لگے جب تلک حضرت بتون کی بدی اور مذمت نکرتے تھے تب تلک قریش حضرت کے متعرض نہوتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ عبد المطلب کا پوتا آسمانی خبرین دیتا ہی جب حضرت نے بحکم الٰہی اُنکے جھوٹے خداون کا عیب بیان کرنا شروع کیا اور زبان طعنہ کی دراز کی سرداران عرب نے عداوت کی تلوارین میان سے کھینچین اور مسلمانون کو ایذا دینا شروع کیا بلکہ ابولہب اور ابوجہل دعوت کے وقت جاتے تھے اور پیچھے سے پتھر چلاتے تھے اور تکذیب کرتے تھے غرض دس برس تک مکے مین جب سے دعوت برملا شروع کی کیسی کیسی ایذا اور ہزارون طرح کی بے ادبیان اور قسم قسم کے رنج اُٹھائے اور بڑے بڑے القاب مانند ساحر اور شاعر اور مجنون کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سُنے اور غریب اصحابون پر طرح طرح کے عذاب گذرے کہ جسکے بیان کرنے سے رونگٹے کھڑے ہوتے ہین القصہ جب معاملہ کافرون کے ظلم کا مسلمانون کے ساتھ حد سے گذرا تب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضے اصحابون کو ہجرت کا حکم دیا تو رجب کے مہینے مین گیارھوین تاریخ گیارہ مرد اور چار عورتون نے حضرت کی صلاح سے حبش کیطرف ہجرت کی اور نجاشی نے جو بادشاہ حبش کا تھا اُن لوگون کی بہت حمایت کی اور مکان اُترنے کو دیا اور اصحابون کی آرام سے گذرنے لگی جب قریش نے خبر پائی تو عمرو بن العاص کو مع چند آدمیون کے حبش کے بادشاہ کے پاس مع چند تحائف بھیجا تو وہ اصحابون کو بادشاہ سے کہکے ذلیل کروادین اور حبش سے نکلوا کر مکے مین لے آوین بادشاہ نے اُنکا ہدیہ قبول نکیا ہرچند اُنھون نے اعیان و ارکان کے وسیلے اُٹھائے مگر نجاشی نے اصحابون کو ندیا اور وکیلان قریش کو خائب و خاسر پھیر دیا اور چھ برس بعد نبوت کے حضرت کے چچا امیر حمزہ مسلمان ہوئے کیفیت اُنکی یون ہی کہ ایک روز حضرت حمزہؓ شکار سے پھرے آتے تھے جب کعبے کا طواف کرنے لگے ایک باندی نے امیر حمزہ سے کہا کہ آج ابوجہل نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح کی ایذا دی اور عجب ہی کہ محمدؐ رسول اللہ تیرا بھتیجا ہی اور رضاعی بھائی ہی تم جیتے ہو اور اُسکو یہ ایذائین پہونچتی ہین حضرت امیر حمزہ کو غیرت آئی اور مارے غضب کے

بوجہل کے پاس جاکر ایک کمان اُسکے سر پر ایسی ماری کہ اوندھا گر گیا اور سر خون آلودہ ہو گیا اور کہا مین نے دین محمد کا قبول کیا ہی اور تو اسکو ایذا دیتا ہی اور وہان سے گھر جاکر حضرت سرور صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو کلمۂ شہادت کا پڑھا اور مسلمان ہوے حضرت حمزہ کے ایمان لانے سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ویسی ایذا نہ دے سکتے تھے جیسی پہلے دیتے تھے اور دین اسلام کی بہت مضبوطی ہوئی الحمد للہ بعد اُسکے حضرت عمر ایمان لائے اور کیفیت اُسکی یہ ہی کہ ایک روز قریش پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دفع کرنے کی مصلحت کرتے تھے اور اس فکر مین بیٹھے تھے کہ حضرت عمر آئے اور اُنکی تجویز سنکر بولے کہ تمھاری یہ مشکل مین کھولونگا سب نے کہا کہ اس مقدمہ مین ہمکو تجھسے بہتر دوسرا نظر نہین آتا حضرت عمر تلوار گلے مین ڈال کر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان کی طرف روانہ ہوے رستے مین سعد ابی وقاص نے اُنسے پوچھا کہ کہان جاتا ہی جواب دیا کہ جاتا ہون محمد کو قتل کرون اور قریش کی مصیبت کو سہل کرون سعد نے کہا کہ کیا تیرا مقدور ہی کہ تو اُنکو مار سکیگا عبد مناف کی اولاد تجکو کبھی زندہ چھوڑیگی حضرت عمر نے کہا کہ اول تجکو مارونگا غرض قریب تھا کہ اُن دونون مین تلوار چلے مگر سعد بن ابی وقاص نے کہا کہ تیری بہن فاطمہ اور بہنوئی سعد بن زید مسلمان ہو چکے ہین اول اُنکو دفع کر پھر محمد رسول اللہ کے پاس جا دیکھیو حضرت عمر یہ بات سنتے ہی بہن کے گھر گئے اتفاقاً اُس وقت ایک صحاب خباب بن الارث بھی اُس وقت اُنکے تئین سورۂ طٰہٰ کی تعلیم کرتے تھے حضرت عمر یہ آواز سنکر بہت غصہ ہوے اور دروازہ ٹھوکا وہ اصحاب تو مارے ڈر کے ایک کونے مین چھپ گئے جب دروازہ کھولا تو حضرت عمر غضبناک آنکر بیٹھے پوچھا تم کس شغل مین تھے اُنھون نے احوال ظاہر کیا حضرت عمر نے سعد بن زید کو پچھاڑا اور قریب تھا کہ اُنکو مار ڈالین بہن اُنکی لپٹ گئین اور کہا کہ اے دشمن خدا شرماتا نہین ہی کہ اور دوستان خدا کو عذاب دیتا ہی اگر مر دہی تو مسلمان ہو جا اور کافرون کو مار یہ بات بہن کی حضرت عمر کے دل پر موثر ہوئی اور کہا کہ وہ کلام جو تم پڑھتی تھین پھر پڑھو جو مین اسمین فکر کرون تب آمنہ بنت خطاب جو دوسری بہن تھی اُسنے کہا شرط یہ ہی کہ تو غسل کر اور اُسوقت اُنکر اس صحیفے مین نظر کر جب عمر نے غسل کیا تب آمنہ مومنہ نے صحیفہ بھائی کے ہاتھ مین دیا اُسمین لکھا تھا طٰہٰ مَا اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰۤى اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ یَّخْشٰى تا بہ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى پڑھا حضرت عمر نے سنکر بے طاقت ہو کر کہا کہ جس خدا کا یہ کلام ہی تو تو لائق نہین کہ اُسکی عبادت مین قصور کرے فی الفور اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ زبان پر جاری کیا پھر خباب بن الارث رضی اللہ عنہ گھر کے گوشے سے تکبیر کہتے ہوے نکلے اور کہا حق تعالیٰ نے تیرے حق مین پیغمبر کی دعا قبول کی اور

یہ سعادت تجکو حاصل ہوئی کل حضرت نے یہ دعا کی تھی کہ یا الٰہی عمر بن ہشام اور عمر بن خطاب مین سے جو شخص تیرے نزدیک محبوب ہو اُسکے سبب سے اسلام کو عزت بخش عمر بن ہشام ابوجہل کا نام ہے پھر اُس صحاب کے ساتھ ہو کر سید عالم کے حضور مین روانہ ہوے عمر نے قدم اندر رکھا پیغمبر خدا نے صحن تک استقبال کیا اور عمر کا بازو پکڑ کر بلایا اور پوچھا کہ کسواسطے آیا ہے حضرت عمر نہایت کانپنے لگے اور کہا یا رسول اللہ مسلمان ہونے آیا ہون فرمایا کہو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ حضرت نے کلمہ طیبہ اخلاص سے پڑھا یا حاضرین مجلس نے ایسی بلند آواز سے تکبیر پڑھی کہ غلغلہ اُسکا مکے والون کے کان مین پہونچا پھر حضرت عمر نے عرض کی یا رسول اللہ لائق نہین کہ لات و منات برملا پوجے جاوین اور اس دین کو پوشیدہ رکھین آپ بے تشویش باہر نکل کر تبلیغ رسالت کیجیے حضرت مع اصحاب وہان سے نکلکر مسجد حرام کو چلے حضرت عمر شمشیر برہنہ مانند غلامان فدائی کے آگے ہوے سبحان اللہ صیاد آپ ہی شکار ہوے جب قریش نے حضرت عمر کو دیکھا تو سوال کیا کہ تیرے پیچھے کیا ہے بولے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ جو کوئی تم مین سے حرکت بیجا کریگا تو یہ تلوار ہے اور اُسکا خون ہے حضرت سید کائنات نے دلجمعی سے طواف کعبے کا کیا اور نماز آشکارا پڑھی اسلام کو قوت حاصل ہوئی جب دسوان سال نبوت کا شروع ہوا تو ابو طالب نے وفات پائی کہتے ہین ابو طالب نے مرض الموت مین سب اولاد و اقارب کو بلا کر تاکید کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت مین قصور مت کرو اور جان و دل سے حاضر رہو راہ راست پاؤگے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے چچا تو اور ونکو باتون پر بلاتا ہے تو کسواسطے نہین اجابت کرتا جواب دیا اگر آگے سے توحید اختیار کرتا تو مناسب تھا اب اگر اسلام لاتا ہون تو لوگ کہین گے ابو طالب نے موت سے ڈر کر ایمان قبول کیا ہرچند رسول اللہ صلعم نے اے چچا ایکبار کلمہ کہہ لے جو مین قیامت مین تیری گواہی دونگا کچھ مفید نہوا آخر کو مرتے وقت بولے کہ عبد المطلب کے طریق پر دنیا سے جاتا ہون اور اُسی حال مین تین دن کے بعد خدیجہ نے بھی دنیاے فانی کو چھوڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تئین غم پر غم زیادہ ہوا اسی واسطے اُس سال کا نام عام الحزن رکھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بوقت مرگ حضرت خدیجہ سے فرمایا تھا کہ تجکو بشارت دیتا ہون کہ تو بہشت برین مین میرا مقابلہ ہوگی بعد اُسکے اِس جہان سے رحلت کی اور عمر خدیجہ کی اسوقت مین پینسٹھ برس کی تھی

بیان ابتداے اسلام مدینے کے انصار کا

گیارھوان برس نبوت کا جب شروع ہوا تو اُس موسم مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معمول تھا کہ قبائل عرب مین جاتے تھے اور دین کی دعوت کرتے تھے اتفاقاً چھ آدمی مدینے کے سعد بن زرارہ عوف بن الحارث

عمرو بن عامر وغیرہ حضرت سے ملے اور انھون نے مدینے مین سُنا تھا کہ ایک پیغمبر قریش مین پیدا ہوگا اور اُسکے ظہور کا وقت نزدیک آیا ہی جب ملازمت مین بیٹھے صدق اعتقاد سے دامن دولت حضرت کا پکڑا اور سب اہل مدینے سے آگے ایمان لائے اور مدینے مین جا کر اسلام کی دعوت پھیلائی اور اسلام کے قاعدون کی مضبوطی کی یہان تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام اور پیغام اور وصف تمام مدینے کے رہنے والون کو ورد زبان ہوگیا اور لوگ ایمان لانے لگے

ذکر مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج شریف کو تشریف لیجانے کا

مسلمانون کو اعتقاد کرنا اس بات کا لازم ہی کہ معراج رسول اللہ کا بیداری مین ہوا ہے اور علم ریاضی والے جو آسمان کے پھٹنے اور ملنے کے قائل نہین معراج جسمی سے منکر ہین اور حقیقت مین منکر معراج کا کافر ہی معراج کا منکر قرآن مجید کا منکر ہی اللہ تعالی نے فرمایا سُبۡحَانَ الَّذِیۡ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا الخ اور خواب مین کہنا معراج کا غلط ہی اگر خواب مین مراد ہوتا تو کافر انکار نہ کرتے اور معراج کی رات ستائیسوین رجب کی ہی اُس رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُمہانی کے گھر مین جو ابو طالب کی بیٹی ہین آرام فرماتے تھے کہ جبرئیل امین حضور سے رب العالمین کے نازل ہوے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بیدار کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھے اور مسجد حرام مین آنکر وضو کیا اور سات بار طواف کیا پھر جبرئیل امین نے براق حاضر کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُسپر سوار ہوے اور جبرئیل اُنکی رکاب مین بیت المقدس کو روانہ ہوے اور سیر براق کی ایسی تیز تھی کہ جہان تک آدمی کی نظر جاتی تھی وہان اُسکا قدم پہونچتا تھا بیت المقدس کے پاس جو پہونچے تو ایک فوج فرشتون کی خدا کے حکم سے استقبال کو آئی اور سلام کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم براق سے اُترے جس حلقے سے پیغمبر اپنے مرکب باندھتے تھے براق کو اُس سے باندھا اور مسجد مین جماعت انبیا سے ملاقات ہوئی سب نے اُنکو امام کیا اور تحیۃ المسجد ادا کی بعد نماز کے حضرت جبرئیل امین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صخرہ بیت المقدس کے پاس لے گئے وہان ایک زینہ صاف اور روشن صخرے سے آسمان تک ظاہر ہوا پھر براق پر سوار ہو کر اُس زینے پر گذرے اور بعضے کہتے ہین کہ جبرئیل وہان سے پرون پر سوار کرکے لے گئے جب آسمان پر پہونچے اور دروازہ مارا ملائک نے پوچھا تم کون ہو بولے مین جبرئیل ہون اور میرے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین مرحبا و اہلا کہکر دروازہ کھولا آسمان اول مین آدم علیہ السلام کو دیکھا جبرئیل نے کہا یہ تمھارے باپ ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کیا آدم نے فرمایا مَرۡحَبًا بِالۡاِبۡنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِیِّ الصَّالِحِ اسیطرح ہر ایک آسمان کے فرشتون سے جواب وسوال ہوا یحیی اور عیسی کو دوسرے آسمان مین اور یوسف کو تیسرے مین اور ادریس کو چوتھے آسمان مین اور موسی کو چھٹے آسمان مین دیکھا ابراہیم سے ساتوین آسمان پر ملے

پھر سدرۃ المنتہی میں پہونچے کہ جبرئیل علیہ السلام کا مکان اُسکے سایہ میں ہو وہان سے بہشت میں جا کر حور
قصور اور مکانات معمور کی سیر کی بعد اُسکے دوزخ کا احوال اور زور وشور اُسکا ملاحظے مین آیا بعد اُسکے حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عزرائیل قابض الارواح کے مکان پر گذرے اُنھون نے بہت تعظیم کی لیکن خوشی مطلق
اُنکے چہرے سے ظاہر نہ ہوئی حضرت نے جبرئیل سے پوچھا یہ کون شخص ہو کہ ملاقات کے وقت اسکی پیشانی کی گانٹھ نہ کھلی
جواب دیا کہ یہ عزرائیل ہو جب سے اللہ تعالی نے اسکو پیدا کیا ہو کبھی چین اسکی جبین سے نہ کھلی سید عالم نے جبرئیل سے
کہا کہ مجکو ذرا اُسکے پاس لے چل کہ میرا اس سے ضروری کام ہو عزرائیل کے پاس گئے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے اُس سے کہا کہ اے خدا کے مقرب مین تجھ سے یہ آرزو رکھتا ہون کہ میری امت کے ساتھ نرمی اور آسانی کیجیو
عزرائیل نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجکو قسم ہو اُس خدائے عزیز کی کہ جسنے تجکو پیغمبری کا خلعت پہنایا
ہو کہ ہمیشہ دن رات مجکو حضرت احدیت سے ہزار بار آواز آتی ہو کہ اے عزرائیل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے
نرمی کیجیو بعد اسکے جبرئیل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتوین آسمان سے بقدر پانسو
برس کی راہ کے آگے جا کر توقف کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آج مین تیرے طفیل سے اس مکان
تک پہونچا والا میرا مقام مقرری وہی سدرۃ المنتہی ہو اُس سے آگے مجال جانے کی نہین رکھتا ہون اگر آگے
ذرا بڑھون تو جل جاؤن وہان سے رفرف پر سوار ہوے اور حجاب نورانی اور ظلمانی طے کر کے عرش کے پائے
تک پہونچے وہان سے رفرف بھی رہا اور تائید الٰہی کے مرکب پر سوار ہو کر عرش معلے سے گذر کر خلوت دَنیٰ فَتَدَلّٰی
مین پہونچے حضور سے خطاب ہوا اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے رحمت ذاتی سے امتی امت کو سلامتی حق مین شامل کر کے عرض کی اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ
الصّٰلِحِیْنَ اُس رات جناب الٰہی نے ہزار بار اپنے حبیب کو محبت سے فرمایا یَا مُحَمَّدُ اُدْنُ مِنِّیْ یعنے اے محمد نزدیک
ہو مجھ سے محققین نے لکھا ہو کہ ہر بار کے پکارنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ترقی ہوتی تھی یہانتک کہ
مقصد قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی تک پہونچے اور دیدار اُس پروردگار بیچون کا دیکھا پھر ہزارون نکتے باریک
شراب توفیق سے کام جان محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین پہونچے اور احوال اُن بھیدون کا کسی کو سوائے اُنکے نہین
کھلا کہ فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰی یعنے جو کچھ کہا سو کہا خلاصہ کلام یہ ہو کہ تمام مقصد اور مطالب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے حسب خاطر خواہ درست ہوے اور مقام وَصَلَ الْحَبِیْبُ اِلَی الْحَبِیْبِ کا ملا وہان سے رخصت ہو کر بیت المقدس
مین آئے پھر اُس جگہ سے اُمہانی کے دولت خانہ سعادت آشیانہ مین پہونچے جامہ خواب لپٹی بچھونا حضرت کا تب تک

کرم تھا کچھ اللہ ہی کا کرم تھا جو اللہ کہ ہر بندے کی نظر ایک پل مین آسمان کو پہونچا دیتا ہی اگر جسم محمدی صلعم کو کل
تمام عالم کی پتلی ہی ایک دم مین لیجا کر پھر لے آوے تو کیا عجب ہی مسلمانون کو چاہیے کہ اپنے دین کی باتو پر عقیدہ
مضبوط رکھین اور خدا کی قدرت کو بڑی جانین بعد اُس مبارک رات کے فجر کو اتفاقاً ابوجہل نا اہل سے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات ہوئی تو وہ بطریق تمسخر کے بولا ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کچھ خبر تازہ آسمانی
بھی آئی ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ احوال معراج کا کہہ سنایا وہ ملعون سُنکر عجب مین آیا اور وہانسے جاتے
ہی حضرت ابوبکر صدیق سے کہا کہ اگر اپنے یار کی آج باتین سنو تو تعجب کروگے وہ کہتا ہی کہ مین ایک رات مین
بیت المقدس گیا اور یہہ یہہ کچھ دیکھا اس بات کو تو یقین کریگا حضرت ابوبکر نے کہا کہ مین تو اس بات سے زیادہ عجب
باتون پر انکی ایمان اور تصدیق لایا ہون اور ہر روز آسمان کی خبر کے آنے جانے کا اعتقاد رکھتا ہون اگر خود گئے اور
آئے تو کیا عجب ہی اُسی روز سے حضرت ابوبکر کا لقب صدیق ہوا یعنے خود بخود عالم اُنکو صدیق کہنے لگا

ذکر مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکے سے طرف مدینہ کے ہجرت کرنیکا

جب مدینہ والون کے اسلام کا احوال حبش کے مہاجرین کو پہونچا تو بہت لوگ حبش سے مدینے کی طرف متوجہ
ہوے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی رخصت چاہی کہ مدینے کی طرف ہجرت کر جاوین جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صبر کرو شاید ہماری تمھاری رفاقت ہو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خوش ہوے
اور دو اونٹ لیکر پالنا شروع کیا کہ جلد تیار ہو جاوین اور اُسی سال مین حج کے موسم مین قریب تین سو مرد اور
عورتین مدینے سے مکے مین آئین اُنھین سے ستر آدمیون نے اتفاق کیا اور عقبہ مین جا کر حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے بیعت کی اور اُسکو بیعت عقبہ ثانیہ کہتے ہین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس عہد کی مضبوطی
کے واسطے رات کے وقت حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو اپنے ساتھ لیکر عقبہ مین تشریف شریف لیگئے اور دونون
طرف سے قول و قرار ہو کر بنیاد اُس کام کی مستحکم کی اور بارہ آدمی اُن ستر آدمیون مین نقیب انصار کے مقرر ہوے
ہر ایک نقیب کو ایک ایک قبیلے کے واسطے مقرر فرمایا جب اُس قول و قرار اور بیعت کی خبر قریش کو پہونچی
وہ نہایت بیقرار ہو گئے اہل مدینہ کی تلاش کرنے لگے لیکن انصار اپنے وطن کو روانہ ہو چکے تھے جب صحابون کو
جاے امن مکے سے نزدیک میسر ہوئی اور ایذا قریش کی حد سے زیادہ گذری غریب غریب اصحاب حضرت صلعم
کی اجازت سے مدینے کو ہجرت کر گئے بعد اُسکے حضرت عمرؓ بھی بیس جوان لیکر مدینے کو گئے قریش کے کافرون نے
جو دیکھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابون کو بھاگنے کا ٹھکانا ملا اُنکو ڈر پیدا ہو گیا ایسا نہو محمد صلی اللہ

علیہ وسلم بھی اُنکے ساتھ جاملے اُن سب نے دار الندوہ مین جو اُنکی نشست گاہ تھی مصلحت کی شیطان بھی بوڑھے
آدمی کی شکل بنکر آیا اور حلقہ در کو ہلایا قریش نے پوچھا کہ تو کون ہے بولا کہ مین شیخ ہون قبیلہ نجدی تمھارے
ارادے سے واقف ہوکر آیا ہون جو اس مقدمے مین تمھاری مدد کرون یہ لوگ اُسکے ممنون ہوے وہ ملعون
شیخ مجلس بنکر بیٹھا ہر ایک شخص کی خاطر مین جو صلاح گذرتی تھی وہ شیخ کے حضور مین بیان کرتے تھے ایک نے
کہا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو قید کرو دوسرے نے کہا اس ملک سے نکال دو شیخ نجدی نے یہ دونون تجویزین
پسند نہ کین اور دلیل روشن سے اُنکو باطل کیا ابوجہل ملعون بولا کہ میری راے تو یہ ہے کہ ہر ایک قبیلے سے
ایک ایک جوان مضبوط مقرر کرو کہ ناگاہ سب ملکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خوابگاہ مین قتل کر ڈالین
بنی ہاشم کو تمام قبیلون سے طاقت مقابلے کی نہ ہوگی ناچار ہوکر خون بہا پر راضی ہوجاوینگے اور ہم سب
خلاص ہوجاوینگے پیر نجدی کو یہ صلاح بہت پسند ہوئی اور اسی بات پر سب کا اتفاق ہوا اُسی وقت رب العالمین
نے جبرئیل امین کو سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا اور قریش کے مکر سے اطلاع دی پھر جبرئیل
علیہ السلام نے کہا کہ علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو اپنی خوابگاہ مین چھوڑ دو اور تم مدینے کو تشریف لیجاؤ کافر
تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کے ارادے پر گھر کے آس پاس چھپ کر بیٹھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے علی مرتضی کو یہ احوال کہکر اپنے مکان پر چھوڑا اور فرمایا کہ تمکو ایذا کچھ نہ دے سکینگے مرحبا مطالب اسد اللہ الغالب
علی ابن ابی طالب خوابگاہ پیغمبر مین تکیہ کر کے خدا کے تکیے پر بھروسا کر کے بے تکلف لیٹ گئے اور حضرت اُنکے
حق مین دعا کر کے گھر سے باہر نکلے کافر اُنکی انتظاری مین مانند اپنی قسمت کے خواب غفلت مین سو رہے اور
حضرت اُنکے سر پر خاک ڈالتے ہوے نکل گئے شیخ نجدی نے آنکر اُنسے پوچھا کہ یہان کسواسطے بیٹھے ہو جواب دیا
کہ ہم چاہتے ہین کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مہم کو تمام کر دین وہ قسم کھا کر بولا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم تو نکل گئے اور تمھارے سرون پر خاک ڈال گئے اب تم سر پر خاک اور ہاتھ مین یاد رکھو پھر بھی واسطے
تسلی کے گھر مین گئے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی خوابگاہ مین علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو پایا اور پوچھا کہ محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کہان ہین جواب دیا مین نہین جانتا وہان سے پشیمان ہوکر پھرے اور حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی تلاش مین مشغول ہوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہان سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر مین
گئے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اُن دونون اونٹون مین سے ایک اونٹ حضرت کو دیا اور صاحبزادیون
نے توشہ راہ کا تیار کرنا شروع کیا اسماء بنت ابوبکر نے اپنا کمر بند دو ٹکڑے کر کے ایک سفرہ مین باندھا اور ایک

ٹکڑے سے کمر بند کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا لقب ذات النطاقین رکھا نطاق کمر بند کو کہتے ہین پھر
عبداللہ بن اریقط کو جو بڑا ہشیار رہبر تھا اون دیکر مدینے تلک پہونچانے کو نوکر رکھا دونون اونٹ اسکو سونپ کر
مقرر کیا کہ تین دن کے بعد غار ثور پر حاضر کیجیو اور عبداللہ بن ابی بکر تمام دن قریش کی خبرین دریافت
کر کے رات کو حضور مین جا کر عرض کرتے تھے جب مہمات سفر مہیا ہوے تو حضرت ابو بکر صدیق جو نقد کہ گھر مین
رکھتے تھے اپنے ساتھ لیکر دو شنبے کی رات اٹھائیسوین تاریخ صفر کو غار ثور کی طرف روانہ ہوے جب
غار پر پہونچے تو حضرت صدیق نے کہا کہ آپ ذرا ٹھہریے مین اندر جا کر غار کو صاف کرون وہ غار
مانند عمل نامہ گنہگارون کے سیاہ و تاریک تھا اور مانند بیت الاحزان عاشقون کے تنگ و تاریک حضرت
صدیق نے اندر جا کر اُسکو صاف کیا اور چادر اپنی پھاڑ کر تمام سوراخ بند کیے مگر ایک سوراخ کے بند کرنے
کو چادر کا ٹکڑا بہم نہ پہونچا پاٗون اپنا نہایت پامردی سے جا یا اُس سوراخ مین سانپ نے حضرت صدیق کے
پاٗون کو کاٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لب مبارک کا لعاب لگا یا فی الفور شافی مطلق نے شفا بخشی
اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اندر بلا یا مکڑی کو الہام ہوا کہ اُسنے اُسی شب تاریک مین اپنے اخلاص
کے تارون کو بود کر پردہ عنکبوتی غار کے دروازے پر لٹکا یا اور ایک کبوتر وحشی کے جوڑے نے آنکر
اُس آستانہ مین آشیانہ بنا یا اور رات ہی مین بیضے رکھے کفار قریش دوسرے دن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی تلاش کرتے ہوے ابو بکر صدیق کے گھر آئے جب آپ کو وہان نپا یا تو ایک قائف کو جو نشان قدم
پہچاننے مین فائق تھا ہمراہ لیکر سراغ قدم کو ڈھونڈھتے چلے اُس قائف پُر قیافہ کا فرنے قریش کو غار ثور
کے منہ پر لیجا کر کھڑا کر دیا اور کہا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہان سے آگے نہین گئے حضرت صدیق
نے نہایت غم اور حزن سے عرض کیا کہ اگر یہ لوگ اپنے پاٗون کے نیچے دیکھین تو ہم اُنکو نظر آجاوینگے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما یا غم مت کر اللہ ہمارا رفیق ہے کافرون نے قائف سے کہا کہ علامتین جنون کی
تیرے دماغ پر غالب ہوئین غار مین مدت تک کسی کا قدم نہ پہونچا ہوا در مکڑی نے جالا اور کبوتر نے انڈون کو
ڈالا ہوا اس بات کو کون مانے گا کہ وہ لوگ اس غار مین گئے ہین پس سب کافر نہایت نامرادی سے
پھر آئے اور سید ابرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے یار غار کے ساتھ حفظ الٰہی کے حصار مین برقرار رہے وہ
دونون رفیق تین رات دن غار مین رہے چہار شنبہ کی رات کو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا غلام عامر بن
فہیرہ اور عبداللہ بن اریقط اونٹ لے کر آئے سید اصفیا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر صدیق باصدق

صفا کو اپنا ردیف کیا اور دوسرا اونٹ عامر و عبد اللہ کو دیا اور روانہ ہوے اور تمام رات اور دن دوپہر
تک چلے پھر جنگل مین ایک پتھر کے سایے کے تلے دم لیا دوسرے دن قدید کی منزل مین ام معبد کے خیمے پر
گذر ہوا وہان مقام کیا ہرچند کہ وہ بی بی اُس ضلع مین سخاوت اور احسان سے مشہور تھی لیکن اُس سال
بسبب قحط سالی کے نہایت تنگی مین مبتلا تھی مہمانون نے گوشت اور خرما طلب کیا اُسنے زبان عذر کی کھولی
اور نہایت عجز سے بولی کہ ہمارا حال اِس سال مین تنگ ہے وا لا مہمانداری مین قصور کرنا اپنے نزدیک
بہت ننگ ہے ناگاہ نظر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خیمے کے کونے مین ایک بکری پر پڑی کہ مانند چشم محبوب
کے بیمار اور مثل جسم عاشق کے زار و نزار تھی فرمایا کہ اِس مین کچھ دودھ ہے وہ بولی کہ یہ تو اپنی جان سے
حیران ہے تم دیکھو جو دودھ ہو تو تمپر تصدق ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کا نام لیکر دست مبارک
اُس بے زبان کے پستان پر پھیرا فی الفور بکری کے تھن بھر آئے اتنا دودھ دوہا کہ حاضرین مجلس نے سیر
ہو کر پیا اور ایک بڑا باسن لبریز کر کے ام معبد کو دیا اور وہان سے آگے روانہ ہوے بعد اُنکے جانے کے
ابو معبد جو صاحب خانہ تھا جنگل سے آیا اور باسن دودھ سے بھرا دیکھکر متعجب ہو کر پوچھا تب ام معبد نے
جواب دیا کہ ایک عالی ہمت نے ہمارے گھر کو مشرف کیا اور اُسکے دست حق پرست کے یمن سے برکت حاصل
ہوئی ابو معبد نے پوچھا کہ تو حال اُس باکمال کا بیان کر ام معبد نے لفظ فصیح اور بیان ملیح کچھ صفت صورت
اور وصف سیرت اُس حضرت کا بیان کیا ابو معبد نے کہا کہ یہ وہی پیغمبر بنی ہاشم ہین کہ اُنکی تلاش مین کفار
قریش پھرتے ہین افسوس مین نہوا کہ اُنکی خدمت کو سعادت جانتا کہتے ہین کہ وہ بکری اٹھارہ برس تک رہی
صبح و شام اپنے پستانون کے شربت خانے سے اُنکا ظروف لبالب کرتی رہی اُن دنون مکے والون نے
تمام قبائل عرب مین اشتہار کیا تھا کہ جو کوئی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابو بکر صدیق کو پکڑ کر ہمارے پاس
پہونچا دیگا تو سو اونٹ اُسکو دینگے اتفاقاً سراقہ بن مالک مدلجی اپنی قوم مین بیٹھا تھا اور بڑی آرزو کرتا تھا کہ
اگر مجکو ملین تو مین اُنکو پکڑون ناگاہ ایک شخص نے آنکر کہا کہ دریا کی طرف دو سوارون کی نشانی مجکو معلوم ہوئی
کہ جاتے تھے شاید محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُنکے رفیق ہونگے سراقہ نے آنکو دھوکا دیکر کہا کہ یہ بات جھوٹ
ہے وہ کوئی اور لوگ تھے اور وہان سے اُٹھکر اپنے گھر آیا اور لونڈی سے کہا کہ تو میرا گھوڑا فلانے ٹیکرے کے تلے
لے کر آ اور آپ نیزے کو زمین پر کھینچتا ہوا چلا اور جلد گھوڑے پر سوار ہو کر دوڑا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
تو قرآن شریف تلاوت کرتے جاتے تھے اور التفات کسی طرف نکرتے تھے مگر ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ

چارون طرف دیکھتے آتے تھے کہ مبادا کوئی دشمن ہماری طلب مین نکلا ہو سراقہ بن مالک سو اونٹ کے لالچ سے
قریب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جا پہونچا جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قصد کیا گھوڑا اسکا سر کے بل گر پڑا
پھر تیر قمار کے نکال کر فال دیکھی وہ بھی الٹی پڑی اسپر بھی باز نہ رہا حرص کے سوار ہو کر گھوڑا دوڑا کر ایسا
نزدیک پہونچا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کی آواز سنی ابو بکر صدیق نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قریب ہی کہ طالب ہمارے پاس آ پہونچے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دشمن کا غم مت کرو اللہ ہمارے
ساتھ ہی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا پڑھی اَللّٰھُمَّ اکْفِنَا شَرَّہٗ بِمَا شِئْتَ یا الٰہی شر اس دشمن کی
ہمسے کفایت کر جس طرح تو چاہے فی الحال دونون ہاتھ گھوڑے کے طویلے کی میخ کی طرح زمین مین گڑ گئے
اور سراقہ گھوڑے سے اوندھا زمین پر گرا تب فریاد کی کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین جانتا ہون کہ یہ بلا اثر
تمھاری دعا کا ہی اب توجہ فرما کہ میری مشکل آسان کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ الٰہی یہ سچا ہی تو اسکے
گھوڑے کو چھوڑ دے فی الفور گھوڑے کے پانون زمین سے نکلے سراقہ کچھ سامان نذر کرنے لگا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے قبول نکیا پھر اپنے ترکش سے ایک تیر نکال کر دینے لگا اور بولا کہ اس جنگل مین میری بکریان
اور اونٹ ملین گے اس تیر کی نشانی سے جو چاہیے لیجیے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمکو اسکی کچھ
حاجت نہین ہی تو چلا جا اور ہمارا حال کسی سے مت کہیو سراقہ نے وصیت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
دل وجان سے قبول کی اور راستے مین جو لوگ طالبین مین سے ملے سب کو پھیر لے گیا کہ مین دور تک
دیکھ آیا وہ نہین ہین

ذکر مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینے پہونچنے کا

مدینے والون کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متوجہ ہونے کی خبر آگے سے پہونچی تھی اسواسطے وہان کے مسلمان
ہر روز اسواسطے استقبال کے نکلتے تھے جب ہوا گرم ہوتی تھی تو پھر اپنے گھرون کو پھر جاتے تھے اتفاقاً حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے پہونچنے کے دن بھی آکر پھر گئے تھے ایک یہودی اپنی چھت پر چڑھا تھا اسنے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو دور سے دیکھا کہ چلے آتے تھے بے اختیار پکارا اے گروہ یہ تمھارا بخت کہ جسکے تم منتظر
رہتے ہو آیا یہ خبر سنتے ہی مدینے مین غل مچا اور چھوٹے بڑے اپنے ہتھیار اور لباس سنبھال کر سوار ہو کر بڑی
خوشی سے میدان کی طرف روانہ ہوے اور شہر سے باہر جا کر قدمبوسی حاصل کی اور خوشیان کرتے تھے اور
کہتے تھے جَاءَ رَسُولُ اللّٰہِ جَاءَ نَبِیُّ اللّٰہِ اور ہر ایک چاہتا تھا کہ میرے مکان پر اترین حضرت بنی عمر جب حضرت کے

رشتہ مین ہوتے تھے اور عبد المطلب کی ماں اسی قبیلے سے تھی سعد بن خثیمہ کے مکان مین بارھوین تاریخ ربیع الاول کے پیر کے دن اُترے اور چودہ دن تک محلہ قبا مین توقف کیا وہان ایک مسجد کی بنیاد تقوی اور پرہیزگاری سے قائم کی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ بھی تین روز کے بعد حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہونچنے کے محلہ قبا مین حضور مین پہونچے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بنی عمر کے قبیلے سے سوار ہوکر مدینہ مین تشریف لائے پھر ہر ایک اُن سعادت مندون سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُترنے کی تمنا اپنے مکان پر رکھتا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارا اونٹ کی چھوڑ دو جہان وہ توقف کریگا مین وھان اُترونگا اتفاقاً وہ اونٹ جس جگہ کہ اب دروازہ مسجد کا ہے خود بخود بیٹھ گیا وہ مکان ابو ایوب انصاری کے گھر سے قریب تھا اُنھون نے فی الفور اسباب اُتارا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُسی مکان مین رونق افروز ہوے وہان ایک میدان تھا کہ مسلمان وہان نماز پڑھا کرتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ یہ مکان کسکا ہے جواب دیا کہ یہ مکان دو یتیمون کا ہے ایک کا نام سہیل اور دوسرے کا نام سہل مکان کا ہاتھ آنا بہت سہل ہے اس مکان کی قیمت ہم اُن یتیمون کو دینگے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول نفرمایا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بموجب حکم کے دس مثقال طلا دیکر اُس مکان کو خریدا اور سب صحابہ نے جمع ہوکر اپنے ہاتھون سے مسجد کو تیار کیا بعد اُسکے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ کو اور ابو رافع کو پانسو درم خرچ دیکر مکے کو بھیجا کہ صاحبزادیون کو اور بی بی سودہ کو مع تمام اہل وعیال لے آوین اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا بیٹا عبداللہ اپنے گھر کے لوگون کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عیال کے ساتھ مدینہ مین لیکر آئے

بیان بدر کی لڑائی کا

جب بسبب مہاجرو انصار کے بنیاد شریعت کی مستحکم اور کافرون کا ظلم حد سے گذرا تب حق تعالی نے جہاد کی آیتین نازل کین اور حکم عام واسطے قتال کفار کے وارد ہوا اسواسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رہنمان شجاعت پیشہ کو حکم کیا کہ اب کفار اشرار کی بنیاد اکھیڑنے مین مستعد ہون اور جابجا فوجین بھیجنا شروع کیا جس فوج مین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ تشریف لیگئے ہین اُسکو غزوہ کہتے ہین اور جس مین کہ صحابون کو سردار بناکر بھیجتے تھے اُسکو سریہ کہتے ہین منجملہ غزوون مین سے غزوہ بدر ہے اور بدر نام ہے ایک کنوئین کا کہ وہان کا نون ہے اور ہر سال ایک بڑا بازار وہان جمع ہوتا ہے اور عرب کے لوگ مال تجارت وہان بیچتے اور خریدتے ہین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہونچی کہ ابوسفیان قریش کے قافلے کے ساتھ شام کی طرف سے بہت مال و ست

لیکر مکے کو جاتا ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین سو تیرہ آدمی مہاجر اور انصار کے ہمراہ لیے اور عمرو بن
ام مکتوم کو مدینے مین نائب کیا اور روانہ ہوے ابوسفیان کو جب معلوم ہوا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہمارا قصد
رکھتے ہین اُسنے فی الفور ایک سوار مکے کو دوڑایا اور مکے والون کو خبر دی کہ قافلہ کا مال اگر ہاتھ سے گیا تو
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑی قوت ہوگی جتنا جلد پہونچنا ہو تو پہونچو ابوجہل وغیرہ قریش یہ خبر سنکر بیقرار ہوے
اور لشکر جمع کر کے مکے سے باہر نکلے رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے تین علم ترتیب دیے ایک تو علی مرتضی رضی اللہ
عنہ کو عنایت کیا اور ایک مصعب بن عمیر کو اور ایک سعد بن معاذ کو مرحمت فرمایا اور اکثر اصحاب پا پیادہ تھے
دو دو اور تین تین آدمی مین ایک اونٹ سواری کا تھا صرف دو یا تین گھوڑے سوار تھے جب وادی صفرہ
مین منزل کی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ہوئی کہ ابوسفیان تو بھاگ کر دریا کے کنارے سے نکل گیا اور لشکر
مکہ کا آپہونچا تب اصحاب مضطرب ہوے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحابون سے پوچھا کہ صلاح کیا ہی ابوبکر نے
کھڑے ہو کر بہت معقول باتین جس مین فرمانبرداری اور تابعداری تھی عرض کین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
پھر پوچھا کہ صلاح تمھاری کیا ہی انصار نے جانا کہ یہ اشارہ ہماری طرف ہی سعد بن معاذ انصاری نے کھڑے
ہو کر دست بستہ عرض کی کہ شاید حضور کی یہ عبارت ہماری طرف ہی فرمایا ہان اُسنے عرض کی کہ ہم تمپر ایمان
لائے ہین اور تمھاری تصدیق رسالت کی کی ہی ہم جان سپاری و خدمتگزاری مین حاضر ہین اگر حکم کروگے
تو ہم اپنے تئین دریا مین ابھی ڈالینگے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی اور فرمایا کہ مجھے اللہ تعالے
نے دو طائفون مین سے ایک کا وعدہ کیا ہی یا قافلہ کا یا لشکر کا خدا کے وعدہ مین خلاف نہین جب
ابوسفیان نے قافلے کو بدر کی راہ سے پھیرا تو قاصد قریش کے لشکر مین بھیجا کہ مین سلامت پہونچا تم بھی
پھر آؤ دوسرے بار لشکر تیار کر کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑائی کو چلینگے جب قاصد پہونچا تو قریش نے
ارادہ پھرنے کا کیا ابوجہل نے لات اور عزی کی قسم کھائی کہ ہم نہ پھرینگے جب تک کہ بدر مین جا کر شراب
نہ پیین اور تین روز وہان مقام نہ کرین اگر ہم یہان سے پھر جاوینگے تو عرب کے قبائل طعنہ کرینگے اور
کہینگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بھاگ گئے جہم بن الصلت اُٹھا اور کہا کہ بہتر یہی ہی پھر چلین اسواسطے
کہ مین نے خواب مین دیکھا ہی کہ ایک سوار اونٹ کی مہار ہاتھ مین لیے آیا اور آواز دی کہ عتبہ اور
شیبہ اور امیہ بن خلف کو مار ڈالا اور دوسرے لشکر کے سردارون کا نام لیا کہ کل سب کو مار
ڈالینگے اور پھر اُسنے تلوار نکال کر اونٹ کو ذبح کیا وہ اونٹ زخمی ہو کر بھاگا اور سب خیمون مین

اُسکا خون پہونچا ابوجہل نے کہا کہ یہ دوسرا پیغمبر قریش مین پیدا ہوا القصہ وہان سے کوچ کرکے عدوۂ قصویٰ
مین ڈیرہ کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عدوۂ دنیا مین اُترے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہان سے
کوچ کرکے بدر کے چشمے پر مقام کیا ابوبکر نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین عرض کی اگر بموجب وحی
الٰہی کے یہان ٹھہرے ہو تو سمعاً وطاعتاً والا یہان سے اُٹھکر دشمن کے نزدیک اُترو کہ سب کنوئین بدر کے
ہمسے اوپر ہوونیگے اور حکم کردو کہ سب کوؤن کو بند کردین جو دشمن راہ بنا دے اور ہر ایک کنوئین کے سر پر
ایک حوض بنادو کہ بروقت لڑائی کے پانی تیار رہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تجویز پسند کرکے ویسا ہی
کیا پھر سعد بن معاذ نے جو سردار انصار کے تھے عرض کی کہ اگر حکم ہو تو آپکے واسطے پانی کے کنارے ایک تخت
سایہ دار بنادین اور کئی اونٹ تیز رو آپکے پاس تیار رہین کہ اگر ہمپر شکست آوے تو آپ کئی اصحاب کے ساتھ
مدینے مین تشریف لے جاوین کہ اسلام مین خلل نہ ہو اور ہماری عورتین اور لڑکے جو آپ کو دیکھین گے تو ہمارے
مرنے کا اندیشہ نہ کرینگے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پسند ہوئی اور سعد کے حق مین دعا کی دوسرے قریش
تیار ہوکر رسول اللہ علیہ وسلم کے مقابلے مین آئے وہ تکبر کرنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی کہ
یا الٰہی یہ قریش بڑے تکبر اور فخر سے آئے ہین اور تیرے رسول کو جھٹلاتے ہین تو ہماری مدد کر اور اپنے وعدے
کو وفا کر بعد اُسکے قریش کی ایک جماعت نے ارادہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض مین جا کر پانی
پیوین اصحابون نے حملہ کیا اور سب کو مار ڈالا مگر حکیم بن حزم کہ وہ مسلمان ہوا جب قریش کے لشکر نے یہ دیکھا
تو ہاتھ مین تلوار لیکر میدان مین آئے سب سے اول اسود بن اسود کہ عرب مین بڑا بہادر مشہور تھا
لات وعزیٰ کی قسم کھا کر آیا کہ جا کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض کو توڑونگا جب نزدیک پہونچا تو
حضرت امیر حمزہ اُسکے مقابل ہوئے اور مار کر گھوڑے سے گرا دیا بعد اُسکے عتبہ بن ربیعہ اور اُسکا بھائی شیبہ
اور اُسکا بیٹا ولید کہ لشکر قریش مین اُنسے بڑا کوئی نہ تھا صف سے باہر آئے اور مبارز یعنی لڑائی کرنیوالا چاہا
تین جوان انصار کے اُنکے مقابلے کو باہر آئے عتبہ اور شیبہ نے آواز دی کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے
ہمسرون کو بھیج حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حمزہ کو اور علی کو اور عبیدہ بن حارث کو بھیجا جب یہ شیران خدا
وغا مقابل ہوئے ان تینون کافران مردود کو جہنم رسید کیا لشکر نے قریش کے جو یہ حال دیکھا ایک بارگی حملہ
کیا وہ اتنے بہت تھے کہ ایک ایک مسلمان پر دس دس آٹھ آٹھ لپٹ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
دست بدعا ہوئے کہ خداوندا روئے زمین مین یہی گروہ ہے اور تیرے پیغمبر پر ایمان لائے ہین اگر تو اُنکو

ہلاک کریگا تو تیری عبادت کون کریگا نصرت اور فتح اپنی بھیج اللہ تعالی نے اسی وقت حضرت جبرئیل کے ساتھ
پانچ ہزار فرشتے واسطے مدد کے بھیجے یہان تک کہ ستر آدمی رئیس قریش کے قتل کیے اور ستر اسیر ہو گئے کہتے
ہین کہ جس کافر پر اصحاب قتل کرنے کو جاتے تھے پہونچنے سے پہلے دیکھتے تھے کہ سر اُسکا تن سے جدا ہی فرشتے اور
غزوؤن مین بھی واسطے مدد کے نازل ہوے لیکن فرشتون نے سواے بدر کے دوسری لڑائی مین مقابلہ
نہین کیا ابو جہل اپنے گھوڑے کو دوڑاتا ہوا میدان مین آیا تو معاذ اور معوذ کو ایک اصحابی نے فرمایا کہ تم
ابو جہل کو پوچھتے تھے وہ یہ ہی سنتے ہی یہ دونون مانند شیر کے اُس کافر سے جا لپٹے ایک نے ابو جہل کی
ران مین تلوار ماری گھوڑے سے گرا دیا اور دوسرے نے اُس کافر کو دو تین تلوارین لگا کر دین اسلام کے
خار کو مٹایا بعد فتح کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک گڑھا کھودو قریش کے مقتولون کو اُس مین
ڈال دو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کنوئین پر آنکر نام بنام پکارا کہ آیا پایا تمنے جو کچھ کہ تمسے خدا نے وعدہ
کیا تھا حضرت عمر نے عرض کی یا رسول اللہ صلعم تم مردگان بیجان کو آواز دیتے ہو وہ کیا سنتے ہین حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واللہ تم اُنسے زیادہ نہین سُنتے مگر وہ جواب دے نہین سکتے پھر حضرت صلعم نے
فرمایا کہ کوئی جا کر ابو جہل کی خبر لاوے عبد اللہ بن مسعود نے مردون کی لاشون مین سے اُسکو ڈھونڈھ نکالا
اور اُسکے سینے پر سر کاٹنے کو بیٹھے ابو جہل نے کہا کہ اے بکریون کے چرانے والے بڑے مقام پر چڑھا ہی تو
عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا الحمد للہ کہ مین نے تجکو اس حال پر دیکھا یا عدو اللہ پھر تلوار سے اُسکا سر اُسکے
تن ناپاک سے جدا کیا اور خواری وخاک مین کھینچتے ہوے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لا کر پھینک
دیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ شکر کیا اور فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مَاتَ فِرْعَوْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

بیان غزاے اُحد کا

جب بدر مین بعضے رئیس قریش کے مارے گئے اور بعضے قید ہوے اور بعضے لشکر سے بھاگ کر مکے کو گئے پھر
قریش نے اپنے بندھوؤن کو خرید کیا وہ لوگ کہ جنکے باپ بدر مین مارے گئے تھے عکرمہ بن ابی جہل و عبد اللہ
بن ربیعہ و صفوان بن امیہ وغیرہ ابو سفیان کے پاس گئے اور کہا کہ قریش تیرے واسطے اور تیرے ساتھ والون کے
واسطے گئے تھے اور یہ حادثہ اُنکو پہونچا اب ہمارے تئین بعد اُنکے زندگانی کی لذت نہین تمام عرب مین ہم بدنام
ہوے ہم چاہتے ہین کہ یہ سوداگر جو تیرے ساتھ گئے تھے ہمارے ساتھ مال کی مدد کرین جو ہم محمد صلی اللہ
علیہ وسلم پر فوج جمع کرکے لیجاوین اور اپنا بدلہ لیوین ابو سفیان کے قافلے مین ہزار اونٹ تھے

اُس مین سے راس المال تو مالکون کو دیا اور پچاس ہزار مثقال سونا نفع کا جو ہوا تھا سب لشکر کے خرچ مین صرف
کیا اور عمرو بن عاص کو کئی شاعرون کے ہمراہ قبائل عرب مین مدد مانگنے کو روانہ کیا اور پیشوا لشکر کا ابوسفیان
ہوا اور ہندہ ابوسفیان کی جورو عتبہ کی بیٹی جسکا باپ بدر مین امیر حمزہ کے ہاتھ سے مردار ہوا تھا وہ بھی
رفیق لشکر کی ہوتی اور کئی عورتین دوسرے قریشیون کی بھی ہمراہ ہوئین جبیر بن مطعم بھی قریش
کے سردارون مین تھا اُسکا چچا بدر مین مارا گیا تھا اُسکا ایک غلام تھا وحشی نام کہ حربہ اُسکا خطا نہ جاتا تھا
ہندہ نے اور جبیر بن مطعم نے وحشی سے کہا کہ اگر تو حمزہ کو یا علی یا محمد صلعم کو مار ڈالے گا تو ہم تجھکو مال دنیا
سے مستغنی کر دینگے اور یہ تمام خبرین حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے جو مکے مین تھے رسول اللہ صلعم کو
پہونچائین جب لشکر قریش کا مدینے کے نزدیک پہونچا اُن مین سے سات سو زرہ پوش اور دو سو گھوڑ چڑھے
سوار اور تین ہزار اونٹ اور گانے والی عورتون کو بھی ساتھ لیا جو بروقت مقابلے کے بدر کے مقتولونکے
اوصاف گائین جوانی والے جوان کوشش مین دریغ نکرین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب دیکھا کہ کئی
بیل مسلمانون کے مارے گئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار مین سوراخ پڑ گیا اور اپنے تئین دیکھا
کہ مین نے ایک محکم زرہ کو ہاتھ سے پکڑا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تعبیر اس خواب کی یہ ہے
کہ ایک جماعت بہترین صحابہ سے ماری جائیگی اور وہ رخنہ جو میری تلوار مین ہے ایک شخص میرے اقربا مین
سے کام آویگا اور وہ زرہ کہ جس مین مین نے ہاتھ لگایا ہے وہ قلعہ مدینے کا ہے اب راے میری یہ ہے کہ
مدینے سے باہر نہ نکلین اور قریش کے لشکر کو مدینے کے باہر پڑا رہنے دین جب پانی اور رکھانا انپر تنگ
ہو جاویگا تو خود بخود چلے جاوینگے بعضے اصحاب نے عرض کی کہ یہ راے صائب ہے اسواسطے کہ لشکر اُنکا
بہت ہی جلد عاجز ہو جاویگا اور ہمنے بہت بار دیکھا ہے کہ جسنے مدینے کا قصد کیا ہے اگر مدینے والے
باہر نہین گئے ہین تو فتح پائی ہے اور اگر باہر گئے تو مغلوب ہوے ہین لیکن وہ جوان جو بدر کی لڑائی
مین نہ تھے اُنھون نے عرض کی کہ مصلحت یہ ہی کہ باہر نکل کر لڑین تاکہ کافر قریش کے گمان نہ لیجاوین
کہ ہم اُنسے ڈر گئے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو مبالغہ اور رغبت اُنکی دیکھی تو نماز جمعے کی
پڑھی اور خطبہ نہایت بلیغ وفصیح بیان فرمایا اور تابعدارون کو واسطے لڑائی کے تیز کیا پھر حجرۂ
شریف مین تشریف لے گئے خود فولادی سر مبارک پر رکھا اور دو زرہ پہنکر اور کمر مضبوط باندھکر
باندھکر باہر تشریف لائے جب اصحاب نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال مین دیکھا تو

اپنی صلاح سے پشیمان ہوے اور عرض کی کہ اگر حضور کی صلاح باہر نکلنے کی نہو تو یہان ہی بیٹھین حضرت نے
فرمایا سزاوار نہین نبی کے تئین کہ سلاح جنگ کے پہنے اور بغیر لڑائی سلاح کو تن سے دور کرے اب اللہ تعالی
کا نام لے کر چلو صبر کروگے تو امید خدا سے ہی کہ فتح ہوگی پھر تو سب اصحاب بھی مسلح ہوے اور قریب ہزار سوار
اور پیادے کے ہمراہ ہوے جو نہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے سے باہر نکلے عبد اللہ بن ابی سلول منافق
مخالفت کرکے تین سو آدمی اپنے لے کر پھر گیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ پروا نہ کی اور باقی لشکر ہمراہ لیکر
روانہ ہوے اور کوہ اُحد مین جاکر دشمن کے مقابلے مین ڈیرہ کیا اور فرمایا کہ کوئی بغیر اذن کے لڑائی مین
نہ جاوے اور لشکر مین سے پچاس تیر انداز چنکر اُنکا امیر کیا اور لشکر اسلام کے پیچھے ایک گھاٹی تھی جو دشمنون
کے آنے کی راہ تھی وہان اُنکو مقرر کرکے فرمایا کہ تم یہان ملازم رہو اگر دشمن ادھر سے آوین تو اُنکو دفع کرو
ہماری فتح ہو یا شکست تم بغیر حکم کے یہان سے مت حرکت کیجیو بعد اُسکے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیادون
کو آگے کیا اور سوارون کی صف پیچھے کی قریش نے بھی اپنی صفین درست کین خالد بن ولید میمنہ مین دست
راست اور عکرمہ بن ابی جہل میسرے دست چپ تھا اور طلحہ بن ابی طلحہ قریش کا علمدار ہوا اور دونون
صفین مقابل ہوئین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست حق پرست مین تلوار لیکر فرمایا کہ کون
ہی کہ یہ تلوار لے اور اسکا حق ادا کرے کئی اصحاب تلوار لینے کو درپیش ہوے کسی کو حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے نہ دی ابو دجانہ نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس تلوار کا حق کیا ہی فرمایا کہ حق اسکا یہ ہی
کہ کافرون کو اس سے قتل کرے یہان تک کہ خود بھی مرجاوے ابو دجانہ نے عرض کی کہ یہ کام میرا ہی حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے تلوار لی اور میدان مین اکڑتا ہوا کمال تبختر سے چلا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ ایسی چال اللہ تعالی کے نزدیک مبغوض ہی مگر اس جگہ مین کہ اس چال سے دشمن پر رعب
ہوتا ہی جس طرف وہ شیر نر جاتا تھا کوئی اُسکے سامنے نہ آتا تھا اتفاقاً اُسی گروہ سے وہان پہونچا کہ
ہندہ ابوسفیان کی جورو کئی عورتون کے ساتھ دف بجاتی تھی کہ اور کافرون کو واسطے قتل اصحاب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے تیز کرتی تھی اور یہ شعر بالحان پڑھتی تھی **شعر** نَحْنُ بَنَاتُ طَارِقٌ
نَمْشِيْ عَلَى النَّمَارِقِ + اِنْ تُقْبِلُوْا نُعَانِقْ اَوْ تُدْبِرُوْا **نظم** ہم دختر ستارہ چلتے ہین مسند پر
ہم تو نہال خوبی بیٹھین نہالیون پہ + دشمن سے جو لڑیگا اُس سے گلے لگینگے + بھاگے گا جو اُنھون سے
اُس سے نہین ملین گے + ابو دجانہ نے چاہا کہ ہندہ کو اُس شمشیر ہندی سے کاٹ کر فرش جہنم پہ

بٹھاوے پھر دل مین کہا کہ بہت ہی ہو غازی اپنی تلوار کو عورت پر چلاوے پھر حضرت حمزہ نے ابی سفیان کے
علمدار کو قتل کرکے علم گرا دیا اور مانند شیر کے اُس میدان مین گئے کافرون کو دوزخ مین پہونچایا یہ کسی کو
طاقت نتھی جو اُسکے مقابل آوے اور اپنی جان شیرین کو گنوادے ہندہ نے آنکر وحشی سے کہا کہ حمزہ اسوقت
لڑائی مین مشغول ہی اگر ہوسکے تو مارڈال وحشی ایک پتھر کی آڑ مین ٹھہرا جب امیر حمزہ کئی پہلوان قریش
کو مار کر پھرے وحشی نے حالت غفلت مین حربہ پھینک کر امیر حمزہ کے سینے کے تلے ایسا مارا کہ گھوڑے
سے گرتے ہی جان بحق تسلیم ہوے ہندہ یہ خبر سُنکر آئی اور حضرت حمزہ کا سینہ چیرا اور جگر نکال کر چبایا
پھر طلحہ بن عثمان قریش کا علم اُٹھا کر میدان مین آنکر بولا کہ اے گروہ محمدؐ تمھارا یہ گمان ہی کہ ہم تمھاری
تلوارون کے سبب سے دوزخ مین جاوینگے اور تم ہماری سیفون کے وسیلے سے بہشت پاؤگے کون ہی
کہ جو میدان مین آوے اور مین اُسکو بہشت مین پہونچاؤن اسد اللہ الغالبؓ علی ابن ابی طالب مقابل
ہوکر بولے کہ مین تجکو جہنم رسید کرنے کو آیا ہون اور ایک تلوار اُسکے پانوٗن مین ایسی ماری کہ سرنگون
گر پڑا اور ستر عورت اُسکا برہنہ ہوگیا تب نہایت تضرع و زاری کرکے خدا کی رحمت کو اور اپنی قرابت
کو وسیلہ کیا حضرت علی نے شرم سے اُسکو قتل نکیا پھر کافرون نے غلبہ کیا مصعب بن عمیر علمدار لشکر
اسلام کا شہید ہوا حضرت مرتضے علی نے علم اُٹھا لیا پھر زیاد بن السکن مع چودہ جوان انصار کے
بیچ غلبۂ کفار مین سید ابرار صلعم کے حضور مین آئے اور ہر ایک اہل اسلام سے نوبت بنوبت کفار مقابل ہوا
اور یہ کلمہ ولاویز پڑھتا جاتا تھا نَفْسِیْ لِنَفْسِكَ الْفِدَا وَوَجْهِیْ لِوَجْهِكَ الْوِقَا وَعَلَيْكَ سَلَامُ الْوَدَاعِ
یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَوْعِدُكَ الْجَنَّةَ جان میری تیری جان پر فدا اور منھ میرا تیرے منھ کی پناہ ہو اور تجھپر
سلام الوداع اور ہمارا آپ سے وعدہ ملاقات جنت الماوی ہی ہر ایک جوان اُنمین سے اسی وعدے پر
قایم رہا اور رسول رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے قدمون پر جان شیرین کو سونپ کر بہشت برین کو
پہونچا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ہرچند کہ اُس لڑائی مین اکثر اصحاب نے اپنا جوہر شجاعت ایسا دکھایا کہ رستم و
اسفندیار کا افسانہ بنسبت اُسکے بازی اطفال تھا اور دارا اور اسکندر کا معرکہ خواب و خیال تھا لیکن
علی مرتضی اور ابو دجانہ اور طلحہ اور مصعب بن عمیر سے جو جوانمردیان ظاہر ہوئین شیران خدا کے احوال
مین دفتر ہوجائے یہ رسالہ گنجایش نہین رکھتا ہی اگر کوئی مشتاق ہو تو تاریخ صحابہ مین تفصیل دیکھکر انکی
محبت سے اپنے ایمان کو مضبوط کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر طرف اصحابون کو واسطے جہاد کے

تیز کرتے تھے اسی عرصے مین شیطان کا بھیدی ابن قمیہ ملعون اور عتبہ بن ابی وقاص اور ابن شہاب حضرت کے پاس پہونچے اور پتھر چلائے کہ حضرت کی ساق اور کاندھا اور پیشانی نورانی خون آلودہ ہوگئی اور ہونٹھ نیچے کا زخمی ہوگیا اور اگلا دندان مبارک ابن قمیہ کے پتھر سے ٹوٹ گیا اور ایک روایت مین عتبہ بن ابی وقاص کے پتھر سے پھر ابن قمیہ نے تلوار حضرت صلعم پر چلائی طلحہ نے اپنے ہاتھ کو سپر کیا اور ہاتھ اُس جوانمرد کا بیکار ہوگیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک گڑھے مین گر پڑے ابن قمیہ نے جانا کہ مین نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کام کیا شیطان لعین نے ندا کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مقتول ہوے اور اس خبر ناخوش سے صحابون مین تفرقہ پڑ گیا بعضے تو شہید ہوے اور کچھ بھاگ کر مدینے مین چلے گئے اور بعضون نے رفاقت حضرت کی نہ چھوڑی طلحہ بن عبد اللہ اور سعد بن وقاص اور علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہم انہین سے تھے اور بعضے سراسیمہ وحیران ادھر اُدھر پھرتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کی خبر پائی تو سب جمع ہوگئے اس تفرقہ مین قریشیون کی عورتون نے اہل اسلام کے بعضے مقتولون کو مثلہ کیا یعنے ناک اور کان اور عضو تناسل کاٹ کر گلے کے ہار بنائے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چند چاہا اُس گڑھے سے نکلین بسبب دو زخمون کے اور بوجھہ دو زرہون کے نہ نکل سکتے تھے طلحہ رضی اللہ عنہ نے باوجود دست شکستہ اور بدن مجروح کے اپنے تئین حضرت کا زینہ بنایا حضرت اُسکے دوش پر قدم رکھکر کمال مصیبت باہر نکلے اور فرمایا کہ طلحہ کی جگہ بہشت مین مقرر ہوئی سب سے اول کعب بن مالک نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو پہچانا اور پکارا کہ اے مسلمانو مژدہ باد کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حیات ہین صحابہ متفرق سنکر فی الفور ملازمت مین پہونچے اور آہستہ آہستہ پہاڑ کی گھاٹی کی طرف متوجہ ہوے تا وہان یارون کے ساتھ جمعیت کرین اور سعد بن وقاص نے اُس روز ایسے تیر ہدف مقصود پر چلائے کہ ہر تیر نے مخالفون کو واصل جہنم کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ سے اُنکو تیر دیتے تھے اور کہتے تھے کہ مار میرے مان باپ تجھپر فدا ہون ایسی مفت کی سعادت کسی اصحاب کو میسر نہ ہوئی جب حضرت صلعم گھاٹی کے پاس پہونچے تب ابی بن خلف ملعون نا خلف گھوڑے پر سوار نیزہ ہاتھ مین لیے آپہونچا اور بولا کہ خدا مجکو نجات دے جو مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نجات دون زبیر بن العوام اور دوسرے صحابہ نے چاہا کہ اس کافر یاوہ گو کو جہنم رسید کرین حضرت صلعم نے زبیر سے نیزہ لیکر اُسکی گردن پر لگایا ہر چند کہ زخم ظاہر مین تھوڑا تھا لیکن اُس بد سرشت پر خوب کارگر ہوا بے اختیار زمین پر گر گیا رفیق اُسکو قوم مین اٹھا لے گئے لیکن اُس شیر بیشہ نبوت کے زخم سے

مانند بیل کے آواز کرتا تھا یارون نے کہا کہ تیرا زخم ایسا نہین کہ تو ایسی بیقراری کرے بولا کہ زخم تو ظاہر مین
ایسا نہین لیکن زخم لگانے والا ایسا ہی کہ ضرب اُسکی خطا نہین کرتی غرض وہ کافر اسی طرح سے نالہ و آہ
کرتا ہارستے مین کلے کے جہنم کی راہ لی یہ ساری مصیبت اُن یارون کی بیقراری سے ہوئی جو عبداللہ بن
جبیر کے ساتھ گھاٹی پر متعین تھے جب ابتدا مین صحابون کو غلبہ ہوا تو وہ بطمع غنیمت کے گھاٹی کو چھوڑ کر
چلے گئے ہر چند عبداللہ بن جبیر مرحوم نے اُنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیفرمانی سے ڈرایا اُنکے خیال
مین کچھ نہ آیا عبداللہ بن جبیر مع آٹھ جوانون کے اکیلے رہ گئے عکرمہ بن ابوجہل نے گھاٹی خالی دیکھی تو اپنے
تیراندازون کو لیکر آیا عبداللہ بن جبیر نے داد جوانمردی اور دلاوری کی دی اور مع آٹھون یارون
کے شہید ہوئے پیچھے سے کافرون نے آنکر ایسے تیر برسائے کہ فوج اسلام متفرق ہوگئی بعد اُسکے کفار
قریش نے ابوسفیان سے کہا کہ آج لات وعزی نے ہماری مدد کی جو ہم محمدؐ پر غالب ہوے اور آپ
محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مضبوط گھاٹی کی پناہ لی ہی اور یار اُسکے جمع ہوتے جاتے ہین اب صلاح یہ ہی
کہ ہم کے کو پھر جاوین ابوسفیان بھی اس بات پر راضی ہوا اور گھاٹی کے تلے آنکر پکارا قوم مین محمد صلعم
ہین حضرت نے منع فرمایا جواب سے پھر بولا ابوبکر اور عمر ہین پھر حضرت نے جواب دینے سے منع فرمایا ابوسفیان
بولا اُعل ہبل یعنے بلند ہو تو اے ہبل حضرت نے فرمایا جواب دو کہ اللہ اعلی واجل ہی حضرت عمر نے جواب
دیا اور کہا کہ اے عدو اللہ ہم سب تیری گردن کاٹنے کو موجود ہین ابوسفیان نے کہا کہ یوم بیوم یعنے
ہم تم برابر ہین رسول خدا نے فرمایا جواب دو کہ ہمارے قتیل بہشت مین اور تمھارے دوزخ مین جب قریش
مکے کی طرف روانہ ہوے تو رسول خدا نے علی مرتضی کو بلاکر فرمایا کہ ایسا نہو کہ قریش فریب کرین اور مدینے
کی طرف متوجہ ہووین علی مرتضی اُنکے پیچھے گئے یہانتک کہ مدینے کی حد سے نکل گئے وہان سے پھر حضور مین
پھر آئے رسول اللہ نے پھر سب شہیدون کو دفن کیا ستر آدمی شہید ہوے بعد اُسکے حضرت صلعم مدینے مین
تشریف لائے اور فرمایا کہ پھر قریش کو ہمپر غلبہ نہوگا بلکہ فتح مکہ کرینگے اہل مدینہ رسول اللہ کی خبر سنکر استقبال
کو آئے ایک عورت انصار کی حضرت سید ابرار صلعم کی ملاقات کو نکلی رستے مین چار جنازے برابر رکھے
ہوے دیکھے ایک اُسکا باپ دوسرا خاوند تیسرا بھائی چوتھا بیٹا سبکا احوال دریافت کیا کہ کون ہین اُس
عورت مرد ہمت نے مطلق التفات نکیا کمال استقلال سے آگے بڑھی اور پوچھا کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ
وسلم کا کیا حال ہی لوگون نے کہا کہ سلامت تیرے آگے تشریف لاتے ہین وہ بی بی اپنے مقتولون کو

چھوڑکر جلد چلی گئی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور دامن پاک کو پکڑکر کہا کہ میرے مان باپ اور قوم سب تمپر فدا ہون تیری ذات شریف کو جو مین نے سلامت پایا سب کچھ پایا حضرت صلعم نے اُسکے استقبال پر آفرین کی اور اُسکے حق مین دعاے خیر کرکے روانہ ہوے اور مدینہ شریف مین یارونکے ساتھ واصل ہوے

بیان واقعہ حدیبیہ کا اور قریش کے ساتھ صلح کرنے کا

سبب اس سفر کا یہ تھا کہ حضرت صلعم نے خواب مین دیکھا کہ امن وامان سے مع صحاب بیت اللہ مین گئے اور عمرہ کیا صحاب خوش ہوے اور جانا کہ اس سال مین فتح مکہ ہوگی پھر حضرت سید المرسلین صلعم نے تیاری سفر کی کی اور چودہ سو آدمی ہمراہ لیکر مکے کو روانہ ہوے اور عبد اللہ بن ام مکتوم کو مدینہ مین خلیفہ کیا اور ستر اونٹ واسطے قربانی کے ہمراہ لیے منزل عسفان مین پہونچے بشیر بن سفیان نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرکے عرض کی کہ قریش کو آپکے کوچ سے خبر ہوئی ہو اُنھون نے جمعیت کی ہو اور خالد بن ولید کو سردار لشکر کا کیا ہو اور قسم کھائی ہو کہ تمکو مکے مین نہ چھوڑینگے حضرت صلعم نے ایک راہبر ہمراہ لیا اور راہ دشوار سے روانہ ہوکر حدیبیہ مین آنکر مقام کیا قریش نے یہ خبر سنکر بدیل بن ورقا خزاعی کو حضور مین بھیجا اور قبیلہ خزاعہ قدیم سے رسول اللہ صلعم کے دوست جانی اور محرم نہانی تھے اُنھون نے کہا اصول و فروع قریش کے جمع ہوے ہین تمکو مکے مین نہ چھوڑینگے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا ارادہ لڑائی کا نہین ہو بلکہ واسطے عمرہ کے آئے ہین قریش کے تئین مناسب یہ ہو کہ صلح کرکے ایک مدت معین کرین اور ہمکو قبائل عرب پر چھوڑین اگر ہم اُنپر غالب ہون تو بغیر رنج و تعب کے دشمنون کی مراد برآویگی اور اگر یہ بات میری قبول نکرینگے تو جب تک جان باقی ہو مین اُنکی لڑائی سے ہاتھ نہ اُٹھاؤنگا اور اللہ تعالی نے جو مجھسے وعدہ کیا ہو وہ اپنے دین کی مدد کریگا بدیل نے جاکر صنادید عرب کی مجلس مین کہا کہ اے یارو مین محمد صلعم کے پاس سے آیا ہون اور باتین معقول لایا ہون اگر صلاح ہو تو بیان کرون سفہا اور جہلا نے کہا کہ ہم کچھ بات نہین سنتے مگر عقلا نے بگوش دل سب باتین سُنین لیکن اسواسطے کہ بدیل قوم خزاعہ سے ہو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم سوگند تھے اُسکی بات پر اعتبار نکیا اور عروہ بن مسعود ثقفی کو کہا اُسنے سُنکر قوم سے بیان کیا کہ اے قوم بدیل کی بات بے بدل ہو اور اگر تمکو شک ہو تو مین جاؤن اور تحقیق کرکے آؤن عروہ بن مسعود بموجب رضامندی قریش کے حضور سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مین گیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بات کہ بدیل سے فرمائی تھی وہی عروہ سے ارشاد کیا عروہ نے بطریق مصلحت انگیزی کے

کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر تو اسواسطے کہ اپنی قوم کو استیصال اور بے بنیاد کرے تو زمانہ ماضی مین کسی نے ایسا نہین کیا اور اگر کچھ غرض ہو تو بیان کر یہ چند اوباش بیکار جو تو نے جمع کیے ہین میری خاطر مین یہ گذرتا ہے کہ یہ لوگ ضرورت کے وقت مین تجکو تنہا چھوڑ جاوینگے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نہایت طیش مین آنکر کہا کہ لات وعزیٰ کے فلان کو تو چوم لے جب تک کہ دم مین دم ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نچھوڑینگے عروہ نے کہا کہ اگر اگلے حقوق تیرے مجھپر نہ ہوتے تو مین جواب دیتا عروہ نے گفتگو کے وقت مین گوشۂ چشم سے آداب وتعظیم اصحابون کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دیکھی تو حیران ہوگیا اور وہان سے آنکر قریش سے کہا کہ واللہ مین کسریٰ اور قیصر کی مجلسون مین حاضر ہوا ہون یہ احترام اور اعزاز کہ جو محمد کے یار اُس سے کرتے ہین مین نے ہرگز نہین دیکھا جب وہ باتین کرتا ہے تو نہایت تعظیم سے ایسے خاموش ہو جاتے ہین گویا اپنے تئین بھول جاتے ہین اور وضو کے پانی لینے پر ایسا کرتے ہین کہ قریب ہے کہ آپس مین مقاتلہ کرین بہتر یہ ہے کہ اُسکے ساتھ لڑائی ہرگز مت کرو ہر ایک اپنے مرنے کو سعادت سمجھتا ہے بعد اسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان کو قریش کے پاس بھیجا کہ ہمکو عمرہ کرنے دین جب حضرت عثمان نے پیام پہونچایا اُنھون نے کہا ہرگز محمد کو نہ چھوڑینگے جو وہ عمرہ کرے اگر تمھاری خوشی ہو تو طواف کر حضرت عثمان نے کہا کہ ہرگز بغیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تنہا طواف نکرینگے قریش غصہ ہوے اور حضرت عثمان کو قید کیا رسول اللہ صلعم کو خبر پہونچی کہ عثمان کو قریش نے قتل کیا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہایت رنجیدہ ہوے ایک درخت کے تلے بیٹھے تھے صحابون کو جمع کیا اور از سر نو بیعت کی اس مضمون سے کہ یا قریش کو قتل کرینگے یا سب مرجاوینگے سب صحابون نے بخلوص دل بیعت کی اور مرنے پر مستعد ہوے اللہ تعالیٰ نے اُن جوانمردون کے اخلاص کی برکت سے یہ آیت نازل کی لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَۃِ یعنی خدا راضی ہوا اُن مسلمانون سے جنھون نے بیعت کی تجھسے درخت کے نیچے اللہ کا ہاتھ اُنکے ہاتھ پر ہے جب قریش کو تجدید بیعت کی خبر ہوئی تو سہیل بن عمر کو بلا کر حضرت صلعم کے پاس بھیجا بعد گفتگو وتکرار کے صلحنامہ لکھنے کا حکم ہوا علی مرتضیٰ کو فرمایا کہ لکھو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سہیل نے کہا ہم رحمان کو نہین جانتے اور اللہ کو ہم اس نام سے نہین پکارتے ہمارے دستور کے موافق لکھو بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ اصحاب تو نہین مانتے تھے مگر حضرت نے فرمایا یونہین لکھو بعد اُسکے لکھا ھٰذَا مَا قَاضٰی عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم پھر سہیل نے کہا کہ اگر ہم تیری رسالت کے معتقد ہوتے تو نزاع کیون کرتے محمد بن عبد اللہ لکھو

حضرت صلعم نے فرمایا وا للہ مین محمد رسول اللہ اور محمد بن عبد اللہ ہون ای علی رسول اللہ کے لفظ کو مٹا دے حضرت علی مرتضی نے قسم کھا کر کہا کہ مین وصف رسالت کا نہ تراشونگا حضرت نے اپنے دست حق پرست مین نامہ لیا اور محمد رسول اللہ تراش کر محمد بن عبد اللہ لکھا مضمون صلحنامہ کا یہ تھا کہ سید المرسلین مع لشکر اسلام کے ابکی سال مدینے مین جا وین اور آیندہ سال کو آنکر عمرۃ القضا گذارین بشرطیکہ تلوارین میان مین رہین اور تین دن سے زیادہ مکے مین نہ ٹھہرین اور دس برس تک لڑائی نکرین جو ہم ہر طرف آیا جایا کرین اور جو شخص پیغمبر کی طرف سے ہمارے یہان آوے اُسکو ہم نہ دیوین اور ہماری طرف سے جو شخص اُنکے پاس جاوے تو محمد اُسکو ہمارے حوالے کرین صحابون کو یہ شرط ناگوار گزری نہایت ملول ہوے کہ ہم کیونکر دوستون کو دشمن کے حوالے کرین اور یہ عار کیونکر قبول کرینگے بعد اُس صلح کے حضرت صلعم نے لوگون سے کہا کہ اُٹھو اور قربانی کو ذبح کرو اور سر کو حلق کرو یعنے سر منڈا والو صحاب اُس صلح سے نہایت ناخوش تھے کسی کا دل قربانی کو نہ چاہتا تھا تین بار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مارے طیش کے نہ اُٹھا حضرت اُداس ہو کر گھر مین گئے اور ام سلمہ سے یہ احوال کہا جب بی بی نے سُنا تو حضور مین عرض کی یا رسول اللہ آپ جانتے ہین کہ صحابون کو شرط اخیر سے بڑا رنج ہوا ہی بہتر یہ ہی کہ آپ کسی سے کچھ نہ فرما دین اور قربانی کریے حجامت اور اصلاح بنوائیے جب اصحاب آپ کو دیکھین گے تو خود بخود مشغول ہو وینگے حضرت صلعم نے اپنے خاص اونٹون کو قربانی کروایا اور حلاق کو بلوا کر سر تر شوایا جب تو لوگون نے حضرت کو دیکھکر قربانیان کین اور تھوڑے لوگون نے حجامت کی اور اکثرون نے تھوڑے تھوڑے بال کتروائے حضرت صلعم نے دو بار محلقین کے حق مین مغفرت کی دعا کی اور ہر بار مقصرین یعنے بال کتروانیوالے اپنے تیئین یاد دلواتے تھے تیسری بار اُنکے حق مین دعا کی اور وہانسے پھر مدینے مین تشریف لائے

بیان خیبر کے فتح کرنے کا

جب لشکر اسلام سید الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مدینے مین حدیبہ سے پھر آئے آخر محرم سنہ سات مین خیبر کی غزا کا عزم مصمم کیا اور ایک ہزار سات سو آدمی روانہ ہوے مدینے کے منافقون نے بسبب دوستی کے خیبر والون کو حضرت کے ارادے سے خبر کی اور خیبر کے پانچ قلعے تھے تین قلعہ تو آسانی سے فتح ہوے اور دو قلعے جنکا نام سطیح اور سلالم تھا بہت سخت تھے اور آدمی اُنمین بہت تھے دس روز تک گھیرا جب بھی فتح میسر نہ ہوئی پھر خیبر کے کافر یہودی قلعے سے باہر نکلکر لڑائی کرتے تھے اُن دنون مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو درد سر پیدا ہوا اِس سے پہلے دن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علم عمر بن خطاب کو دیا وہ

شام تک لڑے اور بغیر فتح کے پھر آئے دوسرے دن ابو بکر صدیق کو علم دیا اُنھون نے بھی بمقدور کوشش کی
اور بے فتح پھر آئے تیسرے دن پھر حضرت عمر علم لے گئے اور بہت جانفشانی کی کچھ فائدہ نہوا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ کل مین علم اُس شخص کو دونگا کہ دوست رکھتا ہو اللہ تعالی اور رسول اُسکو اور دوست
رکھتا ہو وہ اللہ اور رسول کو اور فتح اُسکے ہاتھ سے ہوگی یہ سُنکر سب اصحاب متفکر ہوے کہ دیکھا چاہیے کہ
یہ سعادت کسکے نصیب ہوگی اور حضرت علی پر کسی کا گمان نہین تھا اسواسطے کہ اُنکی آنکھین ایسی دکھتی تھین
کہ کچھ نظر نہین آتا تھا فجر کو اصحاب بن ٹھن کے ہتھیار باندھکر حضرت کے خیمے کے سامنے ٹہلتے تھے کہ ناگاہ
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہاں ہو علی ابن ابی طالب جانتے ہو لوگون نے عرض کی کہ بسبب
شدت درد چشم کے معرکے مین حاضر نہین ہوے سلمہ بن اکوع بموجب حکم کے حضرت مرتضی علی کو پکڑ لائے حضرت
نے پانی دہان مبارک کا اُنکی آنکھون مین لگایا اللہ تعالی نے اُنکو اپنی رحمت سے جلوہ شفا کا دکھایا اور
پھر تمام عمر اُنکو درد چشم کا نہ ہوا پھر علم اپنے ہاتھ سے باندھکر اُنکو دیا اور دعاے خیر اُنکے حق مین کی جب
مرتضی علی گئے اور مقابلہ شروع ہوا اور کتنون کو مارا بعد اُسکے ایک یہودی مرحب نام جو شجاعت مین ملک مین
اور شام تک اُسکا نام تھا بولا کہ اے لوگو تمھارے لشکر کا سردار کون ہے کہا کہ علی ابن ابی طالب چچیرا
بھائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مرحب نے کہا مین سنتا ہون کہ وہ بڑا دلاور ہے افسوس کہ وہ آج
میرے ہاتھ سے مارا جاویگا حضرت مرتضی علی مقابل ہوے بعد بہت سے طعن و ضرب اور گیر و دار کی علی مرتضی
نے ایک تلوار ایسی اُسکے سر بمغز پر ماری کہ پشت تک دو ٹکڑے ہوگئے جب لڑائی کا تنور گرم ہوا تو ایک یہودی
نے حضرت کے ہاتھ پر ایسی ایک ضرب لگائی کہ اُنکے ہاتھ سے ڈھال گر پڑی حضرت مرتضی علی نے گرمی اور
طیش سے ایک دروازہ کا حلقہ ہلا کر اکھاڑا اُسکو اپنے سر تک اُٹھا کر گرایا لشکر اسلام نے حملہ کیا ایکبارگی قلعے
مین پیٹھ گئے اور بہت کفار کو قتل کیا جب قلعہ والون نے یہ حال دیکھا تو عاجز ہو کر اس طور پر صلح کی کہ ہتھیار
سب مسلمانون کو دیوین اور ہمارا خون معاف کرین اور ہر ایک مرد ایک اونٹ کا بوجھ غلے وغیرہ کا
ہمراہ لیجاوے بشرطیکہ کچھ مال نقد وغیرہ نہ لیجاوے جب صلح پر معاملہ قرار پایا حضرت مرتضی علی لڑائی سے
پھرے کہتے ہین کہ سات جوانان قوی نے چاہا کہ اُس در کو اُلٹ دین نہ اُلٹ سکے اور چالیس جوانون نے
چاہا کہ اُسکو اُٹھا دین یہ بھی میسر نہ ہوا اس لڑائی مین ترانوے آدمی کافر مارے گئے اور پندرہ اہل اسلام مین
شہید ہوے پھر یہود سے فریب ظاہر ہوا اور بہت مال چھپا کر منکر ہوے تھے وہ نکلا اسواسطے حضرت صلعم نے

جا کر اُنکے مردون کے تئین قتل کرین یا اُس ملک سے نکال دین یہودنے نہایت عاجزی سے کہا کہ مسلمانونکو البتہ نوکر واسطے باغون کے اور کھیتی کے چاہیے ہمکو ملک مین کچھ دعوی نہین ہمکو مانند مزدورون کے آدھی پیدا ایش دیا کرو حضرت صلعم نے اُنپر منت رکھکر قتل سے معاف کیا اور فرمایا جب تلک ہماری رضی ہوگی یہ کام تم سے لیونگے اور آدھا حاصل اُجرت مین تمھاری دیکر باقی آدھا بیت المال مین سونپا جاویگا اور بی بی صفیہ جو بیٹی حی بن اخطب امیر یہودی کی تھی اُسکو غنیمت سے برگزیدہ کرکے بیبیان حرم محترم مین داخل کیا اور وہان سے خزانہ اور غنیمتین لیکر سالماً وغانماً مدینے کو مراجعت فرمائی صلی اللہ علیہ وسلم

بیان مکے کے فتح کرنے کا

جب حدیبیہ مین صلح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قریش کے ساتھ ہوئی تو یون قرار پایا تھا کہ دس برس تک ہمارے تمھارے بیچ مین لڑائی نہو گی عادت عرب کی یون تھی کہ جو کسی کا عہد ہم سوگند ہوتا تو اُنکی لڑائی کو گویا اُنکی لڑائی سمجھتے تھے بنی خزاعہ قدیم سے باوجود کفر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہم سوگند تھے اور بنو بکر قریش کے ہم عہد تھے اور اِن دونون قبیلون مین ہمیشہ دشمنی رہتی تھی بعد اُس صلح کے بنو بکر کے اور بنو خزاعہ کے لڑائی ہوئی قریش نے اپنے ہم عہدون کی مدد کی اور کئی جوان قریش پوشیدہ مُنھ باندھ باندھ کر بنو بکر کے ساتھ ہو کر ناگاہ بنو خزاعہ پر جا پڑے اور بیس آدمی مار ڈالے بُدیل بن ورقا بنی خزاعہ کا سردار کئی آدمی ہمراہ لیکر اور اپنا حال زار اشعار مین نظم کرکے مدینے کو آیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سُنایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنپر رحم کھا کر فرمایا کہ اگر تمھاری تمھارے خدا نے یاری نہ کی مگر میرا اللہ کہ وحدہ لاشریک ہے میری یاری کریگا بدیل کو نہایت دلاسا اور تسلی سے رخصت کیا اور لشکر کے تیار ہونے کا حکم دیا اور مکے والے اس حرکت سے پشیمان ہوے اور ابو سفیان سے کہا کہ تم مدینے کو جا کر سرے سے عہد کرو اور اپنے نقض عہد کا عذر بیان کرو ابو سفیان اس امید سے کہ میری بیٹی ام حبیبہ حضرت صلعم کا قبیلہ ہے مدینے کو آیا اور اول اپنی بیٹی کے پاس گیا ام حبیبہ نے جو حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی صحبت مین ایمان کامل حاصل کیا باپ کو دیکھتے ہی بچھونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لپیٹا ابو سفیان نے پوچھا کہ بیٹی مجکو اس بچھونے کے لائق نہین سمجھتی ہے یا اس بچھونے کو میرے لائق نہین جانتی ام حبیبہ نے فرمایا یہ بچھونا رسول اللہ صلعم کا ہے اور تو شرک کی نجاست سے ملوث ہے تجکو شرم نہین آتی کہ سردار قریش اور عاقل زمانہ ہو کر پتھرونکو پوجتا ہے ابو سفیان وہان سے نہایت غصہ سے

نکل حضرت صلعم کی مجلس مین گیا اور تجدید عہد چاہا کچھ فائدہ نپایا اسواسطے شرمندہ اور محروم ہوکر مکہ کو پھر گیا اور
قریش کو اس حال سے خبر دی حضرت نے ام مکتوم کو مدینے مین خلیفہ کیا اور دس ہزار سوار اور پیادے ہمراہ
لیکر روانہ ہوے اور حضرت عباس اُن دنون مین اپنے اہل وعیال کو لیکر مدینے کو آتے تھے منزل ذوالحلیفہ
مین حضرت محمد صلعم سے ملاقات ہوئی اُنھون نے عیال کو مدینے کیطرف روانہ کیا اور خود حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ ہولیے قریش کو معلوم نتھا کہ حضرت صلعم مدینے سے نکلے ہین مگر ابوسفیان کو یقین تھا کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم جلد آوینگے اسواسطے حکیم بن حرام کو مکے سے ساتھ لیکر باہر آیا تا کہ معلوم کرے کیا حال ہے
جب ایک منزل آیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک پشتے کے تلے دس بارہ ہزار لشکر ظفر پیکر لیے ہوے
اُترے تھے اور حکم دیا تھا کہ رات کو ہر شخص اپنے ڈیرے کے مقابل آگ جلاوے رات کو ابوسفیان نے
پشتے پر چڑھ کر جو دیکھا تو لشکر عظیم کے دیکھنے سے حیران ہوگیا اور گمان اُسکو نہ تھا کہ اتنا لشکر پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کا کہان سے ہوگا اُسی پشتے پر مقام کیا کہ فجر کو حال معلوم کرے حضرت عباس کی قرابت مکے
مین بہت تھی چاہتے تھے کہ کسی طرح قریش کو خبر ہو جو آنکر امان چاہین یا ایمان لاوین رسول اللہ صلعم کے
خچر پہ سوار ہوے تا کوئی لکڑہارا ملے تو اُسکی زبانی یہ خبر بھیجین لشکر سے باہر جو نکلے تو ابوسفیان کی آواز سنی
اور پہچان کر بولے کہ اے اباحنظلہ ابوسفیان نے پکارا یا ابا الفضل میرے مان باپ تجھپر فدا ہون یہ کیسا لشکر
ہے حضرت عباس نے فرمایا وائے برحال قریش اگر بغیر درستی معاملہ کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک
پہونچین تب ابوسفیان بولا کہ کیا تدبیر کرین بھائی حضرت عباس نے کہا کہ ساتھ والون کو تو رخصت کردے
اور میرے خچر پر ردیف ہوجا مین حضرت صلعم سے تیری مخلصی کی کوشش کرونگا ابوسفیان کے رفیق تو
اُسیوقت چلے گئے اور حضرت عباس اُسکو اپنا ردیف کرکے لشکر مین آئے ہر ایک ڈیرے پر جو پہونچتے تھے
تو لوگ پہچان کر کہتے تھے کہ عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرکب رسول اللہ پہ سوار ہوے اپنے ڈیرے کو
جاتے ہین جسوقت حضرت عمرؓ کے ڈیرے کے برابر پہونچے اور اُنھون نے ابوسفیان کو پہچانا وہین تلوار
میان سے باہر کرکے دوڑے اور بولے کہ اے عدو اللہ الحمد للہ کہ مین نے تجکو بے ایمان پایا اور حضرت
عباسؓ خچر کو جھپٹا کر آگے چلے اور حضرت عمر شمشیر برہنہ پیچھے دوڑے حضرت عباسؓ سبقت کرکے حضرت
محمد رسول اللہ صلعم کے خیمے مین جا پہونچے اور حضرت عمر بھی پاشنہ کوب آئے بلا یا اور بولے کہ یا رسول اللہ
حکم کرو کہ اِس دشمن خدا کی گردن مارون اور خلق اللہ کو اسکے عذاب سے چھڑا دون حضرت عباسؓ نے کہا

یارسول اللہ مین اُسکو امان دیکر لایا ہون حضرت عمر اور عباس مین خوب مجادلہ اور تکرار رہی حضرت عباسؓ کا مبالغہ ابوسفیان کے حق مین حد سے زیادہ ہوا تب حضرت رسالت مآب صلعم نے فرمایا کہ چچا آج کی رات اسکو اپنے خیمے مین رکھو صبح کو حاضر کیجیو حضرت عمر دانت پیستے ہوے اپنے ڈیرے کو آئے اور عباس ابوسفیان کو اپنے خیمے مین لائے صبح کو جب عباس نے موافق حکم کے حضور مین حاضر کیا تب حضرت صلعم نے فرمایا وائے تیرے حال پر ای ابوسفیان ابھی وقت نہین آیا کہ تو جانے کہ معبود برحق اور مسجود مطلق سواے خدا کے دوسرا کوئی نہین ہی ابوسفیان نے عرض کی کہ تیری حلیمی اور کرمی مین کچھ شبہہ نہین ہی کہ باوجود ان قصورون کے جو مجھ سے تیری خدمت مین صادر ہوے ہین تب بھی اس الطاف سے پیش آتا ہی حضرت عباس نے فرمایا کہ ای ابوسفیان فرصت کو غنیمت جان اور عمر کے آنے سے آگے مسلمان ہوجا جو مخلصی پاوے تو تب ابوسفیان جبرًا اور کرہًا مسلمان ہوے پھر حضرت عباسؓ نے عرض کی یارسول اللہ ابوسفیان آدمی عزت طلب جاہ دوست ہی اسکے ساتھ کچھ ایسا التفات فرمائیے جو اُسکے موجب سرفرازی کا ہو حضرت نے فرمایا جو کوئی ابوسفیان کے گھر جاویگا اُسکو امن ہی اور جو کوئی مسجد الحرام مین آویگا اُسکو بھی امن ہی اُسوقت عباس سے حضرت صلعم نے فرمایا کہ چچا ابوسفیان کو پہاڑ کی جڑ مین تنگ راہ پر کھڑا کر جو لشکر حق کو دیکھے اور لشکر کی ہیبت سے اُسکا کفر ٹوٹے حضرت عباسؓ نے موافق حکم کے عمل کیا جب لشکر اسلام فوج فوج نکلنا شروع ہوا ہر ایک کے احوال سے پوچھتا تھا اور حضرت عباس بیان کرتے تھے یہان تک کہ سید الابرار فتح بر یمین اور نصرت بر یسار ساتھ قوم مہاجر و انصار کے کہ ہر ایک انہین سے درمیان خود اور زرہ کے اور بکتر اور دستانون کے ایسے غرق تھے کہ سواے آنکھون کے کوئی عضو نمودار نہ تھا پہونچے اور علمدار خاص حضرت کا زبیر بن العوام تھا ابوسفیان نے متعجب ہوکر پوچھا کہ یہ کون ہی جواب دیا کہ سید مختار اور دوسرے مہاجر و انصار ہین ابوسفیان نے کہا کہ اب تیرے بھتیجے کا ملک اور حشمت بہت ہوگیا حضرت عباسؓ نے فرمایا ای کم بخت یہ ملک نہین ہی یہ نبوت ہی روز بروز شوکت اور عظمت اسکی زیادہ ہوتی ہی پھر ابوسفیان سب سے آگے بڑھکے پہونچا اور قریش سے فریاد کرکے بولا کہ محمدؐ ایسا لشکر لیکر آتا ہی کہ کسی کو مقابلے کی مجال نہین اور حکم یون صادر ہوا ہی کہ جو کوئی میرے گھر مین یا مسجد الحرام مین پناہ لیجاویگا اپنے گھر کا دروازہ بند کرکے بیٹھیگا وہ امان مین رہیگا اور اگر مسلمان ہوجاوگے تو سلامت رہوگے زوجہ نالائق اسکی نے نہایت نالائق باتین کہین القصہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ زبیر مع فوج مہاجر کے کُداے رستے سے اور سعد بن عبادہؓ

اپنے گروہ کے ساتھ فلانی طرف سے گئے ہین داخل ہون اور خالد بن ولید فلانی راستے آوین اور کوئی کسی کو قتل نکرے مگر اسکو جو قصد تمھارا کرے اسوقت حضرت صلعم بنفس نفیس ناقے پر سوار ہوے اور صدیق یمین اور اسد یسار پر ساتھ خاص گروہ اپنے کے متوجہ ہوے اور موضع حجون مین حضرت صلعم کے واسطے خیمہ استادہ کیا اور اس غزوے مین کشت وخون نہین ہوا مگر خالد بن ولید کو جس رستے سے حضرت نے حکم داخل ہونے کا دیا تھا جب شہر مین آنے لگے تو عکرمہ بن ابی جہل مع اپنے لوگون کے خالد سے مقابل ہوا اس سبب سے خالد نے پچیس تیس آدمی اُنکے قتل کیے تھے کہ ابو سفیان یہ خبر سُنکر دوڑا اور دامن باطفت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پکڑا اعاجزی سے کہا کہ یا رسول اللہ کوئی متنفس قریش مین باقی نہین رہیگا مصرع ترحم کر کہ ہر وقت ترحم + حضرت نے منادی امن کروادی پھر حضرت بیت الحرم مین تشریف لے گئے اور تین سو ساٹھ بت کعبے کے گرد وپیش تھے اس آیت کو پڑھتے جاتے تھے قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اور ایک لکڑی سے بتون کی طرف اشارہ کرتے تھے خود بخود وہ بت سرنگون ہو کر گرتے جاتے تھے بعد اُسکے حضرت بیت اللہ سے باہر نکلے اور کعبے کے دروازے کا حلقہ پکڑ کر کھڑے ہوے تمام حرم شریف اہل مکہ سے بھرا تھا حضرت صلعم نے فرمایا کہ اے لوگو تمھارا گمان مجھپر کیا ہے کہ مین تمھارے ساتھ کیا کرونگا سبھون نے دست بستہ ہو کر عرض کی تو بھائی کریم ہے اور بھتیجا کریم کا ہے کریمون سے سوا کرم کے دوسری امید نہین ہے حضرت صلعم نے اپنے کرم جبلی اور رحمت ذاتی سے فرمایا کہ میری طرف سے تمپر کچھ سرزنش نہین ہے جاؤ مین نے سب کو آزاد کیا کہتے ہین کہ قریش کو اس بات کے سننے سے یہ حالت ہوئی جیسے مجرم واجب القتل کو خوشی جان بخشی کی سننے سے ہوتی ہے اسی سبب سے اکثر اہل مکہ زن ومرد ہزارہا ایک دن مین مسلمان ہوگئے اول مردون نے بیعت کی بعد اُسکے عورتین آئین حضرت نے چادر کا ایک کونہ اپنے دست مبارک مین لیا دوسرا کونہ عورتون نے ہاتھ مین پکڑ کے بیعت کی بعد اس فتح کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کے تیئن بیس سوارون سے بھیجکر بتخانہ عزی کی عزت کھوئی اسی طرح صحابون کو جابجا بھیجکر بتخانہ سواع کا اور منات کا توڑا اور بتخانہ لات پر لات چلی اللہ تعالی نے دین اسلام کو ترقی بخشی پھر وہان سے سالما وغانما مدینے با سکینے مین تشریف لیگئے صلی اللہ علیہ وسلم

ذکر مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس دنیاے فانی سے رحلت فرمانے کا

جب فتح مکے کی میسر ہوئی اور سورۂ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ نازل ہوئی حقیقت وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ

فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا نے ظہور پایا قوم عرب ایمان لانے مین قریش کے معاملے کے انجام کے منتظر تھے بعد فتح
مکے کے انام قبائل عرب کی طرف سے وکیلون کا واسطے ایمان لانے کے آنا شروع ہوا اور وفود جمع وفد کی ہی
اور وفد کے معنی رسول ہین اور وفد فوج فوج اپنی قوم کے ہوکر آتے تھے اور ایمان لاتے تھے رسول اللہ صلعم
ہر ایک کو بعد تعلیم ایمان کے خلعتین اور خرچ دے دیکر رخصت کرتے تھے جب آیۂ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ
دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ نازل ہوئی تو ایک روز رسول خدا صلعم نے خطبہ پڑھا اور خطبے مین آیت
مذکو پڑھکر فرمایا کہ ایک شخص کو اللہ تعالی نے دنیا کے رہنے اور مرنے کا مختار کیا اُسنے عالم عقبی کو اختیار کیا
حضرت ابوبکر صدیق اس نکتے کو سمجھ کر رونے لگے کہ ہمارے مان باپ تجھپر تصدق ہون ہمارا کیا حال ہوگا
نکتہ یہ ہے کہ حضرت صدیق نے جانا کہ جب کمال دین کا اور اتمام نعمت کا ہوا تو ہر کمال کو زوال ہوتا ہے اور
بھیجنا حضرت کا فقط واسطے تکمیل دین کے تھا جب دین کامل ہوچکا تو حضرت کو دنیاے دنی سے کیا کام ہے
اور ایک مہینا پہلے وفات سے حضرت صلعم نے اصحابون کو بلا کر ایسی نصیحت کی کہ سننے والون کو بالیقین
معلوم ہوگیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یارون کو وداع کرتے ہین سبنے آبدیدہ ہوکر عرض کیا کہ غسل کی خدمت
کون کریگا فرمایا میرے اہلبیت لوگون نے پھر عرض کی کہ نماز جنازہ کون پڑھیگا فرمایا جب غسل تکفین سے
فراغت ہو تب جنازہ میرا میری قبر کے پاس اکیلا چھوڑ دیجیو اول جبرئیل اور دوسرے ملائک پڑھینگے پھر عورت
و مرد اہلبیت کے اُسکے بعد اور لوگ فوج فوج آوینگے اور پڑھینگے بعد اس وصیت کے چار شنبے کے دن اٹھائیسوین
صفر کی حضرت کو درد سر بشدت شروع ہوا اور بعد ظہر کے زیادتی مرض کی ہوئی باوجود مرض کے ہر روز
ہر ایک بی بی کے یہان تشریف لیجاتے تھے اور ہمیشہ پوچھتے تھے کہ کل مین کہان رہونگا امہات مومنین نے
یہ حال دیکھکر عرض کی کہ ہم سب راضی ہین کہ آپ ایام مرض تک عائشہ کے گھر مین تشریف رکھین جب حضرت
ایک ہاتھ حضرت عباس کے کاندھے پر اور ایک حضرت علی کے دوش پر رکھکر پانون سے گھسیٹتے ہوے
بڑی تکلیف سے حضرت عائشہ کے گھر گئے چودہ روز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار رہے دو روز صفر کے
بارہ روز ربیع الاول کے اسی ایام مرض مین حضرت فاطمۃ الزہرا ایک دن حضور مین تشریف لائین حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے بطریق مشورت کے آہستہ خاتون جنت سے فرمایا کہ اے میوہ درخت زندگانی واے
روشنی دیدہ کامرانی ہر سال جبرئیل امین ایکبار میرے ساتھ قرآن کا دور کرتے تھے اب کی سال دوبار اتفاق ہوا
معلوم ہوتا ہے کہ ایام زندگانی آخر ہین اور عنقریب اس دنیاے فانی سے جوار رحمت سبحانی مین جانا ہوگا۔

زہراے بتول نے اس بات کے سننے سے ملول ہو کر چہرۂ مبارک پر آنسوؤن کا باران برسایا اور فرقت مین
سید الانس والجان کی آپ روئین اور اُنکو بھی رولایا پھر حضرت صلعم نے بیقراری حضرت سیدالنسا کی دیکھ
کر بطریق مشورت کے کان مین آہستہ سے فرمایا کہ اے نور دیدہ واے فرزند برگزیدہ ملال مت کر اور
پریشانی کا خیال مت لا مین تجکو دو مژدے سناتا ہون اور غم کا زنگ تیرے سینے بے کینے سے مٹاتا ہون
اول تو یہ کہ بہشت جاودان مین سردار زنان اہل ایمان کی تو ہوگی دوسرے یہ کہ سب سے پہلے میرے
اہل بیت مین تو مجھ سے ملاقات کریگی پس خاتون جنت نے اس تریاک کے جرعے کے پینے سے فراق کا زہر
اپنے مذاق پر شیرین سمجھا اور اس خوشخبری کے سننے کے شکر مین تبسم کیا حضرت عائشہ نے پوچھا کہ اے
فاطمہ مین نے کوئی غم خوشی سے نزدیک تر تیرے غم سے نہین دیکھا اور نہین سنا سبب پہلے غم کا اور
باعث دوسری خوشی کا مجھ سے بیان کر حضرت خاتون نے فرمایا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے بھید کا
جلد ظاہر کرنا آداب فرزندی سے بعید ہے لیکن بعد وفات حضرت کے حضرت عائشہ کے مبالغے اور تاکید
سے یہ احوال ظاہر کر دیا جب تین دن حضرت کی عمر شریف کے باقی رہے بسبب ضعف جسمانی کے جماعت
مین حاضر نہ ہو سکے اور ستیرہ نمازین گھر مین پڑھین ایک روز عشا کے وقت بلال موذن نے دروازہ پر آکر پکارا
اَلصَّلٰوۃُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ حضرت صلعم نے فرمایا کہدو کہ ابوبکر نماز جماعت کی پڑھا دین حضرت عائشہ نے بی بی
حفصہ سے جو حضرت عمر کی بیٹی اور رسول اللہ صلعم کی زوجہ ہین کہا کہ میرا باپ نرم دل کثیر الحزن ہے اور عمر قوی
مزاج ہین اگر تو حضرت صلعم سے عرض کر کے عمر کو حکم امامت کا دلوا دے تو بہتر ہے حفصہ نے بموجب کہنے عائشہ
کے حضرت سے یہ بات عرض کی حضرت صلعم بہت غصہ ہوے اور فرمایا کہ ابوبکر سے کہو کہ امامت کرا دین اور تم
اے عورتو جنس سے اُن عورتون کی ہو جو یوسف کو فریب دیتی تھین حفصہ نے اداس ہو کر عائشہ سے
کہا کہ مجکو تجھ سے کبھی خیر نہ پہونچیگی تو نے ایسے نازک وقت مین حضرت کا مزاج مجھ سے منحرف کروایا بلال نے
جو یہ بات سنی فریاد کرنے لگے کہ واغوثاہ کاشکے ماں مجکو نہ جنتی جو یہ حالت پیغمبر خدا صلعم پر نہ دیکھتا بعد اُسکے
بچشم گریان ودل بریان مسجد مین آنکر حضرت صدیق کو حکم حضور اقدس کا پہونچایا جب حضرت صدیق
نے رسول اللہ کی جگہ کو خالی دیکھا بیطاقت ہو گئے اور زار زار روئے اور باقی حاضرین سب رونے لگے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آواز اُنکے رونے کی سنی تو وضو کیا اور عباس اور حضرت علی کے کاندھونپر
ہاتھ رکھکر مسجد مین آئے ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز مین تھے چاہا کہ صف مین آلین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

اشارہ کیا کہ اپنی جگہ پر رہو اور ابو بکر صدیقؓ کے دست چپ کی جانب بیٹھے اور بسبب ضعف کے آواز حضرت
سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی لوگون کو نہین پہونچتی تھی اسواسطے حضرت ابو بکر لوگون کو اپنی آواز
سے افعال واقوال امام کا ظاہر کرتے تھے اسواسطے محدثین نے کہا ہی ابو بکر مقتدی سید عالم صلعم کے تھے
اور لوگ مقتدی تھے ابو بکر کے صبح کی نماز کے وقت آخر دن عمر شریف کے حضرت نے حجرے کا پردہ اُٹھایا
اور اصحاب کو ابو بکر صدیق کے پیچھے نماز مین دیکھا بہت خوش ہوے بعد اُسکے جبرئیل امین بحکم رب العالمین
کے تشریف لائے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ تمکو اللہ تعالی تحفہ سلام سے مفتخر کرتا ہے
اور فرماتا ہی کہ اگر تمھارا دل دنیا مین رہنے کو راغب ہی تو جب تلک چاہو رہو والا ہم تمھارے مشتاق
ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وَلَحِقْنِي بِالرَّفِيقِ الْأَعْلَى بعد اُسکے ملک الموت اعرابی کی
صورت مین آئے اور دروازے پر پکارا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَهْلَ الْبَيْتِ مین آؤن حضرت فاطمہ نے
دروازے کے قریب آنکر کہا کہ ای اعرابی ای مشتاق دیدار نبی عربی خدا تجکو اجر دے آج وقت ملاقات
کا نہین ہی پیغمبر خدا اپنے حال مین مشغول ہین ایسے حال مین حضرت کو تصدیعہ دینا مناسب نہین
دوسری بار بدستور اول آواز کیا وہی جواب سُنا تیسری بار ایسا آواز کیا کہ تمام سُننے والون کے
اعضا لرزنے لگے حضرت عایشہ نے کہا کہ شاید یہ شخص کانون سے اونچا سنتا ہی حضرت صلعم نے
یہ باتین سنکر فرمایا کہ یہ کیا باتین ہین خاتون جنت نے کہا کہ ایک مرد غریب ساتھ صورت مہیب کے
اور وضع عجیب کے دروازے پر اذن مانگتا ہی ہمنے ہرچند عذر کیا قبول نہین کرتا اس مرتبہ مین ایسا
کڑک کے بولا کہ ہمارے اعضا کانپنے لگے اور دل ڈر گیا حضرت صلعم نے فرمایا کہ ای فرزند ارجمند تو نہین
جانتی یہ کون ہی یہ ہادم اللذات ہی اور مفرق الجماعات ہی اور بیوہ کرنیوالا عورتونکا اور یتیم کرنیوالا
فرزندون کا اور خراب کرنیوالا گھرون کا اور آباد کرنیوالا قبرستان کا ہی اور چکھانے والا جرعہ فنا اور
فوت کا ہی اے نور دیدہ یہ ملک الموت ہی کہو کہ آوے اسواسطے کہ اذن مانگ کر آنا اُسکا طریق نہین مگر پاس
ادب سے اس خاندان کے اذن مانگتا ہی جب اذن دیا اور حاضر ہوا اور حضرت صلعم کے حاضران مجلس کی
عزت اور حرمت سے ناظر ہوا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے زیارت کے قدم رنجہ کیا ہی
تمنے یا واسطے روح کے اس گھر پر سایہ ڈالا ہی تمنے جواب دیا کہ مقصد اول کو یقیناً آیا ہون اور دوسرا مطلب
آپکی رضامندی پر موقوف ہی اگر فرمایئے جان پاک کو عالم افلاک پر لیجاؤن اور اگر اس عالم مین توقف منظور ہو

تو مین بے توقف اپنے مکان کو پھر جاؤن حضرت صلعم نے پوچھا ای فرشتے مقرب میرے دوست جبرئیل کو کہان چھوڑا جواب دیا وہ آسمان پر ہی اور ملائک اُس سے آپکی تعزیت کرتے ہین یہ تو ہی یا تو ن ہین کہ جبرئیل آپہونچے اور حضرت کے سرھانے آ بیٹھے حضرت نے فرمایا کہ اسوقت غم بہت ہی اور دل بیقرار ہی مناسب ہی کہ کچھ ایسی خبر سناؤ کہ جان میری بند غم سے آزاد ہو جبرئیل نے کہا کہ اے رسول اللہ دروازے آسمانکے کھلے ہین اور ملائک روح مقدس کے استقبال کو صف باندھے کھڑے ہین اور طباق نور کے لیے ہوے روح پاک پر نثار کرنے کو مستعد ہین پھر حضرت صلعم نے فرمایا کہ ایسی خوشخبری دو کہ میری خاطر کو غم سے نکالے اور نقش اندوہ کا میرے دل سے مٹادے جبرئیل نے کہا کہ ای انبیا کے سردار اور اے سردار خاطر مہاجر وانصار دروازے بہشتون کے کھلے ہین اور حورین قصور علیین مین آپکے تشریف لانے کی منتظر ہین پھر خلاصہ انبیا و مرسلین بولے کہ ای رہنے والے سدرۃ المنتہے کے اور اے مورد رحمت بے انتہا کے میرے تئین سناؤ مژدہ اس سے اعلیٰ اور خبر سرورافزا روح الامین نے کہا کہ عالم غیب مین یون مقرر ہوا ہی کہ کل قیامت کو اُس میدان خوف ندامت مین اول وہ شخص کہ جسکے سر پر تاج شفاعت کا رکھین گے اور پہلا شفیع کہ پھل قبولیت کا اُسکے درخت شفاعت سے جدا ہوگا وہ تو ہی سید دنیا و آخرت نے شکر خدا کا کیا اور پھر فرمایا کہ ای روح الامین وہ بات سُنا جو گرہ غم کی دل سے کھلے جبرئیل نے کہا کہ اے مقتدائے انبیا و اے رہنمائے اصفیا تم کہو کہ کس غم مین ہو اور فکر تمھاری کیا ہی کہ ایسی خوشخبریان تمھارے غم کو زائل نہین کرتین اور خاطر مقدس کو کسی طرف مائل نہین کرتین جواب دیا کہ تمام غم و اندیشہ واسطے امت کے ہی کہ بعد میرے سرانجام اُنکے کام کا کیا ہوگا جبرئیل نے کہا کہ خاطر جمع رکھو کہ تمسے آگے کوئی پیغمبر بہشت مین نہین جاویگا اور خازنان بہشت دروازے فردوس کے تیری امت عالی ہمت سے آگے کسی کے واسطے نہ کھولینگے سید المرسلین صلعم نے خوش ہوکر فرمایا کہ ای عزرائیل جو مہم تجھسے متعلق ہی اُسمین مشغول ہو اور اس جہان فانی کے بند زندگانی میرے مرغ روح کے پاؤن سے جیسے چاہیے ویسے کھول کہ معاملہ خلق کا ہو آخر اور شوق خالق کا اب میرے گریبان کو کھینچتا ہی تب عزرائیل کمر خدمت باندھکر واسطے قطع کرنے تعلق جسم و جان اُس سید الانس والجان کے مشغول ہوے جبرئیل امین نے سید المرسلین صلعم سے رخصت ہوکر فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ آخری آنا میرا دنیا مین یہ تھا پھر مین روے زمین پر واسطے پہونچانے وحی مبین کے نہ آؤنگا مقصد و مطلوب میرا تو یہ تھا مصرع جدا ز یوسف نبو تو

مصر سے کیا کام ہی* اُسوقت نشانیان سکرات کی سیدالابرار کے رخسار پر ظاہر ہوئین تمام امہات المومنین
اور اہل بیت طاہرین حجرے مین جمع تھین اور زاری کرتی تھین اور دونون جہان کے سردار نے حضرت عائشہ
کے سینے سے تکیہ لگا یا تھا اور اَللّٰھُمَّ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی کہتے تھے ایسی حالت مین روح پر فتوح کو قبض کیا اور
ایک چادر یمانی روے مبارک پر کھینچ دی دوشنبہ کے دن یہ بلاے عظیم واقع ہوئی اور وہ آفتاب برج نبوت
کا مغرب فنا مین غروب ہوگیا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین جب
خبر موت کی مسجد مین اصحابون کو پہونچی سب پریشان اور حیرانی کے دریا مین غرق ہوگئے بعضون کو
سکتے کی سی حالت ہوگئی اور بعضے بیہوش ہوکر گر پڑے اور بڑا اختلاف صحابون مین بڑا بعضے کہتے تھے کہ
حضرت دنیا سے سفر کر گئے اور بعضے کہتے تھے کہ حضرت بیہوش ہین اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ انھین لوگون
مین تھے اور کہتے تھے کہ جو کوئی کہے گا کہ حضرت مر گئے مین اُسکو تلوار سے مارونگا حضرت ابو بکر صدیق کا
مکان فاصلے سے تھا اور اسی دن صبح کے وقت حضرت صلعم کو افاقت مین دیکھکر گھر کی خبر لینے کو گئے تھے
حضرت عائشہ نے آدمی بھیجا کہ حادثہ سخت واقع ہوا ابو بکر صدیق سوار ہوکر جلد آپہونچے مسجد مین آنکر
جو معلوم کیا تو اصحاب گروہ گروہ سراسیمہ اپنی تجویزین کرتے تھے وہان سے چپکے حجرۂ شریف مین جا کر
چادر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک سے اُٹھا کر دیکھا اور دست مبارک چوم کر آیہ اِنَّکَ مَیِّتٌ
وَّاِنَّہُمْ مَّیِّتُوْنَ پڑھکر بولے کہ خوشبو رکھتا تھا تو زندگی مین اور بعد موت کے بھی معطر ہی بعد اُسکے مسجد مین
جا کر کسی کی طرف التفات نہ کیا اور منبر پر چڑھکر خطبۂ فصیح وبلیغ فرمایا جب ابو بکر صدیق نے حمد وثنا شروع
کی تو اصحاب اِدھر اُدھر جمع ہوکر خطبہ سُننے کو جمع ہوے حضرت ابو بکر صدیق نے یہ کلام بالتحقیق سُنایا کہ
اے لوگو جو کوئی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بندگی کرتا ہی سو یہ جانے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو
مر گئے اور جو کوئی پروردگار عالم کو پوجتا ہی وہ حی لایموت ہی نہ مرا ہی نہ مریگا پھر یہ آیت پڑھی وَمَا مُحَمَّدٌ
اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِہِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ اِلٰی اٰخِرِہٖ یعنے محمد
نہین ہین مگر خدا کے رسول ہین اگر محمد مرجاوین یا مارے جاوین تو تم اے لوگو کیا پھر جاوگے اپنی اگلی راہ
سے یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مرنے سے کیا دین چھوڑ کر پھر کفر اختیار کروگے اور جو کوئی کہ پھر جاویگا
تو وہ کچھ ضرر خدا کو نہین پہونچا سکیگا اور اللہ شکر کرنے والون کو جزا دیگا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت
ہی کہ اس آیت کے سُننے سے مین ایسا بیدار ہوگیا کہ گویا مین نے یہ آیت نہ سُنی تھی اُسوقت سب کو

یقین ہوا کہ حضرت نے وفات پائی اور ہر ایک اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھنے لگا بعد اُسکے حضرت ابو بکر صدیق نے فرمایا کہ اے مردمان اہلبیت کرام تم بموجب وصیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تجہیز و تکفین مین مشغول ہو اُسوقت حضرت علی اور حضرت عباس کے دو بیٹے فضل اور قثم ابن عباس اور شقران حبشی حضرت کا آزاد کیا ہوا غلام غسل کی خدمت مین مشغول ہوے اور بموجب وصیت سید العالمین صلعم کے تجہیز و تکفین کرکے نماز جنازہ موافق ارشاد کے پڑھکے حضرت عایشہ کے حجرے مین مدفون کیا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اجمعین

ذکر حضرت امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کا

اسم شریف اُنکا عبداللہ بن قحافہ اور کنیت اُنکی ابو بکر اور لقب اُنکا صدیق اور عتیق تھا جسدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اُسی دن سب اصحابون نے اُنسے بیعت کی اور مہاجرین اور انصار نے اُنکو خلافت پر مقرر کیا بعد مقرر ہونے خلافت کے اپنی معاش کے مقدمے مین متفکر ہوے کہ کس کام مین مشغول ہون اصحابون نے کہا کہ تم خلیفہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم ہوے اور تعلق بیت المال کا تمسے ہے اُس مین سے جتنا چاہو اُتنا صرف کرو اور ہمیشہ حضرت تمام لوگون سے تواضع اور حلم کرتے تھے اور مقدمات دینی اور ملکی مین ساتھ علماے صحابہ کے مشورت کرتے تھے اور ضعیفون کے ساتھ نرمی اور مدارات کرتے تھے پھر جب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خبر عرب مین مشہور ہوئی تو اکثر عرب مرتد ہو گئے اور زکوۃ دینا موقوف کیا حضرت ابو بکر صدیق نے اصحابون سے اُنکے قتل کرنے کی مشورت کی حضرت عمر نے کہا یا خلیفہ رسول اللہ لوگون سے نرمی اور تالیف کرو فرمایا کہ تو جاہلیت مین جبار تھا اور اسلام مین سستی کرتا ہے اے عمر وحی منقطع ہو گئی اور دین تمام اور کامل ہوا آیا دین مین نقصان ہوگا اور مین زندہ ہون کہتے ہین کہ رسول اللہ صلعم نے اسامہ بن زید کو سات سو پہلوانون کا امیر کرکے واسطے غزا کے ملک شام کی طرف بھیجنا مقرر کیا تھا ہنوز روانہ نہوے تھے کہ روح مبارک صلعم کی قبض ہوئی اور عرب مرتد ہو گئے اصحابون نے جمع ہو کر حضرت ابو بکر صدیق سے کہا کہ اِن لوگون کو بالفعل مت بھیجو حضرت صدیق نے فرمایا کہ اگر مین جانون کہ درندہ ازواج مطہرات کے پانون کو مدینے سے کھینچین گے یعنے اگر قتال کا درجہ یہان تک پہونچے کہ ازواج مطہرات قتل ہون اور کوئی اُنکے دفن کرنے کو نہ رہے جب بھی مین اُس لشکر کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیار کیا ہے نہین پھیرونگا اور وہ علم جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے باندھا ہے نہ کھولونگا پھر اسامہ کو مع فوج جرار اور صحابۂ کبار رضی اللہ عنہم روانہ کیا اور فرمایا

کہ اگر تیری مرضی ہو تو عمر کو چھوڑ جا جو مین اُن سے استعانت کرون اور طبیعت کو اُنسیت حاصل ہو اسامہ نے قبول کیا اور روانہ ہوئے جو قبائل عرب کہ ارادہ ارتداد کا رکھتے تھے اُس فوج ظفر موج کو دیکھ کر کہتے تھے کہ اگر اُس قوم کو قوت نہوتی تو ایسا لشکر ان مین کیونکر نکلتا غرض اسامہ گئے اور اہل روم سے مقابلہ کیا اور اُنکو بھگا یا اور بسلامت با غنیمت رجوع کیا حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ جب حضرت ابو بکر صدیق نے شمشیر برہنہ کی اور اپنے راحلے پر سوار ہوے تو حضرت علی نے اُنکی اونٹنی کی باگ پکڑی اور فرمایا کہ مین تمکو وہ کہتا ہون جو جنگ اُحد مین تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تلوار کو میان مین کرو اور ہمکو اپنا دُکھ مت دکھاؤ واللہ اگر تمپر کچھ مصیبت آئی تو بعد اُسکے اسلام کا اب تک انتظام نہوگا اور ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ اگر ابو بکر خلیفہ نہوتے تو کوئی عبادت اللہ کی نہ کرتا نقل ہے کہ جب حضرت ابو بکر صدیق نے سعادت اسلام کی پائی تو چالیس ہزار درہم نقد رکھتے تھے یہ سب رضاے خدا اور رضاے رسول مین خرچ کیے اسی واسطے رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ نہین دیا نفع میرے تئین کسی کے مال نے جیسا نفع دیا ابو بکر کے مال نے اور بہت مسلمان غلامی کی ذلت مین گرفتار تھے اور کافرون کے ہاتھون سے بسبب حسد اسلام کے گرفتار ایذا و اضرار تھے ابو بکر صدیق نے مال کثیر دیکر اپنی ملک مین لاکر فی سبیل اللہ آزاد کیا اور اپنا خانۂ عافیت آباد اُنھین مین سے تھے عامر بن فہیرہ اور بلال کفار کی ایذا سے ہو گیا تھا بدر اُنکا مانند ہلال اور حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے ابو بکر صدیق کے حق مین چند بیتین عالی مضمون صنعت تجنیس کی فرمائی ہین اُسکو مع ترجمہ لکھتا ہون ؎ اَبُوْ بَکْرٍ حَبَا فِی اللّٰہِ مَالَا ✦ وَاَعْتَقَ مِنْ ذَخَائِرِہٖ بِلَالَا ✦ وَقَدْ وَاسَی النَّبِیَّ بِکُلِّ فَضْلٍ ✦ وَاَسْرَعَ فِیْ اِجَابَتِہٖ بِلَا لَا ✦ لَوَانَّ الْبَحْرَ اَبْغَضَہٗ اَحْقَادًا لَمَا اَبْقَی الْاِلٰہُ بِہٖ بَلَالَا ✦ یعنے ابو بکر نے عطا کیا راہ خدا مین مال اور آزاد کیا اپنے سے بلال کو بتحقیق غمخواری کی نبی کے ساتھ سب فضل کی اور شتابی کی بیچ اجابت حکم اُنکے بغیر لا کے یعنے بغیر تا کے اگر دریا غضب مین لاوے یعنے آزردہ کرے ابو بکر کو جان بوجھ کے نہ باقی رکھے اللہ اُس مین ملال یعنے بعضے علما نے کہا ہے کہ پانچ فضیلتین حضرت ابو بکر مین ہین کہ کوئی دوسرا اُس مین شریک نہین ایک تو ثانی اثنین فی الغار دوسری ثانی اثنین فی العریش اور عریش ایک مکان سایہ دار تھا کہ صحابیون نے جنگ بدر مین واسطے شدت آفتاب کے حضرت صلعم کے واسطے تیار کیا تھا اور صحاب تو لڑائی مین مصروف تھے اور حضرت ابو بکر تنہا مسلح حضرت صلعم کی حفاظت مین موجود تھے تیسری ثانی اثنین فی المدفون چوتھی پیغمبر خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی صحابی کے پیچھے اقتدا مگر نہین کی اور پانچوین وہ اور انکے ماں باپ اور اولاد سب اصحاب تھے اور کسی اصحاب مین یہ فضیلت جمع نہوئی اور حضرت ابو بکر صدیق نے فرمایا ہی کہ عورت سراسر شر ہی اور زیادہ شر یہ ہی کہ بغیر اُسکے چارہ بھی نہین اور فرمایا ہی کہ اے شخص اصلاح کر تو نفس اپنے کی اصلاح کرینگے واسطے تیرے لوگ اور فرمایا ہی کہ نہین ہی ساتھ صبر کرنیکے مصیبت اور نہین ہی بیچ بیقراری کے فائدہ حضرت ابو بکر صدیق نے سال اول مین اپنی خلافت کے تمام مرتدان عرب پر فوج بھیجی اور قتل و غارت مین کچھ صرفہ نکیا ملک بحرین کا علاؤ الحضرمی کی جانفشانی سے کہ اولیاے صحابہ تھے فتح ہوا اور مرتدان قبیلہ کندہ و حضرموت زیاد بن ولید اور عکرمہ بن ابی جہل کی جوانمردی سے مسلمان ہوے اور خلافت کے دوسرے سال مین جو بارھوان برس ہجرت کا تھا مثنیٰ بن حارث شیبانی کہ بنی شیبان کا بڑا رئیس اور ملوک عجم سے بسبب قرب و جوار کے اُسکی قوم نے بہت ایذا پائی تھی حضرت ابو بکر صدیق کے پاس آنکر مسلمان ہوا اور عرض کیا کہ بادشاہان عجم کا کام ضعیف اور بہت ضعیف اور پریشان ہین تو مین ایک لشکر کوفے کے گرد نواح مین لیجاؤن اور جو شہر اُس طرف کا لون اُسکی حکومت مجکو عنایت ہو حضرت ابو بکر صدیق نے اُسکو روانہ کیا اور یہ فرمایا کہ ایک لشکر تیری مدد کو پیچھے سے روانہ کرونگا مثنیٰ نے وہان پہونچکر اطراف کوفہ کو لوٹنا اور علم اسلام کے تئین قائم کرنا شروع کیا جب شوکت اور شجاعت کا آوازہ حضرت ابو بکر صدیق کو پہونچا تو ایک خلعت اور نشان اُسکو بھیجا اور عجم کی لڑائی پر اُسکو تیز کیا بعد اُسکے بصلاح اصحاب خالد بن ولید کو مثنیٰ کی مدد کے واسطے مقرر کیا اور ایک خط مثنیٰ کے نام لکھا کہ مین نے خالد بن ولید کو تیری طرف بھیجا ہی اُسکی تعظیم اور توقیر کیجیو اور مع لشکر اُسکی مدد مین رہیو جب خالد بن ولید دس ہزار سوار جرار ہمراہ لیکر سواد کوفہ و عراق عرب مین پہونچے اُس ملک کو نہایت آباد پایا وہانکے سردار طاقت مقابلہ کی نہ لاسکے صلح طلب کی حضرت خالد نے بمقتضاے الصلح خیر کے مبلغ کثیر ہر سال اُنکے ذمے مقرر کیے اور سبب صلح کا یہ ہوا کہ خالد بن ولید وہان پہونچے تو وہ سب اپنے قلعون مین متحصن ہوے اور خالد متصل قلعہ کے رہے اور کہا کہ ایک مرد عاقل کو ہمارے پاس بھیجو جو اُس سے کچھ باتین کرین اُنھون نے ایک مرد پیر کو کہ نام اُسکا عبد المسیح اور زبان اُسکی فصیح تھی بھیجا اور گفتگو صلح کی کی اور اُسوقت عبد المسیح کے پاس سم الساعۃ یعنی وہ زہر کہ جسکے کھانے سے ایک ساعت مین آدمی مرجائے ایک کاغذ کی پڑیا مین تھا خالد نے پوچھا کہ یہ کیا ہی جواب دیا کہ اگر میری بات تمھارے حضور مین مقبول نہوگی تو مین قوم کی شرم سے اِس زہر کو پیکر مر رہونگا خالد نے اُسکے

ہاتھ سے وہ زہر لیکر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ خَیْرِ الْاَسْمَاءِ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ پڑھکر مانند شکر کے نوش کیا اول تو کچھ غش اور عرق آیا مگر کچھ آسیب نہ پہونچا اٹھ کر بیٹھ گئے عبدالمسیح نے حیران و سراسیمہ ہو کر اپنی قوم سے کہا کہ اے یارو ان لوگون کو جو چاہین سو دو یہ لوگ جنس انس سے نہین ہین اور خود اسنے دین نصرانیہ ترک کیا اور دین محمدی اختیار کیا خالد نے ایک لاکھ کئی ہزار روپیہ پر صلح کرکے حضرت ابوبکر کے حضور مین اطلاع دی اور آپ اٹھارہ ہزار مردان مرد ہمراہ لیکر کسریٰ کی طرف متوجہ ہوے اور ہرمز کے ساتھ جو کسریٰ کی طرف سے حاکم تھا ایسا مقابلہ کیا کہ چشم عقل خیرہ اور فضاے کشور تیرہ ہوا ؎ ہر سو کہ خالد ہوے رزم خواہ * بہا خون کا دریا بھر رزمگاہ * وہ آئے مثالِ نہنگ دژم * جلاتے تھے گویا زمین کو بدم * یہ نہین تاخت کرتے فراز و نشیب * لگے مارنے گرز و تیغ و رکیب * عاقبت الامر حضرت خالد نے اپنے دست زبردست سے ہرمز کو قتل کیا اور بموجب حکم شرع سلب یعنی سامان اسکا سب لیا فقط تاج اسکا ایک لاکھ درم کا تھا اور ہرمز کے لشکر سے جماعت کثیر قتل مین آئی اور غنیمت بیشمار اور بندیان ہزاران ہزار مسلمانون کو حاصل ہوئین دوسرے دن خمس غنیمت کا حضرت خلیفۃ الرسول کے حضور مین روانہ کیا اور باقی مال لشکر پر تقسیم کیا پھر ہرمز کے قتل کی خبر قارن کو جو امیر اہواز تھا اور کسریٰ کے حکم سے پچاس ہزار آدمی لیکر آتا تھا پہونچائی خالد یہ خبر سنکر مع لشکر اُس طرف متوجہ ہوے اور موضع مذار مین پہونچے اور فی الفور مدار معاملہ کا مقاتلہ پر ٹھہرا ؎ اسی دم کیا لشکر آراستہ * بہ تیغ و بہ خنجر بپیراستہ * جو خالد نے دیکھا بس اُس حال کو * وہ گستاخی قوم بدحال کو * گرجنے لگا تب وہ مانند رعد * مساعد ستارہ ہوا وقت سعد * لیے گرز و تیغ و سنانِ دراز * لگے قتل کرنے نشیب و فراز * گرفتار قارن ہوا اُس گھڑی * وہین فوج اعدا مین بھاگڑ پڑی

نقل ہے کہ مسلمانون نے اُس دن رات تلک سپاہ عجم کو قتل کیا قریب تیس ہزار کفار کو مقارن اجل کیا بہت مال اور سامان اور ہزارون بندیان مسلمانون کے بند مین آئے خالد نے خبر فتح کی اور خمس غنیمت کا مدینے کو بھیجا اصحاب خوش ہوے اور خالد کے حق مین دعا کی جب تیرھوان برس ہجرت کا شروع ہوا ابوبکر صدیق نے ایک روز مسجد نبوی مین خطبہ فصیح و بلیغ پڑھا اور لوگون کو واسطے جہاد کے رغبت دلائی اور فرمایا کہ روم کی غزا کی تیاری کرو اور چار امیر مقرر کیے ہر ایک امیر کو ایک ایک ملک پر بھیجا عمرو بن العاص کو فلسطین مین اور ابوعبیدہ کو حمص مین اور یزید بن ابی سفیان کو دمشق مین اور شرحبیل کو اردن مین نامزد کیا اور وصیت تقویٰ اور عدم خیانت کی بیچ امانت کے بیان فرمائی اور فرمایا جب تم سب ایک جگہ جمع ہو تو ریاست تمام لشکر

ابو عبیدہ سے متعلق رہے اور جو متفرق ہون تو ہر ایک اپنے اپنے لشکر کا امیر ہووے سب امیر اپنے اپنے ٹھکانون کو
روانہ ہوے یہ تمام لشکر سات ہزار مرد مقاتل تھے عمرو بن العاص جب فلسطین کو پہونچے تو سُنا کہ ہرقل نے
اہل اسلام کی توجہ کی خبر پا کر تذارک کو جو اُسکا بھائی تھا ساتھ پچاس ہزار فوج کے واسطے تدارک اس مہم کے
بھیجا اور آپ انطاکیہ مین جا کر لشکر کے اور اسباب جنگ جمع کرنے مین مشغول ہوا عمرو بن العاص نے ایک کتابت
حضرت صدیق کو لکھا اور کثرت لشکر اعدا سے اطلاع کی ابو بکر صدیق نے سعد بن وقاص کے بھائی کو تین ہزار
صحابہ کے ساتھ روانہ کیا اور ابو عبیدہؓ بن الجراح سب سے آگے عمرو بن العاص سے جا ملے اور ہشام کو معہ چند
شرفا کے بطریق رسالت کے ہرقل کے پاس بھیجا یہ گئے اور ہرقل کے محل تک سوار چلے گئے اور ہرقل
محل کے جھروکے سے اس جماعت کو دیکھتا تھا اور دل اُسکا کانپتا تھا جب متصل پہونچے تو جماعت مسلمین نے
آواز کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی نکالی اس کلمہ کی آواز کی ہیبت سے ایوان ہرقل کا زلزلے مین آیا اور
اُسکے شق ہونیکی آواز ادنی اور اعلی کے کان مین پہونچی ہرقل نے آدمی اُنکے پاس بھیجا کہ تمکو نہین پہونچتا کہ
میری بارگاہ مین اپنے دین کو اسطرح آشکارا کرو اگر کچھ پیغام رکھتے ہو پہونچاؤ جب یہ ہرقل کی مجلس مین
پہونچے تو دیکھا کہ وہ تخت پر بیٹھا ہوا اور تاج مرصع اُسکے سر پر ہے یہ اُسکے تخت کے آگے جا کر کھڑے ہوے
نہ سر جھکایا نہ جھکے ہوے نہ سلام کیا ہرقل نے کہا کہ تمکو کیا ہوا کہ آداب بجا نہ لائے ہشام نے کہا کہ آداب ہمارا
سلام ہے اور وہ مخصوص باہل اسلام ہے ہرقل نے احکام شریعت محمدی اور آداب دین اُن سے پوچھا اور کہا کہ بزرگترین
کلمہ تمھارے دین مین کونسا ہے اُنھون نے جواب دیا کہ لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر پھر کوشک اُسکی حرکت و اضطراب
مین آئی حضرت صدیق نے جب ہرقل کا لشکر جمع کرنا انطاکیہ مین سُنا تو خالد بن ولید کو حکمنامہ لکھا کہ عراق کے
لشکر کو وہان چھوڑ کر آپ ساتھ اُس لشکر کے جو قطع بیابان سے ہمراہ لیگیا تھا روانہ ہو کر ابو عبیدہؓ سے جا ملو اور
تم اُس جماعت اسلام کے امیر ہو خالد بن ولید روانہ ہوے جب لشکر اسلام کے جمع ہونیکی خبر فلسطین مین رومیونکو
پہونچی تو یہ کفار موضع اجنادین مین متصل رملے کے جمع ہوے اور مسلمان بھی اجنادین کی طرف متوجہ ہوے اور
فریقین مین مقاتلہ عظیم واقع ہوا روایت ہے کہ عدد لشکر کفار دو لاکھ تیس ہزار اور شمار فوج اہل اسلام چھتیس ہزار تھا
خالد کے حکم سے سب لشکر نے ایکبارگی حملہ کیا اور آتش جنگ مشتعل ہوئی اللہ تعالی کی مدد و نصرت سے بموجب مضمون
کَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللّٰهِ کے شکست فاش لشکر کفار پر پڑی مسلمانون نے تیغ
بیدریغ سے خون کفار کا زمین اوپر بہایا تیس ہزار کافر سوا اُن لوگون کے جو وقت بھاگنے کے مقتول ہوئے تھے

مارے گئے غنیمت بیشمار اور سپرین زرنگار اور خود عادی اور زرہین داؤدی اور گھوڑے بادپا اور سراپردہ نقرہ و
طلا خارج از حد احصا مسلمانون کے ہاتھ آئے بیت ؎ سرمایہ کا اتنا آیا شمار ٭ کہ پائے مہندس کچھ اسکا شمار ٭
متاع گرانمایہ اور چارپا ٭ پھرے تین فرسنگ تک جابجا ٭ خالد نے خبر اس فتح کی عبدالرحمن عجمی کے ہاتھ
حضرت ابوبکرؓ کے پاس بھیجی ابوبکر صدیق نہایت خوشحال ہوئے اور مہاجرین اور انصار خوشی سے مالامال ہوئے
کہتے ہین کہ جب یہ خبر ہرقل کو پہونچی کئی سردار نامدار واسطے مقابلہ صحابہ کبار کے روانہ کیے جب خالد
بن ولید نے یہ خبر پائی دمشق سے اٹھکر انکے مقابلے کو گئے اور موضع یرموک مین فریقین کی ملاقات ہوئی
سپاہ روم تین لاکھ سے زیادہ تھی اور لشکر اسلام چھتیس ۳۶ یا چالیس ۴۰ ہزار تھا ایک شخص نے خالد سے کہا کہ
لشکر روم بہت ہے اور لشکر اسلام کم ہے خالد نے کہا اگر نصرت الٰہی ہمدم ہے تو کثرت اعدا کا کیا غم خالدؓ نے
لشکر اسلام مین منادی کروائی کہ جس کسی نے شرف صحبت رسول اللہ صلعم پایا ہو وہ لشکر سے جدا ہو کر جمع ہون
ہزار صحاب جمع ہوئے خالد نے انکو جمع کر کے انکے وجود باجود کو واسطے طلب فتح و نصرت کے وسیلہ کر کے
حق تعالے سے استمداد کیا اور ان مین سے سو جوان مہاجر و انصار کہ جو بدر کی لڑائی مین موجود تھے علحدہ
کیے اور کہا کہ میرا مطلب تمسے نہین ہے مقابلہ اعدا بلکہ تم بعجز والحاح کرو جناب الٰہی مین دعا اسی عرصے مین
ایک قاصد مدینے سے پہونچا اور خالد کے کان مین کہا کہ ابوبکر صدیق نے وفات پائی خالد نے اندیشہ کیا
کہ اگر یہ خبر فاش ہوئی تو مسلمانون کی شکست ہو جاویگی قاصد سے جماعت نے ابوبکر صدیق کی بیماری کا حال
پوچھا اس مرد زیرک نے خالد بن ولید کے مطلب کو پاکر کہا کہ بہتر ہے اور بارہ ہزار مرد تمہاری مدد کو عنقریب
پہونچتے ہین مسلمانون کو مسرت اور قوت ہوئی پھر خالد نے تنہا قاصد سے پوچھا کہ خلیفہ کون مقرر ہوا کہا کہ عمر بن الخطاب
خالد نے کہا شاید مین امارت سے معزول ہون قاصد نے کہا کہ ہان تم معزول ہوا ور امارت اس لشکر کی ابوعبیدہ
بن الجراح پر مقرر ہوئی خالدؓ نے کہا کہ تو نے بہت اچھا کیا جو یہ خبر مجمع عام مین نکہی پھر خالد روئے اور کہا کہ خدایا
تو واقف ہے کہ مین نے یہ لڑائیان واسطے خلق کے اور طلب مال و عزت دنیا کے نہین کین بلکہ خاص واسطے
رضامندی تیری کے کین پھر خالد نے قلب لشکر سے حملہ کیا اور عمرو بن العاص نے میمنہ سے اور یزید بن
ابی سفیان نے میسرہ سے موافقت کی آخر الامر بعد جنگ و جدل بیشمار کے نسیم نصرت الٰہی نے الطاف
نامتناہی سے بہنا شروع کیا اور ایکبارگی کفار پر حملہ کیا رومی بھاگے اور مسلمان پیچھے روانہ ہوئے اور شام
تلک قتل کیا ایکسو دس ہزار کفار نابکار دارالبوار کو پہونچے اور تین ہزار اہل اسلام شہید ہوئے اور روایت ہے کہ

تیس ہزار خیمے دیبا کے اور تین ہزار بردے اور نقود و جواہر وافر اور متاع مذکا شر غنیمت مسلمانون کی ہوئی خالد بن ولید نے غنیمت کو جمع کرکے بروقت قسمت ابو عبیدہ بن الجراح کو بلایا اور ابو بکر صدیق کی وفات کا اور حضرت عمر کی خلافت کا اور اپنے معزول ہونیکا اور ابو عبیدہ کے منسوب ہونیکا اعلام کیا جب لشکر اسلام نے حضرت صدیق کی خبر وفات سنی تو بہت روئے اور خالد بن ولید کے تئین دعا کی کہ اللہ تجکو جزا دے کہ تو نے اسلام کو گرامی کیا اگر یہ خبر کوئی دوسرا امیر سنتا تو اس لڑائی کو تمام نکرتا اور دشمن ہمیر فتح پاتا فائدہ خالد بن ولید کے معزول ہونیکا سبب یہ تھا کہ حضرت صدیق کی خلافت مین خالد بن ولید نے مالک ابن نویرہ کو قتل کیا تھا اور حضرت عمر خالد پہ بدظن ہوے تھے کہ تو نے مالک بن نویرہ کو باوجود اظہار اسلام کے بیگناہ قتل کیا اور حضرت صدیق سے خالد کی نالش کی لیکن حضرت صدیق کے نزدیک خالد کا قصور ثابت نہوا اُسکو بدستور بحال رکھا حضرت عمر کو یہ بات نہایت ناگوار تھی اسواسطے خلیفہ ہوتے ہی خالد کو معزول کیا اے مسلمانو اُن اصحابوں کی نیت کی برکت تھی کہ اللہ تعالیٰ نے دین محمدی کو چمکایا خدا اُنکو سب مسلمانون کی طرف سے جزاے خیر دے

بیان حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات کا

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ دو برس اور چار مہینے بعد وقع اصحاب فیل کے دوشنبے کو پیدا ہوے اور جمعہ کے دن دوسری یا تیسری جمادی الآخرہ کی تیرھوین برس ہجرت سے وفات پائی عمر اُنکی تریسٹھ برس کی تھی ایام مرض مین اصحاب کبار کو جمع کرکے خلافت عمر بن الخطاب کو سونپی اور جناب الٰہی مین دست بدعا ہوے کہ خدایا عمر کو مین نے خلیفہ مسلمانون پر بنایا اور میری غرض سواے اصلاح حال مسلمین کے کچھ نہین اور مین نے اپنی دانست مین بہترین صحابہ کو والی کیا الٰہی اُسکو خلفاے راشدین سے کر حضرت عمر نے کہا کہ اے خلیفہ رسول اللہ یہ زحمت مجھ سے دور رکھ کہ مجھے خلافت کی حاجت نہین حضرت صدیق نے فرمایا اگر تمکو خلافت کی حاجت نہین تو خلافت کو تجھے حاجت ہے القصہ صدیق اکبر نے وصیت تمام کی اور کہا کہ اسما بنت عمیس جو میرا قبیلہ ہے غسل دے اور عبدالرحمن اُنکی مدد کرے مین نہین چاہتا کہ سواے اُنکے کوئی مجکو برہنہ دیکھے رات کے وقت دنیا سے رحلت کی اور نماز جنازے کی حضرت عمر کو وصیت کی حضرت عائشہ کے حجرے مین پہلوے قبر مطہر حضرت رسول اللہ صلعم کے دفن کیا کہتے ہین جو خبر اُنکے وفات کی ابو قحافہ کو جو اُنکے باپ تھے پہونچی کچھ جزع فزع نہ کی اور بولے لِلّٰہِ مَا اَخَذَ

ذکر قدوۃ الاصحاب امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت کا

کنیت اُنکی ابو حفص ہے اور لقب امیر المومنین اور فاروق ہے اور اشراف قریش سے ہین اور اتفاق

علما کا ہی اوپر کثرت علم اور غایت زہد اُنکے اور تواضع اور نرمی ساتھ مسلمانون کے اور شدت اور غلظت
کافرون پر اور کمال عدل و انصاف پر اور فرمانبرداری پر سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور معرکہ بدر
اور احد اور فتح مکہ اور جنگ خیبر اور حنین اور تبوک مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر تھے اور اُنکے زمانۂ
خلافت مین ایک ہزار اور چھتیس شہر فتح ہوے اور چار ہزار مسجدین بنائین اور چار ہزار کلیسے خراب کیے
اور ایک ہزار نو سو منبر واسطے خطبۂ جمعے کے منصوب کیے اور دمشق اور روم اور قادسیہ سے حمص تک
فتح کیا اور رقہ اور نصیبین اور عسقلان اور طرابلس وغیرہ سواحل سے فتح کیا اور بیت المقدس اور یرموک
اور اہواز اور مصر اور تستر اور نہاوند اور رے اور اصفہان اور فارس اور اصطخر اور نوبہ اور بربرہ وغیرہ سب
اُس جناب کے عہد دولت مین فتح ہوا اور اتفاق علما کا ہی کہ مانند عمر کے نہ ہوا ہی نہ ہوگا اور باوجود اس
فتوحات کے اور رعب اور ہیبت کے کہ ملوک فارس و روم لرزتے تھے حضرت عمر نے اُس احوال سے جو ولایت
اور حکومت کے آگے تھا لباس مین اور ہیئت اور افعال مین اور تواضع مین تغیر نہین کیا ایک حال پر
رہے سفر اور حضر مین بغیر چوکی اور پہرے کے اور حاجب اور چوبدار کے باوجود کثرت اعدا کے پھرتے تھے
اور کسی مسلمان پر زبان درازی نہین کی اور امر حق مین کسی کی ملامت سے نہ ڈرے اور باوجود اس
حشمت اور جاہ کے بیت المال سے برابر ایک حصہ مہاجر کے لیتے تھے

بیان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا

روایات اُنکے ایمان لانے کی مختلف مین نقل ہی کہ حضرت عمر فرماتے تھے کہ مین ایک رات اپنے گھر سے واسطے
تعرض کرنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکلا دیکھتا ہون کہ مسجد الحرام مین نماز کرتے ہین مین اُنکے پیچھے
کھڑا ہوا اور سورۂ فاتحہ اُنھون نے پڑھی اُنکی تالیف و نظم سے متعجب ہوا اور مین نے دل مین کہا کہ واللہ
یہ شخص نہ شاعر نہ مجنون ہی نہ کاہن جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ
وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ اس آیت کے سننے
سے حلاوت ایمان کی میرے قلب مین آئی اور رقت اور تغیر میرے مزاج مین ظاہر ہوا اور کہا مین نے کہ
اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای عمر اپنے اسلام کو
پوشیدہ رکھ مین نے عرض کی یا رسول اللہ اس توحید کو ایسا آشکارا کرونگا جیسا شرک کو آشکارا کیا تھا اور
روایت دوسری مین ارادہ کرنا حضرت عمر کا واسطے قتل رسول اللہ صلعم کے اور اثناے راہ مین اپنی

بہن اور بہنوئی کے ایمان لانے سے خبردار ہو کر گھر میں آنا اور اُنکو خون آلودہ کرنا اور قرآن کا سُننا اور وہان سے رقت دلی حاصل کرنا اور زید بن ارقم کے مکان مین جہان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پوشیدہ تعلیم دین کی کرتے تھے جانا اور اسلام لانا یہ سب مشہور ہے حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ کسی شخص نے مکے سے برملا ہجرت نہین کی مگر عمرؓ نے جب ارادہ ہجرت کا کیا تو شمشیر کو حمایل کیا اور کمان کاندھے پر ڈالی اور تیرکش ہاتھ مین لیکر مسجد الحرام مین آئے اور مجمع قریش فنا کعبے مین بیٹھے تھے بعد طواف اور نماز کے اُس حلقے کے گرد آئے اور کہا کہ جو کوئی کہ اپنے مان باپ کو بے ولد اور اپنے فرزندون کو یتیم اور اپنی جورؤن کو بیوہ کرنا چاہے وہ اسوقت آنکر مجھ سے ملاقات کرے کسی نے دم نمارا اور متعرض نہ ہو سکا

نقل ہے کہ حضرت عمرؓ نے جب ملک شام کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے زیب و زینت بخشی اعیان و ارکان اُس ملک کے واسطے استقبال اُس صاحب اقبال کے مقابل ہوے اُسوقت سامان کی اونٹنی پر سوار تھے خواص اصحاب نے عرض کیا کہ اکابر و اشراف شام کے آپکی شرف ملازمت سے مشرف ہونگے اگر سواری گھوڑے کی اختیار فرماوین تو شوکت و ہیبت حضور کی قلوب اعیان مین تمام و کمال نظر آویگی فرمایا اَنَا قَوْمٌ اَعَزَّنَا اللّٰہُ بِالْاِسْلَامِ یعنے ہم وہ قوم ہین کہ عزت دی ہے ہمارے تئین اللہ تعالیٰ نے ساتھ اسلام کے اور درجہ احتیاط اس مرتبہ تھا کہ جب نمازیان اسلام واسطے غزا کے ملک شام کے روانہ ہوے تو عبداللہ بن عمرؓ نے عرض کی کہ واسطے فضیلت ثواب جہاد کے مین چاہتا ہون کہ غازیون کے ساتھ جاؤن فرمایا کہ مین ڈرتا ہون کہ تو بلاے زنا مین گرفتار نہ ہو عبداللہ بن عمرؓ نے کہا یا امیرالمومنین مجھپر ایسا گمان کرتے ہو فرمایا احتمال ہے کہ مسلمانون کو فتح ہو اور کوئی لونڈی بندیون مین معرض بیع مین آوے اور بسبب نسبت ثبوت کے تیرے ساتھ قیمت مین وہ لوگ رعایت کرین اور تو بحکم ظاہر عقد بیع کے اُس کنیزک سے صحبت کرے اور وہ فی الحقیقت زنا ہوگا اسواسطے یہ مصلحت ہے کہ تو یہیں رہا اور پر جہاد نفسانی کے جو عبارت ہے اصلاح نفس سے متعلق کرے نقل ہے کہ جب خلافت حضرت عمرؓ پر مقرر ہوئی تو ایک بی بی اُنکی نہایت جمیلہ تھین اور بمقتضاے اِنَّ اللّٰہَ جَمِیْلٌ وَیُحِبُّ الْجَمَالَ اُنسے نہایت محبت رکھتے تھے تو اُسکو طلاق دیا بعد ایک مدت کے جو امر خلافت مین قوت اور رسوخ کامل حاصل ہوا تب اُس بی بی کی تلاش کی کہ پھر اُسکے ساتھ نکاح کرین لوگون نے عرض کی یا امیرالمومنین سبب طلاق کا کیا تھا اور اب سبب نکاح کا کیا ہے فرمایا کہ ابتداے خلافت مین خوف تھا اُسکے کہ مبادا وہ کسی کی سفارش امور شرعیہ مین بہ خلاف شرع کرے اور مین بسبب

صحبت کے قبول کرون طلاق دیا تھا اور اب مین اپنے نفس پر اتنی قوت رکھتا ہون کہ کسیکی خاطر سے سرمو تجاوز نکرونگا اسواسطے نکاح کرتا ہون مگر وہ بی بی مرچکی تھی نقل ہی کہ ایک روز حضرت عمرؓ شب کو مدینے مین واسطے خبرداری کے پھرتے تھے آدھی رات کے وقت سُنا کہ ایک عورت اپنی بیٹی سے کہتی تھی کہ اُٹھکر دودھ مین پانی ملا دے بیٹی نے مان سے کہا نہین جانتی کہ امیر المومنین نے منادی کی ہی کہ کوئی دودھ مین پانی نہ ملا دے مان نے کہا اسوقت نہ امیر المومنین ہین نہ منادی ہی جواب دیا کہ واللہ کہ لائق نہین کہ ہم ظاہر مین فرمانبرداری کرین اور خلوت مین بیفرمانی کرین حضرت عمر اس بات کو سنکر بہت خوش ہوے اور اپنے غلام سے کہا کہ اُس گھر پر ایسی نشانی کر کہ کل بآسانی معلوم ہو دوسرے دن اُس لڑکی کا عاصم بن عمرؓ کے ساتھ جو آپکا بیٹا تھا نکاح کیا اُس لڑکی سے ایک لڑکی پیدا ہوئی اور اُس لڑکی سے دوسری لڑکی پیدا ہوئی کہ وہ عمرؒ بن عبد العزیز کی مان تھی جب حضرت عمر کسی ملک پر عامل بھیجتے تھے ایک دستور العمل اُسکو لکھ دیتے تھے اس مضمون سے کہ تجمل اور تنعم سے دور رہیو اور اسپ ترکی پر سوار مت ہوجیو اور جامہ گرانبہا اور باریک مت پہنیو اور نان میدہ نہ کھائیو اور اپنے دروازے پر چوبدار مت بٹھائیو تا لوگ آسانی سے آکر عرض حاجات کیا کرین اور حکم سے برخلافی اور عدل سے عدول مت کیجیو ہرچند کہ حضرت عمرؓ کے عدل کا اور فتوحات نامتناہی اور انتظام امور دین و دنیا کا اور ایجاد امور خیر کا لکھنے کو مجلد عظیم چاہیے لیکن بطریق نمونہ کے تتمہ احوال نوشیروانیون کا جو حضرت صدیقؓ کی خلافت مین کچھ بیان ہوا ہی بیان کیا جاتا ہی کہ حیرت افزاے عالم ہی علماے تاریخ لکھتے ہین کہ جب حضرت عمرؓ زینت بخش خلافت ہوے پہلا حکم خالد بن ولید کی معزولیت کا نافذ کیا اور اس حکم سے قلوب اہل اسلام کے مغموم و محزون ہوے اس واسطے کہ خالد کی جانفشانیان اور مساعی جمیلہ واسطے تقویت دین محمدی کے ظاہر تھین لیکن حضرت عمرؓ کے دل مین مالک بن نویرہ کا خالد کے ہاتھ سے بیگناہ قتل ہونا مظنون تھا اس سبب سے باوجود شجاعت اور اخلاص اور انتظام کے خالد بن ولید سے سپہ سالار کو معزول کیا اور فتح اور نصرت کو خدا کے قبضۂ اختیار مین سمجھے اور اُسی لشکر مین ابو عبیدہ کے زیر حکم رکھا اسپر بھی خالد نے اصلا التفات نکیا اور بموجب حکم امیر المومنین کے ابو عبیدہ کی تابعداری کی کہ جو تدبیرین کہ اپنی عمارت مین کرتے تھے اُس مین سرمو برابر قصور نہ کیا اور بکشادہ پیشانی کار جہاد مین کمر باندھکر دقیقہ باقی نہ رکھا مثنی ابن حارث جو پہلے حضرت صدیقؓ سے جہاد کی اجازت لیکر ساتھ اہل فارس کے گئے تھے اُنھون نے پھر مدینے مین آنکر حضرت فاروقؓ سے

چاہا کہ ایک جماعت مہاجر و انصار کی میرے ساتھ روانہ کرو جو باتفاق اُنکے عجم کا جہاد کرین حضرت عمرؓ نے
اصحابون کو خطبہ مین واسطے جہاد اہل عجم کے تحریص کی اور وعدہ فتح و نصرت کا اور تقسیم خزائن کسریٰ کا
بموجب حدیث پیغمبر صلعم کے بیان فرمایا ابو عبیدہ ثقفی اور سلیط بن قیس نے کھڑے ہوکر عرض کیا کہ یا
امیر المومنین ہم ازروے صدق اور اخلاص کے قبول کرتے ہین امیر المومنین نے صحاب مین سے ایکہزار
مرد مقاتل اختیار کیے اور اُنکے کفایت مہمات کا سامان تیار کیا اور ابو عبیدہ کو اُس لشکر کا امیر کیا یہ دونون
کوفے کی طرف روانہ ہوے اور رستم بن فرخ زاد نے جو سپہ سالار عجم تھا بعد جانے مثنے کے خالد بن ولید
کے عملدارون کو نکال کر بعضے دیہات پر سواد کوفے کے عمل کیا تھا اور آگے بڑھنے کا ارادہ تھا کہ خبر
مثنے کے مراجعت کی سنکر متوقف ہوا اور رستم بن جابان کو جو بڑا دہقان تھا مع فوج کثیر مثنی کے مقابلے
کو روانہ کیا اور بیس ہزار مرد جنگی اُسکی مدد کو اپنے پاس سے بھیجے اور ابو عبیدہ یہ سنکر مثنے کے پاس پہونچے
مثنے نے بموجب حکم امیر المومنین سرداری لشکر کی ابو عبیدہ کو سپرد کی دو تین روز آسودہ ہوکر مع لشکر
رستم بن جابان کی طرف روانہ ہوے وہ بھی مستعد ہوا اور جنگ عظیم اور مقاتلہ شدید واقع ہوا
موج خون ایسی تھی گویا شفق آسمان سے باہر نکل پڑا اور سوارون کی گرد سے آفتاب چھپ گیا بمقتضاے
وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ کے اہل اسلام نے نصرت پائی اور جابان اسیر ہوا اور لشکر کچھ بھاگا کچھ دستگیر ہوا
بعد انہزام لشکر جابان کے ابو عبیدہ نے چاہا کہ مال غنیمت کو تقسیم کرے وہین خبر پہونچی کہ نرسی نام سپہ سالار
عجم نے رستم کے حکم سے لشکر عظیم جمع کیا ہے جب جابان کا احوال سنا اور رستم سے مدد مانگی رستم نے جالینوس
نام سردار کو مع بیس ہزار فوج کے نرسی کی مدد کو بھیجا ابو عبیدہ تقسیم غنایم کی موقوف کرکے نرسی کیطرف
متوجہ ہوے جب صفین اعدا کی مقابل ہوکر مقاتلے مین مشغول ہوئین عون ربانی سے لشکر عجم پر ہزیمت
پڑی ہزارون مقتول ہوے اور ہزارون پر مجروح ہونیکی مصیبت پڑی اور نرسی بھاگ کر رستم کے
پاس جا ملا قلعہ سقاطہ اور خزانے اور مال نرسی کا اہل اسلام کے تصرف مین آیا اور جالینوس نے نرسی کی
خبر سنکر راہ مین توقف کیا اور ابو عبیدہ نے بلا توقف جالینوس کی طرف عنان عزیمت کو پھیرا لشکر کفار
بعد جنگ عظیم کے زمام ہمت کو ہزیمت پر پھیر کر مانند زال کے رستم سے ملا ابو عبیدہ نے دونون لشکرون
کی غنیمت اور جندی جمع کرکے خمس اول مال کا امیر المومنین کے حضور مین بھیجا اور باقی لشکر ظفر پیکر پر
تقسیم کیا تمام علاقہ سواد کا اور عراق عرب کا اہل اسلام کے تصرف مین آیا جب جالینوس بھاگ کر

رستم سے ملا توران دخت نے جو بادشاہ عجم کی یہ حال سنکر بہمن جادو کو تیس ہزار مرد اور تیس ہاتھی کہ انمین ایک
فیل سپید نامی تھا دیکر ابو عبیدہ کی طرف روانہ کیا اور ایک علم کہ جسکو درفش کاویانی کہتے ہین اور فریدون
کے زمانے سے ملک عجم کے خزانے مین تھا اور اسکو رایت اور آیت نصرت جانتے تھے اور جواہر آبدار سے مکلل
اور یاقوت نامدار سے مرصع تھا جبر کا ہمراہ کیا بہمن جادو مع حکمنامہ توران دخت کے رستم پاس پہونچا رستم نے
بموجب حکم کے بہت لشکر جمع کرکے بہمن کو ابو عبیدہؓ کی طرف روانہ کیا ابو عبیدہ بھی اپنا لشکر مستعد کرکے
نہ ہزار دلاوران سے بہمن کی طرف متوجہ ہوے اور دریا کے کنارے آکر معلوم کیا کہ لشکر کفار نے اُس
پار قرار کیا ابو عبیدہؓ نے بخیال اسکے کہ فرات کا پانی انپر بند کرون فرات سے عبور کرکے مکان تنگ مین
ڈیرہ کیا اور ایک شب لڑائی سے آگے ابو عبیدہ نے کہا تھا کہ اگر مجھکو شہید کرین تو فلانے کو امیر کرنا وہ
بھی شہید ہو تو فلانے کو ایسے ہی کئی شخصون کا نام لیا اس عرصہ مین دلاوران عجم فیلان جنگی پر سوار
ہوکر متوجہ لشکر اسلام کے ہوے اور تیرون کے زخم سے بہت مسلمانون کو مقتول و مجروح کیا عرب کے
گھوڑون نے کبھی ہاتھی نہین دیکھے تھے ایسی عجیب شکلون کو دیکھکر بھاگے اور مسلمانون پر کام تنگ ہوا
ابو عبیدہؓ کو بعض عقلا نے صلاح دی کہ ہاتھی سونڈ کے قطع ہونے سے ہلاک ہوجاتا ہے فوج اصحاب نے
پیادہ ہوکر تلوارین کھینچکر فیلون پر حملہ کیا اور ابو عبیدہؓ نے فیل سپید کا قصد کیا اور اپنی شمشیر آبدار سے
اسکی سونڈ کو قطع کرکے لشکر کی طرف روانہ ہوے ہاتھی نے کمال غضب سے دوڑکر ابو عبیدہ کو پکڑا اپنے
ہاتھ پانون کے تلے مانند مور ضعیف کے مَلکر شہید کیا اور اہل اسلام کا نشان بموجب حکم ابو عبیدہؓ کے
سات جوانون نے لیا ساتون شہید ہوے اور اسی حال مین عبداللہ مرثد نے مسلمانون مین سے جاکر
وہ پل جو ابو عبیدہؓ نے واسطے عبور کے باندھا تھا اپنی جہالت سے توڑ ڈالا تاکہ کسی کے جی مین بھاگنے کا
کھٹکا نہ رہے اور بضرورت مقابلہ مین کوشش کرین مسلمانون پر ہجوم کفار کا ہوا اور مجال مقابلے
کی نہ رہی وہان سے ہزیمت کھاکر جو پل پر پہونچے خوف سے اپنے تئین فرات مین ڈالا بعضے ڈوب گئے
اور بعضے بحال تباہ پار ہوے آخر الامر اہل اسلام کا نشان مثنی نے لیا اور عقلمندی سے جنگ کرتے رہے
باقی فوج کو بتدریج جنگ سے باہر کیا اور کافرون کے قلوب مرعوب پر ایسی نامردی آئی کہ باوجود ضعف
اہل اسلام کے بھاگے مسلمانون نے اس فرصت کو غنیمت جانا اور پانی کے کنارے آکر بہر نوع ایک پل
تیار کرکے عبور کیا اور دشمنون کے تعاقب کے خوف سے پل توڑکر موضع لیس مین ارادہ کیا حضرت نے خبر سنکر

نہایت ملول ہوئے اور اُنکو دلاسا اور تسلی کی اور مثنی بموضع لیس مین توقف کرکے مجروح ہونیکے معالجہ مین مصروف ہوئے چار ہزار مسلمان مقتول و غریق ہوئے دو ہزار مدینے کو بھاگ گئے تین ہزار مثنی کے ساتھ رہے امیر المومنین نے جریر بن عبد اللہ بجلی کے تئین ساتھ ہزار جوانون کے ساتھ مرتب کرکے مثنی کی مدد کو بھیجا اور لکھا کہ جریر بن عبد اللہ بجلی کو کمال تجلیل اور تعظیم کرکے امیر بنانا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکی اس درجے پر تعظیم کرتے تھے کہ اپنی رداے مبارک اُنکے واسطے بچھاتے تھے مثنی نے بموجب حکم کے عمل کیا سپاہ عجم نے یہ خبر سنکر لشکر عظیم تیار کرکے مہران بن باذان ہمدانی کو اُسکا امیر بنا کر روانہ کیا مثنی نے یہ خبر امیر المومنین کو کی حضرت عمرؓ نے بر سبیل عجلت لشکر عراق کو اُنکی مدد کے واسطے بھیجا مثنی نے بھی اپنے علاقے سے لشکر جمع کیا سب قریب بیس ہزار اور لشکر کفار اور اسلام کا مقابلہ ہوا جب صفین مقابل ہوگئین تو مہران اپنے گھوڑے پر پاکھر ڈال کر زرہ پہنکر میدان مین نہایت غرور سے جولانی کرنے لگا ناگاہ لشکر اسلام سے ایک غلام نوبی نے اُسکی طرف تیر صائب چلایا وہ تیر تقدیر الٰہی سے اُس بے بصیرت کی بصر پر ایسا لگا کہ جانب مقابل سے پار ہوگیا مہران حیران سر کے بل گرا سپاہ عجم نے بے سر ہو کر اپنی راہ لی مسلمان مانند شیر غران کے اُنکے پیچھے ہوئے اور قریب ایک لاکھ کے قوم کفار سے جہنم رسید ہوئے غنیمت اور بندی اسقدر اہل اسلام کو میسر ہوئی کہ کسی لشکر سابق مین میسر ہوئی تھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَعَزَّ الْاِسْلَامَ بعد اسکے تقدیر الٰہی سے اہل اسلام نے خبر پائی کہ اس ضلع مین ایک بازار ہے کہ کفار اشرار ہر سال وہان جمع کثیر و جم غفیر جمع ہوتے ہین فوج اسلام ناگاہ اُس جماعت نابکار پر پہونچی بعضون کو قتل اور بعضون کو قید کیا باقی بھاگ گئے اور اسقدر مال و متاع اور زر و جواہر ہاتھ لگا کہ تمام لشکر اُسکے لے جانے سے عاجز ہوا مثنی نے حکم کیا کہ سواے زر سرخ اور نقرہ و جواہر کے اور متاع نفیس کے اور کچھ نہ اُٹھاوین ایک ہزار اونٹ بھر کر سالما غانما مظفر و منصور فتح مبین و نصرت بیشمار کمال یسر و آسانی سے مراجعت کی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نقل ہے کہ اہل عجم بازار کے لٹنے کی خبر سنکر نہایت ملول ہوئے اور توران دخت کو تخت سلطنت سے اُٹھا کر یزدجرد کو بٹھایا مثنی نے یہ خبر بوسیلۂ عرضی کے پایۂ سریر خلافت مین معروض کی امیر المومنین نے سب عاملون کو نامے لکھے کہ اپنے اپنے علاقے سے سواران مسلح تیار کرکے مدینے کو روانہ کرو اور مثنی کو لکھا کہ عجم کی حد سے نکلکر اپنے علاقے مین آکر لشکر کو محافظت سے آرام دو اور دشمن سے خبردار رہو اور جب تلک یہان سے حکم نہو اہل عجم سے متعرض مت ہو جب لشکر قبائل عرب کے مدینے مین جمع ہوئے حضرت عمرؓ نے اشراف مہاجر و انصار کو ب

انصار اور اعیان اہل بیت کو جمع کرکے اپنی ذات سے ملک عجم مین جانے کی مشورت کی بعد اختلاف اقوال
حضرت مرتضے علی کی مشورت سے اپنا عزم موقوف رکھا اور سعد بن ابی وقاص کو اُس لشکر آراستہ کے
ساتھ واسطے محاربۂ عجم کے روانہ کیا تھا اور حضرت جریر کو لکھا کہ تم دونون سعد کے امر مین رہو حضرت سعد
بسعادت و برکت ساٹھ ہزار مرد لیکر روانہ ہوے اور موسم سرما کی شدت سے ایام بہار تک حدود سواد مین
انتظار کیا جب آفتاب برج شرف مین پہونچا تو بشرف وسعادت قادسیہ مین داخل ہوے اور اسئتے
عرصے مین مثنی جوار رحمت آلہی مین داخل ہوے رحمۃ اللہ علیہ والکل یرجع الیہ امیرالمومنین نے پے
درپے مغیرہ بن شعبہ کو اور عمرو بن معدی کرب کو اور عاصم بن عمر تمیمی کو روانہ کیا اور ایسے ہی ہر ایک
قبیلے کو جو مدینے مین پہونچتے فوراً روانہ کرتے تھے جب یزدجرد کو مسلمانون کی فوج پے درپے آنے کی خبر
پہونچی رستم ابن فرخ زاد کو ساٹھ ہزار سوار سے روانہ کیا سعد نے امیرالمومنین کو نامہ لکھا اور کثرت اور
شوکت اعدا سے خبر کی حضرت عمر نے سعد کو جواب لکھا کہ دغدغہ اپنی خاطر مین مت لاؤ اور فتح اور نصرت
من جانب اللہ سمجھکر کثرت اعدا سے ہراسان مت ہو اور لڑائی مین جلدی مت کرو اول ایک جماعت عقلا
کو یزدجرد کے پاس بھیجو اور راہ حق کی دعوت کرو سعد نے نعمان بن مقرن اور مغیرہ بن شعبہ وغیرہ عقلا
و نصحا کو یزدجرد کے پاس بھیجا جب یہ لوگ یزدجرد کی مجلس مین آئے تو ترجمان نے حسب الحکم یزدجرد کے
کہا کہ اِس ملک مین آنیکا کیا سبب ہے اس سبب سے کہ ہم تمسے تغافل کرتے ہین تم دلیر ہوتے ہو مغیرہ بن
شعبہ نے جواب دیا کہ ہم اول از راہ جہالت کے اور نہایت ضلالت کے بتان بیجان کو اپنے ہاتھون سے
تراش کر معبود بناتے تھے اللہ تعالی نے اپنی رحمت سے پیغمبر دین پرور کو ہمپر بھیجا کہ ہمارے تئین بت پرستی
سے چھوڑا کر خدا پرستی سکھائی اور افعال شنیعہ سے نہی فرمائی اور معجزات واضح سے اُسکی نبوت ہمپر
روشن کی اور بعد تکمیل دین کے اِس دار فانی سے کوچ کیا اور ہمکو یہ حکم فرمایا کہ جو لوگ ایمان قبول کرین
دنیا مین مخلصی اور عقبی مین سعادت ابدی پاوینگے اور جو کوئی حکم کی اجابت نکرے تیغ بیدریغ سے قتل کرو
یا جزیہ بذلت و خواری اُنپر رکھو اب ہم آئے ہین کہ تمکو بھی راہ حق پر لاوین اور ضلالت سے باز رکھین
ترجمان نے حسب الحکم کہا کہ اے گروہ عرب تمھارے برابر کوئی دنیا مین شقی اور حقیر اور ذلیل نہین ہمیشہ مشقت
اور مصیبت تمھارے شامل حال تھی اور تمھارا مقدور نتھا کہ ہمارے ملک مین بے اجازت قدم رکھتے اب تم چاہتے
ہو کہ ہمارا ملک لو شاید بھوک اور رنج تمکو اس ملک مین لایا ہے ایکی سال تم چلے جاؤ کہ تمھارے فساد سے یہ ملک خراب ہو گیا

١٥

پھر آئیو ہم تم کو گیہون اور خرما دینگے اور تمھارے اشرافون مین سے تمپر امیر کرینگے نعمان بن مغیرہ نے کہا کہ تو اس
مزخرفات واہیات سے ہمارے دامن عصمت پر عیب لگا دے یہ گمان خطا ہی جو مشقتین اور مصیبتین ہماری تو نے
بیان کین ہم اُس سے بھی بدتر تھے بلکہ افضل ہم مین وہ تھا جو چچا کے بیٹے کو قتل کرکے اُسکا مال کھاتا تھا
اور مردار اور خون کو مباح جانتا تھا جب حق تعالی نے اپنے احسان سے ہمپر پیغمبر بھیجا اور توفیق اسلام
دی پیغمبر نے ہمکو یون خبر دی ہی کہ جو کوئی تم مین سے راہ حق مین شہید ہوگا اُسکو بہشت ملیگی اور جو زندہ رہیگا
وہ مخالفون پر غالب ہوگا اور بہت ملک ہمارے ہاتھ سے فتح ہونگے اور تیرا ملک اور خزانہ اور ولایت
اُسمین ہی اب تجکو دعوت کرتے ہین کہ ایمان لا اور اپنے طریقہ ناپسندیدہ کی قباحت چشم عبرت سے دیکھ دولت
ابدی تجھے نصیب ہوگی اور تیرے ملک مین بغیر تیری اجازت کے کوئی قدم نہ رکھے گا والا خراج قبول کر اور
جزیہ بذلت و خواری دے نہین تو تیرے ساتھ کلام شمشیر و تیر ہی حق تعالی ہمارے اور تیرے بیچ مین حاکم
ہی یزدجرد نے جو یہ کلام سُنا نہایت غصے مین آیا اور آتش غضب اُسکے سر بے مغز پر دوڑی اور بولا کہ
تمھارے تئین یہ مقدور ہوا کہ شیران عجم سے اسطرح کے خیال فاسد دل مین رکھتے ہو اگر رسولون کا قتل کرنا
بے مناسب نہوتا تو مین زخم تیغ سیاست سے تمھارا سر کاٹتا اور کہا کہ ایک جوال خاک سے بھر کر اُسکے سردار
کے سر پر رکھ کر یہان سے باہر کرد و ابھی مین رستم کو سپہ سالار کرکے تمھارے مقابلے کو بھیجتا ہون عاصم بن عمر
تمیمی اُس جوال خاک کو اپنے کاندھے پر رکھ کر بارگاہ یزدجرد سے باہر لیگئے وہان سے سعد کے پاس آئے
اور وہ بہت خوش ہوے اور فرمایا کہ واللہ اُنھون نے اقلیم مملکت کی کیلیان اپنے ہاتھ سے ہمکو دین منقول
ہی کہ یزدجرد رستم کو واسطے جنگ عرب کے تاکید کرتا اور وہ سستی کرتا تھا اسواسطے کہ اُسکو علم نجوم مین
مہارت تھی اوضاع فلکی سے اُسپر روشن ہوا تھا کہ امسال دولت سعادت عرب کی اور نکبت اور فلاکت عجم
کی ہوئیگی اور نہین جانتا تھا اس تدبیر حقیر سے خداوند قدیر کی تقدیر نہین رد ہوگی رباعی تقویم پر نجوم
کے ای دل نکر عمل * بجز حق کے کام آوے نہ کچھ جدی نے حمل * ہی وہ سعید و ہوے سعادت جسے خدا * تاثیر
کچھ نہ کرسکے مریخ نہ زحل * رستم آہستہ آہستہ بکمال شوکت و عظمت لشکر اسلام کی طرف متوجہ ہوا جالینوس کو
مقدمہ پر چالیس ہزار سوار سے اور ہرمزان کو میمنہ اور بہرام کو میسرہ پر متعین کیا اور خود ساٹھ ہزار دلاوران نامدار
سے قلب مین قائم ہوا کہتے ہین کہ رستم نے راہ مین سعد کے لشکر کے ایک عرب کو اسیر کیا اور پوچھا کہ تمھارا مطلب
ہمارے ملک مین آنے سے کیا ہی وہ بولا کہ ہم اسواسطے آئے ہین کہ حق تعالی نے اپنے پیغمبر کی زبانی ہمکو وعدہ دیا ہی

کہ اگر تم اسلام نہ لاؤگے تو تمہارے ملک کی حکومت اور عورتوں کی بندی اور خزانے کی تقسیم ہمکو ہوگی رستم نے کہا اگر اس آرزو سے آگے تم مقتول ہوجاؤگے تو کیا کروگے عربی نے کہا کہ جو آدمی ہم مین سے تمہاری تیغ ظلم سے مقتول ہوگا وہ بیشک جنت جاویگا ان مین خداوند رحیم کے لقا سے موصول ہوگا اور جو ہم مین سے باقی رہینگے حق تعالے اُنکے حق مین اُس وعدے کو وفا کرے گا رستم نے نہایت غضب سے اُسکو قتل کیا اور آگے روانہ ہوا اور بہ آہستگی چلنے لگا چنانچہ مداین سے قادسیہ تک چار مہینے مین پہونچا اور مقصود اُسکا یہ تھا کہ شاید عرب صلح کرکے اس سال مین چلے جاوین جو عجم کے طالع کی نحوست بدل جاوے اور ہمیشہ ایلچی بھیجتا تھا وہی جواب پاتا تھا کہ جو پیغمبر نے کہا تھا یعنے اسلام یا جزیہ یا جنگ طلب کرتے تھے آخرالامر نہایت غصے سے کہا کہ مجکو یہ گمان نتھا کہ مین اتنی عمر پاؤنگا جو ایسے پہ خبر ذلت سنونگا قسم ہی ماہ اور ستارون کی کہ کل جو نیر اعظم طلوع کریگا تو مین اتنے شیران عجم کو بھیجونگا کہ سرکشان عرب کا سر مانند گنبد کے خاک پر ڈالینگے اور حکم دیا تا تمام لشکر نے راتون رات نہر عتیق پر پل تیار کیا فجر کو جب پل سے عبور کیا ایک پشتہ بلند پر خیمہ مارا اور واسطے لشکر کے مکان مقرر کیا اور یزدجرد نے حکم دیا تھا کہ طاق کسریٰ سے لشکر رستم تک بقدر مسافت آواز پہونچنے کے ایک ایک آدمی مقرر ہو تا کہ رستم کے لشکر کا احوال ہر آن پہونچتا رہے اور حضرت سعد نے بھی اپنے لشکر کو آراستہ کیا اور عجب تقدیر ہی ایام مین سعد کے بدن پر کثرت دمل کی اور غلبہ مرض عرق النسا کا اسقدر تھا کہ بیٹھنا گھوڑے پر دشوار تھا اور اُس اطراف مین ایک کوشک بلند تھا اُسکے سطح پر تکیہ و مسند بچھا کر بیٹھے کہ تمام احوال لشکر کا نظر آتا تھا وہان اعیان لشکر کو بلا کر عذر اپنی غیر حاضری کا بیان کیا اور جو پھوڑے اور زخم دکھلانا ممکن تھا دکھائے سب پر ظاہر ہوا کہ تخلف انکا معرکہ حرب سے واسطے ضرورت کے ہوا اور خالد بن عروہ کو نائب کرکے قلب لشکر مین قائم کیا نقل ہے کہ ابو محجن ثقفی ایک روز صبح کے وقت مخمور بیٹھے تھے اور صبوحی پیکر اشعار پڑھتے تھے اتفاقاً حضرت سعد نے دیکھا اُسکو اُسی کوشک مین قید کیا بعد اُسکے خالد بن ولید کو اپنے قائم مقام کرکے روانہ کیا اور اعیان لشکر کو بلا کر واسطے جہاد کے رغبت دلائی اور مذمت بھاگنے کی کی اور ملامت دنیا اور خجالت عقبیٰ بیان کی اور وہ آیتین اور حدیثین کہ جس مین حق تعالیٰ نے وعدہ فتح کا اور عنایت کرنا ملک عجم کا اور فتح پانا فارس اور شام کا کیا تھا سنائین اور کہا کہ تم یقین جانو کہ جو کوئی شجاعت کریگا اور واسطے اعلاے کلمۃ اللہ اُسکو منظور ہوگا اگر شہید ہوا تو بہشت جاویگا اور رضاے رحمان پاوے گا

اور خوب جان لو کہ جو کچھ پیشانی پر لکھا ہی ظہور مین آویگا اگر آج دست برد اور پامردی کروگے تو حق
تعالی مال نفیس اور نفس خسیس اُنکے تمھارے تصرف مین لاویگا اور اگر جبن و نامردی کروگے تو دولت
دنیوی اور سعادت اُخروی ہار وگے اور جو لوگ کہ شعر کے فن مین مہارت رکھتے تھے اُنسے فرمایا کہ جو شعار
کہ غازیون کی کندہی طبیعت کو تیز کرین اور میدان مین مستعد بجو نریز کرین سناؤ شاعر اس مضامین کے
شعرون سے غازیون کو حضور دلانے لگے اور آیات و احادیث فضائل جہاد کے سنلانے لگے نظم جسکے پیر دن پہ
پڑے گرد صفِ جنگ جہاد ٭ وہ جہنم سے بچا نار سے ہی وہ آزاد ٭ ای برادر تو حدیث نبوی کو سن لے ٭ باغ
فردوس ہی تلوارون کے سایے کے تلے ٭ جو روحق مین ہوے ٹکڑے نہین مرتے ہین ٭ بلکہ جیتے ہین وہ جنت
مین خوشی کرتے ہین ٭ فتنۂ قبر و غم صور قیام محشر ٭ ایسے صدمون سے شہیدون کو نہین ہی کچھ ڈر ٭
اے جوانان اسد حملہ و رستم قوت ٭ کام کس دن کو پھر آویگی تمھاری جرأت ٭ اُنکا سر کاٹ لیا یا کہ کٹا اپنا
دونون صورت مین جو سمجھو تو تمھین ہو بہتر ٭ یعنے گر مار لیا اُنکو تو پھر بن آئی ٭ اور گئے مارے تو پھر
خاصی شہادت پائی ٭ اور فرمایا جاؤ اپنے مقام پر قرار پکڑو اور بعد نماز ظہر کے وقت ہی نزول رحمت کا
اور منتشر ہونے نسیم نصرت کا جب تکبیر اول کرون تو تم مستعد ہو جاؤ اور تکبیر دوم مین جوشن و سلاح
اور آلات جنگ درست کیجیو اور تیسری تکبیر پر دلاورون کو رغبت اور نشاط لڑائی کی دلوائیو اور
چوتھی تکبیر کا احوال سنتے ہی لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ کہتے ہوے متوجہ دشمن کے ہو جیو

بیان شروع ہونے جنگ عجم کا

سواران عجم نے اپنے لشکر کی بہار آراستہ کی یدوہی گھوڑون پر طلا اور نقرے کی زینین رکھین اور پاکھرین
زربفتی ڈالین اور لباس با تزئین اور اقمشہ رنگین اور خود و زرہ اور چلتے ارغوانی اور ٹپکے مرصع اور تیغین
یمانی حمائل کین اور تیرانداز ان تیز زہر دار اور پیادے جرار تیز رفتار ہاتھیون کے گرد اگرد مستعد کیے غالب
بن عبداللہ اور عاصم بن عمر و لشکر اسلام سے سبقت کرکے میدان جنگ مین آئے ہرمزان کہ حاکم دیار عجم
اور صاحب طبل و علم تھا غالب کے مقابل ہوا اور آپس مین نوک جھوک نیزہ بازی کی ہوئی غالب نے ایک نیزہ
اُسکی کمر پر مارا اور اُسکا پیوند توڑا دوسرا سوار عجم کا عاصم سے مقابل ہوا وہ شیر غران کی ہیبت سے جنگ سے
بھاگ کر لشکر مین داخل ہوا مہران حاکم آذربایجان کا کہ جسکے لباس اور سلاح کی قیمت سے محاسب وہم عاجز
تھا باد پا پر سوار ہو کر کمال غرور اور استکبار سے میدان مین آیا منذر بن حسان کو اُسکے ہذیان سے غیرت دین کی

غضب مین لائی قلب لشکر سے مانند برق کے نکلا اور نیزہ زہردار کہ بھال اُسکی مانند زبان مار تھی ہاتھ مین لیکر ایک
حملے سے اُسکے پہلو مین مارا اور بدن کو لیکر گھوڑے کے تن سے بھی گذارا فرداسپ کی دو پشت سے آیا نجاک
چہرہ خون آلودہ زرہ چاک چاک ٭ منذر نے فی الفور گھوڑے سے اُتر کر خنجر تشنہ کو اُسکے حلق سے سیراب کیا
اور بدن ناپاک سر بے مغز کے بار سے ہلکا کیا کہتے ہین کہ اُسکے پٹکے کی قیمت پچاس ہزار درم اور باقی سامان
کی دس ہزار تھی کفار عجم نے جو اپنے سردار کو خاک و خون مین دیکھا ایکبارگی لشکر اسلام پر حملہ کر کے متفرق
کیا حضرت سعدؓ نے طلحہ بن خویلد اسدی کو مع فوج مدد کو بھیجا اور اُنکے تفرقہ کو جمع کیا ایک عجمی سردار طلحہ کا
مقابل ہوا طائر روح اُسکا ایک ہی نیزے سے دو اسپہ جہنم واصل ہوا غازیون نے طلحہ کے حکم سے اصحاب
الفیل پر تیر مارے ہاتھی بھاگے سوار پیادے ہوے سارا ے سعد قیس کندی نے دیکھا کہ دلاوربنی اسد
نے مانند شیر کے فیل سواران عجم کا کارزار کیا آتش دلاوری کے جوش سے اپنے جوانون کو مستعد پیکار
کیا اُنھون نے بھی اپنے مقابل والون سے مقابلہ کیا جمعیت اہل عجم کی متفرق ہوئی جالینوس نے
یہ حال دیکھ کر مع لشکر و فیلون کے حملہ کیا مسلمان جو تھی تکبیر کے منتظر تھے کہ حضرت سعد نے زبان رطابت
بیان کو کلمۂ اللہ اکبر سے حرکت دی اہل اسلام نے کلمۂ لاحول ولا قوۃ کی قوت سے حملہ کیا روے
زمین خون سے غرق اور اُسکے عکس سے فلک مین شفق ہوا عجم کے فیل سوار جس طرف توجہ اختیار کرتے
تھے تو اہل اسلام کے گھوڑے فرار کرتے تھے عاصم کے حکم سے دلاورون نے تیر چلائے اور ہاتھیون نے
رستے کاٹ کر ہودے گرائے سوار زمین پر گرے کچھ بحال تباہ بھاگے کچھ مرے دوسرے دن جب آفتاب نے
اپنا نیزہ چمکایا ہر ایک پہلوان مسلح ہو کر میدان مین آیا قعقاع بن عمر جو عبیدہؓ بن الجراح نے ملک شام سے
بحکم امیر المومنین سعدؓ کی مدد کو بھیجا تھا ڈیڑھ ہزار فوج سے نمودار ہوے اور یارون سے کہا کہ تم اپنی فوج
کے کئی غول بناؤ اور ایسا آگے پیچھے چلو کہ جو اگلا غول سعد کے لشکر مین پہونچے تو پچھلا نمودار ہو قعقاع
مسلح اور مکمل بہ کمال شوکت و ہیبت لشکر اسلام مین ملے اور جوانون کو قتال کفار پر حریص کر کے لشکر
عجم سے مبارز طلب کیا اور میدان جانستان مین بکمال اطمینان گھوڑے کو جولان دیا اُدھر سے ذوالحاجب
سپہ سالار عجم میدان مین آیا ہر ایک نے اپنا کرتب اور شجاعت جان بازدن کو دکھلایا آن کی آن مین ذوالحاجب
کی روح کو بے مانع و حاجب جہنم کے گوشے مین بٹھایا لشکر عجم سے دو سردار شور شغار دوچار ہوے حضرت حارث
قعقاع کے مددگار ہوے اُنکی دست برد سے دونون کا فرفی النار ہوے اور لشکر کسریٰ نے ان دو سردارون کے

قتل سے کسر عظیم پائی اور اہل اسلام کے دل مین عجم کے ہاتھی بھگانیکی تدبیر معقول ہاتھ آئی پرانی جوتیان اور
کہنہ کمل اور ٹاٹ اپنے اونٹون پر ڈالے اور ہڈیان باندھین کہ فیل کے جسم سے اونٹ کا طول وعرض زیادہ
نظر آیا اور جوانان تیرانداز و نیزہ باز کو اونپر سوار کیا اور سواران جانباز کو گرد اون شتران فیل نما کے حصار
کیا جسطرح یہ لوگ اس شکل غریب سے حملہ کرتے تھے جو کام کہ پہلے عجم کے ہاتھیون نے عرب کے گھوڑون
سے کیا وہ کام شتران عرب نے اہل فارس کے فرس کو دکھایا قعقاع نے تیس حملون مین تیس کافر مارے
مسلمانون نے تیر جانستانی اونکے سینون سے گزارے دوپہر تک یہی حال رہا تیغ یمانی سے شرر افشانی
کی اور گرز کوپال سے دشمنون کے سرون نے تن پر گرانی کی نقل ہے کہ ابومحجن ثقفی جو حضرت سعد نے اونکو
بعلت شرب خمر کے کوشک مین قید کیا تھا یہ تماشا جنگ کا دیکھتے تھے اور محرومی ثواب جہاد سے افسوس
کرتے تھے آخرالامر محافظان قید سے یہ عہد کیا کہ اگر مین لڑائی سے زندہ آیا تو پھر بدستور قید مین
رہونگا اور حضرت سعد کی بی بی سے زرہ اور ہتھیار اور گھوڑا اونکا خفیہ مانگا اور چپ چاپ کوشک
سے نکل کر میدان مین آیا اور ایسی کارزار کی کہ دشمن اور دوست نے اوسکی تحسین و آفرین مین زبان
کھولی حضرت سعد کی نظر کوشک کے سطح سے ایک جوان ابلق سوار پر پڑی اور اوسکی تیزدستی و چالاکی
پر توجہ فرمایا کہ گھوڑا اس جوان کا میرے ابلق کے مانند دکھائی دیتا ہے اور سوار کی وضع مانند ابومحجن کی
سواری کے ہے ابومحجن تو میرے پاس مقید ہے اور ابلق طویلے مین ہے کوئی کہتا تھا کہ یہ خضر ہے کسیکو یہ
گمان تھا کہ یہ فرشتہ آسمانی ہے ہماری مدد کو آیا ہے جب آدھی رات ہوئی اور ابواب جنگ مسدود ہوے
ابومحجن بموجب اپنے عہد کے کوشک مین آیا اور اپنا پانون قید مین ڈال کر صبح تک آرام فرمایا صبح کے
وقت حضرت سعد کو ابومحجن کے حال سے خبر ہوئی بنفس نفیس خود اوسکے پاس گئے اور فرمایا کہ اللہ تعالی
تجکو جزاے خیر دے اور کوئی چشم بد تیرے دست و بازو کو نہ پہونچے کل پھر دشمنون کے معرکے مین داد
جوانمردی کی دے اور فتح کے دروازے دوستون کے منہ پر کھول دے اور بہت عذر کیا اور قید سے مخلصی
دیکر وہ گھوڑا اور ہتھیار اوسکو انعام کیا ابومحجن نے میخواری سے توبہ کی رات کو قعقاع بن عمرو نے اپنی فوج کو
لشکر سے جدا کیا اور دس ٹولیان بنائین اور فرمایا کہ کل تم بدستور سابق آگے پیچھے لشکر سے ملیو اگر اس
عرصہ مین ہاشم تمھاری مدد کو پہونچین تو فہوالمراد والا تمھاری اس وضع کے پہونچنے سے غازیون کو ہمت قوی
ہوجاویگی قعقاع کی تجویز سے سواے اوسکے رفیقون کے اور کوئی خبردار نتھا جسوقت کہ دونون طرف سے صفین

مقابل ہوئین تو فوج اول قعقاع کی میدان کے کنارے سے نمودار ہوئی مسلمانون کو گمان ہوا کہ ہاشم
ہماری مدد کو پہونچے قوت اور شوکت اُنکی زیادہ ہوئی اور گمان مضبوطی سے میدان مین جولانی کرنے لگے
ابھی پچھلی فوج داخل نہین ہوئی تھی کہ ہاشم بھی مدد کو آن پہونچے اور قعقاع کی تدبیر کو پسند کرکے اُنھون نے
بھی اپنی فوج کی ٹولیان بنائین ہاشم نے لشکر کے قریب پہونچتے ہی تکبیر کی اہل اسلام نے بڑے سرور سے غلغلہ
تکبیر کا فلک تک پہونچایا ہاشم نے میمنۂ عجم پر حملہ کرکے اُنکی صفون کو متفرق کیا اور موضع عتیق تک کافرونکا
پیچھا کیا وہان سے پھر لشکرِ اسلام مین توقف کیا مشرکون نے شب گذشتہ مین صبح تک ہاتھیون کے پالان و
سامان درست کرکے فیل سپید کو قعقاع کے مقابل اور فیل اجرب کو جمال بن مالک کے مقابل مع فوج کیا
حضرت سعدؓ نے اعدا اور اَحِبّا کے لشکرون کو ملاحظہ کرکے فرمایا کہ وہ دونون فوجین فیل سفید اور اجرب کی
لشکر کو برہم کرتی ہین اہتمام اور کوشش کرکے اُن دونون فیلون کے شر کو دفع کرو قعقاع ایک تیر دو شاخہ
درست کرکے متوجہ فیل ابیض کا ہوا اور جمال بن مالک نے اسی طرح سے فیل اجرب کا قصد کیا حق تعالیٰ نے
دونون کے تیرون کو دونون ہاتھیون کے ہدف چشم پر برابر پہونچایا فیل ابیض کی آنکھون سے سیاہ پانی
نکلا اور سر ہلاکر اپنے سوارون کو زمین پر ٹپکا قعقاع نے فیل ابیض کی سونڈ کو قطع کیا اور جمال نے اجرب
سے بھی دست برد کی فیل ابیض کافرون کی صفین چیرتا ہوا بھاگا اور باقی فیلون نے اُنکی متابعت کی ایسے
بھاگے کہ مدائن تک دم نہ لیا مسلمان فیلون کے شر سے محفوظ ہوے اور رات تک جہاد مین رہے اور بعد نماز
عشا کے پھر دونون طرف سے شمع اور مشعلین روشن ہوئین اور جنگ مین مصروف ہوے حق تعالیٰ نے اپنے
لطفِ قدیم سے اہل اسلام کے دلون مین صبر القا کیا وہ رات ایسی کٹی کہ کوئی ایسی رات نہ کٹی ہوگی اور
عرب اور عجم کو ایسا امر درپیش آیا کہ مانند اُسکے کبھی نہ آیا ہوگا سعدؓ محراب مین تضرع و زاری مشغول ہوے
صبح صادق ہوتے آثار قبولیت کے ظاہر ہوے اور یہ ندا آئی کہ اے اہل اسلام چند روز سے رنج اُٹھاتے ہو
ایک ساعت اور بھی صبر کرو کہ اَللّٰہُ مَعَ الصَّابِرِ لازم و ملزوم ہین حضرت سعد کے کلام سنتے ہی اُن سعادتمندان
کو جوش و خروش آیا اور ایکبارگی کفار پر حملہ کیا رستم کا آفتاب سعادت و اقبال سے میل کرکے زوال مین
پہونچا یا اتفاقاً اُس روز رستم اپنا تخت نہر عتیق کے کنارے رکھکر سائبان کے تلے بیٹھا تھا باد دبور اُسوقت
ایسی چلی کہ اُسی میدان مین خاک مذلت اُنکے سر و چہرے ڈالی اہل اسلام کے نیزے اور شمشیر کی ضرب سے گفار
عجم کا فریق روح دار البوار کو اڑ گیا اور رستم کے خیمے کی طنابین زمین سے اُکھڑ گئین وہ دھوپ مین رہگیا اور آفتاب

کی حرارت سے خزلنے کے اونٹ کے بوجھے تلے پناہ لے گیا قعقاع گئی پہلوانون کو ہمراہ لیکیا اور اپنے تئین
اُس بدبخت کے تخت تک پہونچایا اور بلال صاحب اقبال نے اونٹ کے بوجھے کی رسّی کو جسکے تلے رستم بیٹھا تھا
کاٹا وہ بوجھ ایکبارگی رستم کی پیٹھ پر گرا اور اُسکے صدمے سے پانی مین اپنے تئین ڈالا بلال کو اُسوقت معلوم
ہوا کہ رستم ہی پانون اُسکا پکڑکر پانی سے کھینچا اور سرکو تن سے جدا کرکے نیزے پر چڑھا دیا اور اُس
تاجدار عجم کے سر کو تاجدار سولی کیا سپاہ عجم کو جو قتل ہونا رستم کا محقق ہوا پانون قرار کا جگہ سے ہل گیا اور
طریقہ فرار کا ناپا بہادران اہلِ اسلام نے کُفّار کے لشکر کا سھا کیا جالینوس ایک فوج کثیر سے بھاگا
جاتا تھا ایک امیر لشکر اسلام سے تین سو سوار لیکر دوڑا اور اُسکو قتل کیا اور سب سامان لے لیا حضرت سعدؓ
نے رستم کا تن ناپاک دیکھکر سجدۂ شکر کیا اور رستم کا سلب یعنی سامان بلال کو عنایت کیا روایت ہے کہ ٹوپی کا اُسکا
ستر ہزار دینار کا اور تاج سو ہزار دینار کا تھا اور وہان سے مال وافر اور خزانہ بیشمار اور تیغین یمانی اور
کمانین مشقی اور نیزے خطی غنیمت مسلمانون کی ہوئی اور دولت اہل اسلام کی بڑھی اور شوکت کُفّار
گھٹی بعد اُسکے سعدؓ نے ایک مکتوب مفصّل کیفیت جنگ کا اور مدد پہونچنے کا اور ظفر پانے کا اور قتل رستم کا
امیر المومنین کے حضور مین لکھ کر ستر سوار تیز رفتار کو روانہ کیا مال غنیمت اتنا جمع ہوا کہ محاسبان سریع
الحساب بعضے مال کے حساب سے عاجز تھے کہتے ہین کہ رستم کے ساتھ اُس لشکر مین چھ کروڑ درہم و دینار تھے
سعدؓ نے سب مال کا خمس نکال کر مدینے کو بھیجا اور باقی غازیون پر تقسیم کیا کہتے ہین کہ ساٹھ ہزار مرد تھے
ہر ایک سوار کو بارہ بارہ ہزار درہم یا دینار حصّہ مین ملے ستر سوار رجب مدینہ مین پہونچا اور وہ خبر فرحت اثر
سردار انجمن اصحاب یعنے عمر بن الخطاب کے سمع مبارک مین پہونچی شکر خدا کا بجا لائے نہایت خوش ہوے
اہل مدینے نے تہنیت اور مُبارکبادیان دین سعدؓ نے پھر ایلچی دوسرا مع خمس و نقود و احوال کے اور مع
خزانے قلعہ قادسیہ کے بھیجا مہاجرین اور انصار محظوظ ہوے اور سعد کو تحسین اور آفرین لکھی اور فرمایا
جب تک حضور سے حکم جدید نہ پہونچے تب تک لشکر کو قادسیہ مین آرام دو وا للہ خیرا لنّاصرین یہ ایک
معرکہ صدہا معرکون کا نمونہ ہے اسواسطے احوال شہادت امیر المومنین رضی اللہ عنہ پر اکتفا کرتا ہون

بیان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کا

روایت ہے کہ جب امیر المومنین رضی اللہ عنہ حج سے تشریف لائے ایک روز مدینہ کی بازار مین حضرت زبیر تکیہ
لگائے بیٹھے تھے کہ مغیرہ بن شعبہ کا غلام کہ جسکا نام فیروز اور کنیت ابو لؤلؤ تھی آیا اور کہا یا امیر المومنین

مغیرہ بن شعبہ نے میرے ذمے ہر روز دو درم ٹھہرائے ہیں اور میں اُسکے ادا کرنے سے عاجز ہوں اگر آپکے فرمانے سے
کچھ تخفیف کرے تو بہتر ہی حضرت عمرؓ نے پوچھا تو کیا پیشہ جانتا ہی کہا نجاری اور حدادی اور نقاشی جانتا ہوں
حضرت امیر نے فرمایا اتنے پیشہ والوں سے دو درم لینا نہایت انصاف ہی فیروز کے تئیں وہ بات نہایت سنگین
معلوم ہوئی اور بغض امیر المومنین کا اپنے سینہ پر کینہ میں بھرا حضرت عمرؓ نے کہا میں نے سُنا ہی کہ تو ایسی پن چکی
بناتا ہی کہ ہوا پر چلتی ہی اگر تو بناویگا تو اہل مدینہ کو بہت فائدہ ہوگا فیروز نے کہا کہ میں آپکے واسطے ایسی
پن چکی بناؤنگا کہ جب تک آسمان کی چکی گردش میں رہیگی مشرق اور مغرب تک اُسکا ذکر باقی رہیگا حضرت عمرؓ
نے فرمایا کہ اس غلام نے میرے تئیں قتل کی تہدید دی القصہ فیروز نے اس بات کو دل میں رکھا اور ایک
خنجر دو دھارا کہ جسکا دستہ درمیان میں تھا زہر آب دیکر تیار کیا اور منتظر فرصت کا رہا ایکروز حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نماز فجر میں کھڑے ہوے اور صفوں کو برابر کرنیکا ارشاد کیا اور تکبیر تحریمہ کہکر نماز میں مشغول ہوے ابو لولو نے
صف اولی سے پانوں بڑھا کر تین ضرب کہ ایک اُنمیں سے زیر ناف تھی ماریں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو تو غش
آگیا اور اصحابوں نے عبدالرحمن بن عوف کو امام کرکے جلد نماز پڑھی اور اُنکو گھر پہنچایا اور ابو لولو نے تیرہ
آدمی زخمی کیے ایک جوان عراقی نے اپنا طاقیہ یعنی چھینٹا اُسکی گردن میں ڈالکر زمین پر گرایا ابو لولو نے
جب دیکھا کہ بُری طرح سے مارا جاؤنگا اُس خنجر کو اپنے حلق پر رکھکر کھینچ دیا اور جہنم رسید ہوا حضرت عمرؓ نے
اصحاب کبار کو جمع کرکے فرمایا کہ اگر موت شتابی کرے تو ان چھ آدمیوں میں جسپر سب کا اتفاق ہو خلیفہ
کیجیو عثمان و علیؓ و سعدؓ و طلحہ و زبیر و عبدالرحمنؓ بن عوف رضی اللہ عنہم سب نے اتفاق و مشورت سے
حضرت عثمان کو خلیفہ کیا جب روح خلیفہ پاک کی عالم افلاک پر گئی بعد تجہیز و تکفین جنازہ کو مسجد میں لائے
اور صہیب نے نماز پڑھائی حضرت عائشہ کی اجازت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ کے پہلو میں دفن کیا زہے سعادت و زہے قسمت ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ

ذکر جامع القرآن امیر المومنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خلافت کا

اسم مبارک عثمان اور کنیت ابو عمرو اور حضرت عثمان اعیان قریش سے تھے اور تمام قبیلے سے خوشرو
غنی تھے محبوب القلوب تھے اور کرم و بخشش میں معروف تھے اور بخل سے دور تھے اور سابق الاسلام
میں تھے صاحب الہجرت میں مصلی الی القبلتین تھے صاحب علم و حیا تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
آپکی تعظیم فرماتے تھے اور آپکی خلافت میں بہت سے ملک اور شہر اہل اسلام کے تصرف میں آئے

ہمدان اذربائیجان افریقیہ اسکندریہ کازرون مازندران نیشاپور طوس ہرات بلخ قسطنطنیہ وغیرہ نقل ہی کہ حضرت عثمان کے عہد میں بسبب کثرت فتحون کے اسقدر مال وافر ہوا کہ ایک لونڈی اُسکی ہموزن زر سے بکتی تھی اور ایک گھوڑے کی قیمت لاکھ درم اور ایک درخت خرما کی قیمت ہزار درم کو پہونچی تھی اور ذی النورین اسواسطے کہتے ہین کہ رقیہ اور کلثوم دو صاحبزادیان کہ ثمرۂ نور نبوت تھین اُنکے نکاح مین آئین تھین کہتے ہین کہ کسی زمانے مین کسی شخص کے تئین یہ سعادت یعنی نکاح دو بیٹیون پیغمبر کی حاصل نہین ہوئی اور اکثر رات کے وقت مقام ابراہیم مین تمام رات قرآن نوافل مین پڑھتے تھے کبھی ایک رکعت مین تمام قرآن ختم کرتے تھے صائم الدہر قائم اللیل تھے سخاوت اور نفقہ فی سبیل اللہ اس درجے پر تھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بشارت اور مغفرت گناہون اولین وآخرین کا مژدہ دیا جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جنگ تبوک کا عزم کیا تیس ہزار لشکر ابرار اصحاب کا مستعد ہوا اور لشکر خرچ کی تنگی تھی اسی واسطے اُس لشکر کو جیش عسرت کہتے ہین حضرت عثمان رضؓ نے اُس لشکر کی امداد مین چھ سو پچاس اونٹ نصف غلے کے بھرے اور نصف غازیون کی سواری کے اور کئی ہزار دینار حضور مین گذران دیے حضرت کمال خوشنودی سے ٹہلتے تھے اور کہتے تھے الٰہی عثمان رضؓ کے اگلے اور پچھلے اور پوشیدہ اور ظاہر گناہ بخش دے روایت ہی کہ جب مہاجرین مدینے مین آئے تو پانی شیرین بہت دور تھا اور شور پانی سے صحابہ کو بڑی تکلیف تھی ایک یہودی کا میٹھا کنوان جسکا نام بیر رومہ مدینہ مین تھا حضرت نے فرمایا جو کوئی بیر رومہ کو واسطے رضاے خدا کے سبیل کریگا تو مین ضامن ہون کہ کل بہشت برین مین چشمۂ آب معین اُسکے نصیب ہوگا حضرت عثمان نے اُس کنوین کو یہودی سے قیمت گران دیکر خریدا اُسی وقت حضور سید کائنات مین جاکر اُس کنوین کو سبیل کیا اور عسرت جیش مہاجرین کو تسہیل کیا اور مدینہ کی مسجد جب حضرت کے وقت مین تنگ ہوئی اسی طرح ایک شخص کے گھر کے عوض مین مضاعف قیمت دیتے تھے جب قبول نکیا تو حضرت عثمان رضؓ نے اُس گھر کو سنگین بنا دیکر مسجد نبوی مین داخل کیا اور حضرت عثمان کے زمانے مین جب لوگ تنگی سے بہ تنگ آئے تو بہت حویلیان جوار مسجد کی اپنے مال سے خاطر خواہ مالکون کو قیمت دیکر مسجد مین داخل کین اور کمال تکلف سے تعمیر مسجد کی نقل ہی کہ حذیفہ ابن الیمان نے حضرت سے عرض کی کہ ایک جماعت اصحاب کی قرآن مین اختلاف فاحش کرتی ہی یہانتک کہ نوبت بہ تکفیر ایک دوسرے کے پہونچی اس اُمت کے تئین قرآن مین اختلاف پڑنے سے سنبھالو نہین تو

مانند یہود و نصاریٰ کے اختلاف قرآن مین بھی ہوجاویگا حضرت عثمانؓ نے صحابہ اعیان سے مشورت کرکے زید بن ثابت اور سعد بن العاص و عبدالرحمٰن بن عوف کو امر کیا کہ موافق لغت قریش کے جمع کرو اختلاف نکال ڈالو اس طرح سے جب قریب ہوا تو انکی نقلین اور مقابلہ کرکے ایک ایک نقل ملک ملک مین بھیجدی تفصیل حوادث اور فتحون کی مدت خلافت حضرت عثمان کی دفتر عظیم چاہتی ہو اسواسطے شہادت کے احوال پر اکتفا کرتا ہون

بیان حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کا

سعید ابن مسیب سے پوچھا کہ لوگون نے حضرت عثمان کو کسواسطے قتل کیا اور صحابیون نے کسواسطے انکی مدد نکی جواب دیا کہ عثمان مظلوم قتل ہوے اور اصحاب مدد کرنے مین معذور تھے اسواسطے کہ جب حضرت عثمان سریر خلافت پر بیٹھے چھہ سات برس تک بہت خوب گذران کی اور کسی نے انپر حرف نرکھا بعد اُسکے اصحابون کو معزول کیا اور اپنے چچا کے بیٹون کو اور اقربا کو ملک کی حکومت دینا شروع کیا یہ بات لوگون کو بہت شاق گذری اور عبداللہ بن سرح کے تعین والی مصر کیا اُسنے ظلم کا طریق جاری کیا اسواسطے اہل مصر کی ایک جماعت نے مدینے مین آنکر اُسکی شکایت کی حضرت نے ایک خط مشتمل تاکید اور تہدید کا عبداللہ بن سرح کو لکھا کہ جماعت داد طلب کو راضی کر اور ظلم سے دست بردار ہو ابن سرح نے پروانے پر عمل نکیا بلکہ بعضے فریادیون کو جو مدینے گئے تھے مارا اور قید کیا اس سبب سے سات سو آدمی مصر کے مدینے مین آئے اور ظلم ابن سرح کے اعیان صحاب سے بیان کیے مصریون کے التماس کرنیسے حضرت مرتضیٰ علی حضرت عثمان کے پاس گئے اور کہا مدعا ان لوگونکا معزولی عبداللہ بن سرح کی ہو اگر اُسکو حکومت مصر سے معزول کرو اور مظلومونکی داد دو تو فی الجملہ اس فتنہ کی تسکین ہوگی حضرت عثمان نے کہا تم ایک شخص کو تجویز کرو مین اُسکو حکومت مصر پر بھیجکر عبداللہ کو معزول کردون سبھون نے کہا محمد بن ابی بکر از روی نسب و حسب کے لائق اس کام کے ہو اسواسطے فرمان مصر کی حکومت کا محمد بن ابی بکر کے نام لکھکر ایک جماعت مہاجرین و انصار کی اُنکے ساتھ بھیجے جو معاملہ مصریونکا اور عبداللہ بن سرح کا دریافت کرکے بموجب عدل کے فیصل کرین جب یہ لوگ تین منزل پہونچے ایک غلام سیاہ اونٹ پر سوار سراسیمہ و پریشان ایسا جلد ہانکے جاتا تھا گویا کسی کا طالب ہو یا کسی سے ہارب ہو یعنے بھاگا جاتا ہو کبھی کہتا تھا مین مروانکا غلام ہون اور کبھی بولتا تھا کہ مین عثمان کا غلام ہون حاکم مصر کے پاس جاتا ہون جب اُسکی تلاش کی تو ایک خط سربمہر نکلا جسکا مضمون یون تھا یعنے امیرالمومنین عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے

عبداللہ بن سرح کو معلوم ہو کہ محمد بن ابی بکر مع ایک طائفہ کے آتے ہین اُنکے قتل کے واسطے کوئی حیلہ نکالیو
اور فرمان جو دکھاوین اُسکو مت مانیو محمد بن ابی بکر نے خاص و عام کے روبرو نامے کو پڑھا سب سنکر مضطرب
بیقرار ہوے اور سب مدینے کو پھر آئے اور اصحاب رسول خدا و کبار کو نامہ دکھلایا سب لوگ نہایت مغموم و
متعجب ہوے حضرت علیؓ و طلحہ و زبیر نامے کو لیکر حضرت عثمان کے پاس گئے اور پوچھا کہ یہ غلام اور
اونٹ تمھارا ہی فرمایا میرا ہی پھر پوچھا کہ یہ خط تمنے لکھا ہی حضرت عثمان نے کہا قسم وحدہ لاشریک کی
ہی نہ مین نے لکھا ہی نہ حکم لکھنے کا دیا ہی نہ کچھ اسکی خبر رکھتا ہون حضرت علیؑ نے اُنکی قسم کو تصدیق کیا
مگر لوگون نے کہا کہ مروان کا یہ کام ہی اور مروان حضرت عثمانؓ کے گھر مین تھا حضرت عثمانؓ نے کہا
بجرد اس گمان کے مین مروان کو نہین دیتا تم فورًا اُسکو قتل کروگے شاید یہ خط دوسرے نے دشمنی سے
لکھا ہو اور میرے بے اطلاع مہر کرلی ہو صحابون نے پھر اس مقدمہ مین دخل نہین کیا اور مروان کے
سونپنے کے انکار سے دلون مین شک پڑگئے جب اہل فتنہ کو یہ کیفیت معلوم ہوئی اُنھون نے اپنی اپنی
قوم سے مدد چاہی اور بعضے لوگ مدینے کے بھی مددگار ہوے حضرت عثمانؓ کے گھر کو گھیر لیا مسجد نبوی
تک واسطے جماعت کے نہین چھوڑتے تھے اور پانی آنا بند کیا کہ تنگ ہوکر خلافت سے دست بردار ہون
حضرت علیؓ نے یہ حال سنکر امام حسنؓ اور امام حسینؓ کو ایک جماعت کے ساتھ بھیجا کہ حضرت عثمانؓ کے دروازے
پر کھڑے ہوکر لوگون کو گھر مین جانے سے منع کرین اور تین مشکین میٹھے پانی کی بھیجین اوباش اہل فتنہ
نے تیر مارے اور مشکین مانند دل عشاق سوراخ سوراخ ہوئین حضرت امام حسنؓ زخمی ہوے القصہ اہل
بغی نے کسی کا کہا نہ مانا اور ہجوم کرکے پیچھے سے گھر کی دیوار پر چڑھ کر آئے حضرت عثمانؓ نے جو یہ ازدحام
دیکھا قرآن اپنی گود مین رکھا اور قرأت مین مشغول ہوے ایک نے اُن لوگون مین سے ایک ضرب
حضرت عثمانؓ کے سر پر ماری اور قطرے خون کے آیت فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ پر پڑے اور دوسرے
ظالم نے کام اُنکا تمام کیا نائلہ نے جو اُنکی بی بی تھین اپنے ہاتھ کو اُنکی جان کا سپر کیا اُنگلیان اُنکی کٹ گئین
اور محمد بن ابی بکر بھی اُن قاتلون کے ساتھ موجود تھے روایت ہی کہ نائلہ نے بعد شہادت حضرت عثمانؓ کے
کوٹھے پر چڑھکر فریاد کی کہ اے مسلمانو امیر المومنین عثمان مقتول ہوے حضرت علی مرتضیٰ اور طلحہؓ اور زبیرؓ
باہر دوڑے اور حضرت حسینؓ کو عتاب کیا کہ تم دروازے پر موجود ہو اور عثمان مقتول ہون حضرت علیؓ
نہایت مغموم ہوکر مکان پر آئے اہل بلوہ نے حضرت عثمانؓ کا گھر لوٹا اور مال و اسباب لے گئے نائلہ اور

حضرت عثمان کی بیٹی مع پیراہن کے اور کٹی ہوئی انگلیون کے معاویہ بن ابوسفیان کے پاس شام مین گئین

ذکر امیرالمومنین حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کی خلافت کا

اسم مبارک آپکا علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کنیت آپکی ابوالحسن اور القاب آپکے یعسوب المسلمین و حیدر کرار واسداللہ و ابوتراب لڑکون مین سب سے پہلے حضرت ولایت مآب نے جناب رسالت مآب کی رسالت کا اقرار کیا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکی شان مین فرمایا تو میرا بھائی اور رفیق ہی دنیا و آخرت مین اور حضرت امیرالمومنین کرم اللہ وجہہ کو فخر ہی تین چیزون کا اور آپ فخریہ فرماتے تھے کہ کسی کا سُسرا ہی مانند میرے اور کسی کی بی بی ہی فاطمہ جیسی اور کسی کے فرزند ہین حسنینؓ جیسے اور فتح ہونا قلعہ خیبر کا ناحضرت حق نے آپ ہی پر موقوف رکھا تھا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نظر کرنا حضرت علی کے مُنھ پر عبادت ہی اور فرمایا حضرت صلعم نے کہ میرا نام اور علی کا نام دونون مشتق ہین خدا کے نام سے اللہ کا نام محمود ہی اس سے مشتق ہی محمد اللہ کا نام اعلی ہی اُس سے مشتق ہی علی شجاعت اور سخاوت آپکی فزون از تقریر ہی اور محامد اور مناقب بیرون از تحریر ایک حکایت بطور نمونہ کے لکھی جاتی ہی اُس سے آپکی احتیاط اور للّٰہیت و شجاعت کو قیاس کر لینا چاہیے کہتے ہین کہ کسی جنگ و غزا مین اُس شیر میدان وغا کے مقابل ایک یہودی قوی ہیکل طویل القامت خود بر سر و تیغ در کف و زرہ در بر ہوا بعد چند طعن و ضرب کے اسداللہ الغالب نے اُس گبر کو مغلوب کیا اور اُسکے سینہ پر کینہ پر چڑھکر ذوالفقار اُسکے حلق پر رکھکر چاہا کہ اُسے مارکر دارالبوار کو پہونچا دین یہود نا بہبود نے حضرت کے روے مبارک پر تھوک دیا معًا اس گستاخی کے حضرت اُسکے سینے سے اُتر پڑے اُسنے کہا کہ یا علی آج تک مجھے کسی نے ایسی ذلت نہین دی اور تمنے مجھے اپنے قابو مین لاکر جو چھوڑ دیا اسکی کیا وجہ ہی حضرت نے فرمایا مین شیر الٰہی ہون نہ شیر نفس اور تابع مولی ہون نہ فرمانبردار نفس و ہوا تیرے تھوکنے سے پہلے فقط تیرے کفر کے سبب مین تجھے مارڈالتا جب تونے مجھپر تھوکا تو میرے نفس نے کہا کہ اس گبر نے بڑی بے ادبی کی جلد اسکو مار ہی ڈال اسواسطے مین نے تجھے چھوڑ دیا اور للّٰہیت مین نفسانیت کو نہ ملایا سبحان اللہ اس سے بڑھکر آپکے اوصاف و مناصب و اخلاق و مناقب کتب سیر و خبر مین مذکور ہین جب حادثہ حضرت عثمان کا واقع ہوا حضرت علی اپنے مکان مین بیٹھے اور لوگون کی آمد و رفت موقوف کی مصر کے رئیس حضور مین گئے اور بیعت چاہی کہ مخلوق کو خلیفہ سے چارہ نہین ہی اور تم مقتدا ہو حضرت علیؓ نے فرمایا کہ یہ کام اوپر اصحاب حل و عقد کے موقوف ہی بعد اسکے

جمہور اصحاب جو مدینہ میں تھے حضرت مرتضی علیؓ کے دروازے پر آئے اور درخواست بیعت کی کی حضرت علیؓ نے مسجد نبوی میں آنکر خطبہ پڑھا کہ ای لوگو تم راضی ہو میری خلافت سے سب خاص و عام راضی ہوے اور بیعت کی لیکن حضرت علی کی خلافت میں بسبب قتل ہونے حضرت عثمان کے اور نہ راضی ہونے معاویہ بن ابی سفیان کے بڑا اختلاف ہوا اور فتنہ عظیم برپا ہوا طلحہؓ اور زبیر تو مکہ کو گئے وہان جاکر حضرت عائشہ کو جو حج کو گئی تھیں کہا کہ خلیفہ رسول اللہ ناحق مظلوم مقتول ہو گیا اور علیؓ کے لشکر میں قاتل موجود ہین وہ قصاص نہین کرتے شام کی طرف حضرت معاویہؓ نے لشکر کشی کی اور طالب قصاص کے ہوے اسیواسطے حضرت مرتضی علیؓ کی خلافت مین کوئی نیا ملک نہین فتح ہوا بلکہ تادم حیات آپسمین قتل و قتال رہا یہانتک کہ خارجیون نے حضرت مرتضی علی کو بھی شہید کیا اکثر علما نے لکھا ہے کہ صحابو نمین جو نزاع و جنگ واقع ہوئی ہین اُسکا ذکر عوام سے کرنا موجب لغزش اعتقاد ہی اسواسطے کہ اول حضرت علیؓ کے اور طلحہؓ اور زبیر و حضرت عائشہؓ کے جنگ عظیم ہوئی کہ زیادہ دس ہزار مرد سے حضرت عائشہ کے اونٹ کے گرد و پیش مارے گئے حضرت مرتضی علی نے بعد فتح کے حضرت عائشہ کو بکمال احترام مدینہ کو روانہ کیا بعد اُسکے امیر معاویہ کو ہرچند سمجھایا اور کہا کہ عثمان کے قصاص کی طالب اُنکی بیٹی ہین اُنکو یہان روانہ کرو وہ اپنے باپ کے قاتلون کو ثابت کرینگی بلوے کے خون کا بغیر اثبات کے قصاص کس سے لیا جاوے غرض کوئی حجت و دلیل حضرت علیؓ کی قبول نکی نوبت بجنگ پہونچی مدت تک لڑائی رہی قریب ایک لاکھ آدمی کے طرفین سے مارے گئے آخر طرفین کے لوگون نے ناچار ہو کر پنچایت کی ابو موسی اشعری تو حکم یعنی پنچ ہوے حضرت علی کی طرفسے عمرو بن العاص معاویہ ابن ابی سفیان کیطرف سے اُسکے فیصلے مین بھی اختلاف واقع ہوا اور کئی ہزار آدمی لشکر سے حضرت علیؓ کے خارج ہوے اور اُنکو بد کہنے لگے اُنکو خوارج کہتے ہین جب حضرت مرتضی علی کی فہمایش خیال مین نلائے اُن سبکو قتل کیا لشکر مرتضی علیؓ کا رات دن کی لڑائیون سے اور ہزارون کے مرنے اور زخمی ہونے سے عاجز آرہا تھا صلاح یہ ٹھہری کہ کوفہ نزدیک ہی وہان جاکے معالجہ مجروحون کا اور درستی سامان کی کرکے پھر معاویہؓ سے لڑینگے ہرچند کہ حضرت مرتضی علی اُن لوگون کو ترغیب جنگ معاویہ کی دیتے تھے قبول نہین کرتے تھے حضرت علی ہمیشہ ملول اور غمگین رہتے تھے اسی عرصہ مین خوارج نے حضرت مرتضی علی کو کوفے کی مسجد مین شب یکشنبہ انیسوین رمضان سنہ ۴۰ ہجری مین شہید کیا اور ولادت آپکی مکہ معظمہ مین عام فیل سے تیسوین برس ہی اب غور کرنیکا مقام ہی کہ ایک طرف تو حضرت عائشہؓ محبوبۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوسری طرف حضرت علیؓ و لایت پناہ اور دوسرے معرکہ مین ایک طرف معاویہؓ و عمرو بن العاص اور بعضے صحاب رسولؐ دوسری جانب

حضرت علی شوہر بتول ہیں اگر یہ معاملے بہ تفصیل لکھنے مین آوین تو البتہ بعضے لوگون کے دل مین سستی اعتقاد کی صحابہ یا ازواج مطہرات کی طرف سے ہو جاوے اور یہ سب احوال اگر بتفصیل لکھا جاوے تو ایک کتاب علحدہ ہووے اللہ تعالی ہم سب لوگون کو محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اصحاب کے طریق پر مستقیم کرے اور اصحاب کے بغض سے محفوظ رکھے اور انکی محبت عنایت کرے آمین آمین ثم آمین

ذکر امیر المومنین امام حسن مجتبیٰ سلام اللہ علیہ وعلی آبائہ الکرام کا

کنیت آپکی ابو محمد اور لقب مجتبیٰ اور سید اور سبط اکبر ہی اور نقش آپکی خاتم کا العزۃ للہ تھا اسماء الرجال مشکوٰۃ شریف مین جامع الاصول سے لکھا ہی کہ اصح روایت یہ ہی پندرھوین تاریخ رمضان شریف کی تیسرے برس ہجرت سے پیدا ہوئے اور تحریر الشہادتین مین لکھا ہی کہ صحیح یہ ہی کہ ولادت آپکی پندرھوین شعبان سنہ تین ہجری مین ہوئی اور پیغمبر خدا نے آپ کا نام حسنؓ رکھا پھر جب دوسرے صاحبزادے پیدا ہوئے انکا نام حسینؓ رکھا روایت ہی کہ جبرئیل امین یہ دونون نام حریر پہ لکھے ہوئے حق تعالی کی طرف سے پیغمبر خدا کی خدمت مین ہدیہ لائے تھے کہ حسنؓ اور حسینؓ بہشت کے نامون سے ہین پہلے پہل انھین صاحبزادون کے یہ نام رکھے گئے الغرض امام حسین پیدا ہوئے رسول اللہ صلعم نے داہنے کان مین اذان اور بائین کان مین اقامت کہی اور عقیقہ کیا اور امام حسنؓ سر سے سینے تک پیغمبر خدا سے نہایت مشابہ تھے اور آپکے فضائل مین بہت حدیثین آئی ہین ترمذی مین ابن عباسؓ سے روایت ہی کہ پیغمبر خدا امام حسنؓ کو کاندھے پر سوار کیے نکلے ایک شخص نے کہا اچھی سواری پر سوار ہو حضرت نے فرمایا اور اچھا سوار ہی اور ابن سعد محدث نے عبد اللہ بن زبیر سے روایت کی ہی کہ امام حسنؓ تمام اہلبیت مین پیغمبر خدا سے اشبہ تھے اور یہ بات اور مین نے دیکھا کہ یہ آئے اور حضرت سجدے مین تھے یہ آپکی گردن پر یا پیٹھ پر سوار ہوئے پھر آپنے نہ اتارا یہانتک کہ خود اترے اور دیکھا کہ حضرت رکوع مین ہوئے اور انکے لیے دونون پیر درمیان مین فرجہ کر دیتے کہ اس راہ سے ادھر سے ادھر نکل جاتے تھے اور بخاری اور مسلم مین براء بن عازب سے روایت ہی کہ امام حسینؓ رسول خدا کے کاندھے پر سوار تھے اور حضرت فرماتے تھے الہی مین اسے دوست رکھتا ہون تو اسے دوست رکھ اور ایک روایت مین ہی کہ دوست رکھ اسے اور دوست رکھ اسے جو اسے دوست رکھے اور بخاری مین ابو بکرؓ ثقفی سے روایت ہی کہ مین نے پیغمبر خدا کو منبر پر دیکھا اور امام حسنؓ آپکے پہلو مین تھے اور حضرت کبھی لوگون کو دیکھتے اور کبھی حضرت امام حسنؓ کو اور فرماتے تھے کہ بیٹا میرا سید ہی اللہ سے امید ہی کہ اسکے سبب سے مسلمانون کے بڑے دو گروہ مین صلح کروائے اور ابو نعیم نے

کتاب حلیہ مین ابوبکرؓ صدیق سے روایت کی ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز جماعت پڑھاتے اور سجدے مین ہوتے اور امام حسنؑ صغیر السن تھے آکر کبھی آپکی پیٹھ پر اور کبھی گردن پر سوار ہوتے حضرت انھین نرم طرح سے اُٹھا دیتے جب نماز سے فارغ ہوتے لوگ کہتے یا رسول آپ انکے ساتھ جو کرتے ہین کسی کے ساتھ نہین کرتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے یہ میرا ریحان ہی اور اُمید ہی کہ صلح کروائے اللہ تعالیٰ اسکے سبب سے مسلمانون کے دو گروہ مین اور حاکم نے زبیرؓ بن ارقم سے روایت کی ہی کہ امام حسنؑ کھڑے ہوئے خطبہ پڑھتے تھے اتنے مین ایک شخص قبیلہ ازدشنورہ سے کھڑا ہوگیا اور کہا گواہی دیتا ہون مین کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ انھین اپنے کولے پر سوار کیے ہوئے تھے اور فرماتے تھے جو مجھے دوست رکھے وہ اسے دوست رکھے اور جو حاضر ہین غائبون کو یہ بات پہونچا دین اسی طرح سے بہت حدیثین آئی ہین اور امام حسنؓ دوازدہ امام مین دوسرے امام ہین اور جناب امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے پہلے خلیفہ ہین اور فقر اور طریقت مین بہت نکتے اور اشارے آپ سے منقول ہین چنانچہ فرمایا محفوظ رکھو اپنے باطن کو اسلیے کہ حق تعالیٰ خطرات دل کو دیکھتا ہی اور کسی نے ذکر کیا کہ حضرت ابوذر غفاریؓ کہتے ہین کہ میرے نزدیک فقیری تونگری سے محبوب تر ہی اور بیماری تندرستی سے خوب تر امام نے فرمایا کہ حق تعالیٰ ابوذر پر رحم کرے مین تو یہ کہتا ہون کہ جو شخص اپنے حق مین اللہ کے بہتر اختیار پر توکل کریگا وہ شخص سوا اُس حالت کے جو اللہ نے اُسکے لیے مقرر کی ہی اور کچھ تمنا نہ کریگا اور جناب حسنؓ نہایت کریم اور رحیم اور متواضع اور زاہد اور عابد اور سخی اور حلیم اور بردبار اور کمال باوقار تھے زہد کا یہ حال تھا کہ ابونعیم نے کتاب حلیہ مین آپ سے روایت کی ہی کہ فرمایا کہ مین شرماتا ہون اپنے رب سے کہ اُسکے سامنے جاؤن اور پیادہ پا اُسکے گھر تک نہ گیا ہون پھر پاپیادہ بیس حج کیے اور حاکم نے عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کی ہی کہ امام حسنؓ نے پچیس حج پاپیادہ کیے اور گھوڑے آپ کے آگے کوتل چلتے تھے اور خیرات کا یہ حال تھا کہ ابونعیم نے کتاب حلیہ مین نقل کیا ہی کہ جناب امام حسنؓ نے دو بار سارا مال اپنا اللہ کی راہ مین لٹا دیا اور تین بار آدھا مال اللہ دیا یہانتک کہ ایک ایک نعل اور موزہ دیا اور ایک ایک رکھا صواعق مین لکھا ہی کہ ایک شخص اللہ تعالیٰ سے دس ہزار درم مانگتا تھا حضرت امام حسنؓ نے سُنا دس ہزار درم اُسکے پاس بھیجدیے اور صواعق مین لکھا ہی کہ ایک شخص آپکے پاس آیا اور اپنی تکلیف بعد تونگری کے بیان کی آپنے فرمایا تیرا سوال حق ہی اور میرے نزدیک تجھے بہت دینا چاہیے اور میرا ہاتھ تیرے لائق دینے سے عاجز ہی اور اللہ کی راہ مین بہت دینا بھی تھوڑا ہی

اور میری ملک مین اتنا نہین ہو کہ تیرے شکر کو وفا کرے لیکن اگر تو قبول کرے جو کچھ مجھے میسر ہو اور اہتمام زائد کی تکلیف نہ دے تو مین خدمت کرون اُسنے عرض کی ای نواسے رسولؐ اللہ کے مین تھوڑا ہی قبول کرونگا اور تمھاری عطا کا شکر کرونگا اور تمھین معذور رکھونگا پھر آپنے اپنے وکیل کو بُلایا اور جمع خرچ خانگی کا حساب کیا اور فرمایا جو مال بچ رہا لے آؤ وہ پچاس ہزار درہم لے آیا پھر فرمایا تیرے پاس پانچسو دینار بھی تھے وہ بھی لے آ وکیل وہ بھی لے آیا پھر آپنے وہ پانچسو دینار اور پچاس ہزار درہم سب اُس شخص کو عطا کیے اور فصل الخطاب مین لکھا ہو کہ ایکدن جناب امام حسنؑ کھانا کھاتے تھے ایک شخص آیا اور کہا دش ہزار درہم مجھپر قرض ہین آپ لِلّٰہ ادا کر دیجیے حضرت نے دش ہزار درہم اُسے عنایت فرمائے اور یہ نہ کہا کہ کھانا کھالے جب وُہ چلا گیا لوگون نے عرض کی کہ آپنے دش ہزار درہم بخشے اور کھانے کی تواضع نہ فرمائی امام نے فرمایا کہ قسم ہو مجکو خدا کی جسنے میرے جد کو سچا دین دیکر خلق مین بھیجا کہ مجھے آج تک معلوم نتھا کہ کھانے کے وقت اس کلام کے بھی کہنے کی حاجت ہو کہ آؤ اور کھاؤ اور ایکدن اپنے دروازے پر تشریف رکھتے تھے ایک اعرابی آیا اور آپکی اور جناب امیر کی خدمت مین کلمات بے ادبانہ کہنے لگا امام نے فرمایا شاید تو بھوکا ہو اُسنے جواب ندیا اور اسی طرح گستاخی مین مشغول رہا تب آپنے غلام کو اشارا کیا کہ ایک توڑہ دس درمون کا لاکر اسے دے غلام نے توڑہ لاکر دیا اور امام نے فرمایا کہ ای اعرابی معذور رکھ اسوقت یہی موجود تھا اعرابی نے جو یہ کرم دیکھا فدا ہوا اور کہا گواہی دیتا ہون کہ آپ رسولِ خدا کے بیٹے ہین اور مین نے تمھاری مروت اور بردباری آزمانے کو یہ حرکت کی تھی اور صواعق مین لکھا ہو کہ جناب امام حسنؑ کا سالیانہ ایک سال امیر معاویہ کے پاس سے نہ آیا اور انکو خرچ کی تکلیف ہوئی جناب امام حسنؑ فرماتے ہین کہ مین نے دوات و قلم منگوایا کہ بطور یاد دہی لکھ بھیجون پھر ترک رہا اتنے مین پیغمبر خدا صلعم کو خواب مین دیکھا پوچھا کہ حسنؑ تیرا کیا حال ہو مین نے عرض کی کہ بخیر ہون اور سالانہ نہ آنے کی شکایت کی فرمایا تو لکھا چاہتا ہو ایسے کو کہ تیری طرح وہ بھی مخلوق ہین مین نے عرض کی کہ ہان پھر کیا کرون فرمایا یہ دعا پڑھا کر

اَللّٰهُمَّ اقْذِفْ فِي قَلْبِي رَجَاكَ وَاقْطَعْ رَجَائِي عَمَّنْ سِوَاكَ حَتّٰى لَا اَرْجُوَ اَحَدًا غَيْرَكَ اَللّٰهُمَّ مَا ضَعُفَتْ عَنْهُ قُوَّتِي وَقَصُرَ عَنْهُ عَمَلِي وَلَمْ تَنْتَهِ اِلَيْهِ رَغْبَتِي وَلَمْ تَبْلُغْهُ مَسْئَلَتِي وَلَمْ يَجْرِ عَلٰى لِسَانِي مِمَّا اَعْطَيْتَ اَحَدًا مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ مِنَ الْيَقِيْنِ فَخُصَّنِي بِهٖ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

امام حسنؑ فرماتے ہین کہ واللہ ایک ہفتہ مین نے یہ دعا پڑھی نہ ہوگی کہ معاویہؓ نے میرے پاس ہزار درم اور پانچسو درم بھیجدیے مین نے اللہ کا شکر کیا کہ وہ اپنے یاد رکھنے والے کو نہین بھولتا ہو اور اپنے دعا کرنے والے کو نا امید نہین کرتا پھر پیغمبر خدا کو خواب مین دیکھا فرمایا حسنؑ کیا حال ہو مین نے عرض کی بخیر ہون اور یہ حال فرمایا

ایسا ہی ہو جو خالق سے اُمید رکھے اور مخلوق سے التجا نکرے اور حلم آپکا اس مرتبہ مین تھا کہ بزاز نے روایت کی ہو
کہ امام حسن جب خلیفہ روے زمین کے ہوے ایکدن نماز پڑھتے تھے کہ ایک شخص آپ پر چڑھ بیٹھا اور خنجر چبھو دیا پھر آپنے
خطبہ پڑھا اور فرمایا اے عراق والو اللہ سے ڈرو ہمارے حق مین ہم امیر تمھارے ہین اور مہمان تمھارے اور ہم
اہل بیت مین ہین کہ اللہ تعالیٰ نے اُنکے حق مین فرمایا اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ
وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا آپ یہ فرماتے تھے اور مسجد مین کوئی باقی نتھا کہ روتا نہ تھا ایک روز مروان نے کہ مدینہ کا
حاکم تھا آپ سے درشتی کی آپ خاموش رہے پھر اُسنے ناک جھنکی دہنا ہاتھ لگا تب امام حسنؑ نے فرمایا افسوس تجھپر
کیا نہین جانتا کہ سیدھا ہاتھ منھ دھونیکے لیے ہو اور اُلٹا ہاتھ غلاظت دفع کرنیکو اُف ہو تجھپر پھر مروان
ساکت ہو گیا اور ابن عساکر نے جویریہ بن اسماء سے روایت کی ہو کہ جب امام حسن کا انتقال ہوا مروان آپکے
جنازے پر رونے لگا امام حسینؑ نے فرمایا کہ اب تو اُنپر روتا ہو اور زندگی مین کیا کیا کڑوے گھونٹ نہین پلاتا تھا
تب اُسنے پہاڑ کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ مین وہ باتین ایسے کے ساتھ کرتا تھا جو اس پہاڑ سے حلیم زیادہ تھا اور جناب
امام حسنؑ سے کرامات جلیہ اور خرق عادات علیہ ظاہر ہوے ہین چنانچہ شواہد النبوۃ مین لکھا ہو کہ ایکبار جناب امام حسنؑ
اور ایک بیٹے حضرت زبیر کے ہمسفر تھے اثناے راہ مین کسی باغ مین پہنچے ایک خرمے کے درخت کے نیچے
آپکا فرش لگا اور دوسرے کے تلے حضرت زبیر کا بیٹا بچھا زبیر نے کہا کاش اس پیڑ مین خرمے لگے ہوتے کہ ہم سب
کھاتے امام نے پوچھا کہ تم خرمے کھایا چاہتے ہو زبیر نے کہا ہان امام حسنؑ نے ہاتھ اُٹھایا اور ہونٹھون مین کچھ
پڑھا اُسی وقت درخت ہرا ہو گیا اور پتے نکلے اور رطب پکے شتربان نے کہا یہ سحر ہو امام نے فرمایا یہ سحر نہین ہو بلکہ
پیغمبر خدا کے فرزند کی دعا مستجاب ہوئی پھر اُس پیڑ پر چڑھکر خرمے توڑے اور سب نے کھائے اور امام حسنؑ عورتوںکو
بہت طلاق دیتے تھے اور اُنھین کو چھوڑ دیتے تھے جو آپکو بہت چاہتی تھین صواعق مین لکھا ہو کہ آپ نے نوے
عورتون سے نکاح کیا ہو ابن سعد محدث نے جناب امیر سے روایت کی ہو کہ آپ نے فرمایا اے اہل کوفہ امام حسن سے
اپنی لڑکیون کا نکاح نکرو کہ یہ بڑے طلاق دینے والے ہین اُسی وقت قبیلہ ہمدان کے ایک شخص نے کہا واللہ ہم
اپنی لڑکیون کو اُنھین دیا کرینگے پھر جسے پسند کیا کرینگے رکھین گے اور جسے ناپسند کرینگے اُسے طلاق دینگے امام حسینؑ
نے یہ کلام سنا فرمایا کہ اگر مین جنت کے دروازے پر ہونگا اِسکے قبیلے کو پہلے بہشت مین لیجاؤنگا بعضون نے لکھا
ہو کہ از بسکہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایام طفولیت مین جناب امام حسنؑ کی ناف پر بہت بوسے دیے
تھے عورتین اس اُمید سے کہ بدن اُنکا موضع مساس خیر البشر سے مس ہوا اور اُسکی برکت سے آتش دوزخ سے

نجات پائیں جناب امام حسنؓ کے نکاح کی طرف بہت راغب تھیں اور آپکو بھی یہی منظور تھا کہ ابھی بہانے بہتوں کی نجات ہو اور جب شب یکشنبہ اُنیسوین تاریخ رمضان شریف کی سنہ چالیس ہجری مین جناب امیر المومنین علی کرّم اللہ وجہہ کی شہادت ہوئی امیر المومنین امام حسنؓ کوفے مین مسندِ خلافت پر بیٹھے اور چالیس ہزار آدمی سے زیادہ نے آپ کی بیعت کی اور چھ مہینے تک اسلام کے خلیفہ رہے اور خلافت راشدہ پیغمبرِ خدا کی جناب سید البشر کے بعد مطابق حدیث صحیح کے تیس برس تک تھی اُس مین سے بعد جناب امیر کے چھ مہینے باقی رہے تھے سو وہ چھ مہینے آپکے عہد دولت مین ختم ہوے پھر معاویہ بن ابی سفیان نے جناب حیدر کرار کی شہادت کی خبر سُنکر ساٹھ ہزار سپاہ جمع کر کے عراق کی طرف کوچ کیا امیر المومنین امام حسنؓ نے چالیس ہزار کی جمعیت سے نہضت فرمائی صواعق مین لکھا ہو کہ جب دونون فوجین سامنے ہوئین امیر المومنین امام حسنؑ نے دیکھا کہ ہمین سے ایک لشکر غالب نہوگا جب تک دوسرے کے اکثر لوگ مارے نہ جائینگے تب آپ نے معاویہ بن ابی سفیان کو ملک اور سلطنت سپرد کرنے کا پیغام دیا ان شرطون پر کہ بعد معاویہ کے پھر آپ ہی خلیفہ ہووین اور اہل مدینہ اور حجاز اور عراق سے آپکے والد ماجد کے معاملون پر کسی طرح کا مواخذہ نہ ہووے اور جو آپ پہ قرضہ ہو ادا ہوجائے پھر بعد ردّ و بدل کے امیر معاویہ نے سفید کاغذ بھیجدیا اور کہا اسمین لکھدیجیے جو چاہیے کہ مین قبول کرونگا یہ تو تواریخ مین لکھا ہو اور صحیح بخاری مین خواجہ حسنؒ بصرے سے روایت ہو کہ امام حسنؓ نے پہاڑ سے فوجین لیکر معاویہ کا سامنا کیا تب عمرو بن عاص نے کہا مین فوجین دیکھتا ہون کہ نہ ہٹینگی جبتک اپنے برابر والون کو قتل نکرینگی معاویہ نے کہا اور وہ واللہ اُن دونون مین بہتر تھا ای عمرو اگر مارا انھون نے اِنھین اور اِنھون نے اُنھین پھر کون مسلمانون کے کام آویگا کون اُنکی عورتون کا متکفل ہوگا کون اُنکے مال و زمین کی خبر لیگا پھر دو شخص بنی عبد الشمس بن عبد مناف سے ایک عبد الرحمن بن سمرہ دوسرے عبد اللہ بن عامر کو مقرر کیا اور کہا تم دونون امام حسن علیہ السلام کی خدمت مین جاؤ اور اُنسے عرض کرو اور کہو کہ صلح کی رغبت ہو پھر دونون حضرت کی خدمت شریف مین آئے اور باتین کین اور مصالحہ کی رغبت دلوائی تب امام حسن نے فرمایا کہ ہم بنی عبد المطلب منتفع ہوے اُس مال سے اور یہ گروہ اپنے لہو مین ڈوبے ہوے ہین اُنھون نے کہا کہ معاویہ پیشکش کرینگے اور مصالحہ پر راضی ہین امام نے فرمایا کون ان باتون کا متکفل ہوگا وہ دونون ذمہ دار ہوے پھر جو جو آپنے سوال کیے اُنھون نے کہا ہم اِسکے ذمہ دار ہین پھر امام نے مصالحہ کیا اس روایت سے معلوم ہوتا ہو کہ پہلے معاویہ بن ابی سفیان صلح کے طالب ہوے بعد اُسکے امام نے یہی لکھا ہوگا الغرض جب مصالحہ ٹھہرا امام حسنؓ نے سواے عہد و مواثیق زبانی کے صلحنامہ لکھدیا کہ صواعق سے بعینہ ترجمہ کیا گیا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ یہ وہ ہی جسپر صلح کی حسن بن علی نے معاویہ بن ابی سفیان سے صلح کی اسپر کہ سپرد کردین اُسے مسلمانون کی ولایت ان شرطون پر کہ وہ اُنمین موافق کتاب اللہ اور سنت پیغمبر صلعم اور سیرت خلفاے راشدین مہدیین کے عمل کرے اور معاویہ کو نہین پہونچتا ہی کہ اپنے بعد کسیکو ولیعہد کرے بلکہ خلافت بعد اُسکے مسلمانونکے مشورے پر رہے اور لوگ اللہ کی زمین کہین ہون شام مین خواہ عراق مین خواہ حجاز مین خواہ یمن مین خواہ جہان کہین ہون سب امن وامان سے رہین اور اصحاب علی اور گروہ اُنکا کہین ہون اپنے جان ومال وزن وبچّے سے امان مین رہین ان شرطون مین معاویہ پر اللہ کا عہد اور میثاق ہی اور حسنؓ بن علیؓ اور بھائی اُنکے حسینؓ اور کسی اہل بیت رسولؐ کے حق مین شر نہ چاہے اور کسیکو اُنمین سے کہین ہو تکلیف نہ دے گواہ کرتا ہون اسپر فلانے فلانے کو اور کافی ہی اللہ کی گواہی الغرض بعد اسکے جناب امام حسنؓ نے ملک وسلطنت امیر معاویہ کو سپرد کیا اور بیعت کی اور پیغمبر خدا کا معجزہ ظاہر ہوا کہ حضرت نے فرمایا تھا کہ یہ بیٹا میرا اُمید ہی عنقریب صلح کروائیگا اللہ تعالی اسکے سبب سے مسلمانون کے دو بڑے گروہ مین یہ صلح سنہ ۴۱ ہجری ربیع الاوّل کے مہینے مین واقع ہوا اور بعضون نے لکھا ہی کہ پندرھوین جمادی الاوّل کی تھی اور اس سال کا نام عام جماعت ہوا اور امام حسنؓ نے فرمایا کہ یہ صلح مین نے دبکر نہین کی بلکہ مسلمانونکا خون بچایا اور فرمایا کہ عرب کی کھوپڑیان میرے ہاتھ مین ہین جس سے مین صلح کرون صلح کرین اور جس سے مین لڑون وہ لڑین سو مین نے اس سلطنت کو اللہ کے واسطے اور مسلمانون کے خون بچانے کے لیے چھوڑ دیا بعد اُسکے آپ مدینے مین آئے اور آخر عمر تک وہین رہے

بیان شہادت شریف امام عالی مقام علیہ التحیۃ والسلام کا

اور شہادت آپکی اسطرح ہوئی آپکی زوجہ جعدہ بنت اشعث بن قیس کندی کو یزید نے جھکایا اور کہا کہ اگر تو امام حسنؓ کو زہر دے تو مین تجھ سے نکاح کرونگا اُسنے آپ کو زہر دیا چالیس دن بیمار رہے اسہال کبدی ہو گیا کلیجہ اور آنتین کٹ کر دستون مین نکلتی تھین پھر انتقال فرمایا تب جعدہ نے یزید سے چاہا کہ وعدہ وفا کرے اُسنے کہا کہ مین امام حسنؓ کے پاس تیرے رہنے کا روادار نہ تھا اپنے پاس کب روادار ہونگا پس دین اور دنیا اُسکی دونون برباد ہوئین عمر بن اسحاق سے روایت ہی کہ مین امام حسنؓ کی خدمت مین گیا فرمایا کہ میرے کلیجے کے ٹکڑے کٹ کر دستونمین آئے اور مجھے کئی بار زہر دیا پر ایسا تیز کبھی نہین دیا پھر مین آپکی خدمت مین گیا آپ کا دم ٹوٹتا تھا اور جناب امام حسینؑ سرھانے بیٹھے تھے اور پوچھتے تھے کس نے آپ کو زہر دیا فرمایا اگر وہ ہی جسپر میرا گمان ہی تو اللہ بڑا منتقم ہی والّا مین نہین چاہتا کہ میرے لیے کوئی بے گناہ مارا جاوے واللہ نہ کہونگا کس نے دیا اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا ہم اہل بیت نبوت مین بدگمانی کرنا ہمارا طریقہ نہین ہے اور وفات کے وقت آپ نے

جناب امام حسین کو وصیت کی اور فرمایا کہ واللہ مین نہین دیکھتا ہون کہ اللہ تعالی ہم مین نبوت اور خلافت جمع کرے سو فریب نہ کھانا سفہاے کوفہ سے کہ تمھین ابھارین اور خروج کروائین اور دشمنون مین پھنسائین پھر پچتاؤ گے اور بچاؤ کا وقت نہ رہیگا اور فرمایا کہ مین نے حضرت عائشہ سے زمین مانگی تھی کہ رسول اللہ صلعم کے پاس دفن ہون انھون نے قبول کیا تھا تم میری وفات کے بعد اُنسے مانگیو اور میرے گمان مین ہو کہ لوگ رد کینگے پھر اگر رد کین اُنسے رد و بدل نکرنا اور بقیع غرقد مین دفن کر دینا کہ مجھے وہان والون کی اقتدا ہو اور مہران بن عبداللہ بن طلحہ سے روایت ہو کہ جناب امام حسنؓ نے خواب مین دیکھا کہ گویا آپکی دونون آنکھون کے مابین مین سورۂ قُل ہُوَ اللّٰہُ اَحَد لکھی ہو گھر والے خوش ہوے سعید بن مسیب نے سُنا اور کہا کہ اگر یہ خواب سچا ہو تو آپکی اجل مین بہت کم باقی رہا ہو اور ویسا ہی ہوا کہ کئی دن کے بعد آپنے انتقال کیا اور وفات شریف آپکی بقول مشہور صفر کی اٹھائیسوین تاریخ یا ربیع الاول کی پانچوین تاریخ سنہ پچاس ہجری مین واقع ہوئی لیکن واقدی کے نزدیک تحقیق یون ہو کہ وفات آپکی سنہ اُنچاس ہجری مین ہوئی اور شیخ ابن حجر عسقلانی نے تقریب مین اسی کو اختیار کیا ہو اور تحریر شہادتین مین لکھا ہو کہ قول ارجح یہی ہو پس بقول مشہور سن مبارک آپکا چھیالیس برس پانچ مہینے چند روز کا تھا اور مطابق روایت مختار شہادتین کے سینتالیس برس چھ مہینے کچھ دن کا ہوا اور جب وفات ہوئی امام حسین اور محمد بن حنفیہ اور عباس بن علی نے آپکو غسل دیا اور سعید بن العاص حاکم مدینے نے آپکے جنازے پر نماز پڑھی اور جناب امام حسین نے موافق وصیت کے اُم المومنین عائشہ صدیقہ سے مقبرۂ نبوی مین مدفن کے لیے جگہ مانگی اُنھون نے اجازت دی اور فرمایا نَعَمْ وَکَرَامَۃً یہ خبر مروان کو پہونچی اُسنے کہا یہ جھوٹھ ہو کبھی وہان دفن ہونے پاینگے حضرت عثمان کو وہان دفن ہونے دیا اور حسن بن علی کو دفن کیا چاہتے ہین یہ خبر جناب امام حسینؓ نے سنی آپ مع ہمراہیون کے مسلح ہوے اور مروان نے بھی ہتھیار سنبھالے ابوہریرہ نے یہ حال سُنا کہا واللہ یہ سراسر ظلم ہو امام حسنؓ تو بیٹے رسول اللہ کے ہین سو بیٹا باپ کے پاس دفن نہ ہونے پائے پھر حضرت امام حسین کی خدمت مین گئے اور کہا کہ آپ کے بھائی یہ بھی تو فرما گئے ہین کہ اگر لڑائی جھگڑے کا کھٹکا ہو تو مجھے مسلمانون کے مقبرے مین دفن کرنا پھر آپکے جنازے کو بقیع مین لائے اور آپکو دادی فاطمہ بنت اسد علیہا الرحمۃ کی قبر کے قریب دفن کیا اور حضرت عباس بن عبدالمطلب کی قبر بھی وہین ہے

ذکر اولاد امام کرام علیہ السلام کا

حافظ آبرو کی تاریخ مین لکھا ہو کہ جناب امیر المومنین امام حسن علیہ السلام کے پندرہ بیٹے تھے حسن مثنی زید عمر

حسین عبداللہ عبدالرحمن عبیداللہ سمٰعیل محمد یعقوب جعفر طلحہ حمزہ ابو بکر قاسم اور پانچ بیٹیان تھین ام حسن زینب ام عبداللہ ام سلمہ فاطمہ اور حسن مثنی اور زید ابن حسن سے اولاد باقی رہی اور کسی صاحبزادے کی اولاد باقی نہین اور اسمار الرجال مشکوۃ مین لکھا ہو کہ حسن مثنی کی پانچ بیٹون سے اولاد باقی رہی عبداللہ محض کہ سو برس کے ہوے اور حسن مثلث اور ابراہیم یہ تینون فاطمہ بنت حسین بن علی سے پیدا ہوے چوتھے جعفر پانچوین داود یہ دونون ام ولد سے پیدا ہوے تھے اور زید بن حسن کی اولاد فقط ایک بیٹے سے باقی رہی اُنکا نام حسن بن زید بن حسن تھا

ذکر شریف جناب سید الشہدا امام حسین شہید کربلا علیہ وعلی آبائہ الصلوۃ والسلام کا

کنیت آپکی ابو عبداللہ اور لقب شہید اور سید الشہدا اور سبط صغر ہو اور نقش آپکے خاتم کا اِنَّ اللّٰہَ بَالِغُ اَمْرِہٖ تھا آپ تیسری خواہ پانچوین تاریخ شعبان کی سنہ چار ہجری مین پیدا ہوے اور پیغمبر خدا نے آپکا نام حسین رکھا اور عقیقہ کیا روایت ہو کہ آپکو اُمّ الفضل بنت حارث حضرت عباس بن عبد المطلب کی بی بی نے دودھ پلایا ہو اسی سبب سے عبداللہ بن عباس اور فضل بن عباس آپکے دودھ شریکی بھائی ہوتے ہین جناب امام حسین ناف سے قدم تک جناب رسالت مآب سے کمال اشبہ تھے اور پیغمبر خدا نے آپکے اور جناب امام حسن کے فضائل مین بہت حدیثین فرمائین چنانچہ ترمذی نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہو کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ حسن اور حسین بہشت کے جوانون کے سردار ہین اور ترمذی نے اسامہ بن زید سے روایت کی ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ دونون میرے بیٹے ہین اور میری بیٹی کے بیٹے ہین الٰہی مین انھین دوست رکھتا ہون تو بھی انھین دوست رکھ اور اُسے جو انھین دوست رکھے اور ترمذی مین انس بن مالک سے روایت ہو کہ حضرت سے پوچھا گیا کہ تمام اہلبیت مین آپکو کس سے محبت زیادہ ہو فرمایا حسن اور حسین سے اور آپ حضرت فاطمہ علیہا السلام سے فرماتے تھے کہ میرے دونون بیٹون کو لے آ پھر آپ دونون کو سونگھتے اور سینے سے چمٹا لیتے اور جناب امام حسین کے حق مین بھی حدیثین آئی ہین چنانچہ ترمذی مین یعلی بن مرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا حسین مجھ سے ہو اور مین حسین سے دوست رکھے اللہ اُسے جو حسین کو دوست رکھے حسین سبط ہو اسباط سے اور صحیح بخاری مین روایت ہو کہ عبداللہ بن عمر سے ایک عراقی نے پوچھا کہ حالت احرام مین مکھی مارنا درست ہو انھون نے کہا اہل عراق مجھ سے مکھی مارنیکو پوچھتے ہین حالانکہ رسول اللہ کے نواسے کو شہید کیا اور پیغمبر خدا صلعم فرماتے تھے کہ حسن و حسین میرے دنیا کے ریحان ہین اور مشکوۃ مین

ام الفضل بنت حارث سے روایت ہی کہ وہ پیغمبر خدا کی خدمت مین گئین اور عرض کی کہ یا رسول اللہ آج کی رات مین نے برا خواب دیکھا ہی فرمایا کیا دیکھا ہی کہا مین نے دیکھا کہ گویا ایک ٹکڑا آپکے بدن مبارک کا مین نے کاٹ کر اپنی گود مین رکھ لیا حضرت نے فرمایا تو نے اچھا خواب دیکھا انشاء اللہ تعالی فاطمہ کا بیٹا ہوگا وہ تیری گود مین رہیگا جب حضرت امام پیدا ہوے وہ میری گود مین رہنے لگے پھر ایک روز مین حضرت کی خدمت مین انکو لیگئی اور گود مین دیدیا حضرت کی آنکھون سے آنسو بہنے لگے مین نے پوچھا کہ میرے مان باپ آپ پر فدا ہون یہ آپکو کیا ہوا فرمایا جبرئیل میرے پاس آئے اور خبر دی کہ میری اُمت میرے اس بیٹے کو قتل کریگی تب مین نے پوچھا یہ ہوگا اُنھون نے کہا کہ ہان پھر میرے پاس لال مٹی لے آئے یعنے کربلا کی نشانی اور شواہد النبوۃ مین لکھا ہی کہ ایک روز پیغمبر خدا کے داہنے زانو پر حضرت امام حسین اور بائین زانو پر حضرت ابراہیم آپکے صاحبزادے بیٹھے تھے حضرت جبرئیل آئے اور کہا کہ حق تعالی دونون کو آپکے پاس نرکھیگا دونون مین سے ایک کو اختیار کیجیے حضرت نے فرمایا کہ اگر حسینؑ نہوگا میرا اور علی اور فاطمہ کا دل رنج پائیگا اور اگر ابراہیم نہوگا تو میری ہی جان پر رنج گذریگا مین نے اپنا رنج اختیار کیا پھر تین دنکے بعد حضرت ابراہیم کا انتقال ہوا پھر جب حضرت امام حسین پیغمبر خدا کی خدمت مین آتے آپ بوسے لیتے تھے اور فرماتے تھے اَهْلاً وَّمَرْحَبًا بِمَا فَدَيْتُهُ بِابْنِي یعنے مرحبا ایسے کو کہ فدا کیا مین نے اُسپر بیٹا اپنا اور کشف المحجوب مین لکھا ہی کہ ایک دن حضرت عمر پیغمبر خدا کی خدمت مین گئے دیکھا کہ جناب امام حسینؑ آپکی پیٹھ پر سوار ہین اور حضرت ایک ڈوری دہن مبارک مین لیے ہین کہ سرا اُسکا باگ کی طرح جناب امام حسینؓ کے ہاتھ مین ہی جناب امام حسینؓ ہانکتے ہین اور آپ زانو کے بل چلتے ہین اور حضرت عمر نے عرض کی کیا اچھی سواری ہی حضرت نے فرمایا اور کیا خوب سوار ہی اور جناب امام حسینؓ بہت خوبصورت اور نہایت باجمال تھے چہرہ مبارک ایسا روشن تھا کہ اگر اندھیرے مین بیٹھے ہوتے تو پیشانی اور چہرے کی چمک سے صاف معلوم ہوجاتے تھے اور آپ تیسرے امام ہین دوازدہ امام مین سے اور جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب کے دوسرے خلیفہ ہین اور ایسے حقائق اور معارف آپ سے منقول ہین ایک شخص نے آپ سے سوال کیا کہ بندگی کیا ہی آپ نے فرمایا کہ بندہ وہی ہی کہ اپنے اختیار کو چھوڑ دے کشف المحجوب مین لکھا ہی کہ ایک دن ایک شخص جناب امام حسینؓ کی خدمت مین آیا اور عرض کی کہ بہت درماندہ اور محتاج ہون اور عیال واطفال رکھتا ہون آپ نے اُسے ٹھہرایا اتنے مین پانچ توڑے دینارون کے معاویۃ بن ابی سفیان نے بھیجے امام نے پانچون

تو ڑے اُس فقیر کو عنایت کیے اور عذر کیا کہ مجھے انتظار مین بہت تکلیف ہوئی اور فصل الخطاب مین لکھا ہی کہ ایک دن آپ مہمانون کے ساتھ کھانا کھانے کو بیٹھے خادمہ آش گرما گرم کاسے مین بھرا ہوا مجلس مین لائی اتفاقاً اُسکا پانون کپکپایا اور کاسہ آپکے سر مبارک پر گر کر ٹوٹ گیا امام نے تادیب کی نظر سے اُسکی طرف دیکھا اُسنے کہا والکاظمین الغیظ امام نے فرمایا مین نے غصہ روکا اُسنے کہا والعافین عن الناس آپ نے فرمایا مین نے معاف کیا اُسنے کہا واللہ یحب المحسنین آپنے فرمایا تجھے مین نے اللہ کی راہ مین آزاد کیا

یزید کا جناب امام حسینؑ سے بیعت طلب کرنا اور امام کا مکہ معظمہ کو سدھارنا اور حضرت مسلم بن عقیل کو کوفے کی طرف بھیجنا اور اُنکا شہید ہونا

بیان اُسکا بطریق اجمال یہ ہی کہ سنہ ساٹھ ہجری مین آٹھ دن رجب کے باقی تھے کہ معاویہ بن ابی سفیان نے انتقال کیا اور یزید بن معاویہ تمام ممالک اسلام پر مسلط ہوا اور ولید بن عقبہ کو کہ مدینے کا حاکم تھا لکھا کہ میری بیعت امام حسینؑ وغیرہ عمائد مدینے سے لے ولید نے آپکو طلب کیا جناب امام حسینؑ تیس جوان مسلح ہمراہ لیکر تشریف لیگئے اُسنے حکم سُنایا امام نے فرمایا کل مسجد مین جب معاویہ بن ابی سفیان کی وفات اور یزید کی سلطنت کی خبر لوگون کو سُناوینگے اُسوقت جو مصلحت ہوگی عمل مین آئیگی ولید چپ رہا مروان نے کہا ابھی انھین روکنا مناسب ہی پھر قابو نہ ملیگا امام نے افروختہ ہوکر فرمایا جو میری طرف قصد کریگا زمین کو خون سے تر کردونگا اور اُٹھکے چلے آئے اور شب کو روضۂ منورۂ حضرت خیر البشر مین بسر کی حضرت کو خواب مین دیکھا کہ آپ نے سینے سے لگایا اور فرمایا کہ عنقریب تم لب تشنہ شہید ہوگے اور بہشت مین بڑے درجے ہین کہ بدون شہادت کے انھین پا نہین سکتے امام بیدار ہوے اور سامان سفر طیار کیا اور چوتھی تاریخ شعبان کی مع اہل وعیال اور خدام اور موالی کے مکہ معظمہ کو کوچ کیا وہان پہونچکر بقیہ شعبان اور تمام رمضان اور شوال اور ذیقعدہ امن وامان سے رہے اور کوفے کے لوگ معاویہ بن ابی سفیان کے زمانے سے ہمیشہ آپکو طلب خلافت اور خروج کی تحریض کیا کرتے تھے لیکن آپ اُنکے قول اور فعل پر اعتماد نکرتے تھے جب اُنھون نے یزید کی سلطنت اور آپ سے بیعت طلب کرنا اور آپکا انکار کرنا اور مکے مین تشریف لانا سُنا متواتر عرائض آپکی طلب مین لکھے اور قیس بن عمرو اور محمد بن عمیر وغیرہ رئیسان کوفہ نے انواع واقسام کے عہد اور پیمان اطاعت اور جانفشانی کے اپنے عرائض مین مندرج کیے امام نے احتیاطاً اول مسلم بن عقیل بن ابی طالب کو بھیجا لوگون کے کوفے کی طرف روانہ کیا روضۃ الصفا مین ہے

لکھا ہو کہ حضرت مسلم مدینہ منورہ کی راہ سے چلے اور حرم نبوی مین پہونچکر مسجد شریف مین دوگانہ ادا کرکے دو راہبر بنی قیس بن غیلان سے ساتھ لیکر دترہ کی راہ چھوڑکر شبا شب آگے بڑھے راہبر اندھیری رات مین راہ بھٹکے دن کو تمازت آفتاب اور نایابی آب سے کمال تکلیف اُٹھائی آخر اُن راہبرون نے ایک راہ بتائی کہ ادھر سے چلے جاؤ اور دونون کہ جان لب رسیدہ تھے ہلاک ہوے حضرت مسلم نے وہ مصائب جناب امام کی خدمت مین لکھے اور یہ بھی لکھا کہ آثار سے یہ سفر نامبارک معلوم ہوتا ہو اگر ارشاد ہو پلٹ آؤن کسی اور کو اس کام پر مامور فرمایئے امام نے لکھ بھیجا کہ ایسے خیالات علامت جبن اور بزدلی کے ہین ہمت بلند کرو اور جس کام پر مامور ہوا انجام دو مسلم مطابق حکم محکم کے کوفہ کو روانہ ہوے وہان پہونچکر مختار بن ابی عبیدہ کے گھر مین اُترے خلقت جمع ہوئی حضرت مسلم نے جناب امام کا نامہ سُنایا بارہ ہزار مرد سے زیادہ نے امام عالی مقام کی بیعت حضرت مسلم کے ہاتھ پر کی یہ خبر نعمان بن بشیر صحابی کو کہ حاکم کوفہ تھے پہونچی اُنھون نے ظاہر مین لوگون کو دھمکایا پر فقط دھمکی پر ٹالا اور کچھ تعرض نکیا پھر مسلم بن یزید حضرمی اور عمارہ بن ولید بن عقبہ نے یزید کو یہ خبر لکھ بھیجی یزید نے سرجون رومی کی صلاح سے کہ اُسکا وزیر تھا نعمان بن بشیر کو معزول اور عبید اللہ بن زیاد کو کہ بصرہ کا حاکم تھا کوفہ پر مامور کیا ابن زیاد بصرہ سے کوفہ مین آیا اور اُن دنون جناب امام حسینؑ کی آمد آمد کی خبر کوفہ مین مشہور تھی اسلیے بھیس بدلا سیاہ عمامہ باندھا اور چادر اوڑھی اور بصرہ کی راہ کترا کر حجاز کی راہ سے رات کو کوفہ مین داخل ہوا اور دھوکا دیکر اپنے تئین جناب امام حسینؑ ظاہر کیا اہل کوفہ سمجھے کہ امام عالیمقام تشریف لائے استقبال کو نکلے اندھیری رات مین امام کے دھوکے سے اُسے سلام کیا اور کہا مَرْحَبًا یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ قَدِمْتَ خَیْرَ مَقْدَمٍ یعنی خوب آئے آپ اے فرزند پیغمبر خدا کے آپکا آنا مبارک ہوا ابن زیاد کیا د چپکا رہا یہانتک کہ حاکم نشین مکان مین داخل ہو گیا اُسوقت سبکو رخصت کر دیا اور صبح کو اکابر کوفہ کو جمع کرکے اپنی حکومت کا فرمان سُنایا اور سبکو بہت دھمکایا اور یزید کی مخالفت سے ڈرایا اور حیلہ اور فریب سے مسلم کی جماعت کو توڑ دیا مسلم مضطر ہوے اور ہانی بن عروہ کے گھر مین چھپ رہے ابن زیاد نے محمد بن اشعث کو کچھ لوگ لیکر بھیجا ہانی کو پکڑ لائے پھر ہانی اور تمام رئیسان کوفہ کو اپنے پاس قید کیا یہ خبر حضرت مسلم کو پہونچی اُنھون نے بلوہ کیا قریب چالیس ہزار آدمی کے جمع ہوے اور مکان حاکم نشین کا گھیر لیا تب ابن زیاد نے رئیسان کوفہ کثیر بن شہاب اور محمد بن اشعث اور شبث بن ربعی اور شمر ذی الجوشن وغیرہ کو حکم دیا کہ انکو فہمایش کرکے ٹالدو اُنھون نے سمجھا کر سبکو تتر بتر کر دیا شام تک پانچسو آدمی رہ گئے جب اندھیرا ہوا

وہ بھی چلدیے اور حضرت مسلم اکیلے رہ گئے جب حضرت مسلم نے اُس گروہ کوفی لایونی کی بیوفائی اور جو فروشی گندم نمائی کا یہ انجام دیکھا ناچار وہ بھی چل کھڑے ہوے راہ مین ایک عورت کے گھر پہونچے اُس سے پانی مانگا اُسنے پلایا اور گھر مین چھپا رکھا اتفاقاً اُس عورت کا بیٹا محمد بن اشعث کا چیلہ تھا اُسنے اپنے آقا کو یہ خبر پہونچائی اُسنے ابن زیاد کو سُنائی ابن زیاد نے عمرو بن حریث کوتوال شہر اور محمد بن اشعث کو مع تین سو سپاہی کے بھیجا اُنھون نے آکر وہ گھر گھیر لیا تب حضرت مسلم تلوار لیکر باہر نکلے اور خوب ہتھیار کیا اور بہت لوگونکو فی النار کیا آخر زخمی ہوکر گرے دشمنون نے گرفتار کیا اور ایک روایت مین ہے کہ بعد زخمی ہونے کے محمد بن اشعث نے امان دی پھر ابن زیاد کے پاس لیگئے جب حضرت مسلم آیہ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ پڑھتے ہوے ابن زیاد کے مکان مین جانے لگے سپاہیون نے کہ پہلے سے حاکم کے اشارے پر لگے تھے آپ کو شہید کیا یہ حادثہ تیسری تاریخ ذالحجہ کی سنہ ساٹھ ہجری مین واقع ہوا پھر ابن زیاد نے ہانی کو سولی دیا اور دونون کے سر یزید کے پاس بھیجدیے اور حضرت مسلم کے ہمراہ محمد اور ابراہیم دونون صاحبزادے اُنکے کوفہ مین آئے تھے اُن معصومون پر یہ مصیبت گذری کہ روضۃ الشہداء وغیرہ مین لکھا ہے کہ جب حضرت مسلم شہید ہوے تو قاضی شریح نے کہ کوفہ کے قاضی تھے اُن دونون معصومون کو کہ سات آٹھ برس کا سن و سال اُنکا تھا زادراہ دیکر مدینے کی طرف روانہ کیا قضاے الٰہی سے وہ راہ بھٹک گئے اور کوتوال کے ہاتھ لگے اُسنے اُنھین قید کیا داروغہ محبس نے رحم کھا کر دوسری شب اُنھین قیدخانے سے نکال کر قادسیہ کی راہ پر پہونچادیا تقدیر سے اُس رات کو بھی راہ بھٹک گئے جب دن ہوا ایک درخت کے کول مین بیٹھ رہے اتفاقاً ایک لونڈی نے دیکھا اپنے گھر لے گئی بی بی اُسکی دیکھکر خوش ہوئی اور لونڈی کو آزاد کیا رات کو خاوند اُسکا کہ نام اُسکا حارث بن عروہ تھا گھر مین آیا اور کہنے لگا کہ ابن زیاد نے حکم دیا ہے کہ جو مسلم کے لڑکونکو پکڑ لاوے اُسے انعام دونگا اِسلیے مین آج تمام دن اُنکی تلاش مین سرگردان رہا اور گھوڑا ماندہ ہوگیا عورت نے اُسکے خوف سے لڑکونکو چھپا رکھا اور نہ بتایا پھر اُسنے کھانا کھایا اور سو رہا حسب تقدیر شب کو لڑکون نے خواب دیکھا اور رو اُٹھے اور حارث جاگ پڑا اور اُنھین دیکھا اور پہچانا اور مضبوط باندھا اور دروازے مین قفل لگایا صبح دونونکو گھوڑے پر بٹھایا لے چلا اُسکی بی بی روتی ہوئی پیچھے دوڑی اور بیٹا اور غلام اُسکا بھی آکر اس بی بی کی تائید کرنے لگے اُس شقی نے بیٹے اور غلام کو قتل کیا اور دونون معصومون کا سر کاٹ کر توبڑے مین رکھ لیا اور ابن زیاد کے پاس لے گیا اُسنے کہا اِنھین کیون قتل کیا کہا لوگون کے خوف سے ابن زیاد نے

کہا کیوں زندہ نہ لے آیا اور مجھے خبر نہ کی وہ جواب میں عاجز رہا پھر ابن زیاد نے اسے بھی قتل کیا

تشریف لیجانا جناب سید الشہدا کا مع اہلبیت طہارت کے کوفے کی طرف اور شہادت پانا میدان کربلا میں

جب حضرت مسلم نے کوفہ میں اکثر خلائق سے اطاعت امام عالیمقام کی بیعت لی اور روز بروز رجوعات خلق زیادہ تر ہونے لگی تب یہ حال مفصل جناب امام کی خدمت میں لکھا اور آپکے تشریف لانے کی استدعا کی امام ذو الاحترام نے بعد دریافت حقیقت حال کے کوفہ کی طرف عزیمت مصمم کی اور عزیزوں اور رفیقوں کو سامان سفر کی تیاری کے لیے فراخور حال نقد و جنس عطا فرمایا اور مخدرات حجاب عصمت کے واسطے محمل آراستہ کیے جب سارا سامان درست ہوا اور چلنے کی تیاری ہوئی یہ خبر شہر میں پھیلی عبد اللہ بن عباس نے سنا آئے اور منع کیا اور کوفیوں کے مکر اور فریب اور بد عہدیاں اور آپکے والد ماجد کو شہید کرنا اور جناب امام حسن سے دغا کرنا سب مفصل بیان کیا آپنے پذیرا نہ کیا اہل و عیال کے لیجانے کو روکا آپ نے وہ بھی نہ مانا تب ابن عباس نے رو کر کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ اپنی عورتوں میں شہید ہونگے جیسے حضرت عثمان شہید ہوئے آپنے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو خواب میں دیکھا حضرت نے مجھے ایک حکم کیا ہے میں آپکے حکم کو بجا لاؤں اور رضا آنکی اللہ کی رضا ہے وہ اپنے ملک میں تصرف کرتا ہے جو چاہتا ہے اور اسی طرح عبد اللہ بن زبیر نے منع کیا آپ نے فرمایا کہ میں نے پیغمبر خدا صلعم سے سنا ہے کہ ایک مینڈھے کے سبب سے مکہ میں خونریزی ہوگی میں وہ مینڈھا نہ ہونگا اسی طرح ابو سعید خدری اور ابو واقد لیثی اور جابر انصاری وغیرہ نے سمجھایا لیکن آپ نے عزیمت پر اصرار فرمایا محمد بن حنیفہ نے کہ آپ کے علاتی بھائی تھے یہ حال سنا اتنا روئے کہ منہ دھونیکا طشت بھر گیا اور تمام مکہ کے لوگوں کو رنج اور غم ہوا پھر آپ نے آٹھویں تاریخ ذیحجہ کی کہ یوم ترویہ کہلاتا ہے خواہ تیسری تاریخ کہ حضرت مسلم کی شہادت کا دن تھا مع اہل و عیال اور عزیزوں اور رفیقوں کے کہ ان میں ستر سوار تھے اور باقی پیادے تھے کوفے کی طرف کوچ کیا اور ایک روایت میں ہے کہ آپ کے اہل بیت اور اصحاب اور موالی سے بیاسی مرد آپ کے ہمراہ تھے اور جس وقت آپ نے کوچ کیا عمرو بن سعد نے کہ مکے کا حاکم تھا سپاہی بھیجے کہ آپکو پھیر لاویں امام عالی مقام نے پھر جانے سے انکار کیا قریب تھا کہ فساد ہو تا کہ فتنہ سے ڈرا اور لوگوں کو بلوا لیا آپ نے آگے کوچ کیا جب موضع بطن رملہ میں پہونچے ایک نامہ اپنی روانگی کے مضمون کا اہل کوفہ کے نام لکھکر روانہ کیا قاصد قادسیہ میں پکڑا گیا وہاں سے حصین بن نمیر نے اسے کوفے میں پہونچایا ابن زیاد نے اسے قتل کیا اور شعبی سے روایت ہے حضرت عبد اللہ بن عمر

مدینے مین آئے تھے اتنے مین سُنا کہ جناب امام حسین علیہ السلام نے عراق کی طرف کوچ کیا تب ابن عمرؓ وہان سے
چلے اور موضع ربذہ سے دو منزل اُدھر امام انام سے جا ملے اور سمجھایا کہ حق تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو دنیا اور
آخرت مین مختار کیا تھا آپ نے آخرت اختیار کی اور دنیا نہ چاہی اور آپ حضرت صلعم کے جگر پارے ہین اللہ
تم مین سے کسی کو کبھی دنیا نہ ملیگی اور اللہ نے اُسے تمسے باز نہین رکھا مگر تمھاری بہتری کے لیے مناسب ہی
کہ آپ پھر چلین جناب امامؑ نے انکار کیا تب ابن عمرؓ گلے لگ کر ملے اور کہا کہ تمھین اللہ کے سپرد کرتا ہون ای
شہید ہونے والے اور تحقیق یہ ہی کہ پہلے حضرت عبداللہ بن عمر آپکی خدمت مین پہونچے بعد اُسکے آپ منزل
بمنزل کوچ کرتے ہوے بطن رملہ مین تشریف لائے اور عبداللہ بن یقطین کے ہاتھ کہ آپکے دودھ شریکی
بھائی تھے کوفیون کے نام نامہ بھیجا اور اس عرصہ مین ابن زیاد نے آپکی آمد کی خبر سنکر حصین بن نمیر کو
مع فوج کے روانہ کیا تھا اُسنے قادسیہ کے گرد و پیش کی راہین روکین تھین اس سے حضرت عبداللہ بن
یقطین پکڑے گئے آخر ابن زیاد نے شہید کیا الغرض جب آپ بطن رملہ سے آگے بڑھے زہیر بن قیس بجلی
کہ حج سے پھرے تھے آپ کو ملے اور اہل و عیال کو چھوڑ کر ہمراہ ہوے جب منزل ثعلبیہ مین پہونچے بکر اسدی
کوفہ سے آتا تھا اُسنے عبیداللہ بن زیاد کا کوفے مین آنا اور کوفیون کا اُس سے ملجانا اور حضرت مسلم بن
عقیل اور ہانی کا شہادت پانا مفصل عرض کیا تب لوگون نے مراجعت کی صلاح دی آپنے چاہا کہ پلٹ چلین
حضرت مسلمؑ کے بھائیون نے کہا کہ واللہ ہم جب تک بدلا نہ لینگے یا مارے نہ جائینگے نہ پلٹین گے امام نے فرمایا
تمھارے بعد زندگی بے لطف ہی پھر جو لوگ طمع دنیا سے ہمراہ ہوے تھے متفرق ہوگئے اور رفیق اور عزیز
باقی رہ گئے اور آپ نے آگے کوچ کیا پھر فرزدق شاعر آپ کو ملا اور کوفیون کی بیوفائی اور حضرت مسلمؑ کی
شہادت مفصل عرض کی آپ چشم پُر آب ہوے اور فرمایا ۔ فَإِنْ تَكُنِ الدُّنْيَا تُعَدُّ نَفِيسَةً ۔ فَدَارُ ثَوَابِ اللّٰهِ
أَعْلٰى وَأَنْبَلُ ۔ وَإِنْ تَكُنِ الْأَبْدَانُ لِلْمَوْتِ أُنْشِئَتْ ۔ فَقَتْلُ امْرِءٍ بِالسَّيْفِ فِي اللّٰهِ أَفْضَلُ ۔ پھر آگے بڑھے
جب زبالہ مین پہونچے عبداللہ بن یقطین کی شہادت کی خبر سُنی بہت افسوس کیا اور آگے بڑھے جب دو منزل
کوفے سے رہے حر بن یزید ریاحی ہزار سوار کی جمعیت سے حسب الحکم ابن زیاد کے آپہونچے اور عرض کی کہ
ابن زیاد نے مجھے حکم دیا ہی کہ آپ کو اُسکے پاس لے چلون اور واللہ مین مجبور ہون امام نے فرمایا کہ مین نے
اہل کوفے کے اصرار سے ادھر کا قصد کیا اور تم بھی اہل کوفہ ہو اگر تم اپنے عہد پر قائم رہو تو مین تمھارے شہر
مین چلونگا نہین تو پلٹ جاؤنگا پھر اہل کوفہ کے خطوط دکھلائے حر نے قسم کھائی کہ مجھے اسکی خبر نہین اور کہا

کہ اب مین آپکو چھوڑ نہین سکتا جب تک ابن زیاد کے پاس نہ لیجاؤن پھر آپ نے چاہا کہ کسی گانؤن کے قریب پانی کے متصل اُترین حُر نے نہ مانا ناچار امام عالی مقام راہ سے ہٹ کر دوسری تاریخ محرم کی ۶۱؁ھ ہجری مین میدان بے آب و گیاہ مین اُترے اور لوگون سے اُسکا نام پوچھا عرض کی کہ کربلا کہتے ہین فرمایا یہ کرب و بلا کا مقام ہی ترجمہ طبری مین لکھا ہی کہ حضرت امام حسینؑ کربلا مین پہونچے حُر نے بطریق خیرخواہی عرض کی کہ فوجین متواتر چلی آتی ہین آپ شباشب کسی سمت کو کوچ کر جائیے حضرت نے شب کو کوچ کیا اور تمام شب قطع مسافت کی اور تقدیر سے صبح کو دیکھا کہ وُہی میدان کربلا ہی اور بعضی روایت مین ہی کہ سات دن برابر یون ہی اتفاق ہوا آخر یہ نوبت پہونچی کہ اونٹون کو مارتے تھے اور وہ جگہ سے نہ ہلتے تھے اور جہان میخ گاڑتے تھے یا لکڑی توڑتے تھے وہان سے خون نکلتا تھا تب آپ نے فرمایا معلوم ہوا کہ یہی مقتل ہمارا ہی الغرض جب آپ نے کربلا مین نزول فرمایا ابن زیاد کا خط بیعت یزید کی طلب مین آپ کی خدمت مین آیا آپنے پڑھکر پھینک دیا اور فرمایا کہ میرے پاس اسکا جواب نہین ہی ابن زیاد سُنکر غیظ مین آیا اور فوج جمع کی اور عمر بن سعد کو کہ حکومت رے یعنے ولایت خراسان کی امارت اُسے دی اِس مہم کا سردار کیا ابن سعد نے جناب امامؑ کے مقابلے سے انکار کیا اُسنے کہا یا فوج لے کر جا یا حکومت رے سے باز آ اور اپنے گھر بیٹھ رہ اُسنے باغواے شیطانی دنیا کو اختیار کیا اور فوج لے کر کربلا مین آیا پھر آپ کی خدمت مین کہلا بھیجا کہ آپ کیون تشریف لائے ہین آپ نے فرمایا کوفیون کی طلب سے آیا تھا جب اُنکی بیوفائی معلوم ہوئی چاہا کہ پلٹ جاؤن حُر نے روک رکھا ہی تو اگر قرابت کا پاس کرے اور مزاحمت سے باز رہے تو وطن کو چلا جاؤن ابن سعد نے ابن زیاد کو اِسکی اطلاع کی اُسنے سوا بیعت یزید کے پذیرا نہ کیا اور شمر ذی الجوشن اور شیث بن ربعی وغیرہ اشقیا کو فوجین لے کر بھیجا اور پانی بند کرنے اور ہر طرح کی اذیت دینے کا حکم دیا اور برابر فوج پر فوج بھیجتا چلا جاتا تھا یہان تک کہ بائیس۲۲ ہزار سوار و پیادے جمع ہوے اور دریاے فرات کے کنارے اُترے اور آپکے لوگون کو پانی لینے سے مانع ہوے اور اکثر اُن مین وہی لوگ تھے جنھون نے عرائض لکھکر اور عہد و پیمان کرکے آپ کو مکے سے بلوایا تھا اور حضرت مسلمؑ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی روایت ہی کہ جب امام عالی مقام نے دیکھا یہ لوگ بیوفائی پر مُصر ہین اور اب لڑائی سے چارہ نہین تب آپ نے خیمے گاہ کے گرد کھائی کھُدوائی اور ایک راہ رکھی اور اُس کھائی مین آگ جلادی تھی تاکوئی شقی وہان تک نہ جاسکے الغرض ساتوین تاریخ سے کوفیان بے ایمان نے آپ کے قافلے کو آب فرات سے روکا حضرت کے لشکر مین تلاطم پڑا اور العطش کا

غل مچا آپ نے حضرت عباسؓ کو تیس سوار اور بیس پیادے کی جمعیت سے بھیجا وہ اشقیا سے جنگ کر کے غالب
آکر مشکین بھر لائے آٹھوین تاریخ پھر پانی نہ رہا آپ نے ایک جگہ کو کھدوایا تھوڑی دور پر چشمہ نکلا سب سیراب
ہوے پھر خشک ہو گیا روایت ہی کہ جب پیاس سے لبون پر دم آگئے یزید ہمدانی حضرت کی اجازت سے
ابن سعد کے پاس گئے اور کہا وائے اس مسلمانی پر کہ کُتّے اور سور فرات کا پانی پیتین اور تو اہل بیت رسولؐ کو
اُس سے مانع آئے ابن سعد نے کہا سچ ہی پر حکومت رے کی مجھ سے چھوڑی نہین جاتی روایت ہے کہ جب
پیاس سے کسی کو طاقت بات کرنیکی نرہی جناب امام حسینؓ نے کچھ لوگ لیکر پانی لانیکو بھیجا یزید والون نے
پانی لینے نہ دیا اور حضرت عباسؓ کو زخمی اور ہمراہیون کو شہید کیا روایت ہی کہ آخر امام مظلوم نے ابن سعد کو
لکھ بھیجا کہ تین کام مین ایک کر یا مجھے چھوڑ دے کہ وطن کو جاؤن یا کسی اور ہی طرف جانے دے یا یزید کے پاس
بھیجدے ابن سعد نے یہ حال ابن زیاد کو لکھ بھیجا اُس مایۂ فساد نے ابن سعد کو دھمکا کر لکھ بھیجا کہ اگر امام حسینؑ یزید
کی بیعت کر لین تو بہتر نہین تو بیدرنگ قتل کر کہ مین نے تجکو لڑنے کو بھیجا ہی نہ صلح کرنیکو اور جو تو نے اس مین
سستی کی تو اپنی جگہ دوسرے کو پہونچا جان ابن سعد نے اس نامے کے دیکھتے ہی لشکر تیار کیا اور امام عالیمقام
کی خدمت مین کہلا بھیجا کہ مین نے ہر چند چاہا کہ آپ یزید کی بیعت کر لین اور مین آپکے خون مین مبتلا نہون پر
آپنے نہ مانا اب سرانجام لڑائی کا کیجیے آپ نے اُس روز ٹالا اور دوسرے روز پر حوالہ کیا روایت ہی کہ شب شہادت
کو امام عالیمقام نے خواب مین دیکھا کہ کتون نے آپ پر حملہ کیا اور ایک اُنمین کہ سپید داغ رکھتا تھا وہ زیادہ
تر آپ سے بھڑا اسکی تعبیر امامؑ نے یہ فرمائی کہ قاتل میرا سپید داغ رکھتا ہوگا اور ترجمۂ طبری مین لکھا ہی کہ آپنے
خواب مین دیکھا جناب رسالتمآب فرشتون کی جماعت کے ساتھ تشریف لائے ہین اور فرماتے ہین کہ
دشمن تیرے مارنے کے درپے ہین قیامت مین میری شفاعت سے محروم رہین گے اور عنقریب تو شہید ہوگا
بہشت تیرے لیے سجی جاتی ہی ماں باپ تیرے منتظر ہین پھر دست مبارک آپکے سینے پر پھیرا اور فرمایا
اَللّٰھُمَّ اَعْطِ الْحُسَیْنَ صَبْرًا وَّاَجْرًا یعنے الٰہی حسینؑ کو صبر دے اور اُسکا اجر عطا کر صبح کو کہ دسوین تاریخ
محرم کی تھی ابن سعد نے فوج تیار کی اور میدان مین آیا امام عرش مقام نرغۂ شیاطین لیام سے آگاہ ہوے
اور مسلح ہو کر باہر تشریف لائے اور شجاعان بنی ہاشم اور اصحاب اور موالی آپکے کمال شجاعت اور جلادت سے
ہمراہ رکاب سعادت انتساب ہوے اور حضرت عباسؓ اُس گروہ فلک شکوہ کے پیش پیش علم لیکر چلے جب
خیمہ گاہ سے باہر نکلے آپ پہلے اتمام حجت کے لیے اونٹ پر سوار ہو کر میدان معرکہ مین تشریف لائے اور اپنی

حقیقت کے دلائل اور بیچارگی اور مظلومی کا حال اور ظالمون کا مآل اور عہد شکنون کا وبال کمال فصاحت اور بلاغت
سے بیان فرمایا لیکن کسی سے سوا سرکشی اور بیحیائی کے جواب باصواب نہ پایا ناچار گھوڑے پر سوار ہوے اور مقابلہ
کا ارادہ کیا وابستگان رکاب کرامت انتساب نے عرض کی کہ جب تک ہم لوگ زندہ ہین آپکو مقابلہ کرنے نہ دینگے
پھر آپکے اصحاب وفا شعار ایک ایک نکلے اور دشمنون سے مقابل ہوکر صدہا کو واصلِ جہنم کیا آخر خود بھی سلسبیل
شہادت سے سیراب ہوے جب قریب پچاس جانباز وفاطراز کے شہید ہوچکے تب جناب سید الشہدا نے باواز بلند
ندا فرمائی کہ ہے کوئی فریاد پہونچنے والا ہماری فریاد کو اللہ کے واسطے ہے کوئی بچانے والا کہ بچائے حرم رسول اللہ
کو یہ آواز سنکر حُر بن یزید ریاحی گھوڑا بڑھا کر حاضر ہوے اور عرض کی کہ اے فرزند رسول اللہ مین نے پہلے آپ پر
فوج کشی کی تھی اب مین بھی آپکے گروہ مین آپہونچا ارشاد کیجیے کہ آپ پر فدا ہون اور قیامت مین آپکے جد
نامدار کی شفاعت پاؤن پھر حُر اور اُنکا بھائی اور بیٹا اور غلام آزاد چارون نے فوج اعدا پر حملہ کیا اور بہت
اشقیا کو تلوار کے گھاٹ اُتارا آخر کار موجۂ شہادت نے چارون کا بیڑا پار کیا پھر باقی اصحاب جان نثار
اور شیران نامدار اہل بیت اطہار ایک ایک رونق بخش میدان کارزار ہوے اور تیغ زنی اور دشمن کشی مین
غیرت دہ رستم و اسفندیار ہوے ہزارون اعدا طعمۂ شمشیر آبدار کیے اور صدہا صید اجل گرفتہ تیر و نیزہ سے
شکار کیے آخر رفتہ رفتہ جام شہادت سے سیراب اور چشمۂ کوثر و تسنیم سے کامیاب ہوے چنانچہ کتب مصائب
اور تواریخ مین اکثرون کا حال اور اُنکا نبرد و قتال مفصل مذکور ہے اس مختصر مین تبرکاً اُنکے اسامی کے ذکر پر
اکتفا کی روضۃ الصفا مین لکھا ہے کہ بہتر آدمی آپکے متعلقون سے معرکۂ کربلا مین شہید ہوے ظاہرا
متعلقون سے یہی لوگ مراد ہین کہ انھون سے یا سیکڑ کا نام مذکور ہوتا ہے

ذکر اسامی اصحاب شہادت مآب جناب سید الشہدا خاتم آل عبا علیہ وعلی آبائہ و ذریتہ و اصحابہ التحیۃ والثنا کا کہ معرکۂ کربلا مین راہ خدا مین فدا ہوے

مسلم بن عوسجہ اسدی سعید بن عبد اللہ حنفی بشیر بن عمر حضرمی بریر بن حضیر ہمدانی نعیم بن عجلان انصاری
زہیر بن قیس بجلی حبیب بن مظاہر اسدی عبد اللہ بن عمر کلبی ہلال بن نافع بجلی انس بن کاہل اسدی
قیس بن مسہر صیداوی عبد اللہ اور عبد الرحمن دو بیٹے عروہ بن حراق غفاری کے جون غلام آزاد
ابو ذر غفاری کا شبیب بن عبد اللہ نہشلی قاسط اور کردوس دو بیٹے زہیر تغلبی کے کنانہ بن عتیق
ضرغامہ بن مالک جوبر بن مالک عمر بن ضبیعہ ضبعی یزید بن ثبیط قیسی عبد اللہ اور عبید اللہ دو بیٹے

یزید بن ثبیط قیسی اسکے عامر بن مسلم قعیث بن عمرو نمری سالم غلام آزاد عامر بن مسلم کا سیف بن مالک زہیر
بن بشیر خثعمی بدر بن معقل بن جعفی حجاج بن مسروق جعفی بن حجاج اور اُنکا بیٹا مجمع بن عبداللہ عائذی عمار بن حسان
بن شریح طائی حبان بن حارث سلیمانی اسدی جندب بن حجر خولانی عمر ابن خالد صیداوی سعید غلام آزاد
اُنکا یزید بن زیاد بن مظاہر کندی طاہر غلام آزاد دین الحق خزاعی کا جبلہ بن علی شیبانی سالم کلبی غلام
آزاد بنی مدینہ کا اسلم بن کثیر بن اعرج ازدی زہیر بن سلیم ازدی قاسم بن حبیب ازدی عمرو بن جندب
حضرمی ابو ثمامہ عمر بن عبداللہ صائدی حنظلہ بن اسعد شیبانی عبدالرحمن بن عبداللہ بن کدن ارحبی
عمار بن ابی سلامہ عابس بن حبیب شاکری شوذب غلام آزاد شاکر کا شبیب بن حارث بن سریع
مالک بن سریع حر بن یزید ریاحی اور اُنکا بھائی اور بیٹا اور غلام آزاد اور سلیمان اور قارب پانچوں
غلام آزاد جناب سید الشہدا علیہ السلام کے

ذکر اسامی شہدا رعالی تبار اہلبیت اطہار کا کہ میدان کربلا مین شہید تیغ جفا ہوے

اس معرکہ مین عترت رسول مقبول سے حضرت عباسؓ اور حضرت عثمانؓ اور حضرت محمدؓ اور حضرت عبداللہؓ اور حضرت جعفرؓ اور حضرت عبیداللہؓ جناب امیر المومنینؑ کے صاحبزادے اور حضرت قاسمؓ اور حضرت عبداللہؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت ابوبکرؓ جناب امام حسنؑ کے جگر پارے اور حضرت علی اکبرؓ اور حضرت عبداللہؓ معروف علی اصغر جناب امام حسینؑ کے لخت جگر اور حضرت محمدؓ اور حضرت عونؓ عبداللہ بن جعفر طیار کے فرزند اور حضرت عبداللہ اور حضرت جعفرؓ اور حضرت عبدالرحمنؓ عقیل بن ابی طالب کے بیٹے اور حضرت عبداللہ حضرت مسلم بن عقیل کے لڑکے اور حضرت محمدؓ بن ابی سعد بن حضرت عقیل تشنہ زبان تفتہ جان کشتۂ تیغ و تیر و سنان ہوکر گلشن فردوس کو سدھارے اور صواعق مین لکھا ہو کہ حضرت سید الشہدا کے بھائی اور بھتیجے اور بیٹے اور حضرت جعفر طیار اور حضرت عقیل کی اولاد سب انیس نامدار معرکہ کربلا مین شہید ہوے اور بعضے اکیس کہتے ہین

تتمہ ذکر پر شور و شین شہادت جناب امیر المومنین امام حسین سلام اللہ علیہ و علی آبائہ کا

الغرض جب سارے اصحاب اور موالی اور تمام شجاعان اہل بیت عظام کہ ہر ایک رستم میدان قتال اور صاعقۂ آسمان جلال تھے اُس میدان قیامت سامان مین ہزارہا اعدا اور بے انتہا اشقیا کو فی النار کرکے تشنہ لبان العطش گویان کشتہ ہوکر بار الحیات شہادت سے زندۂ جاوید ہوے تب یکہ تاز میدان کربلا شیر بن شیر خدا جناب سید الشہدا بنفس نفیس معرکہ قتال مین تشریف لائے اور شمشیر آبدار میان سے

لیکر یہ رجز پڑھا اَنَا ابْنُ عَلِیٍّ خَیْرٌ مِنْ اٰلِ هَاشِمٍ + کَفَانِیْ بِهٰذَا مَفْخَرًا حِیْنَ اَفْخَرُ + وَجَدِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَکْرَمُ
مَنْ مَشٰی + وَنَحْنُ سِرَاجُ اللّٰهِ فِی الْاَرْضِ یُزْهَرُ + وَفَاطِمَةُ اُمِّیْ سُلَالَةُ اَحْمَدٍ + وَعَمِّیْ یُدْعٰی ذَی
الْجَنَاحَیْنِ جَعْفَرُ + وَفِیْنَا کِتَابُ اللّٰهِ اُنْزِلَ صَادِقًا + وَفِیْنَا الْهُدٰی وَالْوَحْیُ وَالْخَیْرُ یُذْکَرُ
پھر صف اعدا پر حملہ فرمایا اور جو مقابل ہوا قعر جہنم کو پہونچایا جسپر وار کیا ایک ہی ہاتھ مین فی النار کیا اور جدھر نگاہ پلٹی صف کی صف اُلٹی اتنے مین شمر ذی الجوشن شقی ایک ٹکڑی فوج کی لیکر آپ کے حرم سرا کے درمیان مین حائل ہوا جناب امامت مآب نے للکار کر فرمایا اے گروہ شیطان مین تم سے لڑتا ہون عورتین تو نہین لڑتین پھر حرم سرا سے تعرض کرنا تمھارا اچھا ہی شمر نے لوگون سے کہا کہ عورتون کی طرف نہ جاؤ انھین پر حملہ کرو پھر وہ شیاطین امام مظلوم کی طرف جھکے اور چارون طرف سے تیرون کی بوچھار اور نیزون کی مار شروع کی اور تمام جسم مبارک زخمون سے چور ہوا آخر وہ شیر بیشۂ کبریائی گھوڑے سے جدا ہوے پھر نضر بن خرشہ نے سر کاٹنے کا ارادہ کیا مگر ہیبت سے ہاتھ کپا تب خولی بن یزید اُترا اور سر انور کو جسم اطہر سے جدا کیا اور ایک روایت مین یون تفصیل ہی کہ ایک لعین کا تیر حضرت کے تالو سے پار ہوگیا تب آپ گھوڑے سے زمین پر گر پڑے اور شمر نے چہرۂ مبارک پر تلوار ماری جس سے روح مقدس گلشن فردوس کو سدھاری پھر سنان بن انس نخعی نے نیزہ مارا اور خولی بن یزید سر ہمایون فرکاٹنے کو اُترا اوسکے ہاتھ رعب سے کانپنے لگے تب بھائی اُسکا شبل بن یزید اُترا اور اُس ملعون نے سر نور آگین تن نازنین سے جدا کیا اور خولی کو دیا تحریر الشہادتین مین لکھا ہی اگرچہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے قتل مین بہت ملعون شریک تھے پر پرواز روح مبارک شمر کی تلوار اور سنان بن انس کے نیزہ لگنے کے ساتھ واقع ہوا اسی جہت سے یہ دونون قاتل مشہور ہین پھر وہ شیاطین حرم شریف مین گھسے اور بارہ صاحبزادے کہ اہل بیت نبوت سے ہمراہ تھے اور مخدرات حجاب عصمت کو اسیر کیا اور شمر اور ابن سعد کے حکم سے سوارون نے لاش کرامت پاش پر گھوڑے دوڑائے اور سر اعجاز گستر مع سرہاے شہداے نامدار اور مظلومان اہل بیت اطہار کے مطابق ایک روایت کے اُٹھتر سر تھے بشیر بن مالک اور خولی بن یزید کے ہمراہ ابن زیاد کے پاس بھیجدیے روایت ہی کہ جب کوفے مین پہونچے خلقت وہانکی دیکھکر رونے پیٹنے لگی جناب امام سجاد علیہ السلام نے بآواز حزین فرمایا کہ یہ لوگ ہمارے لیے نوحہ کرتے ہین پھر وہ کون تھے جنھون نے ہمین قتل کیا کہتے ہین کہ ابن سعد نے کربلا مین ایکدن مقام کرکے اپنے طرف کے کشتون کو دفن کیا اور شہیدون کی لاشین تین دن تک ویسی پڑی رہین تیسرے

ل یعنی مین بیٹا علی کا ہون کہ بہتر اولاد ہاشم سے ہی ۱۲ منہ کافی ہی مجھے اسکا فخر جب فخر کرون ۱۲ منہ اور نانا میرا رسول اللہ ہی بہتر انکا جو چلے عالم مین ۱۲ منہ اور ہم چراغ اللہ کے ہین زمین مین روشن ۱۲ منہ اور فاطمہ میری مان خلاصہ پیغمبر کی ۱۲ منہ اور چچا میرے جعفر ہین جو کہلاتے ہین صاحب دو بازو کے ۱۲ منہ اور ہم مین کتاب اللہ کی اتری سچی ۱۲ منہ اور ہم مین ہے ہدایت اور وحی اور نیکی مذکور ہوتی ہی ۱۲

دن فرات کے کنارے ایک گانوں ہی غاضریہ نام وہان کے لوگون نے کہ قبیلہ بنی اسد سے تھے جمع ہو کر جناب امام حسینؑ کو ایک قبر مین دفن کیا اور بنی ہاشم کو پائین آپکے ایک جا اور باقی گنج شہیدان کو ایک جا دفن کیا مگر حضرت عباسؑ کہ غاضریہ کی راہ پر جہان شہادت پائی تھی وہین دفن ہوے اور ابن زیاد بدنہاد شقاوت بنیاد نے اُن سرون کو کوفہ مین تشہیر کیا پھر مع اسیران اہلبیت طہارت کے شمر ذی الجوشن شقی کے ہمراہ دمشق مین یزید کے پاس بھیجا سر الشہادتین مین لکھا ہی کہ یزید نے اسیران اہل بیت اور سر مبارک جناب امام حسینؑ کو حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کے ہمراہ مدینہ طیبہ کو روانہ کیا اور تحریر الشہادتین مین مذکور ہی کہ سر مبارک کے دفن مین اختلاف ہی قرطبی نے لکھا ہی کہ صحیح تر یہ ہی کہ یزید نے سر اطہر کو مدینہ مین بھیجا اور تجہیز و تکفین کر کے بقیع مین حضرت فاطمہ علیہا السلام کے پہلو مین دفن کیا اور خلاصۃ الوفا مین لکھا ہی کہ جناب امام حسنؑ کے پہلو مین مدفون ہوا اور بعضی روایت مین ہی کہ یزید کے خزانے مین رہا آخر سلیمان بن عبد الملک نے اپنے عہد مین خوشبو لگا کر اور کفن دیکر نماز جنازہ پڑھکر مسلمانون کے مقبرے مین دفن کیا پر کسی روایت مین یہ نہین ثابت ہوا کہ کربلا مین آکے جسد مبارک کے پاس دفن ہوا اور واقعہ ہائلہ شہادت کا روز جمعہ عاشورے کے دن یعنی دسوین تاریخ محرم کی سنہ اکسٹھ ہجری مین واقع ہوا اور سن مبارک امام انام کا بروایت سر الشہادتین چھپن برس پانچ مہینے پانچ دن کا تھا اور صواعق وغیرہ مین مصرح ہی کہ جب امام عالی مقام کی شہادت ہوئی آسمان سے خون برسا اور دیوارین رنگین ہو گئین جیسے کسم سے رنگین ہون اور آسمان سیاہ ہو گیا اور سورج مین گہن اور دن کو ستارے جھلملاتے نظر آئے اور جو پتھر اُٹھایا اُسکے نیچے تازہ خون پایا اور یہ حال ہوا کہ لوگون نے جانا کہ قیامت آئی اور چھ مہینے تک آفاق عالم مین شفق کی سرخی رہی اور ایک اونٹنی لشکر اعدا مین ذبح ہوئی اُسکے منہ سے آگ نکلتی تھی اور جب پکی خون کا لوتھڑا ہو گیا اور سوا اسکے بہت آثار غضب الٰہی کے ظاہر ہوے اور جنات مرثیے پڑھتے تھے اُنمین سے ایک یہ تھا مَسَحَ الرَّسُوْلُ جَبِیْنَهٗ + فَلَهٗ بَرِیْقٌ فِی الْخُدُوْدِ + اَبَوَاهُ فِیْ عُلْیَا قُرَیْشٍ + وَجَدُّهٗ خَیْرُ الْجُدُوْدِ + اور بعضے جنات یہ مرثیہ پڑھتے تھے اَلَا یَا عَیْنُ فَانْهَمِلِیْ بِجَهْدٍ + وَمَنْ یَّبْکِیْ عَلَی الشُّهَدَاءِ بَعْدِیْ + وَعَلٰی رَهْطٍ تَقُوْدُهُمُ الْمَنَایَا + اِلٰی مُتَجَبِّرٍ فِیْ مُلْكِ عَبْدٍ + اور بعضے جن یہ پڑھتے تھے اُقْتُلِیْ حُسَیْنًا جَهْلًا + وَکَانَ حُسَیْنًا جَبَلًا + اور اس واقعہ ہائلہ کی خبر اول سے جناب خیر البشر کو وحی الٰہی سے دریافت ہو گئی تھی اور آپ نے بالاجمال بار بار ارشاد فرمایا تھا چنانچہ ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جبرئیل نے مجھ سے کہا کہ میرا بیٹا حسینؑ مارا جائیگا طف کی سرزمین مین یعنی کربلا مین اور دریا کی

بیٹی تھین کہ عشرۂ مبشرہ سے ہین جناب امام نے اُنکی شادی حضرت حسن مثنیٰ جناب امام حسنؓ کے صاحبزادے سے
کی تھی چنانچہ امام حسنؓ کی اولاد کے ذکر مین مذکور ہوا اور چھوٹی صاحبزادی کا نام حضرت سکینہ تھا وہ رباب کی
بیٹی اور حضرت عبداللہ شہید کی حقیقی بہن تھین جناب امام اُنسے اور اُنکی والدہ سے بہت محبت رکھتے تھے اُنکا
مصعب بن زبیر سے بیاہ ہوا نہایت جمیلہ فصیحہ بلیغہ تھین جب مصعب کو کوفیون نے شہید کیا حضرت سکینہ
کوفے کو گئین اہل کوفہ استقبال کو نکلے اُنھون نے فرمایا بُرا ہو تمھارا اے کوفے والو تمنے مجھے بچپن مین یتیم کیا
اور جوانی مین بیوہ کر دیا تاریخ ابن خلکان مین لکھا ہے کہ وفات اُنکی مدینے مین پنجشنبے کے دن پانچوین تاریخ
ربیع الاول کی ۱۱۷ سنہ ہجری مین ہوئی اور اسمار الرجال مشکوٰۃ مین ذخائر العقبیٰ سے لکھا ہے کہ امام حسینؓ
کی نو اولاد تھین چھ بیٹے اور تین بیٹیان اور منازل اثنا عشریہ مین تفصیل اُن چھ بیٹون کی مذکور ہے حضرت
علی اکبر اور حضرت علی اوسط مشہور بجناب امام زین العابدین اور حضرت علی اصغر اور حضرت عبداللہ اور حضرت
جعفر اور حضرت محمدؐ اور تاریخ معالم سے نقل کیا ہے کہ بعضون نے محمد کے عوض عمر ذکر کیا ہے اور اس قول سے
معلوم ہوتا ہے کہ علی اصغر اور ہی صاحبزادے تھے اور عبداللہ شہید معرکہ کربلا مین اور ہی تھے اور عمر بن حسین
کا ذکر اخبار الاحزان وغیرہ مین سید شریف مرتضےٰ سے یون نقل کیا ہے کہ اُنکا سن تقریباً گیارہ برس کا تھا
جب دمشق مین گئے ایک روز یزید نے اُنسے کہا کہ میرے بیٹے خالد سے کہ تمھارا ہمسن ہے کشتی لڑوگے اُنھون نے
فرمایا کہ کشتی نہ لڑونگا لیکن ایک چھُری مجھے دے اور ایک اُسے پھر دیکھ کیسا لڑتا ہون یزید پلید نے یہ شعر
پڑھا ؎ شِنْشِنَۃٌ اَعْرِفُهَا مِنْ اَخْزَم ✦ هَلْ یَلِدُ الْحَيَّةُ اِلَّا الْحَيَّةَ یعنے خصلت اور جبلت ہے کہ پہچانتا ہون
مین اخزم کی نہین پیدا ہوتا ہے سانپ سے مگر سانپ اور قول ثانی پر تیسری صاحبزادی جناب امام کی رقیہ
تھین اور بعضے فاطمہ صغرا کہتے ہین بعضون نے لکھا ہے کہ رقیہ نے شام مین اپنے پدر بزرگوار کو خواب مین
دیکھا اُسی شب کے بعد دن کو اُنکی وفات ہوئی اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

ذکر حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا

امام ابو حنیفہ عابد اور زاہد اور عارف اور خائف تھے ریاضت و مجاہدہ و خلوت و مشاہدہ اُنکا خارج از بیان ہے
احوال عبادت کا تو یہ ہے کہ حماد بن ابی سلیمان کہتے ہین کہ تمام رات عبادت مین صرف کرتے تھے روایت ہے
کہ اول نصف شب جاگتے تھے ایک روز راہ مین تشریف لیے جاتے تھے ایک آدمی نے کہا کہ یہ شخص تمام رات عبادت
کرتا ہے بعد اسکے ہمیشہ تمام رات عبادت کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ مین اللہ تعالیٰ سے شرماتا ہون کہ لوگ میری وہ توصیف

کرین جو مجھ مین نہ ہوا اور احوال زہد کا یہ تھا کہ روایت ہی ربیع ابن عاصم سے کہ بلایا میرے تئین یزید بن عمرو بن ہبیرہ نے بیچ مین ابو حنیفہ کو لیگیا پس یزید بن ہبیرہ انکو بیت المال سونپنے لگے ابو حنیفہ نے انکار کیا اُسنے بیس چابک مارے پس نظر کرو کہ کسطرح ولایت سے بھاگے اور عذاب کے متحمل ہوے چند اصحاب رسالت مآب صلعم کو آپنے دیکھا چنانچہ انس بن مالک و جابر بن عبد اللہ بن ادفی و وائلہ بن اشجع سے نقل ہی کہ عبد اللہ بن مبارک کے روبرو کسی نے ابو حنیفہ کو بہ بدی یاد کیا ابن مبارک نے کہا کہ تم ذکر کرتے ہو ایسے شخص کا کہ تمام دنیا اُسکی طرف متوجہ ہی اور وہ دنیا سے بھاگتا ہی امام ابو حنیفہ جب روضۂ مقدس مطہر پر جناب رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے حاضر ہوے السلام علیک یا سید المرسلین کہا جواب سے مشرف ہوے وعلیک السلام یا امام المسلمین محمد بن شجاع سے روایت ہی کہ امیر المومنین ابو جعفر عباسی نے دس ہزار درہم ابو حنیفہ کے پاس بھیجے انکو لیکر اپنے بیٹے سے کہا کہ ان درہمون کو رکھ چھوڑ جب مین مرجاؤن تو یہ روپے پھیر دیجیو اور کہیو کہ یہ تمھاری ودیعت ہی جو ابو حنیفہ کے پاس چھوڑی تھی روایت ہی کہ انکو خلیفہ نے ولایت قضا دینے کے واسطے بلایا فرمایا کہ مین لائق قضا کے نہین ہون پوچھا کس واسطے کہا کہ یہ بات میری اگر سچی ہی تو مین قضا کی صلاحیت نہین رکھتا اور سچ نہین تو جھوٹا بھی قاضی ہونے کے لائق نہین ہی شریک نخعی سے روایت ہی کہ ابو حنیفہ کثیر السکوت تھے بہت کم سخن تھے دائم الشکر تھے

ذکر حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی فضیلت کا

ذکر عبادت انکی کا یہ تھا کہ رات کو تین حصے کیے تھے ایک ثلث مین علم کی تکرار رہتی تھی اور ایک ثلث مین نماز پڑھتے تھے اور ایک ثلث مین آرام کرتے تھے ربیع سے روایت ہی کہ حضرت امام شافعی رمضان مین ساٹھ قرآن ختم کرتے تھے یہ سب نماز مین پڑھتے تھے حسین کرابی سے روایت ہی کہ مین کئی رات امام شافعی کے ساتھ رہا بقدر ثلث شب کے نماز پڑھتے تھے پچاس آیتین کبھی سو آیتین پڑھتے تھے جب پڑھتے آیات رحمت کو تو سوال کرتے تھے اللہ تعالیٰ سے رحمت کا واسطے اپنے اور سب مسلمانون کے اور جب گذرتے تھے آیات عذاب پر تو نجات چاہتے تھے واسطے اپنے اور جمیع مومنین کے گویا رجا اور خوف انکی ذات شریف مین جمع تھا اور فرمایا ہی امام شافعی نے کہ دس برس کی عمر سے مین نے سیر ہو کر نہین کھایا اسواسطے کہ سیری بدن کو ثقیل کرتی ہی اور دل کو سخت کرتی ہی اور سمجھ بوجھ کو زائل کرتی ہی اور نیند کو بڑھاتی ہی اور عبادت سے باز رکھتی ہی پس غور کیا چاہیے سیری کی آفتون کی حکمت بیان کرنے مین اور کوشش عبادت مین کہ جسکے واسطے سیری کو چھوڑا اور سربندگی کا

تقلیل طعام ہی اور فرمایا امام شافعی نے کہ نہین قسم کھائی مین نے کبھی نہ سچی نہ جھوٹی پس نظر کرنا چاہیے طرف
حرمت اور توقیر کرنے انکے نام خدا کے تئین اور یہ دلیل ہی اوپر کمال انکے کے جلال الٰہی پر کسی نے سوال کیا
حضرت امام شافعی سے ایک مسئلہ کا پس سکوت کیا اُس شخص نے پوچھا کسواسطے جواب نہین فرماتے کہا کہ
کہ مین سوچتا ہون کہ فضیلت میری سکوت مین ہی یا جواب مین اس بات پر غور کرنا چاہیے کہ کس درجہ پر
محافظت زبان کی کرتے تھے اور کلام اور سکوت انکا نہ تھا مگر واسطے حاصل کرنے فضیلت کے اور طلب ثواب
کے امام شافعی سے روایت ہی کہ ایک حکیم نے دوسرے حکیم کو لکھا کہ جب تجکو علم ملا تو مت آلودہ کر اس علم کو گناہون
کی ظلمت سے نہین تو باقی رہیگا پل صراط کی تاریکی مین حیرت سے اور اہل علم اپنے علم کے نور سے گذر جاینگے
عشرت سے فرمایا ہی امام شافعی نے جو کوئی دعوی حب دنیا اور حب خالق کا ایک دل مین رکھے وہ جھوٹا ہی
حمیدہ سے روایت ہی کہ امام نے بعضے والیان ملک کے ساتھ یمن کی طرف یمن پر کت حرکت کی تھی
وہان سے دس ہزار درم لیکر مکہ مین تشریف لائے تھے اور مکے سے باہر خیمہ استادہ کیا شام تک وہ سب
درہم دیکر مجروحان افلاس کے قلوب کا مرہم کیا ایکبار حمام مین تشریف لیگئے حمامی کو مال کثیر اور تشریف دیگئے
ایک روز بر سر سواری آپکے ہاتھ سے چابک زمین پر گر پڑا ایک شخص نے فورًا اُٹھا کر آپکو دیا اسکو پچاس دینار کا
انعام کیا سخاوت انکی بیان سے باہر ہی یہ سخاوت انکی زہد پر دلیل ظاہر ہی اسواسطے کہ محب دنیا امساک
کرتا ہی اور زاہد پاک باز دنیا کی تفریق سے اپنے دل کو پاک کرتا ہی دنیا جسکی نظرون مین حقیر ہی وہی فی الحقیقۃ
زاہد کبیر ہی اور شدت خوف خدا اس درجہ پر تھی کہ سفیان ابن عتبہ نے ایک روز حدیث خوف کی پڑھی حضرت
امام شافعی کو غش آیا لوگون نے سفیان سے عرض کی کہ اس حدیث نے محمد بن ادریس کی جان قبض کی
فرمایا اگر سچ ہی تو افضل زمانہ میرا ہی عبد اللہ بن محمد سے روایت ہی کہ مین بغداد مین نہر کے کنارے وضو کرتا تھا
اور امام شافعی عراق سے آئے اور فرمایا کہ اے غلام نیک کر وضو اپنا نیکی کریگا اللہ ساتھ تیرے دنیا و عقبیٰ مین
مین جلد وضو کرکے آپکے پیچھے گیا تب اُنھون نے ملتفت ہوکر فرمایا آیا کچھ حاجت ہی مین نے عرض کی سکھا تو مجکو وہ
علم جو اللہ نے تجکو سکھایا ہی فرمایا جان تو جو کوئی سچ بولیگا نجات پاویگا جو اپنے دین پر ڈریگا وہ ہلاکت سے سلامت
رہیگا اور جسمین تین خصلتین ہونگی اُسکا دین کامل ہوگا ایک جو دوسرے کو امر نیک کرے اور آپ بھی عمل کرے دوسرے
جو کار بد سے نہی کرے اور آپ بھی باز رہے تیسرے جو حدود اللہ کی حفاظت کرے یعنے جو اللہ نے حدین شرع مین
باندھی ہین اُنسے تجاوز نکرے اور جو دنیا سے زاہد رہا اور عاقبت مین راغب رہا اور اللہ سے سچا رہا تو وہ نجات پاویگا

کسی نے امام شافعیؒ سے پوچھا کہ ریا کیا ہی فرمایا کہ ریا ایک فتنہ ہی کہ ہوائے نفسانی نے علما کے دلون پر اور ان
آنکھون پر گرہ باندھی ہی اور نفس کی بدی سے اُسکا خیال کرتے ہین اسواسطے اپنے اعمال کا ابطال کرتے
ہین امام شافعیؒ نے فرمایا ہی جو شخص اپنے تئین نگاہ نہ رکھے اُسکو علم نفع نہ دیگا اور جو کوئی علم مین اللہ کی اطاعت
کریگا اُسپر اسرار آلٰہی کھلین گے اور امام غزالی نے یہ سب احوال لکھکر فرمایا کہ خلوصِ نیت امام شافعی کی اور بیریائی
اُنکی اس درجہ پر تھی کہ فرماتے تھے کہ مین دوست رکھتا ہون کہ لوگ میرے علم سے منتفع ہون اور میری طرف
وہ علم منسوب نہ ہو پس غور کیا چاہیے کہ آفت علم اور طلب شہرت اور اسم سے اس درجہ پر نفرت تھی کہ سوائے
وجہ اللہ کے دوسری طرف التفات نہ تھا اور اسی قسم کی وہ روایت ہی کہ امام شافعی نے فرمایا نہین کی مین نے
تکرار علم اور مناظرہ کسی سے مگر چاہتا تھا مین یہ بات کہ اُس سے خطا نہ ہو اور توفیق راست اُسکو خدائے
تعالیٰ دیوے اور چاہتا تھا کہ حق ظاہر ہو خواہ میری زبان سے خواہ طرف ثانی کی زبان سے اور جو
شخص کہ بروقت مناظرہ کے سخن حق مجھ سے قبول کرتا تھا تو اُسکی ہیبت سی میرے دل مین آتی تھی اور مین اُسکا
معتقد ہوتا تھا اور جو کوئی مکابرہ کرتا تھا یعنے واسطے حق چھپانے کے حجتین اُٹھاتا تھا وہ میری نظرون مین حقیر
ہوجاتا تھا اور امام احمد حنبلؒ سے روایت ہی کہ مین چالیس برس سے ہر نماز کے بعد امام شافعیؒ کے حق مین دعا
مانگتا ہون ایک روز اُنکے بیٹے نے کہا کہ ای بابا امام شافعی کون ہی جسکے واسطے تو ہمیشہ دعا مانگتا ہی امام احمدؒ
نے فرمایا ای بیٹے تھا شافعی آفتاب دنیا کا اور عافیت خلق کی اور نہین ہی دنیا مین کوئی شخص کہ دوات قلم واسطے
علم کے چھوئیگا مگر امام شافعی کی سنت اُسکی گردن پر ہوگی امام احمد حنبل تین لاکھ احادیث کے حافظ تھے باوجود
اس فضائل کے پھر امام شافعی کے شاگرد ہوے یہ تھوڑا سا احوال لکھا گیا مناقب اُنکے حد سے خارج ہین

ذکر حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی فضیلت کا

علم کی تعظیم مین نہایت مبالغہ کرتے تھے اور جب حدیث پڑھانے کو بیٹھتے تھے تو وضو کرکے خوشبو لگا کر کمال
وقار اور ہیبت سے بیٹھتے تھے اور فرماتے تھے کہ مین دوست رکھتا ہون کہ رسول اللہ صلعم کی حدیث کی
تعظیم کرون اور فرماتے تھے کہ علم ایک نور ہی کہ رکھتا ہی اُسکو اللہ تعالیٰ جہان چاہتا ہی اور انصاف اُنکا
مسائل مین ایسا تھا کہ امام شافعی سے روایت ہی کہ مین امام مالک کے پاس حاضر تھا کہ کسی نے اڑتالیس مسئلے پوچھے
بتیس مسئلون مین فرمایا لا ادری جس شخص کو للہیت نہین ہوتی اُسکا نفس کب قبول کرتا ہی جو اقرار کرے مین نہین
جانتا اسواسطے فرمایا ہی امام شافعی نے کہ جسوقت ذکر کیا جائے علما کا پس امام مالک نجم ہین اور نہین ہی کسیکا احسان

مجھپر زیادہ امام مالک سے اور زہد انکا اِس درجہ پر تھا امیر المومنین مہدی نے اُنسے پوچھا کہ تمھارا گھر ہی فرمایا
کہ نہین ہی لیکن مین نے ربیع بن ابی عبد الرحمن سے سُنا ہو کہ فرماتے تھے نسبت آدمی کے گھر اُسکا ہے
ہارون رشید نے پوچھا کہ تمھارا گھر اپنا ہو فرمایا نہین پس تین ہزار دینار دیے اور فرمایا کہ اِنسے گھر خرید
امام مالک نے وہ دینار خرچ نہ کیے ویسے ہی رکھ لیے جب ہارون رشید نے ارادہ مدینے سے چلنے کا کیا تب امام
مالک سے کہا کہ تم ہمارے ساتھ چلو مین لوگون کو تمھارے موطا پر عمل کرواؤنگا جیسا حضرت عثمان نے اپنے صحیح
کیے قرآن پر لوگون کو عمل کروایا اور دوسرے موقوف کیے کہا کہ موطا پر عمل کروانے کی تو کوئی سبیل نہین ہی اسواسطے
کہ اصحاب رسول اللہ صلعم کے ملکون مین متفرق ہوے ہین اور حدیثین پہونچائی ہین اور ہر اہل شہر کے پاس علم ہی
اور رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہو کہ مدینہ بہتر ہو واسطے لوگون کے اگر جائین اور مدینہ آدمی کی خبث کو ایسا
نکالتا ہو جیسے بھٹی مین لوہے کا میل اُترتا ہو اور وہ جو آپ کے دینار ہین سو حاضر ہین اگر مزاج چاہے تو
لیجاؤ یا چھوڑ جاؤ یعنے تو مدینہ کی مفارقت کی تکلیف دیتا ہو بسبب اِس مال کے اور مین مدینۃ الرسول کو کسی
چیز پر اختیار نہ کرونگا روایت ہو کہ جب انکا علم دنیا مین منتشر ہوا تو ہر طرف سے مال کثیر لوگ بھیجتے تھے اور امام
مالک سب چیز کو وجوہ خیر مین تصرف کرتے تھے اور امام مالک فرماتے تھے کہ نہ ہونا مال کا زہد نہین ہی زہد فراغت کرنا
قلب کا ہی محبتِ مال سے اسواسطے کہ حضرت سلیمان باوجود اِس سلطنت ہفت اقلیم کے زاہد تھے امام شافعی رحمۃ اللہ
علیہ سے نقل ہی کہ مین نے دروازے پر امام مالک کے خراسان کے بچھیرے اور مصر کے خچر دیکھے کہ اُنسے بہتر کہین نہ دیکھے
تھے مین نے امام مالک سے کہا کہ کیا خوب ہین یہ امام مالک نے کہا کہ یہ سب میری طرفسے تجکو ہدیہ ہی مین نے کہا کہ
اپنی سواری کے واسطے ایک رکھلو فرمایا کہ مین شرماتا ہون خدا سے کہ پامال کرون مین دابّے سے اس خاک کو
کہ قدمِ مبارک رسول اللہ صلعم کا اُسپر پڑا ہو نقل ہی کہ ایک روز ہارون رشید نے کہا کہ تم ہمارے یہان آیا کرو جو
ہمارے لڑکے تمسے موطا پڑھین امام مالک نے فرمایا کہ اعزا اللہ الامیر یہ علم تمھارے گھر سے نکلا ہی پس اگر تم عزت
دوگے تو عزیز ہوگا اور اگر تم ذلت دوگے تو ذلیل ہوگا اور علم آپ کسی کے پاس نہین جاتا علم کے پاس سب
آتے ہین ہارون رشید نے کہا سچ کہتے ہو اور بیٹون سے کہا کہ تم بھی مسجد مین لوگون کے ساتھ جا کر سُنا کرو

ذکر حضرت امامِ احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی فضیلت کا

تذکرۃ الاولیا مین مذکور ہی کہ بشر حافی کہتے ہین کہ امام احمد حنبل مین ایسی خصلت ہی کہ مجھ مین نہین کہ وجہ الحلال
آپ کھاتا ہی اور عیال کو بھی کھلاتا ہی سری سقطی رح سے مروی ہی کہ معتزلہ نے حاکم کوفہ کو ورغلا کر امام احمد حنبل کو

پکڑوا منگایا تا اُنسے قرآن کو مخلوق کہلاوین امام موصوف کے ہاتھ پانون باندھکر ہزار تازیانے مارے تا قرآن شریف کو مخلوق فرماوین آپ نے فرمایا قرآن مخلوق نہین ہی مین کیسے مخلوق کہون اس حالت مین ازار بند انکا کھل گیا ہاتھ تو بندھے تھے مگر غیب سے ایک ہاتھ پیدا ہوا اور ازار بند باندھ دیا جب یہ حال کرامت اُن دیکھا آپ کو چھوڑ دیا کہتے ہین کہ اسی صدمے سے وفات پائی نقل ہی کہ حضرت امام احمد حنبل کسی شہر مین وضو کرتے تھے دوسرا شخص اُس سے اوپر وضو کرتا تھا اُس شخص نے جی مین کہا شاید امام کو یہان میرے وضو کرنے سے کراہت آوے اِسلیے اُٹھکر حضرت کے زیر دست کر وضو کیا جب وہ مرگیا کسی نے خواب مین اُسے دیکھکر پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے تجھسے کیسا سلوک کیا اُسنے کہا ای یار کوئی سبب میری نجات کا نتھا مگر یہی کہ اُس روز امامِ احمدِ حنبلؒ کی حرمت دفع کراہیت کے باعث زیر دست بیٹھکر وضو کیا تھا وُہی سبب رستگاری کا ہوا کہتے ہین کہ آپ بغداد مین رہتے تھے مگر روٹی بغداد کی کبھی نہ کھائی اسواسطے کہ بغداد کو امیرالمؤمنین عمرؓ نے غازیون کے واسطے وقف کیا تھا موصل سے روٹی منگواکر کھاتے بیٹا اُنکا صالح نام ایک سال اصفہان مین قاضی تھا بزہد و صلاح آراستہ و بتقوی و فلاح پیراستہ صائم الدہر قائم اللیل تھا ایک دن سامنے روٹی رکھی ہوئی دیکھکر امامِ احمد حنبل نے فرمایا کہ آج روز کی ایسی روٹی نہین کیا سبب ہی کہ اسکی وضع بدلی ہی خادم نے کہا کہ آج کا خمیر آپ کے فرزند صالح کے گھر سے لائے تھے فرمایا وہ قاضی تھا اُسکے یہان کا خمیر مین نہ کھاؤنگا اس روٹی کو دروازے پر رکھو سائل جو آوے اُس سے کہدو کہ آٹا احمد کے گھر کا اور خمیر صالح کے گھر کا ہی اگر چاہو تو لو کہتے ہین کہ چالیس دن تک وہ روٹی دھری رہی کسی محتاج نے نہ لی آخرالامر وہ روٹی دریامین ڈال دی امام صاحب نے پوچھا کہ وہ روٹی کیا ہوئی عرض کی کہ دریامین ڈال دی حضرت امام نے جب سے مچھلی اُس دریا کی نہ کھائی منقول ہی کہ آپ سے جو کوئی مسئلہ معاملات کا پوچھتا تھا جواب دیتے تھے اور اگر مسئلہ حقائق کا پوچھتا بشر حافی کو حوالہ دیتے کسی نے پوچھا کہ رضا کے کیا معنے جواب دیا کہ اپنے سب کام خدا کو سونپنا پھر پوچھا محبت کے کیا معنے فرمایا کہ بشر حافی سے پوچھو پھر پوچھا کہ زہد کسے کہتے ہین فرمایا زہد کی تین قسم ہین ایک تو حرام کا ترک کرنا اور یہ زہد عوام ہی دوسرا زیاتی حلال کی ترک کرنا اور یہ زہد خاص ہی تیسرا اُس چیز کا ترک کرنا جو خدا کو بھلا دیوے اور یہ زہد عارفان ہی جب امام احمد حنبل قریب وفات کے پہونچے اُسی زخم سے کہ ذکر ہوا تب کچھ ہاتھ سے اشارہ کرکے فرماتے تھے ابھی نہین ابھی نہین فرزند نے پوچھا کہ اسوقت آپ یہ کیا فرماتے ہین کہا کہ

میرے سامنے شیطان کھڑا ہی اور ہاتھ مل مل کے افسوس کنان کہتا ہی کہ اے احمد تو اپنا ایمان میرے ہاتھ سے لے گیا تو مین اُسے جواب دیتا ہون کہ ابھی نہین ابھی نہین ابھی توچند انفاس باقی ہین اسے فرزند ابھی فریب شیطان اور سلب ایمان سے نڈر نہین ہون کہتے ہین کہ جب آپ نے انتقال فرمایا اُنکے جنازے پر ہزارہا پرندے آکر گرنے لگے اور بیتیا بیان دکھانے لگے یہ حالت دیکھکر چالیس ہزار گبر و ترسا و یہود مسلمان ہوے اور زُنار ین توڑ ڈالین اور پکار پکار کر بولے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ محمد رسُولُ اللہ محمد بن خزیمہ نے امام احمد حنبل کو بعد وفات کے خواب مین دیکھا پوچھا یا امام اللہ تعالےٰ سے تمھارا معاملہ کیسا بنا فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے افضال عمیم والطاف قدیم سے مجھے بخش دیا اور تاج کرامت کا میرے سر پر رکھا اور فرمایا کہ یہ اُسی کا بدلہ ہی جو تو نے میرے کلام کو مخلوق نہ کہا امام احمد حنبل کے مذہب کے لوگ کم تھے لیکن اُنکے ورع اور زہد کے احوال مشہور ہین اور کیمیاے سعادت اور احیاے العلوم اُنکی خوبی اور کمال سے بھری ہی اللہ تعالیٰ مسلمانون کو اُن لوگون کی پیروی کی توفیق دیوے آمین

خاتمۃ الطبع از جانب کارپردازان مطبع

بعد حمد خدا و نعت رسول دوسرا کے شائقان حالات صحیحہ و طالبان آثار منیفہ کو مژدۂ فرحت افزا کہ ان ایام سعادت آغاز و فیض انجام مین کتاب مستطاب مستغنی عن الاوصاف والالقاب عزیز ولہا موسوم بہ روضۃ الاصفیا معروف بہ قصص الانبیا مولفہ ماہر خبیر عالم تحریر شمع شبستان دانائی فروغ دیدۂ بینائی۔ دانائے علوم باطن و ظاہر جناب مولوی محمد طاہر حسین حضرت مولف نے معتبر کتب تواریخ مثل روضۃ الصفا و دیج الدرر و تفسیر مدارک و روضۃ الاحباب وغیرہم سے انتخاب کرکے احوال انبیا علیہم السلام و خلفاے راشدین و ائمہ اربعہ رضوان اللہ علیہم اجمعین زبان اُردو عام فہم مین لکھے ہین تاکہ کم مایگان علم بھی ایسے ایسے حالات صحیحہ خیر و برکت کے مطالعہ سے محروم نہ رہین۔ پس الحمد للہ والمنہ کہ یہ کتاب نایاب مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین بعالی ہمتی جناب منشی پراگ نرائن صاحب دام اقبالہ مالک مطبع موصوف بماہ اپریل ۱۸۹۹؁ء مطابق ماہ ذی الحجہ ۱۳۱۶؁ھ بار دوم حلیۂ طبع سے آراستہ و پیراستہ ہوکر مقبول خاص و عام ہوئی

نام کتاب	قیمت
مرغوب القلوب - مصنفۂ مولانا شمس الدین واضح قلم -	۱/
ایضاً - خفی قلم -	۳ پائی
زبدۃ المقامات - نفیس کتاب -	۱۲/
رسالہ رموز الحقیقۃ -	۶ پائی
مثنوی عطار - از شیخ فرید الدین عطار -	۳ پائی
مثنوی راحیہ مطبوعہ ۱۸۹۱ء کاغذ حنائی -	۳ پائی
می باید دید - قابل شنید از ملا محمد حسین -	۹ پائی
می باید پسندید - قابل دید مصنفۂ منشی رائے چند صاحب رئیس قصبہ سلطان پور -	۱/پ
مثنوی شاہ بو علی قلندر معروف -	۳ پائی
مثنوی شیخ بہلول - حکایات عارفانہ -	۱/
مثنوی مولانا روم - قدس سرہ مقبول عام چار مصرعہ محشی ہر شش دفتر مع تکملہ دفتر ہفتم کاغذ سفید و گلابی و حنائی -	عہ/پ
شرح مثنوی روم - از ملا بحر العلوم رح مقبول عام سہ جلد کامل -	صہ/پ
شرح مثنوی روم - از شاہ عبد اللطیف معروف بہ لطائف معنوی -	۸/
التاویل المحکم - فی متشابہ فصوص الحکم مصنفۂ مولوی محمد حسن امروہوی -	عشہ/پ
شرح مثنوی روم - از ملا محمد رضا معروف بہ مکاشفات رضوی -	۹/

نام کتاب	قیمت
جواہر غیبی - از حضرت مظفر علی شاہ اکبرآبادی بحث وحدت وجود و توحید صفات و تحقیق رسالت و مراتب علم و سلسلۂ طریقت کاغذ حنائی -	عہ/پ ۱۲/
شرح مثنوی مولانا روم کامل در دو جلد حامل المتن ہر شش دفتر از مولوی ولی محمد اکبرآبادی حامل المتن -	للعہ/پ
جواہر الاسرار شرح مثنوی مولانا روم - دفتر اول و دوم و سوم مصنفۂ حضرت مولانا حسین بن حسن سبزواری -	سے/پ
تذکرۃ اللہی - احوال شاہ مظفر علی قدس سرہ از مولانا ابو الحسن فرید آبادی -	۵/پ
فتوح الغیب مع شرح از حضرت غوث الاعظم جیلانی مع شرح فارسی از شاہ عبد الحق محدث دہلوی ارشادات فقر و تصوف دین -	۱۲/
دلیل العارفین - ملفوظات حضرت سلطان معین الدین چشتی جمع کردہ حضرت قطب الدین بختیار کاکی -	۲/
مثنوی می رنگ - از حضرت خواجہ خواجگان قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہ -	سہ/۹ پائی
مثنوی بزم وصال - معرفت کے مذاق میں عمدہ مثنوی -	۸/
رسالہ حق نما - از شاہزادہ دارا شکوہ مرحوم -	۹ پائی

نام کتاب	قیمت
مجموعہ نکات فقر - چار رسالہ نظم از مولوی مظہر علی العلائی -	۳/
لوائح جامی - از مولانا عبدالرحمن جامی -	۱/
کتب اخلاق و تصوف اردو	
جامع الاخلاق - ترجمہ اخلاق جلالی -	۵ روپیہ
تہذیب النفوس - از سید فخر الدین حسین -	۲/۳ روپیہ
باب دانش - مولفہ مولوی محمد کریم بخش -	۲/
اوقات عزیزی - از سید غلام حیدر خان -	۴/
ترجمہ عوارف المعارف کامل دو جلد ترجمہ مولانا ابوالحسن فرید آبادی -	[illegible]
گنجینہ دانش - ہوشمندی کی تعلیم از مولوی محمد کریم بخش -	[illegible] روپیہ
بستان تہذیب - جامع اخلاق و ادب مرتبہ نواب حاجی محمد عمر علی خان بہادر فیروز جنگ مطبوعہ نظامی -	۲ روپیہ
بحر الحقیقت - اصلاح نفس میں -	۲/
آبحیات - اخلاق و موعظت میں مصنفہ منشی کامتا پرشاد -	[illegible]
کیمیاے حکمت - حصہ اول بیان شرف علم و ادب -	۲/
نجات المومنین - ذکر کرامات حضرت شاہ نجابت اللہ مطبوعہ مطبع پٹیالہ -	۸/
تہذیب الاخلاق - مولفہ مولوی نجم الحق -	۱/
اخلاق رضی - مصنفہ قاضی [illegible] رضی -	۴/

نام کتاب	قیمت
پیراہن یوسفی - اردو ترجمہ مثنوی مولانا روم کا نظم شعریہ شعرا اور حاشیہ پر اردو میں حاصل مطلب مع فوائد تصوف کامل دو جلدوں بتفصیل ذیل -	
(جلد اول) ترجمہ دفتر ۱ و ۲ و ۳ -	[illegible]
(جلد دوم) ترجمہ دفتر ۴ و ۵ و ۶ -	[illegible]
بوستان معرفت شرح اردو مثنوی مولوی روم دفتر اول مولفہ حضرت مولوی عبدالمجید خان مولف ریاض التحقیق شرح اردو سکندر نامہ جدید الطبع -	[illegible]
ایضاً - دفتر دوم -	۱۲ روپیہ
ایضاً - دفتر سوم -	[illegible]
ایضاً - دفتر چہارم -	۱۴ [illegible]
ایضاً - دفتر پنجم -	[illegible]
ایضاً - دفتر ششم -	[illegible]
شجرۂ معرفت محشی منتخبات مثنوی مولانا روم ترجمہ سید غلام حیدر صاحب -	[illegible]
تحفۂ سروری - نظم آداب عبادت [illegible] از مفتی غلام سرور -	۵/
کنز الاسرار - ترجمہ اردو نظم مثنوی شاہ بو علی قلندر قدس سرہ ہموزن مثنوی از مولوی سید غلام حیدر خان -	۱/
تہذیب احسانی - مولفہ حکیم احسان علی -	۲/۳ روپیہ